رسائل رضویہ

مصنفہ

امام اہلسنت عظیم البرکت مجدد دین وملت حضرت علامہ الشاہ محمد احمد رضا خان قادری رضی اللہ عنہ

مکتبہ حامدیہ

لاہور

Marfat.com

رسائلِ رضویّہ

حصّہ اوّل

مصنّفہ

اعلیٰحضرت مجدّدِ دین و ملّت حضرت علّامہ الشاہ محمّد احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز

مکتبۂ حامدیّہ۔ گنج بخش روڈ ● لاہور

Marfat.com

نام کتاب ——— رسائل رضویہ
مصنف ——— امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ
کتابت ——— شاہ محمد چشتی سیالوی
ناشر ——— مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور
مطبع ——— گنج شکر پبرنٹرز لاہور
سنِ طباعت ——— جون ۱۹۸۸ء
اشاعت ——— بار دوم
تعداد اشاعت ——— گیارہ سو
قیمت ———

ملنے کا پتہ
مکتبہ حامدیہ ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	پیش لفظ	۴
۲	فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین	۵۲
۳	الفتاوی معہ ترجمہ	۷۵
۴	(رسالہ) الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرۃ	۲۷۶
۵	(رسالہ) اطائب الصیب علیٰ ارض الطیب	۳۲۸
۶	(رسالہ) دفع زیغ زاغ	۳۸۸
۷	(رسالہ) عطایا القدیر فی حکم التصویر	۴۱۴
۸	(رسالہ) مسائل سماع	۴۶۸

Marfat.com

پیش لفظ

اعلحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو صوبہ یو۔پی۔(بھارت) کے مشہور شہر بریلی شریف میں پیدا ہوئے، والد ماجد کا اسم گرامی مولانا نقی علی خان رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) ہے آپ کا تاریخی نام المختار تجویز ہوا۔ جد امجد مولانا رضا علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۲ء) اپنے اس نونہال کو احمد رضا خاں کہا کرتے تھے۔ علمائے اہلسنت وجماعت کی طرف سے آپ کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور امام اہلسنت کے القاب ملے۔ لیکن علمائے حرمین شریفین نے اس نابغۂ عصر، یگانہ روزگار، مرکز دائرہ تحقیق اور امام زمانہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق قرار دیا۔ ان تمام باتوں کے باوجود شمع رسالت کا یہ پروانہ اپنے نام کے ساتھ بڑے فخر سے عبدالمصطفےٰ لکھنے کا التزام کرتا تھا۔

امام احمد رضا خاں بریلی قدس سرہٗ کے ولادت کی تاریخ آیۂ کریمہ اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ) اندر پوشیدہ ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں ایمان نقش فرما دیا تھا اور اپنی تائید و اعانت سے اُنہیں ہمیشہ سرفراز رکھا تھا جس کے باعث انہوں نے چودھویں صدی میں تجدید دین وملت کا فریضہ بخیر وخوبی ادا کیا۔ دین برحق میں تحریف وتخریب کرنے والے اتنے سارے اُصوص دین کی علم وفضل کے تمام تر دعاوی کے باوجود کوئی پیش نہ گئی اور بریلی کے اس مرد قلندر نے تائید ایزدی کے باعث مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد ونظریات کی قلمیں لگانے والوں کے بدنما چہروں کو بے نقاب کر کے رکھ دیا تھا۔

۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو آپ نے تقریباً پونے چودہ سال کی عمر میں علوم عقلیہ ونقلیہ کے اندر دسترس حاصل کر کے سند فراغ پائی اور اسی روز والد ماجد نے اپنی نگرانی میں

Marfat.com

منصب افتاء کی ذمہ داری آپ کے سپرد کردی ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور شاہ آلِ رسول مارہروی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء) کے دست حق پرست پر سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت ہوئے۔ مرشد برحق نے حاضری کے اسی موقع پر آپ کو اجازت وخلافت مرحمت فرمادی اور خرقہ سے مشرف فرمایا۔ موصوف کو آپ کی ذات پر بڑا فخر تھا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ اگر باری تعالیٰ بروز حشر پوچھے کہ اے آلِ رسول میرے لئے دنیا سے کیا لائے ہو؟ میں عرض کردوں گا کہ اے پروردگار میں تیرے لئے احمد رضا لایا ہوں۔

۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں آپ نے والدین کریمین کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کیا اور زیارت روضۂ انور سے مشرف ہوئے دوسری مرتبہ آپ کو یہ سعادت ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں نصیب ہوئی۔ یہی وہ مبارک موقع ہے جب حرمین طیبین کی مقدس سرزمین پر حق و باطل کا فیصلہ ہوا اور علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق آپ کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا اور اُن حضرات نے آپ سے سندیں اور اجازتیں لینا اپنے لیے سرمایۂ افتخار شمار کیا۔ آپ نے ان بزرگوں کو جو سندیں اور اجازتیں دیں ان کی نقلیں رسالہ الاجازات المتینہ میں موجود ہیں۔ امید ہے یہ مبارک رسالہ جلد ہی رسائل رضویہ جلد دوم میں شامل ہو کر زیور طباعت سے آراستہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مجدد مأۃ حاضرہ، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو وصال ہوا۔ وفات سے کئی ماہ پیشتر رمضان المبارک کے مہینے میں بھوالی پہاڑ پر تاریخ وفات کے لئے خامۂ قدرت نے آپ کی زبان پر یہ آیۂ مبارکہ جاری فرمائی تھی۔ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ ایک بزرگ نے آپ کے وصال کی خبر سن کر معاً فرمایا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غور سے دیکھا گیا تو اس جملے میں بھی تاریخ وصال موجود تھی۔

---

۵ رسائل رضویہ جلد اوّل کے لئے مولانا انوار الاسلام صاحب کی فرمائش پر احقر نے دیباچہ لکھنا شروع کر دیا تھا مکمل کر کے جب مولانا موصوف کو دیا تو انہوں نے بتایا کہ مجموعے کی کاپیاں جوڑی جا چکی ہیں اور اس دیباچے کیلئے صرف چھ صفحے خالی رکھے ہیں۔ مجبوراً دیباچے میں سے کچھ عبارتوں کا انتخاب کر کے پیش لفظ کے نام سے وہ چھ صفحے پُر کروائے جبکہ محنت کے ٹھکانے نہ لگنے کا افسوس ہوا خدا کا شکر ہے کہ اب وہ دیباچہ اپنی اصلی شکل و صورت میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آرہا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک۔ (اختر)

Marfat.com

جہاں قرآن کریم سے نکالی ہوئی تاریخ ولادت آپ کی پوری دنیاوی زندگی کا مکمل نقشہ پیش کرتی ہے۔ وہاں یہ قرآن عزیز ہی سے نکالی ہوئی الہامی تاریخ وفات آپ کی اُخروی زندگی کا حقیقت افروز بیان معلوم ہوتی ہے۔ جو حضرات دنیاوی زندگی میں اپنا تن من دھن دین برحق کی حفاظت کے لئے داؤ پہ لگا دیتے ہیں اُخروی فوز و فلاح ہمیشہ کے لئے اُن کا مقدر ہو کر رہ جاتی ہے۔ دنیاوی زندگی کے تمام ہوتے ہی وہ خدا کے مہمان بن کر آغوش رحمت میں چلے جاتے ہیں اور ہر قسم کے آرام و راحت کے سامان اُن کے لئے وقف ہو جاتے ہیں اعلیٰحضرت، مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسے ہی شہیدانِ محبت، شمع رسالت کے پروانوں اور سرمایۂ ملت کے نگہبانوں میں سے ایک ہیں ایسے حضرات کا وجود وقت کا اہم ترین تقاضا ہوتا ہے اور یہ ملت اسلامیہ کے عظیم الشان محسن ہوتے ہیں۔ امت مرحومہ کو ایسے بزرگوں کے وجود پہ ہمیشہ ناز رہا ہے کیونکہ مقدس اسلام کی رگوں میں تازہ خون دوڑانے والی ہستیاں یہی ہیں ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے قبل مسلمانان پاک و ہند کے ساتھ انگریزوں کا ظالمانہ سلوک واضح تھا۔ اس جنگ میں چونکہ انگریزوں کے قدم بُری طرح اُکھڑ گئے تھے اگرچہ بعض وطن دشمنوں کی بدولت انہیں استحکام نصیب ہو گیا تھا اور مزید نوّے سال تک وہ اس ملک پہ حکمرانی کرتے رہے تھے۔ اس تلخ تجربے کے باعث حکومتِ وقت بہت حساس ہو گئی تھی۔ انگریزوں کی اسلام دشمنی میں اگرچہ ۱۸۵۷ء کے بعد اور بھی شدت آ گئی تھی لیکن اب اس عداوت کو پُراسرار بنا لیا تھا۔

مسلمانوں کو زہر کی گولیاں اب بھی کھلائی جاتی تھیں لیکن شہد میں لپیٹ کر اور چاندی سونے کے خوشنما ورق لگا کر۔ ساتھ ہی حکومت یہ گولیاں اپنے ہاتھ سے نہیں کھلاتی تھی اور نہ کسی انگریز کو اس کارگزاری پہ مامور کیا جاتا تھا بلکہ اس خدمت کے لئے انہوں نے مسلمانوں کے بعض علماء اور لیڈر خرید رکھے تھے اور عام مسلمانوں کو یہ

Marfat.com

باور کروانے پر پورا زور لگا دیا جاتا ہے کہ یہی تمہارے خیر خواہ لیڈر، مصلح، ریفارمر، مجاہد، مبلغ، رہنما اور مسیحائے قوم ہیں۔

اس پُر اسرار دور میں بدخواہوں کو خیر خواہ، گمراہ گروں کو لیڈر اور رہنما، مفسدوں برٹش نوازوں کو مجاہد، حکومت کا نفس ناطقہ بن جانے والوں کو مبلغ اسلام اور مسلمانوں کو انگریز پرستی کا درس دینے والوں کو مسیحائے قوم قرار دیا جاتا تھا۔ بعض لوگ یہی سمجھ بیٹھتے تھے کہ واقعی یہ ہمارے خیر خواہ ہیں اور ہمارے ہی فائدے کی خاطر رات دن مارے مارے پھر رہے ہیں۔ حالانکہ اُن کی ساری تگ و دو اسی لئے تھی کہ مسلمانوں کو برٹش نوازی کا کلور و فارم سُنگھا کر حکومتِ وقت کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ اس کے صلے میں حکومت کی جانب سے اُن پر عنایات کی ایسی بارش ہوتی کہ پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہوتا۔ رہا مسلمانوں کا معاملہ تو زبانی جمع خرچ اور ہمدردی کے خوشنما خالی دعاوی کے سوا انہیں اپنی قوم کے نفع نقصان، اقبال و ادبار، ترقی و تنزل اور جینے مرنے سے نہ کوئی دلچسپی رہی تھی اور نہ کسی قسم کا کوئی لگاؤ تھا۔ وہ تو صرف اپنا اُلّو سیدھا کر رہے تھے۔

بعض جن علماء کی خدمات حکومت نے حاصل کر لی تھیں وہ شرک و بدعت کی بیخ کنی کا دعویٰ کرتے تھے لیکن اندرونِ خانہ مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا رہے تھے۔ مسلمانوں کی اخلاقی خرابیوں کو دور کرنے کا ڈھول بجاتے تھے لیکن یہ محض مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنانے اور اپنی دکان چمکانے کے لئے تھا۔ اُن کی بھاگ دوڑ کو دیکھ کر ہی محسوس ہوتا تھا کہ قوم کی خیر خواہی اور دین کا درد ان بیچاروں کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ اسلام و مسلمین کے بدخواہ اور برٹش گورنمنٹ کے خیر خواہ تھے۔ اُن میں سے جس کی دکان خوب چلی اُس نے اہل حق سے علیحدگی اختیار کر کے، مسلمانوں کے سوادِ اعظم سے منہ موڑا، اہلسنت و جماعت سے رشتہ توڑا اور یوں اپنی علیحدہ مسجد ضرار بنائی کہ اپنا اپنا نیا فرقہ ہی بنا بیٹھے۔ اسی بدخواہی کے باعث انگریزوں کے دورِ اقتدار میں متحدہ ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے کئی فرقے معرضِ وجود میں آ گئے تھے جو اپنے روزِ اول ہی سے اپنی اپنی حقانیت کے دعویدار اور اہلسنت و جماعت کو مشرک و

Marfat.com

بدعتی وغیرہ بتا کر اُس سے برسرِ پیکار چلے آرہے ہیں۔ یہ تھی اسلام دشمنی کی وہ برطانوی سازش جس کی شدت میں آج تک کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ افسوس!

راہزن خضرِ راہ کی قبا چھین کر
رہنما بن گئے دیکھتے دیکھتے

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جب سن شعور کو پہنچے تو صورت حال کا گہرا مطالعہ کیا۔ قوم کے نام نہاد لیڈروں کی این الوقتی دیکھی اور علمائے سوء کی پُراسرار تخریب کاری پر نظر گئی جو رہنمائی کے پردے میں رہزنی کر رہے تھے، خیر خواہوں کے بھیس میں بدخواہی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہے تھے۔ تو اسلام و مسلمین کے اس سچے خیر خواہ اور سرمایۂ ملت کے نگہبان کا خون کھول اٹھا۔ صاف نظر آرہا تھا کہ جس سچے اسلام کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۵ھ) اور سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۳ھ) وغیرہ بزرگ اس ملک میں لے کر آئے تھے۔ اور اس درخت کو اپنے خون پسینے سے سینچا تھا اور اکبری دور میں اسی شجرِ اسلام پر جب دین الٰہی کی صورت میں خزاں چھانے لگی تھی۔ تو شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے اسی سرمایۂ ملت کی نگہبانی کا فریضہ ادا کیا تھا لیکن آج اُسی مقدس شجرِ اسلام کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر اُس کی جگہ اپنے اپنے خانہ ساز اسلام مسلمانوں میں رائج کرنے اور اُن میں سے ہر ایک کو اصلی اور سچا اسلام منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔

اس صورت حال کو دیکھ کر آپ ماہیِ بے آب کی طرح تڑپ اٹھے اور شب و روز سیماب کی طرح مضطرب رہنے لگے۔ نصاریٰ کی حکومت میں اُن نصوصِ دین کے ساتھ تلوار لے کر جہاد تو ہو نہیں سکتا تھا، علاوہ بریں حکومتِ وقت اُن کی پشت پناہ تھی۔ دریں حالات قلم ہاتھ میں تھا اُسی سے اس شمعِ اسلام کے پروانے اور فتوحاتِ مدینہ کے دیوانے نے شمشیر و سناں کا کام لیا اور حملہ گمراہ گروں کے مقابلے پر آپ یہ کہتے ہوئے میدانِ کارزار میں کود پڑے ؎

Marfat.com

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے مبتدعین کے ہر رخنے کو ٹوکا، اُسے سمجھایا بجھایا، خوفِ خدا و خطرۂ روزِ جزا یاد دلایا، لیکن وہ حضرات حکومت وقت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب ہو چکے تھے، آخرت کو دنیا کے آرام و راحت پر قربان کر چکے تھے اور چرب لقموں نے اُن کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو مفلوج کر کے رکھ دیا تھا اس لئے نہ انہوں نے اس بے راہ روی سے باز آنا تھا اور نہ کسی بھی فہمائش سے باز آئے۔ جب اسلام و مسلمین کے اُن بدخواہوں اور رہبروں کے بھیس میں رہزنی کرنے والوں کے راہ راست پر آنے کی کوئی ہلکی سی اُمید بھی نظر نہ آئی تو میدان کارزار بھڑک اُٹھا۔ قلمی میدان میں ایسا گھمسان کا رَن پڑا جس کی نظیر پاک و ہند کی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ آخر کار جب مطلع صاف ہوا تو سب نے دیکھا کہ جملہ مبتدعین علم و فضل کے تمام تر دعاوی کے باوجود سر پہ پاؤں رکھ کر میدان سے بھاگ گئے ہیں۔ اُن میں سے کسی کے اندر بھی علمی محاذ پر آپ کے سامنے ٹھہرنے کی جرأت نہیں رہی تھی۔ اُس وقت محمدی کچھار کے اس شیر، چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان پہ بار بار یہی الفاظ آ رہے تھے ؎

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

ندوہ کا برطانوی جال

مولوی سلیمان ندوی کی سربراہی کے زمانہ سے تو ندوہ ایک دیوبندی ادارہ ہو کر رہ گیا ہے لیکن اپنے یوم تاسیس سے علامہ شبلی نعمانی (المتوفی ۱۹۱۴ء) کی وفات تک یہ ادارہ نیچری مکتبۂ فکر کا علمبردار اور برطانوی شکاریوں کا بچھایا ہوا ایک ایسا پُراسرار جال تھا۔ جو اہل حق کو گرفتار کرنے اور علمائے اہلسنت کا شکار کرنے کے لئے بچھایا گیا تھا۔ اس ادارے کے کرتا دھرتا۔ جن لوگوں کو بنایا گیا وہ زیادہ تر بدمذہب تھے۔ بعض علمائے اہلسنت

Marfat.com

جو اس کے خوشنما اغراض و مقاصد سے خوش ہو کر ندوہ میں شامل ہو گئے تھے انہوں صورت حال کا انکشاف ہونے پر باری باری علیحدگی اختیار کر لی اور آخر کار اس میں وہی رہ گئے جو برٹش گورنمنٹ کے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب بن چکے تھے۔ یہ حضرات حق و باطل کا فرق مٹانے اور اہل حق کو اقتدار کی چوکھٹ پر جھکانے کا فرض پوری وفاداری اور خیر خواہی سے ادا کرنے میں شب و روز کوشاں رہتے تھے۔ وہ صرف برٹش گورنمنٹ کی خوشنودی کے خواہاں تھے جس کے باعث نہ وہ اہل حق کو اس برطانوی جال میں پھنسانے پر کوئی عار محسوس کرتے تھے اور نہ انہیں بدمذہبوں اور گمراہ گروں کو قوم و ملت کے رہنما اور پیشوا باور کروانے میں خوفِ خدا و خطرۂ روزِ جزا کا ذرا بھی احساس ہوتا تھا۔

ندوہ کی مضرت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے اراکین میں نیچری، غیر مقلد، دیوبندی اور روافض تک موجود تھے۔ بلکہ ستم ظریفی کی انتہا ملاحظہ ہو کہ برٹش گورنمنٹ کا بنایا ہوا۔ قمر الانبیاء یعنی مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جیسے دجال کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود بھی اس ادارے کا باقاعدہ ممبر تھا۔ غرضیکہ جملہ باطل پرستوں کے ہاتھ میں اس ادارے کی کلید تھی اور اس کے اغراض و مقاصد ساحرین برطانیہ کے اشارۂ چشم و ابرو کے مرہون منت تھے۔ گویا اس مشین کو چلانے والی طاقت حکومتِ وقت تھی اور اس کے کل پرزے وہ علماء تھے جنہوں نے اپنی ملت فروشی کو جبوں اور عماموں میں چھپایا ہوا تھا

اس آئینے میں دیکھا جائے تو ندوہ کے دو دور ہیں۔ پہلے دور کی مدت بیس اکیس سال ہے یعنی ندوہ کے روزِ تاسیس ۱۸۹۳ء سے علامہ شبلی نعمانی کی وفات ۱۹۱۴ء تک اور دوسرا دور ۱۹۱۴ء سے آج تک کا زمانہ ہے۔ دوسرے دور میں ندوہ کو اپنی ناکامی کا پورا پورا احساس ہو گیا تھا۔ اس لئے مولوی سلیمان ندوی المتوفی ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۳ء) نے اسے ایک دیوبندی ادارہ بنا کر رکھ دیا۔ دوسرے دور میں اس ادارے نے تصنیف و تالیف کا بے مثال کام کیا ہے تصنیف و تراجم کا اتنا کام کیا ہے جو دوسرے کسی ادارے

Marfat.com

سے کیا نہیں جاسکا ہے۔ اختلاف مسلک سے قطع نظر قلمی میدان میں ایسا جاندار کام کیا ہے کہ لکھنے والوں کے لئے مثالیں قائم کیں اور قلمکاروں میں خاص شعور پیدا کر کے اُردو زبان میں بھی معیاری تخلیقات منظر عام پہ لانے کے راستے متعین کر کے دکھا دیئے۔ کاش! یہ ادارہ اپنے مسلک کی ناہمواری کا احساس کر کے ایک جدید فرقے سے وابستہ نہ ہوتا بلکہ حقانیت کا علمبردار بن کر اہل حق کے عقائد و نظریات کو سینوں میں جگہ دیتا اور ناجی گروہ اہلسنت وجماعت کی ترجمانی کا فریضہ ادا کرتا، یہ ادارہ پہلے دَور کے آسمان سے تو گر پڑا تھا لیکن افسوس دیوبندیت کے کھجور میں آ اٹکا ہے۔

ہمارا روئے سخن یہاں ندوے کے دوسرے دَور کی جانب نہیں بلکہ اُس ندوہ کی طرف ہے جو کچھ ندوہ اپنے پہلے دور میں تھا۔ اُسی ابتدائی ندوہ کے بارے میں مجدد مائۃ حاضرہ، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ فتاویٰ الحرمین برجف ندوہ المین ہے۔ جو اس مجموعے کا پہلا رسالہ ہے اور علمائے حرمین شریفین کی تصدیقات سے منور و مزین ہے اُس دور میں ندوہ حق و باطل کو خلط ملط کرنے کی ایک کھچڑی تھی۔ اہل حق کو گرانے، باطل پرستوں کو اٹھانے اور حق و باطل کا فرق مٹانے کے لئے ساحرین برطانیہ نے یہ ایک چال چلی تھی۔ یہ چال برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ پلی تھی۔ نیچریت و دہریت کی آغوش میں پھولی پھلی تھی اور اہل حق کو اپنے جال میں پھنسانے حق و باطل کا فرق مٹانے کے لئے صلح کلیت کے سانچے میں ڈھلی تھی۔ حکیم عبدالحی لکھنوی نے قیام ندوہ کے بارے میں جو تصریح کی ہے اُس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۳۱۱ھ (سنہ ۱۸۹۳ء) میں مدرسہ فیض عام کانپور میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بہت سے علمائے کرام تشریف لائے یہ وہی اجتماع تھا جس میں ندوۃ العلماء کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے اغراض و مقاصد تھے کہ مسلمانوں کو متحد کیا جائے۔ ان کی اصلاح کی جائے۔ مختلف الخیال علماء کو قریب لایا جائے۔ دینی تعلیم کی اصلاح کی جائے۔ اس اجتماع میں مفتی احمد رضا خاں بھی شامل ہوئے تھے۔ لیکن جلد ہی اس سے جدا ہو گئے اور ندوہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ ندوۃ العلماء کے خلاف انہوں نے ایک رسالہ تحفہ حنفیہ کے نام سے

Marfat.com

جاری کیا۔ علاوہ بریں ندویوں کے رد میں ایک سو کتابیں لکھیں اور علمائے ہند سے ندویوں کی تکفیر کے فتویٰ پر تقریظیں حاصل کیں۔ اُن سب کو یکجا کر کے کتابی شکل دی اور مجموعے کا نام فتاوی السنہ لالجام اہل الفتنہ رکھا۔[1] شیخ محمد اکرام صاحب نے قیام ندوہ کے بارے میں اپنی تحقیق یوں پیش کی ہے۔

اس عمدہ خیال کے محرک مولوی عبدالغفور ڈپٹی کلکٹر تھے مگر اس کی تکمیل مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری خلیفۂ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی جو اس کے بانی اور ناظم اوّل تھے۔ مولانا شبلی اور مولوی عبدالحق دہلوی صاحب تفسیر حقانی نے اس کے قواعد و ضوابط مرتب کئے۔ اکابر قوم مثلاً سرسید نواب محسن الملک اور اور نواب وقار الملک نے بھی اس کے اغراض و مقاصد کو پسند کیا اور تحریر و تقریر کے ذریعے سے اس کا خیر مقدم کیا۔ ۱۸۹۸ء میں دار العلوم کے کچھ ابتدائی درجے کھولے گئے ۱۸۹۹ء میں رُوسائے شاہجہان پور کی فیاضی سے کچھ زمینداری بطور وقف ندوۃ العلماء کو حاصل ہوئی۔[2]

سنگ بنیاد رکھے جانے اور حکومت کی مالی امداد کے بارے میں شیخ صاحب یوں رقمطراز ہیں۔

ندوہ کی تاریخ میں ۱۹۰۸ء کا سال ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس سال صوبہ کے گورنر نے دار العلوم کی وسیع عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا اور حکومت کی طرف سے ندوہ کو بعض مقاصد کے لئے پانچ سو روپیہ ماہوار امداد ملنی شروع ہوئی۔[3]

جب گورنر صاحب نے ندوہ کا سنگ بنیاد رکھا تو اُس وقت علامہ شبلی نعمانی المتوفی ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء کے تاثرات یہ تھے یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ترکی ٹوپیاں اور عمامے دوش بدوش نظر آتے تھے۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مقدس علماء عیسائی فرمانروا کے سامنے دِلی شکر گذاری کے ساتھ ادب سے خم تھے۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ شیعہ و سُنی ایک مذہبی درسگاہ کی رسم ادا کرنے

[1] عبدالحی لکھنوی، مولوی و حکیم۔ نزہتہ الخواطر، جلد ہشتم، ص ۴۰

[2] شیخ محمد اکرم مؤرخ، موج کوثر، بار ہشتم، ص ۱۸۷، ۱۸۸

[3] شیخ محمد اکرام۔ شبلی نعمانی ۔ ص ۱۷۸۔

Marfat.com

میں برابر کے شریک تھے، یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ایک مذہبی درسگاہ کا سنگِ بنیاد ایک غیر مذہب کے ہاتھ سے رکھا جارہا تھا۔ غرض یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ایک مذہبی سقف کے نیچے نصرانی، مسلمان، شیعہ، سُنی، حنفی، وہابی، رِند، صوفی، واعظ، خرقہ پوش اور کجکلاہ سب جمع تھے۔" [1]

ندوہ جس حالت میں قائم ہوا اور جن خطوط پر چل رہا تھا۔ اس کے پیش نظر کسی جماعت اور فرقے کے علماء نے بھی اُسے نظرِ استحسان سے نہیں دیکھا تھا۔ صرف وہی علماء اس کے مداح تھے۔ جو برطانوی سازش کا شکار ہو کر اس کے کارندے بن گئے تھے۔ اتفاق کرنے والوں میں سے بھی کتنے ہی علماء صورتِ حال ظاہر ہونے پر اس سے نفرت کرنے لگے اور فوراً علیحدہ ہو گئے تھے ـــــ چنانچہ اُس وقت کے ندوہ سے متعلق دیوبندی فرقے کے حکیم الامت، مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) نے اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار ان لفظوں میں کیا تھا۔

پھر خود ندوہ کا جو حشر ہوا سب کو معلوم ہے کہ وہ ایسوں کے ہاتھ میں مدت تک رہا جن کی طبیعت میں بالکل نیچریت تھی۔ وہی سرسیّد احمد خاں کے قدم بقدم اُن کی رفتار رہی۔ وہی جذبات، وہی خیالات، کوئی فرق نہ تھا۔" [2]

سرسید احمد خاں (المتوفی ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۸ء) کے متعلق تھانوی صاحب کی رائے یہ تھی۔

یہ سب انگریزی تعلیم اور نیچریت کی نحوست ہے کہ لوگوں کے عقائد، اعمال، صورت سیرت، سب بدل گئے اور دین بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ اُن کی رفتار، گفتار، نشست و برخاست، خورد و نوش سب میں دہریت و نیچریت و الحاد کا رنگ جھلکتا ہے۔ اور ہندوستان میں نیچریت کا بیج سرسید کا بویا ہوا ہے۔" [3]

گاندھوی حضرات کے امام الہند، مولوی ابوالکلام آزاد (المتوفی ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء) کافی عرصہ چونکہ ندوہ میں رہے تھے، اس لئے اُن پر ندوہ کے چودہ طبق روشن تھے اور

[1] شیخ محمد اکرم، شبلی نامہ، ص ۲۴۵

[2] اشرف علی تھانوی، مولوی الافاضات الیومیہ، جلد پنجم، ص ۱۱۰

[3] اشرف علی تھانوی، مولوی، الافاضات الیومیہ، جلد ششم، ص ۹۸

Marfat.com

درون خانہ کا کوئی بھید اُن سے پوشیدہ نہیں تھا۔ انہوں نے بعض ایسی چیزیں بھی دیکھیں جن کے باعث علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ چنانچہ ندوہ کے بظاہر خوشنما اور حقیقت میں پُرفریب جال کی کہانی گاندھویوں کے امام الہند کی زبانی سنیے۔ موصوف اس سلسلے میں یوں رقمطراز ہیں۔

ندوۃ العلماء کے اجتماع سے مجھے روشن علماء کی جو حالت منکشف ہوئی، کیونکہ منتسبین ندوہ کی طرف میرا ایسا ہی حسن ظن تھا۔ اس سے طبیعت کو اور زیادہ مایوسی اور طبقۂ علماء کی طرف سے سخت وحشت پیدا ہو گئی۔ مخالفین ندوہ وہاں جو کچھ کر رہے تھے۔ اُن کی نسبت تو خیال تھا کہ یہ روشن خیال نہیں ہیں لیکن جو لوگ ندوے کے لئے سرگرم تھے اُن کی بھی عجیب حالت نظر آتی تھی۔ چونکہ پانچ چھ مہینے تک اُن سرگرمیوں کو بالکل قریب سے دیکھتا رہا۔ اس لئے اندرونی حالت بالکل میرے سامنے تھی۔ میں نے دیکھا کہ بالکل چالاک دنیاداروں کی سی کارروائیاں کی جا رہی ہیں اور وہ تمام وسائل بے دریغ عمل میں لائے جاتے ہیں جو اپنی کامیابی کے لئے شاطر سے شاطر اور عیار سے عیار جماعت کر سکتی ہے۔ لوگوں کو شامل کرنے کے لئے ہر طرح کی عیاریاں کی جاتی تھیں۔ میرے سامنے ایک واعظ نے ندوے کے ایک سرگرم ایجنٹ سے مشورہ کیا کہ مجلس وعظ میں کیونکر اُن کو اظہار خوش و خروش کرنا چاہیئے اور کیونکر آخر میں نالہ و بکا شروع کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ تجویز پختہ ہو گئی۔ اس کے بعد واعظ نے جونہی مثنوی کی ایک حکایت شروع کی دوسرے صاحب نے معاً کھڑے ہو کر جال بازوں کی طرح حرکتیں شروع کر دیں۔ اس سے مجلسِ وعظ میں بڑی رقت ہو گئی اور اس قدر آہ و بکا ہوا کہ اُس پہ وعظ ختم کر دیا گیا۔ اس طرح کی بیسیوں باتیں روز میں دیکھتا تھا اور میرے دل میں اس طبقہ (علماء) کی طرف سے وحشت برستی جاتی تھی۔" [1]

گاندھوی حضرات کے امام الہند، جناب ابوالکلام آزاد (المتوفی ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء) نے ندوے میں گھس کر اُس کے کارکنوں کی شاطرانہ چالیں اور عیاریاں دیکھیں اور دیوبندی حضرات کے حکیم الامت و مجدد دین و ملت کہلانے والے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

[1] ابوالکلام آزاد، مولوی و لیڈر، آزاد کی کہانی، ص ۲۱۷، ۲۱۸

Marfat.com

نے بھی محسوس کر لیا تھا۔ کہ ندویوں میں دہریت و الحاد کی تخم ریزی کی گئی ہے لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں حضرات نے اصلاح ندوہ کے لئے کس حد تک کوشش کی؟ اگر ناقابلِ اصلاح دیکھا تو اس فتنے کی بیخ کنی کا فریضہ کس حد تک ادا کیا؟ مسلمانان ہند کے جسد میں جو یہ ناسور پیدا کر دیا گیا تھا۔ اس کا ان حضرات نے کیا علاج کیا تھا؟ اس کا جواب یقیناً یہی ملے گا۔ کہ ان حضرات نے کچھ بھی علاج نہیں کیا تھا۔ کیونکہ علاج کرنا طبیب کا کام ہوتا ہے اور بدقسمتی سے یہ دونوں حضرات خود بھی ایمانی و روحانی مریض تھے اور مرض بھی ایسا شدید تھا جس نے آخری وقت تک کسی علاج کا کوئی اثر قبول نہیں کیا تھا۔

قربان جائیں اس صدی کے مجددِ برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی مومنانہ فراست اور مردانہ عزم و ہمت پر جنھوں نے پوری قوت کے ساتھ اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اس برطانوی شرارت کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ ندوہ کی کارگزاری اور سراسر غیر اسلامی روش کا رد کرتے ہوئے ایک سو کتابیں لکھیں تحریر و تقریر کے ہر میدان میں اراکینِ ندوہ کو سمجھایا بجھایا۔ خوفِ خدا و خطرۂ روزِ جزا یاد دلایا، جب وہ کسی طرح بے راہ روی اور ملت اسلامیہ کی بدخواہی سے باز نہ آئے تو ندوہ کی مشین کے ہر چھوٹے بڑے پرزے کا دہ علمی محاسبہ کیا کہ دلائل کے میدان میں کسی کے اندر بولنے، منہ کھولنے کی جرأت نہ رہی۔ بریلی کے اس مردِ حق آگاہ نے تائیدِ ایزدی سے حق و باطل کے درمیان واضح خطِ امتیاز کھینچ دیا، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دکھا دیا۔

مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اراکین ندوہ کی خلاف اسلام حرکتوں اور اسلام دشمنی کی کارگزاریوں پہ فہمائش کی اور اُن حضرات کی روش میں کوئی فرق نہ آیا کیونکہ وہ ساحرین برطانیہ کے ہاتھوں میں چوں قلم در دستِ کاتب ہو گئے تھے تو آپ نے سرمایہ ملت کی نگہبانی کا فریضہ ادا کرنے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے باعث اس فتنے کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ اس سلسلے میں آپ کی مساعیٔ جمیلہ کا خاکہ یہ ہے

۱۔ ندوہ کی کارگزاری کا جائزہ لینے کی خاطر ایک مستقل رسالہ تحفہ حنفیہ کے نام سے جاری فرمایا۔

Marfat.com

۲:۔ ندوہ کے فتنے کا استیصال کرنے کی غرض سے جدوہ کے نام سے راسخ العقیدہ مسلمانوں کی ایک تنظیم بنادی گئی۔

۳:۔ جس شہر میں اراکین ندوہ کا جلسہ ہوتا وہاں علمائے اہلسنت کو لے کر آپ بالمقابل جلسے کرکے ندویوں کی خلاف اسلام حرکتیں بیان کرکے مسلمانوں کو ان کے خوشنما اور پُر فریب جال میں پھنسنے سے بچاتے اور اراکین ندوہ کو مقدس اسلام کا واسطہ دے کر گفتگو کی دعوت دیتے تھے۔

۴:۔ اراکین ندوہ کے بے راہ روی سے باز نہ آنے پر اُن کے رَد میں ایک سو کتابیں تحریر فرمائیں، جن میں سے ایک کا جواب بھی کسی بڑے سے بڑے ندوی سے نہ ہو سکا تھا۔

۵:۔ اراکین ندوہ کی خلاف اسلام باتوں کے خلاف ایک فتویٰ مرتب کرکے اُس پر متحدہ ہندوستان کے علمائے کرام کی تصدیقیں حاصل کیں اور اس صدقہ رسالہ کو انجام السلہ کے نام سے پورے ملک میں مشتہر کیا تاکہ عوام الناس اس صلح کلیت کے پُر اسرار فتنے سے باخبر ہو جائیں اور بے خبری میں اپنی ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع نہ کر بیٹھیں۔ نیز ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں آپ نے ندوہ کے بارے میں ایک فتویٰ مرتب کرکے اُسے علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں بھیجا۔ اُن حضرات نے آپ کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے شد و مد سے اُس پر تقریظیں لکھیں یہی وہ رسالہ ہے جو فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین کے "تاریخی نام سے شائع ہوا اور اس مجموعہ کا پہلا رسالہ یہی ہے جو نئی آب و تاب کے ساتھ دوبارہ زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے۔

حق یہ ہے کہ تاج الفحول مولانا عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۳ھ) اور مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ نے ندوہ کی شرارت کا ڈٹ کر مقابلہ کرکے اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا وہ حق ادا کیا تھا جس پر پاک و ہند کے مسلمانوں کو ان حضرات کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ جب ابتدائی ایام میں اراکین ندوہ نے ملک کے خاص خاص شہروں میں ندوہ کے جلسے کرنے اور بے خبر مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کا پروگرام بنایا تو مجدد برحق نے اس شرارت کو جس طریقے سے زندہ درگور کیا

Marfat.com

تھا۔ اُس کی کہانی مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۔۔۔ھ/۔۔۔ء) کی زبانی سنیئے۔

ندوہ نے اپنے نئے دین کو ہندوستان میں پھیلانے کے لئے دَوروں کا بہت بڑا پروگرام بنایا تو بریلی سے ابتداء کرنے کی اس لئے سوجھی کہ امام بریلوی قدس سرہٗ نے اس کے خلاف مضبوط قدم اٹھایا تھا، کم از کم خاموشی سے ہی یہاں جلسے ہو جاتے تو پورے ہندوستان کو فریب دینے کا موقع ہاتھ آجاتا۔ تحریک ندوہ کے سرگرم کارکن بریلی میں جمع ہوئے جن میں بھول سے شریک ہو جانے والے چند سُنی علما بھی تھے۔ مثلاً مولانا احمد حسن صاحب کانپوری اور ان کے استاد محترم، مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی۔ جنھیں جگت استاد کہا جاتا تھا۔ آپ کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع تھا۔

حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو جونہی ان حالات کی اطلاع ملی، آپ نے ندوہ کے ذمہ داروں کو اُن کی کھلی ہوئی غلطیوں پر تنبیہ کی۔ تحریری و زبانی طریقوں سے اصحاب ندوہ کو بحث و تحقیق کی دعوت دی تاکہ اسلام کی حقانیت اور ندوہ کے نئے دین کا بطلان واضح ہو جائے مگر وہ ندوہ جو اپنی کمزوریوں اور فتنوں کو خوب جانتا تھا کب بحث و تمحیص اور حق قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا۔ ہاں یہ ضرور ہوا کہ مجدد اعظم امام بریلوی قدس سرہٗ کی ایک مختصر مگر ہدایت انگیز تحریر نے حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری کو بے قرار کر دیا۔ آپ نے امام بریلوی قدس سرہٗ کی ہدایت پاتے ہی خادم کو بستر باندھنے کا حکم دیا۔ یہ خبر ساری ندوہ تحریک میں پھیل گئی۔ جب آپ کے استاد مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے اپنے شاگرد مولانا احمد حسن صاحب کانپوری کو بلوایا اور سبب دریافت کیا۔ مولانا احمد حسن صاحب نے امام بریلوی قدس سرہٗ کا وہ رقعہ پیش کر دیا۔ استاد موصوف نے بآں شان اُستادی و وسعت حلقۂ تلامذہ یہ خیال بھی نہ فرمایا کہ ہدایت کی ابتداء میرے ایک شاگرد کی طرف سے ہو رہی ہے۔ فوراً حق کو قبول کر لیا۔ یہ دونوں حضرات اور ان کے بہت سے ساتھی ندوۃ العلماء سے متنفر ہو کر الگ ہو گئے۔ مولانا لطف اللہ صاحب تو پہلی گاڑی سے سیدھے علی گڑھ روانہ ہو گئے

Marfat.com

اور مولانا احمد حسن صاحب کانپوری امام بریلوی قدس سرہٗ کی عیادت کو تشریف لائے۔ اس طرح جماعت سے علمائے اسلام جو ندوہ کے نئے دین کے فتنوں پر مطلع ہوتے گئے ندوہ سے الگ ہو گئے۔

ندوہ کے بریلی اجلاس کی جو درگت ہوئی اُس نے ندوہ تحریک اور اصحاب ندوہ پر اثر تو ضرور ڈالا مگر ذمہ داران ندوہ شاید یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ مقامی اثرات کے نتائج ہیں پٹنہ (بہار) کے دوسرے اجلاس میں اپنے حوصلے نکالنے کا تہیہ کئے ہوئے روانہ ہو گئے امام بریلوی قدس سرہٗ جوہر نشیب و فراز کو خوب جانتے تھے۔ نیز آپ کی دینی منشا ندوہ تحریک کے سلسلے میں بریلی اجلاس کے وقت پوری نہ ہوئی۔ ندوۃ العلماء کا پٹنہ اجلاس کچھ اور ہی غمازی کر رہا تھا۔ پٹنہ سفر کا عزم فرمالیا۔ آپ کے ساتھ کئی علمائے کرام اور دوسرے حضرات ہم سفر ہو گئے جن میں مولانا عبدالقادر بدایونی، مولانا سید اسمٰعیل حسن مارہروی، مولانا عبدالسلام جبلپوری قابل ذکر ہیں۔ امام بریلوی قدس سرہٗ کا یہ پورا قافلہ بھی پٹنہ پہنچ گیا اور مولوی قاضی عبدالوحید صاحب رئیس اعظم پٹنہ کے ہاں قیام فرمایا۔

پٹنہ پہنچ کر ندوہ کے ذمہ دار لوگوں کو زبانی اور تحریری دعوتیں دی گئیں کئی اجلاس منعقد کر کے ندوہ تحریک کے بدترین نتائج اور عظیم دینی نقصانات کو واضح کیا گیا اور انہیں نئے دین کی تجویز و اشاعت پر تنبیہ کی گئی۔ ذمہ داران ندوہ بجائے اس کے کہ دین اور ملت اسلامیہ کے تحفظ کی خاطر اس معاملہ کو طے کر لیتے اپنی بات بنائے رکھنے کے لئے دین و ملت کا عظیم ترین نقصان گوارا کیا اور یہ عذر کر گئے کہ کلکتہ کا پروگرام قریب ہے۔ یہاں ہم بات چیت میں مصروف ہو گئے تو کلکتہ کا پروگرام خراب ہو جائے گا۔ افسوس کہ ندوہ والے دین و ملت کی بربادی کو اچھا سمجھتے رہے۔ اور اپنے تباہ کن پروگرام پر آنچ نہ آنے دی۔

ندوہ والے ان حیلوں سے یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ جان چھوٹی لاکھوں پائے کلکتہ پہنچ کر اپنی تحریک میں جان ڈالیں۔ بیسرے اجلاس کے لئے کلکتہ پہنچ گئے۔ بہت سے دیوبندی

Marfat.com

مولویوں کو بھی اکٹھا کر لیا۔ اور ندوہ تحریک کے لئے اُن کی بہت بڑی تعداد کلکتہ میں جمع ہوگئی۔ امام بریلوی قدس سرہٗ جو اُن کے حیلوں سے خوب واقف تھے، تحفظ ملت کی خاطر ان حالات میں کب اُن کا پیچھا چھوڑنے والے تھے آپ اپنی جماعت کے ساتھ کلکتہ پہنچ گئے اور پوری قوت کے ساتھ ندوہ والوں کو تنبیہ کی کہ ــــ "ندوہ کی تحریک نے اسلام میں جو ترمیم و تنسیخ کی ہے اس پہ ایک بار گفتگو ہو جائے۔ فرقہ پرستی کی لعنت سے مسلمانوں کو بچایا جائے۔ اس قسم کی نئی جماعت بنا کر مسلمانوں میں پھوٹ نہ ڈالی جائے" ــــ ساتھ ہی کلکتہ میں اہلسنت کے جلسے زور و شور سے ہونے لگے۔

اصحاب ندوہ یہاں بھی ٹال مٹول کی پالیسی پہ چلتے رہے۔ اور آخر یہ تجویز پاس کرنے پر مجبور ہوئے کہ ــــ "ندوۃ العلماء کا پروگرام عامۃ المسلمین کے سامنے رکھ کر جب تک استصواب نہ کر لیں ہم دوسری طرف متوجہ نہیں ہو سکتے" ــــ اس جواب نے کلکتہ کے مسلمانوں کو ندوۃ العلماء سے اور متنفر کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ندوہ کی اس تحریک کا سارا زور ختم ہو گیا۔ اہلسنت کے مزید جلسوں نے بہت ہی زیادہ اثر کیا کہ ندوہ کی وہ تحریک کلکتہ ہی میں دفن ہو گئی اور ہندوستان گیر دورے سسک سسک کر رہ گئے۔ [1]

غرضیکہ آپ نے ہمت مردانہ اور جذب قلندرانہ سے ندوہ کے ملک گیر حلیوں کا ناطقہ بند کر کے اضلال و تضلیل کے اس سیلاب کے سامنے بند باندھا اور اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا فریضہ مجددانہ انداز میں ادا کر کے اہل اسلام کو گمراہ ہونے سے بچا لیا اراکین ندوہ میں مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آنے علمی میدان میں گفتگو کرنے کی جرأت ہی کہاں تھی کہ محمدی کچار کے اس شیر کے رُوبرو آتے۔ ندوہ کی بگڑی کو بناتے۔ چنانچہ مولانا یقین الدین قادری بریلوی مرحوم نے اسی حقیقت کو اپنے لفظوں میں صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے یوں بیان کیا ہے۔

---

[1] محمد صابر نسیم، بستوی، مولانا، مجدد اسلام، ص ۱۸۷، تا ۱۹۱

Marfat.com

واقعی اس میں اُن پر اور تمام اکابر ندوہ میں کسی پر الزام نہیں، گفتگو کرتے کس جگر سے؟ شیرانِ نثرزہ کے مقابل آنا کچھ ہنسی کھیل نہ تھا۔ ریاضی ہندسے کی دو چار کتابیں الٹی سیدھی پڑھا دینا نہ تھا۔ ڈاکٹر وزیر خاں کی کتابوں سے کچھ مضامین لے کر خرافاتِ نصاریٰ کے رَد میں کچھ لکھ لینا نہ تھا۔ کچھ مثنوی شریف کے شعر اور کچھ ادھر اُدھر کی داستانیں کچھ تمثیلیں کہاوتیں جوڑ گانٹھ کر عوام پسند وعظ کہہ لینا نہ تھا۔ یہ مرد آزما میدان تھا۔ اسد نمبر کا نیستان تھا، جس کا نام لئے پرانے پرانوں کے جی دہلتے ہیں۔ بڑے بڑے دم سادھے، قدم بڑھائے، چُپ کی ٹٹی کو آڑ بنائے نکلتے ہیں [1]

مولوی محمد علی مونگیری ناظم ندوہ نے ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ کو امام احمد خاں خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے جو خط بھیجا تھا۔ اُس میں مجدد برحق کے بارے میں اپنے یہ تاثرات بھی سپردِ قلم فرمائے تھے۔

مولانا آپ بفضلہٖ تعالیٰ اس زمانۂ پُرفتن میں اسلام کے رُکنِ اعظم ہیں۔ ندوہ آپ حضرات کی شرکت کا بہت محتاج ہے۔ [2]

اب ندوہ کے نفس ناطقہ مولوی عبدالحق صاحب حقانی دہلوی کے تاثرات دیکھئے اور غور فرمائیے۔

حقانی صاحب نے حضرت عالم اہلسنت (فاضل بریلوی) سے تخلیہ کے لئے کہا اور جناب مولانا محدث سورتی کو بھی اپنے ہمراہ لیا۔ تینوں صاحب مکان کے ایک درجہ بالا میں جاکر بیٹھے۔ یہاں خفانی صاحب کھُلے۔ خود بیان فرمایا کہ مَیں نے تو اُس عبارت پر دستخط کر دیئے تھے۔ مگر اور صاحبان نے نہ مانا اور حضرت عالم اہلسنت (اعلیٰ حضرت) سے کہا کہ میں تو بالکل آپ کا ہم مذہب بلکہ ہم مشرب ہوں۔ میں تو آپ کی اِن کوششوں پر خوش ہو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف سے ایک شیر کو قائم فرما دیا ہے۔ میں نے جو دو ورقی تحریر آپ کے مقابل لکھی وہ بھی جنگ زرگری ہے۔ میں نے

---

[1] محمد یقین الدین، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، مطبوعہ نادری پریس بریلی، ص ۲۹

[2] ایضاً ص ۳۱

Marfat.com

ہے۔ میں نے اُس میں لکھ دیا ہے کہ آپ عبارات روئداد کاٹ دیجئے ہم تسلیم کرلیں گے۔ یہ اسی غرض سے لکھا ہے کہ کسی طرح ندوہ قبول کرلے۔ غرض مولانا محدث سورتی کے مواجہہ میں ڈھائی گھنٹے تک مولوی حقانی صاحب نے اسی قسم کی باتیں حضرت عالم اہلسنت سے کہیں۔ جتنے اعتراضات حضرت ممدوح نے ندوہ پر فرمائے سب تسلیم کئے اور فرمایا ـــــ مولانا حق تو یہ ہے کہ آپ نے آنکھیں کھول دیں۔ اہل ندوہ اگر نہ بھی مانیں تاہم اب ویسے شتر بے مہار نہ رہیں گے۔ مولانا میں بھی آپ کی طرح مذہب میں بہت سخت ہوں۔ ندوہ میں..... بھرے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایک نرم آدمی ہیں انہیں بدمذہبوں نے دبالیا ہے۔ میں وہابیوں نیچریوں، غیر مقلدوں کا سخت دشمن ہوں۔ مجھ سے پابندی مذہب کو کہنا ایسا ہے کہ کسی سے کہا جائے جورو کو عصمت سے رکھو۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ آپ کی مثل دو ایک عالم میرے ساتھ ہو جائیں تو ان سب بدمذہبوں کو نکال دیں۔ آپ اصلاح کیجئے، اگر ندوہ نہ مانے تو آپ تنہا کیوں الگ ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی لے کر الگ ہو جیئے۔

یہ باتیں فرماکر خود حقانی صاحب نے اُسی جلسہ میں ایک عبارت دوبارہ پابندی مذہب اہلسنت تصنیف فرمائی کہ اس پر ندوہ سے دستخط لیں گے۔ بعدہٗ پھر تینوں صاحب مجمع عام میں آئے۔ یہاں حضرت عالم اہلسنت نے بعض جگہ اجمال کو تفصیل، ابہام کی توضیح فرما کر سب حاضرین کو سنائی۔ یہ اصلاح شاہ سلیمان صاحب و حافظ عزیز الدین صاحب دہلوی وغیرہما بہت صاحبوں کے مواجہہ میں ہوئی۔ وہ پرچہ حقانی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا مع اصلاح بعینہٖ ہمارے پاس موجود ہے کہ اُس کی معاف شدہ نقل حقانی صاحب وہاں سے گئے رات کے دس بجے پر جلسہ ختم ہوا۔ آگے صداے بر نہ خاست۔ یا رب ندوہ نہ تھا۔ شہر خموشاں تھا[1]

یہ تو مولوی عبدالحق صاحب حقانی کی حق پسندی کا نمونہ ہے۔ جس میں شاہ سلیمان پھلواروی صاحب بھی شریک ہیں لیکن پھلواروی صاحب کو حقانیت سے جتنا لگاؤ اور مذہب اہلسنت وجماعت کی جانب جتنا جھکاؤ تھا اُس کا ذرا سا نمونہ بھی ملاحظہ ہو۔

---

[1] محمد یقین الدین قادری بریلوی، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص ۱۱

Marfat.com

جس دن شاہ سلیمان صاحب تشریف لائے اور حضرت عالم اہلسنت سے ملاقی ہوئے مجمع مسلمین میں وہ پرچہ اختلاف راقم مذکورہ قاف بھی دکھایا گیا کہ حضرت علمی رسائل کا یہ آراستہ جواب، پیراستہ صلہ ملاحظہ ہو۔ سلیمان صاحب نے آن قاف والی جلوہ گرمی کی چند ہی سطریں دیکھ کر نہایت طیش و غیظ ظاہر فرما کر۔ جھنجلائی ادا سے دُور پھینک دیا مگر قصور معاف انسداد کچھ نہ ہوا۔" [1]

چند علمائے اہلسنت ایسے تھے جو ندوہ کے پُر فریب اور بظاہر خوشنما جال میں پھنس گئے تھے۔ عام مسلمانوں میں سے اگر کسی نے ندوہ سے کچھ تعلق رکھا تھا تو اُن علمائے اہلسنت کی شرکت کے باعث رکھا تھا۔ ان حضرات ہی میں ایک مفتی لطف اللہ علی گڑھ علیہ الرحمہ بھی تھے۔ جو کچھ عرصے کے بعد ندوہ کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ گئے تھے۔ جب تک شامل رہے ندوہ کے پُر اسرار اصولوں کی پابندی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے بھائیوں یعنی حضرات علمائے اہلسنت کی اپیلوں و درخواستوں پر کان نہیں دھرتے تھے۔ ایسی ہی ایک اپیل پر خاموشی اور ٹال مٹول ملاحظہ ہو۔

انیسویں اہل علم و معززین بریلی نے ایک استفتاء آٹھ سوال پر مشتمل جناب مفتی صاحب کی خدمت میں رجسٹری شدہ بھیجا اور ضمن سوالات میں فتووں کا بوجوہ کثیرہ مخالف ندوہ ہونا روشن کر دیا..... مفتی صاحب نے جواب تحریر نہ فرمایا۔ بلکہ یہ تحریر فرما بھیجا کہ میں تہیۂ سفر ندوہ میں ہوں، مجھ سے جواب نہیں ہو سکتا۔ طرفہ یہ کہ کاغذ استفتاء بھی واپس نہ فرمایا۔ حالانکہ سائلوں نے صراحتًا اس کے واپس کرنے کو لکھ دیا تھا..... وہ واقعہ مذکورہ مع استفتاء بالتفصیل اشتہار مطبوعہ ۱۴ شوال میں شائع ہو کر خود مفتی صاحب کی خدمت میں (جب وہ یہاں تشریف لا کر صدر ندوہ ہوئے) بھیج دیا گیا کہ جناب اب تو تہیۂ سفر سے فارغ ہیں اب جواب عنایت ہو۔ مگر وہاں تو

---

[1] محمد یقین الدین مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص ۳۸۔

Marfat.com

ٹھہر چکی ہے کہ ایک ندوہ اور ہزار چپ "[1]

حق کا اظہار ضروری ہے اور باطل کو چھپایا جاتا ہے۔ اُس کے اُوپر بڑے بڑے خوشنما پردے ڈالے جاتے ہیں تاکہ باطل کا اصل مکروہ چہرہ کسی کو نظر نہ آئے۔ ندوہ کی شرارت پر اسی لئے پردے ڈالے جارہے تھے۔ سراسر نجاست تھی جسے چھپایا جارہا تھا۔ دعویٰ تو تھا اصلاح مسلمین و رفع اختلاف و صلح عام و رفع نزع و خیر خواہی اسلام کا اور کام کر رہے تھے۔ کہ حق کو مٹایا جائے، باطل کو سینے سے لگایا جائے اور سمجھانے بجھانے والے کو بدخواہ اسلام و مسلمین بتا کر، دشمن صلح و اتحاد ٹھہرا کر عام مسلمانوں کی نظروں میں گرایا جائے۔ اہل علم اس روش کی وضاحت چاہتے تو منہ سے زبان غائب ہو جاتی۔ عام مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے نکلتے تو ندوہ کے ہر ابجد خوان کے منہ میں گز بھر کی زبان ہوتی تھی۔ مفتی صاحب کے ایسے ہی سکوت اور مولانا عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمہ کی جانب سے تمام حجت کی انتہا ملاحظہ فرمائی جائے۔

حضرت ممدوح نے حسب درخواست اہل اسلام ۲۶ شوال روز جمعہ کو مسجد جامع میں جناب مفتی صاحب سے بذریعہ حلف باہمی وساطت قرآن عظیم اس امر کا تصفیہ کر لینے کا ارادہ فرمایا۔ مگر حضرت موصوف اور بہت مسلمین سنتوں میں مشغول تھے کہ مفتی صاحب روانہ ہوئے۔ .... مفتی صاحب کسی طرح نہ رُکے، ناچار حضرت ممدوح نے مسجد جامع میں سعادت فرمائی اور بر سر منبر ہزارہا مسلمانوں کے مجمع میں، جن میں بہت اہل علم، خصوصاً بعض اکابر ندوہ بھی تھے۔ بخوبی مفاسد ندوہ کا اعلان کیا اور بار بار باصرار فرمایا کہ جو میرے بیان کو غلط جانتے ہوں۔ بلا تامل اظہار فرمائیں، کوئی جواب دہ نہ ہوا۔ پھر وہیں بر ملا ہزاروں کی جماعت میں حضرت ممدوح نے ہر مسلمان کو اپنا وکیل کیا کہ ہمارے اعتراضات کا جواب مفتی صاحب سے لا دیں۔" مفتی صاحب کی طرف سے سوائے سکوت و گریز کے آج تک کچھ ظاہر نہ ہوا[2]

---

[1] ایضاً، ص ۱۶، [2] محمد یقین الدین بریلوی، مولانا سرگزشت و ماجرائے ندوہ ص ۱۸

Marfat.com

مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھی سے تصفیہ کی آخری کوشش اور اُس کا انجام دیکھئے۔

جب جناب مفتی صاحب نے مجمع کی ملاقات نامنظور فرمائی، حضرت عالم اہلسنت (فاضل بریلوی) نے ہمارے شہر کے معزز ذی علم رئیس جناب سید محمد نبی صاحب مختار کو تکلیفِ توسط دی۔ وہ اور دوسرے عالی قدر رئیس جناب حکیم محمد اکرام الدین صاحب جناب مفتی صاحب کی خدمت میں گزارش پیرا ہوئے۔ کہ اعلیحضرت تاج الفحول وحضرت عالم اہلسنت دونوں صاحبوں کو یا دونوں میں سے جس ایک کو آپ گوارا فرمائیں صرف پندرہ منٹ کے لئے ملاقات کی اجازت دیں، وہ تنہا آئیں گے۔ فرمایا، ندوہ کے بارے میں گفتگو کریں گے؟ کہا اور غرض کیا ہے؟ فرمایا دیسے تشریف لائیں میرا فخر ہے مگر اس باب میں کچھ نہ کہیں۔ ہر چند عرض کی کہ حضرت! آخر یہ ندوۃ العلماء ہے، اس کی بابت ہر عالم کو گفت و شنود کا استحقاق ہے۔ وہابی، نیچری، رافضی، غیر مقلد سب سے چپیدگی ہوا اور علمائے اہلسنت سے یوں کشیدگی؟ مگر مقبول نہ ہوئی۔ مفتی صاحب بار بار اپنی مقدس انگلی اپنے مبارک منہ پہ رکھتے تھے کہ ندوہ کے باب میں تو یہ ٹھہر گئی ہے۔ یعنی چُپ..... غرض پون گھنٹے تک دونوں رئیسوں نے ہر طرح گزارش کی مگر ایک نہ، ہزار نہ، یہاں تک کہ یہ صاحب حیران رہ گئے کہ الٰہ العالمین یہ مضمون کیا ہے۔ [1]

مضمون یہی تھا کہ اراکین ندوہ حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب ہو گئے تھے۔ برٹش گورنمنٹ کی ہدایتوں سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے تھے۔ اپنی مرضی سے کچھ کرنے کے مجاز نہیں رہ گئے تھے۔ ضمیر کو کھوٹے داموں فروخت کیا ہوا تھا۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا ڈھول بجانا اور اندرون خانہ جڑیں کاٹنا معمول تھا۔ جس کے صلے میں نوازے جا رہے تھے۔ ذرا مولوی خلیل الرحمٰن صاحب پیلی بھیتی کے اس بیان کی تہ میں جھانکنے کی کوشش تو فرمائیے جس کا ذکر مولانا یقین الدین صاحب بریلوی نے یوں کیا ہے۔

---

[1] ایضاً، ص ۱۹

Marfat.com

یہ بالائی حضرات کی کارروائیاں تھیں جن کی خوبیاں جناب ناظم صاحب کی نیک نیتوں پر محیط ہوگئی ہیں، یہاں تک کہ ایک بزرگوار رکن ندوہ (مولوی خلیل الرحمٰن صاحب رکن ندوہ) قسم اول مقیم پیلی بھیت نے علانیہ حضرت ناظم سے کہا کہ صاف ثابت ہو جائے کہ مولوی احمد رضا خاں حق پر ہیں۔ اس پر بھی اگر اُن کے قدم جلسہ میں آئے تو ہم چل دیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ایسی حق پسندیوں کا علاج کیا ہے؟ [1]

اس سے صاف واضح کہ ندوہ کے ذمہ دار اراکین بھی اپنی باطل پرستی، حق دشمنی سے بخوبی آگاہ تھے لیکن دنیاوی کاروبار آرام سے چل رہا تھا۔ جس کی خاطر خود بھی اس جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں کو اس میں پھنسانے، اپنے ساتھ جہنم میں لے جانے پر مُصر تھے۔ شب و روز اسلام و مسلمین کی اسی بدخواہی میں کوشاں رہتے تھے اگرچہ زبانی کلامی دعویٰ اتفاق و اتحاد اور صلح کلیت کا تھا۔ لیکن بدمذہبوں سے پیار اور اہل حق سے خار۔ گمراہ گران کے پیشوا امام اور علمائے اہلسنت ناقابل خطاب و کلام یہی تو وہ شرارت تھی جس کے لئے حکومت وقت نے یہ بظاہر خوشنما جال بچھایا تھا کہ حق کو دبایا اور باطل کو سینے سے لگایا جائے لیکن ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن!
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اللہ تعالےٰ اپنے دین کا خود محافظ ہے۔ باطل کی آندھیاں خواہ وہ کسی شکل میں بھی آئیں، خالص کفر کے روپ میں یا مکمل اسلامی شکل بنا کر لیکن وہ اس شمع ہدایت کو بجھانے میں نہ آج تک کامیاب ہونے پائی ہیں اور نہ قیامت تک ایسی کوئی آندھی اسے بجھا سکے گی۔ مولانا یقین الدین صاحب بریلی نے اس وقت اراکین ندوہ کے بکے ہوئے ضمیروں کو جھنجھوڑتے ہوئے ان لفظوں میں اُن پر اتمام حجت کا فریضہ ادا کیا تھا۔

کیوں حضرات! ایک ذرا اپنے آپ کو بادشاہ قہار جبار جل جلالہ کے دربار

---

[1] محمد یقین الدین بریلوی، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص ۱۵

Marfat.com

میں حاضر تصور کر لو اور پھر دھرم دھرم سے بول چلو کہ جن باتوں کو ندوہ کے جھوٹے دعووں نمائشی ادعاؤں، نیچری کلوں کی ساختہ کالاؤں نے حرام الحاد کفر ارتداد، موجب رد اعمال ودخول سقر و ناقابل بخشش و توہین رب اکبر ٹھہرایا تھا، اُن میں سے کچھ بھی اُٹھا رکھا بغرض باطل اس معاملہ میں علمائے سنت ہی تمہارے نزدیک سراسر خطا پہ سہی، کیا تمہارے حسابوں خرکت کلمہ و قبلہ بھی نہ رہی؟ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ من گھڑت احکام نیچریوں وہابیوں رافضیوں، لامذہبوں سب کے لئے ہوں۔ سب کو جگہ بناؤں چھاتی سے لگاؤ اور علمائے کرام، اصحاب سنت سے یوں پیٹھ پھیرو، یوں دشمنی بناؤ، یوں لڑائی ٹھانو یوں روٹھا رجاؤ؟

ہاں ہاں تین برس کی مہلت ہے، سب چھوٹے بڑے مل کر بتاؤ کہ وہ کیا فرق ہے جس کے باعث گمراہوں سے صرف کلمہ گوئی پہ اتفاق فرض، اتحاد ایماں، نزاع حرام ردو قدح عصیان، کشیدگی کفر، رنجش کفران اور اعلمائے اہلسنت کے باقی عقائد متحدہ درکنار اُن کا کلمہ و قبلہ تک آپ کی سرکار میں محض بیکار۔ اُن کا اعزاز حرام، اُن کی آبرو حلال، اُن سے کھینچنا فرض، اُن سے جھکنا وبال، اُنہیں گالیاں دینا تہذیب کا کمال اور اُن کی ہجویں چھاپنا کلیجے کا صندل اُن پہ بہتانوں کی بوچھاڑ دیانت کا منگل۔

ہاں ہاں وجہ بتاؤ اور جلد بتاؤ، ورنہ براہ انصاف صاف اقرار لاؤ کہ مقاصد و دعاوی ندوہ سب جھوٹ خرافات تھے۔ نیچری ٹلک سے نمائش کی بات تھی۔ قول سے فعل دور و مہجور ہے۔ بحکم آیت خدا سے دشمنی پوری منظور ہے۔ ہاں ہاں اس شہر خموشاں میں اگر کوئی دم رکھتا ہے۔ جواب دے، جواب دے۔ جواب دے۔ ورنہ اللہ اللہ و رسول کے حضور رو بکاری ہونی ہے [1]

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے جب اراکین ندوہ کو خوب سمجھا بجھا کر دیکھ لیا۔ خوف خدا و خطرۂ روز جزا سمجھا کر دیکھ لیا اور بخوبی محسوس کر لیا کہ یہ حضرات کسی طرح بھی باطل سے عدول کرنے اور حق کو قبول کرنے پہ آمادہ نہیں تو اسلام و مسلمین کی

---

[1] محمد یقین الدین قادری بریلوی، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، مطبوعہ بریلی ص ۸۴

Marfat.com

خیرخواہی کا حق ادا کرنے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے بچانے کی غرض سے سرمایۂ ملّت کے اس نگہبان اور کشتی ملت کے اس ناخدا نے اراکینِ ندوہ کو علمی میدان میں آنے کی دعوت دی تاکہ کھرے اور کھوٹے کو، حق اور باطل کو ہدایت اور گمراہی کو، دودھ اور پانی کو سب کے سامنے جُدا جُدا اور واضح کر کے دکھا دیا جائے حق و باطل کو سمجھنے میں کسی قسم کا کوئی اشتباہ باقی نہ رہ جائے۔ اس مرحلے پہ آپ نے ندوہ کے ذمہ دار حضرات کو یوں نام لے لے کر پکارا اور اُن پہ خدا کی حجت یوں تمام کر کے دکھائی تھی۔

اب پچیسویں بار پھر عرض کی جاتی ہے کدھر ہیں ندوہ کے حواس خمسہ؟ کہاں ہیں مولوی لطف اللہ صدر ندوہ؟ کدھر ہیں ناظم صاحب؟ کہاں ہیں حقانی صاحب؟ کدھر ہیں پھلواروی صاحب؟ کہاں ہیں مولوی محمد شاہ صاحب رامپوری؟ اگر دعوئ سُنیت و ادعائے فضیلت ہے سامنے آئیں؟ مرد میدان بنیں، اظہار حق کا بیڑہ اٹھائیں۔ اہلسنت کے ایک سو نوے سوالوں کے جواب دیں۔ ندوہ کی پگڑی بنائیں ایک ایک سوال ہم پیش کریں، آپ پانچوں حضرات جواب دیتے جائیں۔

خانہ نشینی سے کام نہیں چلتا۔ خاموشی گزینی سے حق نہیں کھلتا، اعلان، تقاضا تقاضا، انتظار انتظار، زور آزور آ، العجل العجل، الوحا الوحا۔ کدھر ہے غیرت علم؟ کہاں ہے۔ فضیلت کی شرم؟ کس دن منہ دکھائیے گا؟ کب تک حق ظاہر فرمائیے گا؟.....

یہ پہلے عرض کر دی گئی ہے کہ نری زبانی تُو تُو مَیں مَیں کام کی نہیں۔ یہ خاص چالاکی کی گلی، کہنے مکرنے کی راہ کھلی ہے۔ مغلوب ہو جائیے اور جلسہ اڑائیے۔ نہیں جو فرمائیے۔ لکھ کر دیتے اور لکھا ہوا لیتے جائیے کہ ہاتھ کٹے رہیں، بدلنے مچلنے کے پہلو مٹے رہیں۔

انشاء اللہ تعالےٰ العزیز آن کی آن میں حق کھل جائے گا۔ انصاف و احتساب نظروں میں تُل جائے گا۔ آپ کو سال آئندہ تک مُہلت ہے۔ جلسہ آئندہ سے پہلے تصفیہ کی دعوت ہے۔ اگر یہ سال بھی گزر گیا اور آپ نے بے تصفیہ و مناظرہ کہیں جلسہ کر تو پھر علم و حق پرستی کا نام نہ لینا۔ پھر اعتقاد عوام کا بھی اُٹھنا دیکھئے گا۔ آپ کے

Marfat.com

تمھارے تھمے تو تھام نہ لینا۔ ہاں ہاں اب ذرا شوق و انتظار نہ بڑھایئے۔ حق چھپایا ہے
رُخ نہ چھپایئے۔ تشریف لایئے۔ جلوہ فرمایئے۔ نصیب میں ہے تو حق و ہدایت سا چمکتا
جوہر نذر میں پایئے" [1]

جب مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ہر طرح حجت
تمام کر لی۔ حق و باطل کو واضح کر کے دکھا دیا اور سب پر ظاہر ہو گیا کہ ندوۃ العلماء
محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ حکومت کی چال ہے جس کے پُر فریب ڈھول پر
نیچریت کی کھال ہے۔ ندوہ کیا ہے۔ اہل حق کو دبانے اور اہل باطل کو چمکانے، سینے
سے لگانے کا ایک جنجال ہے۔ لہٰذا اراکین ندوہ وضوحِ حق کے بعد بھی اس اسلام
دشمنی کی روش سے قطعاً باز نہ آئے۔ گمراہ گری کے میدان میں اپنی چلتی خوب جوہر
دکھائے۔ اسی طرزِ عمل کے بارے میں مولانا محمد یقین الدین صاحب قادری بریلوی
مرحوم نے یہ وضاحت فرمائی تھی۔

غرض حضرات کبرائے ندوہ پر تو وہ گزری، جو اُن کا دل ہی خوب جانتا ہے۔ جب
تک جئیں گے بریلی کا نیستان خواب میں دیکھ کر چونک چونک پڑیں گے۔ آپس میں
جسے ڈرانا ہوگا۔ یہی کہہ کر دھمکائیں گے۔ کہ دیکھ وہ بریلی کا ڈنڈا قریب جسے کو سنا
ہوگا۔ یونہی کوسیں گے کہ یارب! تجھے بریلی کا پانی نصیب مگر بالائی حضرات نے وہ اُودھم
جوتا، وہ دھما چوکڑی مچائی، وہ ملک بھر کی زمین سر پہ اٹھائی، بات بات میں وہ شرافت
نجابت ظاہر فرمائی کہ باید و شاید۔ گلی کوچے میں، ہر محل پہ چے میں، جلسوں بازاروں
میں، متعدد اخباروں میں علمائے اہلسنت پر تبرا ہوتا ہے۔ تہذیب و انسانیت کی
دونالی بندوقوں میں تمسخر و تحقیر کا چھرا ہوتا ہے۔ حال کے علمائے کرام آسودگانِ دارالسلام
سب کو صلواتیں سنائی جاتی ہیں۔ حد یہ کہ گالیاں چھاپ چھاپ کر شائع کی جاتی ہیں [1]

اراکین ندوہ کی اس سراسر نامعقول روش پہ مسلمانوں کا دل دکھتا تھا۔ لیکن انہیں
اس کی پروا نہ تھی۔ حق و صداقت اور علمائے اہل حق کی دن دہاڑے تحقیر و تذلیل کی

[1] محمد یقین الدین قادری بریلوی، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص ۳۷

Marfat.com

جارہی تھی لیکن ندوہ اور قائم کس لئے ہوا تھا؟ اسی طرزِ عمل کے پیش نظر تو مسلمانوں کو یوں دعوت غور و فکر دی گئی تھی۔

اہل اسلام رسائل اہلسنت اور اُن تحریراتِ حمایت کو موازنہ کر کے فرما سکتے ہیں کہ علمی رسالوں، شرعی سوالوں، دینی مقالوں، تواضع کی تحریروں، الحاج کی تقریروں کا یہی جواب تھا یہی صلہ تھا جو حضرات ندوہ کی سرکار سے ملا؟ افسوس کہ ابھی وہ خطوط عام مسلمین کی نظر سے نہ گزرے جو حضرت عالم اہلسنت (فاضل بریلوی) نے مراسلات مطبوعہ کے علاوہ خاص طلب صلاح و اصلاح میں مفتی صاحب و ناظم صاحب کو لکھے۔ مسلمان اگر انہیں دیکھیں پھر حضرات کی گالیاں ملاحظہ کریں، پتھر کے کلیجے بھی کانپ اُٹھیں کہ اللہ اللہ ایسی انتہائی تواضع کا یہ معاوضہ ملتا ہے۔ مگر قیامت نہ آئے گی؟ حشر نہ ہوگا؟ اعمال ناموں کا نشر نہ ہوگا۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسلام و مسلمین کی خیر خواہی سے سرشار ہو کر ندوہ کی برطانوی شرارت کا جس طرح تقریر و تحریر کے میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کیا اُس کا اپنوں کے علاوہ غیروں اور شدید مخالفوں کو بھی اعتراف ہے۔ شیخ محمد اکرام صاحب جیسے نیچریت نواز نے بھی مجدد مائۃ حاضرہ رحمتہ اللہ علیہ کے اس عظیم الشان کام کو تسلیم کیا ہے لیکن ساتھ ہی گورنر کی مخالفت کرنے کی پچر بھی لگا دی ہے۔ حالانکہ وہ نمائشی بات تھی بہر حال موصوف یوں رقمطراز ہیں۔

اُسی زمانہ میں ندوہ پر دو طرفوں سے حملے شروع ہوئے۔ ایک تو سر انیٹونی میکڈانل، جنھوں نے صوبہ بہار میں اردو کا قلع قمع کیا تھا اور اب صوبجات متحدہ کے گورنر تھے۔ وہ ندوہ کے سخت مخالف ہو گئے اور اس کو سیاسی سازشوں کا ایک آلہ کار سمجھ کر شک کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ دوسرے مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے بعض پُر جوش رسائل ندوہ کے خلاف لکھنے شروع کئے اور ندوہ کے مقابلے میں ایک جنگجو جماعت جدوہ قائم ہوئی۔ ندوہ ان دو مخالفوں کے درمیان موت اور زندگی کی کشمکش میں تھا۔[2]

[1] ایضاً: ص ۴۱

[2] امام احمد رضا خاں، مجدد، فتاوی الحرمین، لاہور ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء، ص ۲۲، ۲۳

Marfat.com

چنانچہ اُس دَور کا ندوہ جس کا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے محاسبہ فرمایا تھا وہ علمائے اہلسنت کو پھنسانے، باطل کو چمکانے اور حق کو دبانے کی خاطر ایک بظاہر خوشنما اور درحقیقت بڑا ہی پُر فریب جال برٹش گورنمنٹ نے بچھایا تھا۔ اُس کے بارے میں حضرات علمائے کرام نے یوں حکم شروع بیان فرمایا تھا۔

ندوہ عمومِ فساد ہے، ہجوم الحاد ہے، ہدایت کا رَد، حق کا انسداد ہے۔ ہوا پرستی ہے فتنہ آتشِ بلا ہے۔ فسادوں کی انجمن ہے۔ مکروں کی ہے بہر اقتنہ ہے، اندھی بلا ہے تاریک اندھیری ہے۔ مجلس ندوہ مذہب اہلسنت کی توہین کرتی ہے۔ اہلسنت کی بدخواہ ہے۔ اللہ و رسول (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و مومنین سب کی خائن ہے۔ حرام کراتی اور فرض سے بچاتی ہے۔ احکام الٰہیہ سے ضد باندھتی۔ اس کی شرکت بڑی آگ ہے۔ مال یا بدن سے اس کی اعانت گناہوں کا انبار ہے۔ ندوہ باطل ہے۔ نری ہوائے نفس و پیروی شیطان ہے۔ مسلمانوں پہ واجب ہے کہ اس میں نہ جائیں۔ ظاہراً یہ انجمن کافروں کے مکر نہاں سے قائم ہوئی جس پہ اس کا نام ندوہ ہی دلیل ہے۔ گمان میں ہوتا ہے کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے انہی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے جنہوں نے رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا[۲]

اُن حضرات کثر اللہ سوادہم نے اراکین ندوہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کا حکم یوں بیان فرمایا تھا۔

محمد شاہ صدر دوم ندوہ و ناظم و دہلوی و آری و انصاری سب غیر مقلد ہیں۔ وہابیوں بدمذہبوں کے گرگے ہیں۔ صریح گمراہی میں اُن کے شریک ہیں۔ انہوں نے شرع مطہر سے ضد باندھی اور مسلمانوں کو مضرت دی۔ کھلے ظالم گمراہی کی طرف بلانے والے ہیں۔ انہوں نے اجماع اُمت توڑا، جماعت کو چھوڑا، محب بدعت ہیں۔ بدخواہ سنت ہیں مانع طاعت و آمر معصیت ہیں۔ داعی اُمت لبسوئے لعنت ہیں۔ بالجملہ حضرات اراکین سب اہلسنت سے خارج ہیں۔ اِن سب پر اپنے عقائد و اقوال و خیالات باطلہ سے توبہ فرض

---

[۲] امام احمد رضا خاں، مجدد، فتاوی الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء ص ۲۲، ۲۳

Marfat.com

ہے۔ توبہ نہ کریں۔ تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سے کنارہ کش ہوں۔ ان سے دور رہیں[1]

جو علمائے اہلسنت شروع میں ندوہ کے اندر شامل ہو گئے تھے۔ جب اُن پر اس کی عیاری کا انکشاف ہوا تو فوراً جدا ہو گئے۔ اور آخر کار اس میں وہی حضرات رہ گئے تھے جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی قبول کی، دنیا کے آرام و راحت کے بدلے آخرت کی ابدی زندگی کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ یہ حضرات خود گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں شب و روز کوشاں رہتے تھے۔ یعنی

رہِ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
امیرِ کارواں بھی ہیں اُنہیں گم کردہ راہوں میں

نیچریت کی کالی بلا:۔

نیچریت کی بنیاد رکھنے والے سرسید احمد خانصاحب (المتوفی ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء) تھے، جو انگریزی حکومت کے معتمد اعلیٰ اور انگریز پرست مسلمانوں کے مسیحائے قوم تھے۔ انہوں نے شریعتِ مطہرہ کا برٹش گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق دل کھول کر اپریشن کیا اور مقدس اسلام کو مسخ کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کیا تھا لیکن اپنی اس روش کو چھپانے اور مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنانے کی خاطر قوم کی ہمدردی اور انہیں علمی میدان میں اٹھانے کا بلند بانگ ڈھول بجایا۔ ہر بدخواہ ہی چال چلتا رہا ہے کہ اپنی بدخواہی اور بے راہ روی کو چھپانے کی غرض سے ایک دو خوشنما باتوں کا التزام کر لیا کرتا ہے تاکہ جب کوئی گمراہی پہ الزام دے تو یہ اپنے خوشنما پروگرام کو آگے رکھ دیں۔

اسی طرح جب علمائے کرام سید احمد خاں کی اسلام دشمنی کو ظاہر کرتے، شریعت کو مسخ کرنے کی نشاندہی فرماتے۔ تو اس کے حواری کہنے لگتے کہ یہ مولوی قوم کے دشمن ہیں، مسلمانوں کی ترقی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی کہ مسلمانوں کے ایسے خیر خواہ کو اسلام کا دشمن اور دین کا بدلنے والا بتا کر خواہ مخواہ بدنام کرتے پھر رہے ہیں۔

نیچریت کے بانی، جناب سرسید احمد خانصاحب تھے جو برٹش گورنمنٹ کی خیر خواہی

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام، فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، مطبوعہ لاہور، ص ۲۲

Marfat.com

میں اپنی مثال آپ تھے۔ موصوف حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دستِ کاتب بنے ہوئے تھے۔ نصاریٰ کے عزائم کو متحدہ ہندوستان میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر انہوں نے اپنی زندگی وقف کر چھوڑی تھی ہمارے خیال میں موصوف کی کارگزاری کا مختصر خاکہ یہ ہے۔

۱:۔ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کو برٹش گورنمنٹ کا مکمل خیر خواہ بنایا جائے۔

۲:۔ مسلمانوں کو ایسے اسلام کا پیروکار بنا دیا جائے جس کے باعث وہ خواہ مسلمان ہی کہلاتے رہیں۔ لیکن ایک جانب ایمان کی دولت سے محروم رہیں اور دوسری طرف انگریزی مال (نظر آئیں۔

۳:۔ قوم کو دینی تعلیم سے ہٹا کر ترقی کرنے کے بہانے انگریزی پڑھنے اور مغربی تہذیب اختیار کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ جن حضرات کو اس راستے پر ڈال دیا جائیگا وہ اول الذکر دونوں مقاصد کے حصول میں پورے ممد معاون ثابت ہوں گے اور قوم کو تعلیم و ترقی کے میدان میں آگے بڑھانے کے درد کا بھی خوب ڈھول بجائیں گے۔

سر سید احمد خانصاحب کے پہلے دونوں مقاصد اصل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبکہ آخری مقصد اُس اسلام دشمنی کے کاموں پر محض پردہ ڈالنے کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ دین و ملت کے ہر بدخواہ نے ہمیشہ یہی کیا ہے۔ کہ جہاں وہ دین کی تخریب کے دَرپے ہوتا۔ وہاں کوئی بظاہر خوشنما پروگرام بھی اپنے منشور کا جزو بنا لیتا تھا۔ اس کا مقصد یہ ہوتا کہ جب متدین طبقے کی تنقید کا نشانہ بننا ہوگا تو شور مچا دیا جائے گا کہ یہ ناقدین تو قوم کے دشمن ہیں۔ اس کی اصلاح اور ترقی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی ہے۔ ایسا اصلاحی کام کرنے والے کو بھی دشمن اسلام و بدخواہ ملت کہتے ہوئے انہیں شرم محسوس نہیں ہوتی یہی ہے وہ پُراسرار راستہ جو ہر نام نہاد مصلح اختیار کرتا رہا ہے ـــــ اب قارئین سر سید احمد خانصاحب کی انگریز دوستی اُن کے معتمد اعلیٰ اور سوانح نگار جناب خواجہ الطاف حسین حالی (المتوفی ۱۹۱۴ء) کے لفظوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

جو شخص سر سید کی طبیعت اور جبلت سے واقف ہوگا وہ اس بات کو بآسانی

Marfat.com

باور کرے گا۔ کہ جو کچھ غدر کے زمانہ میں گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری اُن سے ظہور میں آئی وہ کسی خلعت یا انعام وغیرہ کی توقع پر مبنی نہ تھی۔ وہ بڑا انعام اپنی خدمت کا یہی سمجھتے تھے کہ اُس نازک وقت میں اُن سے کوئی امر اخلاق اور شرافت اور اسلام کی ہدایت کے خلاف سرزد نہیں ہوا۔ مگر گورنمنٹ نے خود اُن کی خدمات کی قدر کی اور اُن کے صلے میں ایک خلعت قیمتی ایک ہزار روپے کا اور دو سو روپیہ ماہوار کی پولٹیکل پنشن دونسلوں تک مقرر کی[1] جناب حالی پانی پتی کا یہ بیان بھی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

میرٹھ میں ان کے پہنچنے اور بیمار ہونے کا حال سن کر مسٹر کری کرافٹ ولسن جو کہ وہاں جج اور سپیشل کمشنر تھے، اُن کو دیکھنے کو آئے اور سرسید سے کہا کہ ـــــ تم ایسے نمک حلال نوکر ہو کہ ایسے نازک وقت میں تم نے سرکار کا ساتھ نہیں چھوڑا، باوجودیکہ ضلع بجنور میں ہندو مسلمانوں میں کمال عداوت تھی۔ مگر جب تم کو اور ڈپٹی رحمت خاں کو ضلع سپرد کرنا چاہا۔ تو تمہاری نیک خصلت اور اچھے چلن اور سرکار کی نہایت طرفداری کے سبب تمام ہندوستان نے جو ضلع میں نامی چودہری اور بڑے رئیس تھے۔ کمال خوشی اور آرزو سے تم مسلمانوں کا اپنے اوپر حاکم بننا قبول کیا۔ بلکہ خود درخواست کی کہ تمہیں سب ہندوؤں پر ضلع میں حاکم بنائے جاؤ۔ سرکار نے بھی تم کو اپنا خیر خواہ اور نمک حلال نوکر جان کر کمال اعتماد کے ساتھ ضلع کی حکومت کو سپرد کی اور تم اُسی طرح نمک حلال اور وفادار سرکار کے رہے اس کے صلہ میں اگر تم ایک تصویر بنا کر پشتہا پشت کی یادگاری اور تمہاری اولاد کی عزت اور فخر کے لئے رکھی جائے تو بھی کم ہے[2]

موصوف نے سرسید احمد خانصاحب کی انگریز دوستی اور برٹش نوردی کے متعدد ثبوت دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ سرسید کی تمام کامیابیوں کا مدار اسی رسوخ اور اعتبار پر تھا تو بھی اصل سبب اُن کی راستبازی اور سچائی ٹھہرے گی۔ کیونکہ برٹش گورنمنٹ میں ایک

---

[1] حالی پانی پتی، شاعر، حیات جاوید، مطبوعہ لاہور ص ۱۳۸

[2] ایضاً: ص ۱۳۳

Marfat.com

نیٹو ( ) کا اس قدر رسوخ و اعتبار پیدا کرنا جب تک کہ اُس کی وفاداری اور خلوص کا سونا سخت امتحان کی آگ پر تا یانہ گیا ہو۔ ہرگز ممکن نہیں۔ [1]

سر سید احمد خانصاحب اسلامیان ہند کو بھی گورنمنٹ کی وفاداری اور برٹش نوازی کا سبق یوں پڑھایا کرتے تھے۔

ہم جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری منصف گورنمنٹ مسلمانوں کے ساتھ ہے، اس کی بہت روشن دلیل یہ ہے کہ ہماری قدر دان گورنمنٹ نے خیر خواہ مسلمانوں کی کیسی قدر و منزلت اور عزت و آبرو کی، انعام و اکرام اور جاگیر و پنشن سے نہال کر دیا ہے۔ ترقی عہدہ اور افزونی مراتب سے سرفراز کیا ہے۔ پھر کیا یہ ایسی بات نہیں ہے کہ مسلمان نازاں ہوں اور دل و جان سے اپنی گورنمنٹ کے شکر گزار اور ثناء خواں رہیں [2]

سر سید احمد خانصاحب کا انگریزوں کی معصومیت پر بھی ایمان و عقیدہ تھا، جس کا حالی صاحب نے یوں ذکر فرمایا ہے۔

اُن (سر سید احمد خاں) کی نہایت پختہ رائے تھی کہ ہندوستان کے لئے انگلش گورنمنٹ سے بہتر، گو کہ اُس میں کچھ نقص بھی ہوں۔ کوئی گورنمنٹ نہیں ہو سکتی اور اگر امن و امان کے ساتھ ہندوستان کچھ ترقی کر سکتا ہے تو انگلش گورنمنٹ کے ہی ماتحت رہ کر کر سکتا ہے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ــــ گو ہندوستان کی حکومت کرنے میں انگریزوں کو متعدد لڑائیاں لڑنی پڑی ہوں۔ مگر در حقیقت نہ اُنہوں نے یہاں کی حکومت بہ زور حاصل کی اور نہ مکر و فریب سے۔ بلکہ در حقیقت ہندوستان کو کسی حاکم کی اُس کے اصلی معنوں میں ضرورت تھی۔ سو اُسی ضرورت نے ہندوستان کو اُن کا محکوم بنا دیا [3]

سر سید احمد خانصاحب کا پہلا مقصد برٹش نوازی تھا کہ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کو بیک بینی و دو گوش انگریز بہادر کے قدموں میں جھکا کر اُس کا وفادار اور بندہ بے دام بنا دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ مذکورہ حوالے اس امر کی وضاحت کے لئے کافی و وافی ہیں جبکہ

---

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیات جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۶۶۳

[2] ایضاً ص ۱۵۷ [3] ایضاً، ص ۶۸۲

Marfat.com

تفصیل کے شائقین معارفِ رضا، جلد اوّل کی طرف رجوع کر سکتے ہیں ـــــ موصوف کا دوسرا مقصد دین برحق میں تحریف کرنا اور مسلمانوں کو ایسا خانہ ساز اسلام بنا کر دنیا کے انگریز بہادروں کی خوشنودی حاصل ہو جائے اور ادھر اُس جدید اسلام کے ماننے والے گو مسلمان ہونے کا دعویٰ ہی کرتے ہیں۔ لیکن ایمان نام کی کوئی چیز اُن کے دلوں میں باقی نہ رہے۔ اس کے سبب وہ اُن تمام فیوض و برکات سے محروم ہو جائیں جو قسامِ ازل نے اہلِ ایمان کا مقدر کر رکھی ہیں ـــــ چنانچہ اس دوسرے مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر موصوف مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہتے تھے کہ وہ انجیل کو بھی قرآن کریم کی طرح تحریف لفظی سے محفوظ تسلیم کر لیں۔ ایسا باور کرانے کی خاطر وہ مسلّمہ بزرگوں کا نام خواہ مخواہ استعمال کر کے مسلمانوں کو اس بات کی ترغیب دے لیا کرتے تھے۔

خواجہ الطاف حسین حالی کا یہ بیان مذکورہ حقیقت کے سمجھنے میں معاون ہو سکتا ہے

نیز محققین اور اکابر اسلام مثل امام اسمٰعیل بخاری، امام فخر الدین رازی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وغیرہم کے اقوال سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ جس طرح عیسائی کتب مقدسہ میں تحریف لفظی کے قائل نہیں ہیں اور جس قسم کی تحریف کو عیسائی محققوں نے تسلیم کیا ہے صرف اس قسم کی تحریف آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے کتب مقدسہ میں پائی جاتی ہے [1]

سر سید احمد خانصاحب چاہتے تھے کہ متحدہ ہندوستان کے مسلمان جس نظر سے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اُسی نظر سے انجیل کو بھی دیکھنے لگ جائیں۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر انہوں نے بائبل کی ایک تفسیر لکھی تھی اور اس تلقین و ارشاد پر انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ موصوف کی اس کاوش کے بارے میں حالی پانی پتی یوں رقمطراز ہیں۔

یہ تفسیر جو انجیل کو بجائے لغو سمجھنے کے، جیسا کہ اب تک خیال تھا، واجب التعظیم بیان کرتی ہے اور اس کا ثبوت خود قرآن سے دیتی ہے اس قابل ہے کہ اس کا ترجمہ مسلمانوں کی ہر زبان میں اور بالخصوص عربی میں ہو۔ کیونکہ مسلمانوں کے واسطے اس

---

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیات جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۱۶۸

Marfat.com

سے زیادہ مفید بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ انجیل کو اُسی عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جائیں جس نگاہ سے وہ قرآن کو دیکھتے ہیں[۵۲]

یہ تھا مسلمانوں کو مسلم نما عیسائی بنانے کا علی گڑھی منصوبہ کہ قرآن و انجیل کو ایک نظر سے دیکھا جائے۔ ایک ہی طرح کی غیر محرف کتابیں مانا جائے۔ کوئی قرآن پر عمل کرے یا موجودہ انجیل پر بہر حال وہ علی گڑھی مسلمان ہی کہلائے گا۔ دوسری جانب قرآن کریم کی واضح تعلیمات کو مسخ کرنے اور انہیں اپنی مرضی کے قالب میں ڈھالنے کا موصوف نے ایک جامع منصوبہ تیار کر لیا تھا اور اپنے اُس جدید اسلام کو موصوف تہذیب الاخلاق وغیرہ پرچوں کے ذریعے قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے۔ سر سید احمد خاں صاحب نے اسلامی تعلیمات میں دو قسم کی تحریفیں کیں۔ ایک وہ جن کے بارے میں اُن کے قاریوں کا دعویٰ تھا کہ اکابر میں سے کوئی نہ کوئی ان باتوں میں سر سید صاحب کا مؤید ہے۔ تحریفات کی دوسری قسم وہ ہے جن کے متعلق موصوف کے اعیان و انصار کو اُمت محمدیہ میں سے کوئی برائے نام تائید کرنے والا بھی نہیں مل سکا ــــ قسم اول کے اختلافات کی فہرست حالی صاحب نے یوں پیش کی ہے۔

۱:۔ اجماع حجت شرعی نہیں ہے۔

۲:۔ قیاس حجت شرعی نہیں ہے۔

۳:۔ تقلید واجب نہیں ہے۔

۴:۔ قرآن کا کوئی حکم جو ایک آیت میں بیان ہوا تھا کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوا۔ اور نہ قرآن کی کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہوئی اور سورۂ بقر کی اس آیت سے کہ ماننسخ من اٰیۃ او ننسھا ــــ قرآن کی کسی آیت کا ناسخ اور کسی کا منسوخ ہونا مراد نہیں ہے بلکہ اُس کا بعض آیتوں سے شرائع سابقہ کے بعض احکام کا منسوخ ہونا مراد ہے۔

۵:۔ قرآن میں کسی طرح کی زیادتی یا کمی یا تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا۔ وہ جس طرح اور جس قدر نازل ہوا تھا اُسی قدر زمانۂ نزول سے آج تک محفوظ ہے اور جن روایتوں

---

[۵۲] ایضاً : ص ۱۷۲

Marfat.com

سے زیادتی یا کمی یا تغیر و تبدّل کا ہونا یا بعض صحابہ کے اقوال سے قرآن کا تواردہونا پایا جاتا ہے وہ سب موضوع اور مفتریٰ ہیں۔

۶:۔ صحاح ستہ بلکہ صحیحین کی بھی تمام حدیثوں کو جب تک کہ اُصول علم حدیث کے موافق اُن کی جانچ نہ کی جائے قابل وثوق نہیں سمجھنا چاہیئے۔

۷:۔ شیطان یا ابلیس کا لفظ جو قرآن مجید میں آیا ہے اُس سے کوئی وجود خارج عن الانسان مراد نہیں ہے بلکہ خود انسان میں جو نفس امارہ یا قوت بہیمیّہ ہے، وہ مراد ہے۔

۸:۔ طیور منخنقہ جن کو نصاریٰ نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو۔ مسلمانوں کو اُن کا کھانا حلال ہے۔

۹:۔ چونکہ خبر واحد میں احتمال صدق و کذب باقی رہتا ہے اس لئے جو اعتراض اخبار احاد کی بنا پر اسلام کی نسبت کئے جاتے ہیں، اسلام ان کا جوابدہ نہیں ہے۔

۱۰:۔ سوا اُن کفار و مشرکین کے جن کا قرآن کی اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ یا جو اس آیت کے مصداق ہوں کہ " انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم ان تولوھم " تمام کفار و مشرکین سے دوستی و موالات کرنا جائز ہے۔

۱۱:۔ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابوں میں تحریف لفظی واقع نہیں ہوئی بلکہ صرف تحریف معنوی ہوئی ہے۔ مگر اسی کے ساتھ اُن کا اول سے آخر تک الہامی ہونا اور غلطی سے پاک ہونا غیر مسلم ہے۔

۱۲:۔ ہر شخص اُن مسائل میں جو قرآن یا حدیث صحیح میں منصوص نہیں ہیں آپ اپنا مجتہد ہے۔

۱۳:۔ حضرت ہاجرہ جو اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں ہیں، وہ جیسا کہ بعض روایتوں میں مذکور ہے، درحقیقت لونڈی نہ تھیں بلکہ رفیون بادشاہِ مصر کی بیٹی تھیں۔ اور رفیون نے اُن کو صرف تربیّت کے لئے حضرت سارہ کے ساتھ کر دیا تھا۔

۱۴:۔ وضع و لباس وغیرہ میں کفار کے ساتھ تشبہ شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

Marfat.com

۱۵:- قرآن کی کسی آیت سے جبر پر اور کسی سے قدر پر استدلال کرنا، جیسا کہ متکلمین نے اپنے اپنے مذہب کی تائید کے لئے کیا ہے، مقصد شارع کے برخلاف ہے کیونکہ جن آیتوں سے اس مسئلہ کو استنباط کیا جاتا ہے اُن آیتوں سے بندوں کے مجبور یا مختار ہونے کا تصفیہ کرنا مقصود نہیں ہے۔ ورنہ آنحضرت مسئلہ مذکور کے متعلق بحث کرنے والوں پر غضبناک ہو کر یہ نہ فرماتے کہ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ۔

۱۶:- معراج اور شقِ صدر دونوں رؤیا میں واقع ہوئے ہیں نہ کہ بیداری میں، کیا مسجد حرام سے مسجد اقصٰے تک اور کیا مسجد اقصٰے سے آسمانوں تک۔

۱۷:- اگرچہ ممکن ہے کہ جس طرح انسان سے فروتر مخلوقات موجود ہے اسی طرح اُس سے بالاتر مخلوقات جس کا ہم کو علم نہیں، موجود ہو لیکن ملائک یا ملائکہ کے الفاظ جو قرآن میں وارد ہوئے ہیں اُن سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ جدا مخلوق انسان سے بالاتر ہے بلکہ خدا تعالےٰ نے جو مختلف قوای اپنی قدرتِ کاملہ سے مادے میں ودیعت کئے ہیں جیسے پہاڑوں کی صلابت، پانی کا سیلان، درختوں کا نمو برق کی قوت جذب و دفع و امثال ذالک انہیں کو یا ملائکہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۸:- آدم اور ملائکہ اور ابلیس کا قصہ جو قرآن میں بیان ہوا ہے یہ کسی واقعہ کی خبر نہیں ہے بلکہ یہ ایک تمثیل ہے، جس کے پیرایے میں انسان کی فطرت اور اُس کے جذبات اور قوت بہیمیہ جو اُس میں ودیعت کی گئی ہے اُس کی برائی یا دشمنی کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس قسم کی اور بھی متعدد تمثیلیں قرآن میں موجود ہیں۔

۱۹:- معجزہ دلیل نبوت نہیں ہو سکتا۔

۲۰:- قرآن میں آنحضرت صلعم سے کسی معجزہ کے صادر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱:- آیۂ الذین اٰتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم میں جو ضمیر مفعول لفظ یعرفون میں ہے وہ جیسا کہ عام مفسرین لکھتے ہیں۔ آنحضرت کی طرف عائد نہیں ہوتی بلکہ جیسا ابن عباس قتادہ ربیع اور ابن زید سے منقول ہے تحویل قبلہ کے معاملہ کی طرف پھرتی ہے، جس کا ذکر اس آیت سے پہلے اور اس کے بعد کیا گیا ہے۔

Marfat.com

۲۲:۔ آیت میراث سے وصیت کا حکم جو آیۂ وصیت میں والدین اور دیگر ورثا کے لئے تھا منسوخ نہیں ہوا۔ پس جو وصیت وارث کے حق میں کی جائے وہ نافذ ہے۔

۲۳:۔ جو لوگ مشکل سے روزہ رکھتے ہیں وہ آیۂ "وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین" کے بموجب روزوں کے بدلے فدیہ دے سکتے ہیں۔ بعض دیگر علماء فدیہ کی اجازت کو خاص کر معمر لوگوں کے لئے مخصوص سمجھتے ہیں مگر سرسیّد کے نزدیک یہ حکم عموماً اُن سب لوگوں کے لئے ہے جن کو روزہ رکھنا شاق ہو، خواہ بڈھے ہوں خواہ جوان لیکن بہ نسبت فدیہ دینے کے اُن کو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

۲۴:۔ جس ربا یعنی سود کی حرمت قرآن میں بیان ہوئی ہے اس سے اُسی قسم کا ربا مراد ہے۔ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں عرب میں جاری تھا اور جس کی مثال ہمارے ملک کے سُود خواروں مرہٹوں میں، جن کا پیشہ سود خوری ہے۔ پائی جاتی ہے۔ مگر اس سے اُس منافع کی حرمت جو پرامیری نوٹوں پر لیا ہے ثابت نہیں ہوتی۔ اس کے سوا کسی گورنمنٹ یا کمپنی کو جو ملک کی ترقی کے لئے روپیہ قرض لے اُس کو سود پر روپیہ دینا یا کسی جماعت کا کسی رفاہِ عام کے کام کے لئے چندہ جمع کرے، اُس روپے کا سود میں لگانا اور اس کے منافع سے رفاہِ عام کے کام کرنا یہ بھی ربا میں داخل نہیں ہے۔

۲۵:۔ شہداء کی نسبت جو قرآن میں آیا ہے کہ اُن کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اس سے اُن کا علوِ درجات اور روحانی خوشی اور دنیا میں مثل قابل تقلید چھوڑ نا مراد ہے، نہ یہ کہ وہ درحقیقت زندہ ہیں اور مثل زندوں کے کھاتے پیتے ہیں۔

۲۶:۔ قرآن میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے حضرت عیسٰے کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ثابت ہو۔

۲۷:۔ صُور کا لفظ جو قرآن میں متعدد جگہ آیا ہے اُس سے فی الواقع کوئی آلہ مثل نرسنگھے یا شنکھ یا تری یا قرنا کے مراد نہیں ہے۔ بلکہ یہ محض استعارہ ہے کہ جس طرح تُری کی آواز پر لشکر جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح خدا کی مشیت اور ارادے سے بعث و حشر واقع ہوگا۔

Marfat.com

۲۸:- خدا تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسماء و افعال کے متعلق جو کچھ قرآن یا حدیثوں میں بیان ہوا ہے۔ وہ سب بطریق مجاز و استعارہ و تمثیل کے بیان ہوا ہے اور اسی طرح معاد کے متعلق جو کچھ بیان ہوا ہے وہ بھی سب مجاز پر محمول ہے نہ حقیقت پر۔

۲۹:- قرآن میں جو خدا کا زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کرنا بیان ہوا ہے، اس سے کسی واقعہ کی خبر دینی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہودیوں کے اس اعتقاد کی تردید مقصود ہے کہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کرنے کے بعد ساتویں دن آرام لیا اور اسی لئے جو کچھ اُن کا عقیدہ خلق زمین و آسمان کی نسبت تھا اُس کو قرآن میں اُسی طرح بیان کر کے فرمایا کہ "وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ" کیونکہ شارع کا مقصد حقائق اشیاء سے بحث کرنا یا جو باتیں حقائق کے برخلاف ہوں اُن پر ردّ و قدح کرنا نہیں ہے بلکہ جو خیالات لوگوں کے دل میں خدا کی واحدانیت اور قدرت و عظمت کے خلاف تہ نشین ہوں اُن کا زائل کرنا ہے۔

۳۰:- قرآن میں جا بجا قدیم قوموں میں بدیاں اور بد اخلاقیاں پھیل جانے کے بعد اُن پر طرح طرح کے عذاب نازل ہونا اور کسی قوم کو آندھی اور طوفان سے، کسی کو زلزلہ سے، کسی کو ٹڈیوں اور دیگر حشرات کے مسلط کرنے سے اور کسی کو کسی اور کسی کو کسی عذاب سے برباد کرنا بیان ہوا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ درحقیقت اُن کے گناہ اور معاصی عذاب نازل ہونے کا باعث ہوئے تھے بلکہ ابتدائے آفرینش سے یہ خیال تمام قوموں میں چلا آتا تھا کہ جو ہولناک حادثے دنیا میں واقع ہوتے ہیں وہ انسان کے گناہوں کی کثرت کے سبب واقع ہوتے ہیں اور انبیائے کرام کا کام یہ ہے کہ جن خیالات پر لوگ مجبول ہوئے ہیں۔ اگر وہ خیالات مقاصد نبوت کے منافی نہیں ہیں بلکہ اُن کی تائید کرنے والے ہیں تو وہ اُن خیالات کی صحت یا غلطی سے کچھ تعرض نہیں کرتے بلکہ اُنہیں خیالات کے موافق اُن سے خطاب کرتے ہیں۔

۳۱:- خدا کا دیدار کیا دنیا میں اور کیا عقبیٰ میں، نہ ان ظاہری آنکھوں سے ممکن ہے نہ دل کی آنکھوں سے۔

Marfat.com

۳۲:- قرآن مجید میں جو جنگ بدر و حنین کے بیان میں فرشتوں کی مدد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے اُن لڑائیوں میں فرشتوں کا آنا ثابت نہیں ہوتا۔

۳۳:- صفاتِ باری تعالیٰ عین ذات ہیں نہ غیر ذات اور نہ لا عین ولا غیر، جیسا کہ اشاعرہ کا مذہب ہے۔

۳۴:- حضرت عیسٰے کا بن باپ کے پیدا ہونا کسی بات سے ثابت نہیں ہوتا۔

۳۵:- کوئی امر عادت الٰہی یا قانونِ طبیعی کے خلاف کبھی وقوع میں نہیں آتا۔

۳۶:- قرآن میں جو کفار سے بطور معارضہ کے کہا گیا ہے کہ تم اس کتاب کے مِن عِندِ اللہِ ہونے میں شک کرتے ہو تو اس کی مثل کوئی سورت یا چند آیتیں تم بنا لاؤ۔ اس سے جیسا کہ اکثر اہل اسلام خیال کرتے ہیں، یہ مراد نہیں ہے کہ ایسا فصیح کلام تم نہیں بنا سکتے بلکہ یہ مراد ہے کہ ایسا کلام جو عالم اور فلسفی اور حکیم سے لے کر جاہلوں، صحرا نشین بدوؤں اور اونٹ چرانے والوں تک سب کی ہدایت کے لئے یکساں مفید اور سب کی سمجھ اور علم کے موافق ہو۔ بنا لینا تمہاری طاقت اور قدرت سے باہر ہے۔

۳۷:- نبوت کا ملکہ نبی کی اصل فطرت میں ودیعت ہوتا ہے اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اَلنَّبِیُّ نَبِیٌّ وَلَوْ کَانَ فِی بَطْنِ اُمِّہٖ۔ وہ ماں کے پیٹ سے نبی ہوتا ہے اور جس طرح تمام ملکات اور قویٰ فطری بتدریج ترقی کرتے ہیں اُسی طرح ملکۂ نبوت بتدریج ترقی پاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ کمال کے درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اُس سے وہ ظہور میں آتا ہے۔ جو اُس کا مقتضا ہوتا ہے اور جس کو عرف عام میں بعثت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی لئے جو وحی اُس پر نازل ہوتی ہے وہ کسی ایلچی یا قاصد (یعنی فرشتہ) کی وساطت سے نازل نہیں ہوتی بلکہ خود بخود ایک چیز اُس کے دل سے اُٹھتی ہے اور اُسی پر گرتی ہے۔

۳۸:- قرآن سے جنات کا ایسا وجود جیسا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہوائی آگ کے شعلے سے پیدا ہوئے ہیں اور اُن میں مرد و عورت دونوں ہوتے ہیں۔ جس شکل میں چاہتے ہیں ظاہر ہو سکتے ہیں آدمی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ ثابت نہیں ہوتا

۳۹:- انبیائے بنی اسرائیل اور قوم بنی اسرائیل کے قصے جو قرآن میں بیان ہوئے

Marfat.com

۳۹:۔ انبیائے بنی
ہیں اُن میں جس قدر باتیں بظاہر قانون فطرتِ کے خلاف معلوم ہوتی ہیں وہ سب در
حقیقت اُس کے مطابق بیان کی گئی ہیں مگر مفسدین اہل اسلام نے یہودیوں کی پیروی
سے اُن کے معانی ایسے بیان کئے ہیں جو قانونِ فطرت کے خلاف ہیں۔
۴۰:۔ طوفانِ نوح جس کا ذکر قرآن مجید میں متعدد جگہ آیا ہے، عام نہ تھا بلکہ اُسی
قوم اور اُسی ملک میں محدود تھا، جس پر حضرت نوح مبعوث ہوئے تھے۔
۴۱:۔ حضرت اسحاق کی ولادت کے وقت حضرت سارا کی عمر اُس حد کو نہیں پہنچی تھی۔
جبکہ عادۃً اولاد کا ہونا غیر ممکن ہے[1]
سرسید احمد خانصاحب کے ساتھیوں اور ہم نواؤں کا دعویٰ ہے کہ مذکورہ امور
میں اُن کا پیشوا منفرد نہیں تھا بلکہ ہر مسئلے میں اکابر امت سے بعض افراد سرسید صاحب کے
ساتھ متفق تھے۔ اُن حضرات کا یہ دعویٰ ایسا ہے جس کا اُن سے ثبوت قطعاً پیش نہیں
کیا جا سکا تھا لیکن بے خبر مسلمانوں کو اپنا ہمنوا بنانے کی خاطر انہیں اس غلط بیانی میں کوئی
قباحت محسوس نہیں ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اس دعوے کو اُن کے مقلد اور سوانح نگار جناب
حالی پانی پتی صاحب نے اسی کتاب میں یوں بیان کیا ہے۔
اگر سرسید کی تصنیفات کو اول سے آخر تک دیکھا جائے تو غالباً مذکورہ بالا مسائل
کے سوا اور مسائل میں بھی بہت سے اختلافات نکلیں گے، مگر یہ سب اختلافات ایسے
ہیں جن میں سرسید منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک مسئلہ میں کم یا زیادہ لوگ اکابر علمائے اسلام
میں سے سرسید کے ساتھ متفق الرائے ہیں جیسے امام غزالی، امام رازی، امام الحرمین، قاضی ابن
رشد، شیخ اکبر، شاہ ولی اللہ وغیرہ وغیرہ
اگر کسی کو اُن سب بزرگواروں کے نام اور اُن کے اقوال دیکھنے ہوں تو وہ سرسید کی
تصنیفات میں اور مولوی سید مہدی علی خاں کے مضامین میں جو زیادہ تر تہذیب الاخلاق
کی پہلی جلدوں میں اور کسی قدر اخیر زمانہ کی جلدوں میں شائع ہوئے ہیں دیکھ لے۔ اُن
میں وہ لوگ بھی ہیں جو معجزہ کو دلیل نبوت نہیں سمجھتے، خرقِ عادت کا واقع ہونا محال

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیات جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۶۰۴ تا ۶۰۹

Marfat.com

سمجھتے ہیں۔ قرآن میں آنحضرت کے کسی معجزہ کا ذکر ہونا تسلیم نہیں کرتے، آیات قرآنی جو بظاہر انبیائے بنی اسرائیل کے معجزات پر دلالت کرتی ہیں اُن کو ماوّل سمجھتے ہیں۔ عیسےٰ کا بن باپ کے پیدا ہونا تسلیم نہیں کرتے۔ ملائکہ سے قوائے عالم اور شیطان سے انسان کی قوت بہیمیہ و سبعیہ مراد لیتے ہیں۔ جن کے وجود سے جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے انکار کرتے ہیں نبی پر متعارف فرشتوں کی وساطت سے وحی کا آنا تسلیم نہیں کرتے۔ قرآن کو محض باعتبار فصاحت و بلاغت کے معجزہ نہیں مانتے۔ شہداء کو دراصل زندہ اور کھاتے پیتے نہیں سمجھتے مبدا و معاد کے متعلق جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے اُس کو مجازی معنوں پر محمول کرتے ہیں طیور منخنقہ اہل کتاب کا کھانا مسلمانوں کے لئے حلال جانتے ہیں۔ قرآن میں نسخ کے قائل نہیں ہیں۔ غرض کہ جس قدر سرسید کے اختلافات ہم نے اُوپر بیان کئے ہیں۔ اُن میں سے کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے جس میں کچھ نہ کچھ لوگ محققین اہل اسلام میں سے سرسید کے ہمزبان نہ ہوں۔ [1]

سرسید احمد خانصاحب نے بعض حقائق و مسائل کو ایسے رنگ میں پیش کیا تھا کہ اس سے پہلے اُمت محمدیہ کے کان اپنے پورے دَور میں وہ باتیں سننے سے مجبور رہے تھے۔ موصوف کے حواری اور حاشیہ آرائی کرنے والے حضرات بھی بعض اکابر اُمت کی عبارتوں کو توڑ مروڑ کر اپنے موافق دکھانے اور اُن بزرگوں کو اپنا ہمنوا بتانے سے عمر بھر عاجز رہے تھے۔ بہرحال ایسے اختلافات کو سرسید احمد خانصاحب کے سوانح نگار نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

۱:۔ اسلام نے غلامی کو ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا ہے اور آیۃ "من و فدا" جو سورہ محمد میں ہے۔ وہ نہایت صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۲:۔ دعا ایک قسم کی عبادت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ "الدعا ہو العبادۃ" پس دعا کے مستجاب ہونے سے اُس کا مطلب جس کے لئے دعا کی جاتی ہے، حاصل ہونا مراد نہیں ہے۔ بلکہ جو معنی عبادت کے قبول ہونے کے ہیں، وہی معنی دعا کے مستجاب ہونیکے ہیں

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیات جاوید، ص ۶۱۰

Marfat.com

۳:- آیت یا آیاتِ بَیِّنات کے الفاظ جو قرآنِ مجید میں جا بجا آتے ہیں اُن سے وہ احکام یا مواعظ و نصائح مراد ہیں جو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی کے انبیاء پر نازل فرمائے ہیں نہ کہ معجزات جیسا کہ عموماً علمائے اسلام نے بیان کیا ہے۔

۴:- حضرت عیسےٰ کی نسبت جو یہودی کہتے تھے کہ ہم نے اُن کو سنگسار کر کے قتل کیا اور عیسائی کہتے تھے کہ یہودیوں نے اُن کو صلیب پر قتل کیا تھا، یہ دونوں قول غلط ہیں بلکہ بلاشبہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے مگر صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی اور اسی لئے قرآن میں "ماقتلوہ وماصلبوہ" کے الفاظ واقع ہوئے ہیں۔ جس سے مراد یہ ہے کہ موت مصلوب کرنے سے مقصود تھی جو واقع نہیں ہوئی۔

۵:- اگر مرد کو یہ احتمال بھی ہو کہ وہ متعدد ازدواج میں عدالت کر سکے گا تو اُس کو ایک سے زیادہ جورو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۶:- سارق کے لئے قطع ید کی سزا جو قرآن میں بیان ہوئی ہے لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر لازمی ہوتی تو فقہاء اُس کو مال مسروقہ کی ایک خاص مقدار کے ساتھ مشروط نہ کرتے اور نیز صحابہ کے وقت میں متعدد موقعوں پر سارق کو صرف قید کی سزا نہ دی جاتی۔

۷:- قرآن میں جن اور اجنّہ کے الفاظ سے چھپے ہوئے پہاڑی اور صحرائی لوگ مراد ہیں نہ کہ وہ وہمی مخلوق جو دیو اور بھوت وغیرہ کے الفاظ سے مفہوم ہوتی ہے۔

۸:- سورۂ فیل (الم ترکیف) میں جن الفاظ سے اصحاب فیل پر ابابیل کا کنکریاں پھینکنا مراد لیا جاتا ہے۔ وہ درحقیقت مرض چیچک سے استعارہ ہے۔ جس کی نسبت تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلے پہل مرض چیچک عرب میں اُسی سال نمودار ہوا جبکہ ابرہہ نے مکہ پر چڑھائی کی تھی۔

۹:- حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ اور تمام انبیائے سابقین کے قصّوں میں جس قدر واقعات بظاہر خلاف قانون فطرت معلوم ہوتے ہیں جیسے یدِ بیضاء عصا کا اژدہا بن جانا، فرعون اور اُس کے لشکر کا غرق ہونا، خدا کا موسیٰ سے کلام کرنا، پہاڑ پر تجلی کا ہونا گوسالۂ سامری کا بولنا، ابر کا سایہ کرنا، منّ و سلویٰ کا اترنا، یا عیسےٰ کا گہوارہ میں بولنا، خلقِ طیر،

Marfat.com

اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کرنا، مُردوں کو زندہ کرنا، مائدہ کا نزول وغیرہ وغیرہ، ان کی تفسیر میں جو کچھ سرسید نے لکھا ہے۔ وہ غالباً پہلے کسی مفسر نے نہیں لکھا۔

۱۰:۔ قرآن مجید میں دو طرح کا کلام پایا جاتا ہے، ایک مقصود اور دوسرا غیر مقصود، پس جو کلام غیر مقصود ہے اُس سے کسی بات کے اثبات یا نفی پر استدلال نہیں ہو سکتا مثلاً کفار کے رحمتِ الٰہی سے محروم ہونے کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ۔ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ" چونکہ اصل مقصود اُن کے حرمان کا بیان ہے اور اُس کو اس پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے اسی لئے اس کلام کو غیر مقصود سمجھا جائے گا اور اس سے اس بات پر کہ آسمان میں فی الواقع دروازے موجود ہیں۔ استدلال نہ ہو سکے گا۔

۱۱:۔ شریعتِ اسلامیہ میں تمام احکام دو قسم کے ہیں ایک اصلی اور دوسرے محافظ احکام اصلی۔ جن احکام پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ وہ صرف احکام اصلی ہیں جن میں حکم ایسا نہیں جو قانونِ فطرت کے خلاف ہو اور دوسری قسم کے احکام فقط احکام اصلی کی محافظت مقصود ہو نہ یہ کہ وہ خود مقصود بالذات ہیں۔ پس اُن کی نسبت یہ بحث بالکل بے محل ہے کہ وہ قانونِ فطرت کے مطابق ہیں یا نہیں؟ لیکن چونکہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اس لئے عملاً دونوں کا درجہ برابر ہے۔ مثلاً نماز کے متعلق اصلی حکم صرف توجہ الی اللہ ہے باقی جس قدر احکام اس سے متعلق ہیں مثلاً وضو، قیام، قعود، رکوع و سجود اور استقبال قبلہ وغیرہ یہ سب اس کے محافظ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مرض یا عذر کی حالت میں سب ساقط ہو سکتے ہیں مگر توجہ الی اللہ کسی حالت میں ساقط نہیں ہوتی لیکن جب تک کوئی عذر مانع نہ ہو دونوں کا بجالانا ضروری ہے [1]

سرسید احمد خانصاحب نے یوں تو اور بھی کئی باتوں میں اُمت محمدیہ سے اختلاف کیا تھا لیکن اگر صرف مذکورہ بالا اختلافات ہی کو دیکھا جائے تو اُن میں سے بیشتر باتیں ایسی نظر آئیں گی جن کا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعیٔ نبوت (المتوفی ۱۳۲۶ھ، ۱۹۰۸ء) کے نظریات سے اتفاق ہے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں حضرات ایک ہی پیر کے مرید تھے یا دونوں پر ایک ہی بارگاہ سے فیضان کا القا ہوتا تھا۔ یہ دیباچہ

Marfat.com

موصوف کے عقائد پر نقد و نظر کا متحمل نہیں ہو سکتا ورنہ اتنے سارے مسائل کی تردید کا یہ موقع و محل ہے، کیونکہ موصوف تو برٹش گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر پوری شریعت محمدیہ کو الٹی چھری سے ذبح کر دینے کا عزم بالجزم لے کر اٹھے تھے اور پوری سرگرمی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے۔ عہد غلامی کے ایسے پُر اسرار حضرات یعنی نام نہاد رہنماؤں اور مُصلحوں کی کارگزاری کو دیکھ کر دین و ملت کا ہر بہی خواہ زبانِ حال سے یہی کہہ رہا تھا ؎

زمینِ چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
دکھاتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

سر سید احمد خاں صاحب نے مذکورہ دونوں امور پر پردہ ڈالنے کی غرض سے قومی ترقی کا ڈھول بجانا شروع کیا تھا اور قوم کو یہی باور کرا دینے کی پوری کوشش کی تھی کہ اُن کی ترقی و کامرانی کا راز انگریزی تعلیم حاصل کرنے اور مغربی تہذیب اپنا لینے میں مضمر ہے۔ گویا ترقی کے لئے یہ لازمی ہے کہ مسلمان کو برطانوی مال نظر آنا ضروری ہے۔ جب تک مسلمان کے رگ و پے میں انگریزی تعلیم و تہذیب پوری طرح سرایت نہیں کرے گی اُس وقت تک گویا ترقی کی منزلِ مقصود سے دور ہی یہ بدنصیب بھٹکتے پھریں گے۔

اس کام کی ابتداء موصوف نے اپنے گھر سے کی اور اپنے صاحبزادے سید محمود صاحب کو انگلینڈ بھیجا جو وہاں سے بیرسٹری کا ڈپلومہ حاصل کر کے وطن واپس لوٹے تھے۔ حالی صاحب کی تحقیق کے مطابق اس میدان میں بارش کا پہلا قطرہ یہی صاحب تھے اور دوسرے ہندو یا مسلم گھرانوں کو ان کی دیکھا دیکھی اپنی اولاد کو انگلینڈ بھیجنے کا شرف حاصل ہوا تھا[1]

برٹش گورنمنٹ نے مذہبی تعلیم کو سرکاری درسگاہوں سے نکال باہر کیا۔ جب وہ تعلیم صرف دینی مدرسوں میں محدود ہو کر رہ گئی اور ایسے مدارس کی سرپرستی سے ادھر تو

[1] ایضاً: ص ۲۱۴

Marfat.com

حکومت نے بالکل ہاتھ اُٹھالیا۔ اور اُدھر یہ سلوک روا رکھا کہ مذہبی درسگاہوں کے فارغ التحصیل اور مہارتِ تامہ رکھنے والوں کو حکومت کے کسی شعبے میں ایک چپڑاسی کی جگہ بھی نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ تو روزگار کے لئے سرگرداں پھرنے والوں کا حشر دیکھ کر قوم کا رجحان سرکاری درسگاہوں کی جانب ہوتا گیا اور جن درسگاہوں میں اُن کے قلوب و اذہان کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جاتا تھا۔ مسلمان ایسی تربیت گاہوں سے روز بروز دُور ہوتے چلے گئے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اس مرحلے پہ اُس تعلیم کو بیکار شمار کیا جانے لگا جس سے مسلمان بنتے تھے اور سرکاری درسگاہوں میں بچوں کو داخل کروانے پہ زور دیا جانے لگا۔ کیونکہ ان میں پڑھنے سے روزی کا مسئلہ حل ہوتا تھا۔

جب دین سے بے بہرہ اور لاتعلق رکھنے کا یہ مرحلہ آگیا تو حکومت نے ایک تعلیمی نظام جاری کیا جو سررشتہ تعلیم کے نام سے موسوم تھا۔ اس میں انگریزی زبان کے ساتھ اُردو بھی سکھائی جاتی اور بعض دیگر فنون کی تربیت اپنے ڈھب پہ دی جاتی تھی۔ یہ راستہ بھی اگرچہ دین سے بے بہرہ رکھ کر فضولیات میں پھنسانے کا تھا جبکہ انگریزوں کا پورا مقصد صرف انگریزی خوان بنانے سے حاصل ہوتا تھا۔ چنانچہ حصول مقصد کی خاطر سر سید احمد خاں صاحب نے برٹش گورنمنٹ کا ترجمان بن کر سررشتہ تعلیم کو ختم کرنے اور صرف انگریزی زبان میں تعلیم دینے کا حکومت سے یوں مطالبہ کیا تھا۔

سررشتہ تعلیم جو چند سال سے جاری ہے وہ تربیت کے لئے ناکافی ہی نہیں بلکہ مضر ہے۔ کرنے والا تربیت اہل ہند کا ہے۔ اُردو زبان جس کے وسیلے سے اکثر جگہ تعلیم جاری ہے۔ اس کی حالت ایسی نہیں جس سے تعلیم حاصل ہونا ممکن ہو ——— میری صاف رائے ہے کہ اگر گورنمنٹ اپنی شرکت دیسی زبان میں تعلیم دینے سے بالکل اٹھا لے اور صرف انگریزی مدرسے اور اسکول جاری رکھے تو بلاشبہ یہ بدگمانی جو رعایا کو گورنمنٹ کی طرف سے ہے، جاتی رہے۔ صاف صاف لوگ جان لیں کہ سرکار انگریزی زبان کے وسیلے سے تربیت کرتی ہے اور انگریزی زبان بلاشبہ ایسی ہے کہ انسان کی ہر قسم کی علمی ترقی اس میں ہو سکتی ہے[1]

---

[1] الطاف حسین حالی: شاعر: حیات جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۱۴۴

Marfat.com

اسی مقصد کے تحت نیچری حضرات مسلمانوں کو اپنا ہمنوا بنانے اور قوم کو نئے سانچے میں ڈھالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے تھے، مسلمانوں کی تعلیم و تربیت تہذیب و تمدن اور دین و مذہب تک کو بدلنے پر ادھار کھائے بیٹھے تھے ایسے ہی ایک منصوبے کے بارے میں مجدد مأتہ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے سوال ہوا، جس کے متعلق اُس مردِ حق آگاہ نے ایسا جواب دیا جو آپ کی دینی اور سیاسی بصیرت پر دلالت کرتا ہے۔

تقلید شخصی:- ہر عامی غیر مجتہد مسلمان پر کسی مجتہد کی تقلید کرنا بموجب تصریحات قرآنیہ کے فرض قطعی ہے۔ اس بات پر اُمت محمدیہ کا اجماع ہے۔ اہل حق کے جن آئمہ مجتہدین کی تقلید کی جاتی ہے وہ چار ہیں۔

۱:- امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۵۰ھ)

۲:- امام مالک رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۷۹ھ)

۳:- امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۲۰۴ھ)

۴:- امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۲۴۱ھ) اجتہادی مسائل میں ان چاروں بزرگوں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاتی ہے اہلسنت و جماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو ان چاروں مذاہب سے الگ چلے وہ مسلمانوں کے سواد اعظم سے جدا اور گمراہ بے دین ہے۔ مجتہدین کے مختلف درجات اور احکام ہیں۔ جو ان حضرات کے درجات و احکام اور تقلید شخصی کے دلائل معلوم کرنا چاہے اُسے حسب ذیل کتابوں کی جانب رجوع کرنا چاہیئے

۱:- انتصار الحق، مصنفہ مولانا ارشاد حسین رامپوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۳۱۱ھ، سنہ ۱۸۹۳ء)

۲:- النہی الاکید، مصنفہ مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۳۴۰ھ، سنہ ۱۹۲۱ء)

۳:- جاء الحق، جلد اول، مصنفہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۳۹۱ھ، سنہ ۱۹۷۱ء)

Marfat.com

کوّا خوری :- برٹش گورنمنٹ نے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے اور دوام بخشنے کی خاطر ضروری سمجھا کہ مسلمانوں کے بعض علماء کو خرید کر اُن سے مسلّمات کے خلاف باتیں کہلوائی جائیں تاکہ ایسی باتوں کی بنا پر ان کی آپس میں ٹھن جائے اور روزانہ تُو تُو مَیں مَیں ہوتی رہے۔ اس طرح ان میں کتنے ہی فرقے اور جماعتیں وقت گزرنے کے ساتھ بن جائیں گی۔ جن کے باعث ان کی ملی وحدت پارہ پارہ ہو کر مجموعی قوت بہت گھٹ جائے گی۔ مسلمانوں کے خرمن اتحاد میں آگ لگانے کی خاطر جہاں کتنی ہی خلافِ اسلام باتیں اپنے زرخرید علماء سے کہلوائیں اور شائع کروا کے مسلمانوں میں اضطراب و اختلاف کی لہر دوڑا دی وہاں چند گھنونی باتیں بھی کہلوائیں جن میں سے ایک کوّا خوری کا فتنہ ہے فتنے کی یہ چنگاری مسلمانوں کے خرمنِ اتحاد میں رکھنے والے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (المتوفی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) تھے۔

فتاویٰ رشیدیہ میں موصوف کا یہ فتویٰ موجود ہے۔

سوال :- جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا، یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

(مرسلہ حکیم غلام احمد صاحب بچھرایوں ضلع مراد آباد)

جواب :- ثواب ہوگا۔ فقط

دیوبندی حضرات نے جب اس سلسلے میں پھلجھڑی چلانی شروع کر دی کہ بعض اخبارات و رسائل میں حلت زاغ بیان کرنے لگے تو علمائے اہلسنت نے چاروں جانب سے انہیں آڑے ہاتھوں لیا۔ رد و تردید کی گرم بازاری ہو رہی تھی۔ کہ مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس بارے میں سوالات ہوتے رہے۔ اور آپ اجمالی جواب مرحمت فرما دیتے کہ حرام ہے۔ جب ۱۳۲۰ھ کے اندر ردّ و پرچوں میں حلت کے مطبوعہ بیانات دیکھے تو شعبان ۱۳۲۱ھ میں سولہ سوالات پر مشتمل ایک خط جناب گنگوہی صاحب کی خدمت

Marfat.com

میں بذریعہ رجسٹری بھیجا۔ موصوف نے رجسٹری وصول کرنے سے انکار کردیا۔ جو واپس بریلی شریف پہنچی۔ آخر مولانا محمد سلطان الدین سلمٹی رحمتہ اللہ علیہ نے دفع نزغ زاغ کے تاریخی نام سے ایک رسالہ مرتب کیا جس کے اندر فاضل بریلوی کا وہ گرامی نامہ بھی شامل ہے اور عالی جناب گنگوہی صاحب سے اُن سوالوں کے جواب کا مطالبہ کیا۔ گنگوہی صاحب اس کے بعد بھی اڑھائی تین سال بقید حیات رہے۔ لیکن جیتے جی جواب کوئی نہ دیا۔ آخر کار خود تو اس جہان فانی سے عالم جاودانی میں چلے گئے۔ لیکن دوسرے فتنوں کی طرح کوّا خوری کے فتنے کو بھی اپنی یادگار کی خاطر اسی دنیا میں چھوڑ گئے۔

اُس وقت سے آج تک اس مسئلے پر بھی متعدد بار سنی اہلسنت و جماعت سے دیوبندی علماء اس مسئلے پر مناظرہ کر چکے ہیں اور دو تین مواقع تو ایسے بھی اس ناچیز کے علم میں ہیں کہ دیوبندی علماء نے مناظرہ گاہ میں سب کے سامنے کوّے کا گوشت کھایا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر جبکہ عوام کے مطالبے پر دیوبندی مولوی مناظرہ گاہ میں کوّے کا گوشت کھا رہے تھے۔ تو اہلسنت و جماعت کے مناظر نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔ "حضرات! آپ کے مطالبے کی رُو سے ہم ہار گئے اور دیوبندی مولوی جیت گئے۔ جبکہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم ہے۔ کہ کوّا حرام ہے۔ حلال ہرگز نہیں ہے چونکہ بات ضد میں آپڑی ہے اور شکست کی صورت میں رُسوائی کا سامنا ہے۔ لہٰذا آج اگر خنزیر پر مناظرہ ہوتا تو ضد میں یہ حضرات اُسے بھی یقیناً کھا جاتے۔

تصویر کشی و فوٹو گرافی:۔

بت پرستی کی دنیا میں ابتداء تصویر کشی سے ہوئی اور خصوصاً بزرگوں کی تصاویر میں تو یہ خطرہ اور بدرجہا بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا تصویروں کا بنانا حرام اور رکھنے، چھاپنے بیچنے، خریدنے کی ممانعت کہ سب اُس حرام فعل کی اعانت و حوصلہ افزائی ہے۔ اور بت پرستی کی جانب اقدام۔ تصویر کے بارے میں شرعی حکم کی وضاحت کرنے میں مجدد دین و ملت، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ عطایا القدیر فی حکم التصویر

لہ فتاویٰ رشیدیہ کامل ، مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۹۳

Marfat.com

ایسی محققانہ شان سے لکھا گیا ہے۔ کہ تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ تصویر اور فوٹو کے بارے میں شاید ہی کوئی ایسی صورت ہو جس کا شرعی حکم واضح نہ فرما دیا ہو۔

سماع:- ان پانچوں رسائل کے ساتھ ہی سماع سے متعلق بھی ایک رسالہ شامل کر لیا گیا ہے۔ جو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلف اصغر مفتی اعظم ہند، مولانا مصطفےٰ رضا خاں دامت برکاتہم العالیہ کا ہے۔ سماع کے جواز کی بھی بزرگوں نے کچھ حدود بیان فرمائی ہیں۔ لیکن دریں ایام تو سماع کی اکثر محفلیں ایسی منعقد ہوتی ہیں جن کی جان ہی گانا بجانا ہے۔ شریعت مطہرہ تو ایسے اُمور کی اجازت نہیں دیتی جبکہ بعض حضرات رقص و سرود اور مزامیر کو مباح قرار دینے میں کوشاں رہتے ہیں تاکہ ایسی محفلوں کے ذریعے اُن کے درجات میں ترقی ہوتی رہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اُن مہربانوں کے درجات کیسے ہیں۔ جن میں ایسے اُمور سے ترقی ہوتی ہے؟

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ مولانا انوار الاسلام قادری رضوی کو جنہوں نے احقر کی خواہش پر ان رسائل کو ایسی ہوش رُبا گرانی کے دَور میں شائع کر کے اس صدی کے مجدد برحق سے اپنے تعلق خاطر کا زندہ ثبوت پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق بخشے۔ نیز حق کو اپنانا اور باطل سے پہلو بچانا نصیب فرمائے۔

(آمین)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ گدائے درِ اولیاء محمد عبدالحکیم خاں اختر

۲۹ صفر المظفر ۱۳۹۴ھ — مجددی، مظہری، شاہجہانپوری دار المصنفین لاہور

۲۵ فروری ۱۹۷۴ء

نویسندہ:- قاضی اقبال حسین خوشنویس بمقام مردیکی (متصل شاہدرہ ٹاؤن، اکبر آباد، لاہور

Marfat.com

فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین

۱۳ ھ ۱۷

مُصَنَّفَہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا الحاج مفتی شاہ محمد احمد رضا خان
سُنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ العزیز

شائع کردہ

مکتبۂ حامدیہ گنج بخش روڈ — لاہور

کتبہ شاہ محمد چشتی سیالوی قصوری

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مسلمانو! بحمداللہ تعالےٰ اس فتوےٰ نے حجتِ الٰہیہ قائم کردی۔ ندوہ وندویان وجملہ مبتدعان کی اندرونی وبیرونی ضلالتوں کی جڑ کاٹ دی، گردن کتردی۔ اب جو نہ دیکھے، کان نہ دھرے، حق سمجھنے کا قصد نہ کرے، روزِ قیامت اس کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا، دنیا چند روزہ ہے، واحدِ قہار سے کام پڑنا ہے۔ للہ ایک ذرا تعصب وسخن پروری سے جُدا ہو کر تفکر کرو، تنہائی قبر ومنگامۂ حشر کا تصوّر کرو، اس دن نامۂ اعمال کھولے جائیں گے، اس بھڑکتی آگ کو سامنے لائیں گے، اہلِ سنت نجات پائیں گے، اُن کے مخالف نارِ جہنم میں دھکّے کھائیں گے، مخالفوں کے ساتھی مخالفوں کے ساتھ ایک رسّی میں باندھے جائیں گے، آنریری مجسٹریٹی، ڈپٹی کلکٹری ججی وغیرہ کے منصب کام نہ آئیں گے، صدارت، نظامت، رکنیت وغیرہا یہ سب بکھیڑے یہیں رہ جائیں گے، ہر ایک اپنی اکیلی جان سے، اپنے اعمال اپنے ایمان سے بارگاہِ عدالت میں

Marfat.com

حاضر ہوگا ، ہر دل کا راز ظاہر ہوگا ، کوئی جھوٹا حیلہ ہرگز نہ چلے گا ، بات بنانے کو رستہ نہ ملے گا ، عالم الغیوب سوال کرے گا ، دانائے قلوب اظہار لے گا ، وہاں یہ کہتے نہ بنے گی کہ ہم غافل تھے ، کچھ مولویوں نے بہکا دیا ہم جاہل تھے ۔ آج کام اپنے اختیار میں ہے ، رحمتِ الٰہی توبہ کے انتظار میں ہے ، للہ انصاف کی آنکھ کھولو ، حق و باطل میزانِ عقل میں تولو ، وہ کام کرچلو کہ بول بالا ہو ، اللہ و رسول سے منہ اجالا ہو ، دیکھو دیکھو آنکھ کھول کر دیکھو یہ مبارک تحقیقیں یہ مقدس تصدیقیں تمہارے معبودِ عظیم کے پاک گھر سے آئیں ، تمہارے نبی کریم کے شہرِ اطہر سے آئیں ، سلیس اردو میں ترجمہ ہوگیا ، حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب جلوہ نما ہوگیا ، اب اگر آنکھ اُٹھا کر نظر نہ ڈالو ، اپنی اندھیری کوٹھری سے سر باہر نہ نکالو ، تو تمہیں کہو کہ کیا عذر کروگے ، واحدِ قہار کو کیا جواب دوگے ؎

نامۂ کاں بحشر خواہی خواند از ہمیں جا سواد باید کرد

گھنٹوں بلکہ دنوں مہینوں قانون کانون ، دنیوی فنون یا ناولوں افسانوں ، اخباروں دیوانوں کے مطالعے میں گزارتے ہو خدا کو مان کر ، قیامت کو حق جان کر ، ایک نظر ادھر بھی ، مگر اس کے ساتھ تعصب و نفسانیت سے قطع نظر بھی ، خدا نے چاہا تو یہ اوراق تمہیں بہت کام آئیں گے ، بڑے ہولناک دن کے صدموں سے بچائیں گے ، پھر بھی اگر نازک مزاجی آڑے آئے ، مرزا منشی اپنا رنگ جمائے ، کہ کون اتنے اجزاء دیکھنے میں وقت گنوائے ، تو جانے دو یہ تمہارا بہی خواہ تمہارا خیر طلب ، ایک بہت ہی آسان طریقے سے عارضِ مطلب ، یعنی ان مبارک فتاوٰے و تصدیقات کے فوائد و احکام کا نہایت مختصر خلاصہ حاضر کرتا ہے ، اب اس کے دیکھنے میں کیا دن گزرتا ہے ، اسی کے ملاحظہ سے عقائد و

Marfat.com

اعمال کی تصحیح کیجے ، جس لفظ میں شک ہو اصل فتوٰے مع ترجمہ موجود ہے مطابق کر لیجے ، اے رب میرے توفیق رفیق کر ، آمین آمین بجاہ سید البشر ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، وعلیٰ آلہ و صحبہ وبارک وکرم ، آمین ۔ یہ خلاصۂ احکام ، علمائے کرام ، معدود سطور کی چند فصلوں میں کامل تمام ، ومن اللہ الہدایۃ وبہ الاعتصام ۔

فصلِ اوّل

عام بدمذہبوں اور خاص نیچریہ و افضل غیر مقلّدین تفضیلیہ وہابیہ کے حق میں کیا احکام ارشاد ہوئے اُن سے برتاؤ کیسا چاہیئے

بدمذہب[1] جتنے ہیں سب گمراہ ہیں ، فتنہ پرداز ہیں ظالم ہیں ہالک ہیں ، اُن[2] کی اہانت واجب ، ان کی توقیر حرام ، ان سے بغض رکھنے ، انہیں اپنے سے دور ہانکنے کا حکم ہے ۔ وہ مفسد ہیں انہوں نے دین کو پارہ پارہ کر دیا ۔ ان سے میل جول حرام ہے ، ان سے دوری واجب ہے ، اہلِ سنت کے سوا سب کلمہ گو اہلِ قبلہ گمراہ فاسق ، بدعتی ، ناری ہیں ۔ صحابہ کرام سے آج تک تمام امتِ مرحومہ کا اس پر اجماع ہے ۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر کافروں سے زائد ہے ۔ ان کی بات لاعلاج مرض ہے ۔ ان کے مکر سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں ، وہ[3] گمراہ و گمراہ گر ہیں ، شیطان نے جھوٹی طمع کاری کی دلیلیں انہیں سکھا دی ہیں ، ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں ۔

احادیث[4] کا ارشاد ہے ان سے دور بھاگو ، انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں ، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں ۔ وہ بیمار[5] پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ ، مریں

---

[1] مقدمۃ الفتوے ۱۲ [2] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [4] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [5] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

توجنازے پر نہ جاؤ ، ملیں تو سلام نہ کرو ، انؔ کے پاس نہ بیٹھو ، ساتھ کھانا نہ کھاؤ ، پانی نہ پیو ، شادی بیاہت نہ کرو ، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ، نبیؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں ، وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں ان پر جہاد کا فرانِ ترک و دیلم پر جہاد کی مثل ہے ۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا ۔ یہود و نصاریٰ کی طرح گمراہی کے جوش میں ابل پڑے ۔ جب انہیں دیکھو درشتی و سختی و ترش روئی سے پیش آؤ ۔ اللہ عزوجل انؔ سے بغض رکھتا ہے ۔ وہ پل صراط پر گزر نہ سکیں گے ۔ مکھیوں اور پتنگوں کی مانند آگ میں گر پڑیں گے ۔ ان کی بات سننی منع ہے ۔ ان کی گمراہی کھجلی کی طرح اڑ کر لگتی ہے ۔ جو انہیں جھڑکے اس کا دل اللہ تعالےٰ امن و ایمان سے بھر دے ۔ جو ان کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اس بڑی گھبراہٹ سے پناہ بخشے ، ان کے علماء کیڑے ہیں ۔ زبان کے عالم دل کے منافق ہیں ۔ ان کے ہاتھوں امت کی خرابی ہے ۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو ، ان سے بڑھ کر امت پر کسی کا اندیشہ نہیں ، بدمذہب تمام جہان سے بدتر ہیں ، سگ و خوک سے بدتر ہیں ، جہنم کے کتے ہیں ۔ وہ دجّالؔ سے بھی زیادہ اندیشہ ناک ہیں ۔ ان کا نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج ، عمرہ ، فرض ، نفل کچھ قبول نہیں ۔ وہ اسلام سے نکل گئے جیسے آٹے سے بال ۔ بدمذہبؔ اگر حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور صابر و طالبِ ثوابِ خدا رہے جب بھی اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے ۔ وہ سب جہنمی ہیں انہوں نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے نکال دی ۔ ان سے بچو ، جو ان سے بغض رکھ کر ان سے منہ پھیرے اس کا دل یقین اور اطمینان سے بھر جائے

لہ فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ ؎ فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ؎ فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ ؎ فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ؎ فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

جوان کی اہانت کرے اللہ تعالےٰ اس کے سَو درجے جنت میں بلند فرمائے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحابِ معاصی سے منہ پھیر لیا اور ان کے سلام کا جواب نہ دیا پھر بدمذہب تو بدمذہب ہے۔ صحابہ و تابعین و ائمۂ دین نے ان کی بات[1] کا جواب نہ دیا۔ ان کے سلام کا جواب نہ دیا، ان کے پاس بیٹھنے کو منع فرمایا، انہیں[2] بات نہ کرنے دی۔ قرآن کی آیت اپنے سامنے پڑھنے یا کوئی حدیث بیان کرنے نہ دی۔ ایک[3] نے فرمایا جو ان کے یہاں جائے ہمارے پاس نہ آئے۔ ایک نے قسم کھائی کہ بدمذہب سے کبھی بات نہ کروں گا، ان کے جنازے پر نہ گئے، ان کی نماز نہ پڑھی۔ اہلِ مدینہ نے بدمذہب کو شہر سے نکال دیا، جہاں گیا وہاں بھی لوگ اس کے پاس نہ بیٹھے، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی، حدیث ترک کی۔ ان سے حدیث لینے کی ممانعت فرمائی انہیں دجّال بتایا۔ مسجد میں ان کے پاس کھڑے ہونے سے حیر کی۔

ائمہ[4] فرماتے ہیں ان کے جلسے میں نہ جائے، ان کے پاس نہ پھٹکے۔ عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے، مَرے پیچھے ان کا نام لے تو دعائے رحمت نہ کرے۔ اللہ کے لئے ان سے عداوت اور اس میں ثوابِ عظیم کی امید رکھے۔ جب بدمذہب سامنے سے آتا ہو تو دوسری راہ سے چلا جائے۔

نیچری[5] زندیق ہیں، دشمنانِ دین ہیں، فاسق ہیں، انہیں[6] اسلام سے اصلاً لگاؤ نہیں، وہ سخت خبیث کافر مرتد ہیں۔ ان کی کلمہ گوئی اور نماز بہ قبلہ محض بے سود اور ان کی تاویلیں سراسر مردود۔ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ وہ دین[7]

---

[1] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [2] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [4] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [5] مقدمۃ الفتویٰ ۱۲
[6] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [7] تصدیق دوم ۱۲

Marfat.com

سے نکل گئے نرے ملحد[1] ہیں، دین وملّت سے یکسر خارج۔

رافضی[2] زیاں کار ہیں۔ دین وسنت کے رافض وتارک ہیں۔ تبرّائی[3] کے کفر میں اختلاف ہے اور ان میں جو بعض ضروریاتِ دین کا منکر ہے جیسے ہمارے بلاد کے رافضی اور ان کا مجتہد وہ قطعاً کافر مرتد ہیں۔ رافضی[4] دین سے خارج ہیں، نرے ملحد[5]، اسلام وملت سے باہر ہیں۔ عرش[6] کے گرد ملائکہ کے جہان آباد ہیں جو ان پر لعنت کر رہے ہیں۔ جو[7] ان میں تبرّا پر ثواب جانے یا اسے مباح ہی مانے وہ بالاجماع کافر ہے۔

وہابی[8] فاجر ہیں۔ دین وسنت کے دشمن ہیں، یہ گمراہ[9] فرقہ ہے۔ ان پر شیطان غالب آیا کہ ان کو ذکرِ خدا بھلایا۔ یہ شیطان کے گروہ ہیں، سن لو شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں جو ان میں امکانِ کذب مانتے ہیں اللہ عزوجل کو عیب لگاتے ہیں۔ جو ختمِ نبوت کے معنی آخر النبیین کے سوا گھڑتے ہیں، کافر ومرتد ہیں۔ وہابیہ[10] دین سے باہر ہوئے، ملحد[11] ہیں، اسلام ودین سے خارج ہیں۔

تفضیلیہ[12] گمراہ ہیں، غیر مقلدین گمراہ ہیں، بدعتی ہیں جہنمی ہیں، مخالفانِ اجماع ہیں، خدا کے مخذول ہیں، غضبِ الٰہی میں گرفتار ہیں، انہیں سنّی بتانا سخت گمراہی ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا بشدت منع ہے۔ ائمہ[13] کی تقلید اور ان کی اطاعت بحکمِ قرآن وحدیث واجب ہے۔ جو اماموں پر طعن کرے حدیث فرماتی ہے کہ وہ منافق ہے اگرچہ نماز، روزہ، حج، عمرہ، جہاد کرتا ہو۔

---

[1] تصدیق پانزدہم ۱۲ [2] مقدمۃ الفتوٰی ۱۲ [3] فتوٰی مکہ معظمہ ۱۲ [4] تصدیق دوم ۱۲ [5] تصدیق پانزدہم ۱۲ [6] تصدیق شانزدہم ۱۲
[7] فتوی مدینہ طیبہ ۱۲ [8] مقدمۃ الفتوی ۱۲ [9] فتوی مکہ معظمہ ۱۲ [10] تصدیق دوم ۱۲ [11] تصدیق پانزدہم ۱۲ [12] فتوی مکہ معظمہ ۱۲ [13] فتوی مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ دوم

ندوے کے مقصدِ اتحاد و اتفاق پر کیا حکم صادر فرمائے

فصلِ اول میں بدمذہبوں سے میل جول کا حال معلوم ہو چکا۔ اس مقصدِ مفسد کے متعلق جو تہدیدیں مفتیانِ کرام نے ارشاد فرمائیں وہ سن لیجے:۔

ان سے اتفاق[1] اتحاد حرام ہے۔ حدیث سے ثابت کہ ان کے پاس بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا دلوں کو انہی کی طرح کر دیتا اور لعنتِ الٰہی کا مستحق بناتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں ان کے پاس بیٹھنا انتہاء درجے کی ہلاکی اور کمالِ زیاں کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ حدیث[2] میں ہے ان کے ساتھ کھانا پینا، پاس بیٹھنا سب معصیت ہے۔ جو ایسا کرے گا عذاب دیا جائے گا اور بنی اسرائیل کی طرح ملعون ہو جائے گا۔ ان کے رنگ پکڑنے کا کوئی رستہ پاس بیٹھنے سے زیادہ قریب تر نہیں۔ علماء فرماتے ہیں ان کی مجالست آیاتِ قرآنیہ سے منع ہے۔ پاس بیٹھنے والوں کے دل کالے ہو جاتے ہیں۔ قبولِ حق و خیر و رحمت کے قابل نہیں رہتے۔ حدیث میں ہے ساٹھ ہزار بدوں کے ساتھ چالیس ہزار اچھے ہلاک کئے گئے کہ یہ ان کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ جو ان[3] سے محبت رکھے گا بحکمِ احادیثِ صحیحہ انہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ ائمہ فرماتے ہیں اس کے عمل حبط ہو جائیں گے، نورِ ایمان اس کے دل سے نکل جائے گا۔ یہ مقصدِ اتفاق و اتحاد شیاطینِ لعین کا مقصد ہے جس سے وہ کمزور مسلمانوں کو گمراہ کیا چاہتا ہے۔ اس میں تمام مسلمانوں کی خیانت ہے جو عذر اس مقصد پر ناظمِ ندوہ وغیرہ نے گھڑے سب مکرِ فاسد و فریبِ کاسد ہے۔ ان کے

---

[1] فتاوی حرمین طیبین ۱۲ [2] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [3] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

کبیرہ گناہوں سے یہ عذر بدتر ہے۔ واللہ[1] یہ اتفاق واتحاد نہیں اللہ و رسول سے مخالفت و نفاق ہے۔

فصل سوم

ندوے نے بدمذہبوں کی تعظیم کی انہیں جلسۂ مذہبی کا رکن بنایا۔ اس پر علماء نے کیا ارشاد فرمایا

فصل اول میں گزرا کہ ان کی توہین واجب اور تعظیم حرام ہے۔ خاص اس باب میں فرمایا یہ حرام[2] ہے، دین میں گمراہی ہے، کمزور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اہلِ اسلام کو گمراہ بنانا ہے۔ حدیث[3] میں ہے جو کسی بدمذہب پر سلام کرے یا بکشادہ پیشانی اس سے ملے یا اس کے ساتھ کسی ایسی بات سے پیش آئے جس سے اس کا دل خوش ہو، اس نے قرآنِ عظیم و شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی۔ متعدد احادیث[4] میں ہے جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔

فصل چہارم

بدمذہبوں کی تعریفیں جو ندوے میں چھپیں اس پر کیا حکم دیا

ندوے[5] کا نیچریوں کو مسلمان بتانا مدائح دینیہ سے ان کی مدح کرنا کفر ہے۔ رافضیوں میں جو کافر ہیں ان کی یہ مدحیں کفر ہیں ورنہ سخت شنیع حد درجے کی قبیح اور بحکمِ حدیث موجبِ غضبِ الٰہی ہیں۔ ندوہ رافضیوں کی ان مدائح سے رافضی اور غیر مقلدوں کی ان تعریفوں سے صریح غیر مقلد ہے۔ مذہبِ ناپاک خوارج و معتزلہ کے مطابق ایک دو دمقولے کی تعریف و

---

[1] تصدیق شانزدہم ۱۲ [2] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [4] فتاوی حرمین طیبین ۱۲ [5] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

احسان سے ناظمِ ندوہ خسرانِ عظیم میں ہے۔ ناظم نے ایک مداحِ کفلؔ کو بزرگانِ اسلام میں گنا اور اس کے کلماتِ کفریہ کی ستائش کی۔ یہ ناظم کا کلمۂ کفریہ ہے۔ ناظم نے بعض منکرانِ ختمِ نبوت کو حکیم امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا یہ مستلزمِ کفر و عذابِ شدید ہے۔

فصلِ پنجم

ندوے نے ردِّ بدمذہباں کا انسداد کیا اسے خودکشی و نفسانیت قرار دیا اس پر سرکارِ مفتیانِ کرام سے کیا حکم لیا

ردِّ بدعت باجماعِ امت اہم فرائضِ دینیہ سے ہے۔ اس کے ترک کی طرف بلانے والے اجماعِ امت کے خارق ہیں، جماعتِ ملت کے مفارق ہیں۔ بدعت واہلِ بدعت کے دوست ہیں، سنت واہلِ سنت کے بدخواہ ہیں۔ فرض سے روکتے ہیں، حرام کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت کی طرف بلاتے ہیں، بحکمِ حدیث الیسوں پر خدا و ملائکہ و آدمیان سب کی لعنت ہے۔ ان کا فرض و نفل سب مردود ہے۔ یہ مذہب اہلِ سنت کو ضرر پہنچاتا ہے، بدمذہبوں[2] کا ردّ اور ان پر انکار، ردو انکارِ کفار سے زیادہ ضروری و اہم ہے۔ حدیث[3] میں ہے ایک بستی کے اٹھارہ ہزار نیک لوگ جن کے اعمالِ صالحہ اعلیٰ درجے کے تھے صرف اس وجہ سے ہلاک کئے گئے کہ انہوں نے معاصی پر رد و کد چھوڑ دیا تھا۔

حدیث میں ہے کہ نیک لوگ اگر خاموشی اختیار کریں تو وہ بھی عذاب میں شریک ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے ایسے وقت علم کا ظاہر نہ کرنے والا منکرِ قرآن کی مانند ہے۔

---

[1] فتوے مکہ معظمہ ۱۲ [2] فتوائے حرمین طیبین ۱۲ [3] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ ششم

ندوے کے اقوالِ ضلالت پر جو بحوالہ صفحہ اس کی کتابوں سے نقل کئے گئے علمائے کرام نے کیا حکم دئے ؟

ندوے[1] کے اقوال جھوٹی گپیں ہیں ، باطل باتیں ہیں ، ان میں اللہ عزوجل پر افترا ہے ۔ ائمۂ دین پر طعن ہے ۔ سنت وجماعت سے خروج ہے ۔ حرام قطعی کا حکم دینا ہے ۔ فرض عظیم کو حرام کرنا ہے ۔ شرعِ مطہر سے ضد باندھنا ہے ، مسلمانوں کو ضرر پہنچانا ہے ۔ صریح ضلالت کیطرف بلانا ہے ، ظلم ہے ، نئی شریعت دل سے گھڑنا ہے ۔ خارجیوں معتزلیوں کا مذہب ہے ۔ عقائدِ اہلِ سنت وآیاتِ قرآنیہ کا انکار ہے ، عقائدِ اسلامیہ پر سخت جرأتِ قبیحہ ہے ، اللہ عزوجل سے لڑائی ہے ، اس کے اولیاء سے دشمنی ہے ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا ہے ، قرآنِ عظیم کی تفسیر اپنی رائے ناقص سے بنائی ہے ، نیچریوں کی خبیث جھڑپ ان کے دل میں سمائی ہے ، رفض ہے ، غیر مقلدی ہے ، خرقِ اجماع ہے ، حُبِّ بدعت ہے ، بغضِ سنت ہے ، لعنتِ الٰہی کی طرف دعوت ہے ، اللہ وملائکہ سے استحقاقِ لعنت ہے ، اتباعِ مقصدِ شیطان ہے ، انکارِ قرآن[2] ہے ، اعانتِ ہدمِ ایمان[3] ہے ۔

ان کے سب اقوال[4] کا حاصل یہ ہے کہ قیدِ مذہب اٹھادیں اور حق وباطل ملادیں اور سنت وبدعت اور اہلِ سنت واہلِ بدعت سب کو ایک بنادیں ۔ ان اقوال میں سنت کی توہین ہے ، بدعت کو سہل جاننا ہے ، حق کی مذمت ہے ، باطل کی مدحت ہے ، اور اسلام پر سخت اہانت کی طعن ہیں ، گمراہ باجیوں کی بڑی بڑی تعریفیں ہیں یہانتک کہ بالیقین کفر والحاد کے اقوال ہیں ۔ باقی احکام متعلقہ اقوال فصلِ آئندہ میں ملاحظہ ہوں ۔

---

[1] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ [2] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [3] فتاوائے حرمین مبین ۱۲ [4] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ ہفتم

علمائے کرام نے حضرات اراکین ندوہ کے اقوال و افعال متعلقۂ ندوہ پر ان کی کیا کیا قدر افزائی فرمائی

ان میں جو کھلے بد مذہب تھے ان کا حال فصلِ اول سے ظاہر اور باقی تمام فصولِ سابقہ کا بھی حضراتِ اراکین ہی سے تعلق واضح کہ وہ انہیں کے اقوال و افعال کے جلوے تھے جن پر علماء نے وہ حکم لکھے۔ ان[1] میں خاص جو اپنے آپ کو سنی کہنے کا ادعاء کرتے ہیں وہ بھی سفہاء جہال، خدا ناترس، علمِ دین سے بے بہرہ، صدارت پسند، شہرت طلب، دنیا پرست، بندۂ شکم تھے اور اب تو خلاصے زہر در شہد و نفاق در دل و گندم نما جو فروش، قیدِ مذہب اٹھانے والے، نیا دین بنانے والے، اور انہیں تمام احکام فصلِ اول کے مستحق ہو گئے۔

حضرات اراکین والا تمکین سخت مکار، مُضِل، کذاب، مزوّر، ہالکین، مفسدین اہلِ باطل ہیں، صریح[2] گمراہی میں غیر مقلدین کے شریک ہیں، وہ[3] کجی و کفر و ضلالت والے ہیں، ملحد[4]، معاند، متمرد، دینِ اسلام سے خارج ہیں، گمراہ[5] بدعتی ہیں، جاہل[6] غبی ہیں، کیا ڈرتے نہیں کہ اللہ عزوجل اسلام پر غیرت فرما کر انہیں عذاب کے شکنجے میں لے، کیا اعتقاد نہیں رکھتے کہ روزِ قیامت اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اس کے حضور فضیحت ہوں گے۔ ان کا حال اس اونٹ کا سا ہے جو کنوئیں میں گر پڑا اب دُم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے، وہ دشمنانِ دین ہیں، اسلام سے یک لخت نکل گئے، وہ ضالّ[7] مبتدع ہالک

---

[1] مقدمۃ الفتوے ۱۲ [2] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] تصدیق اول ۱۲ [4] تصدیق چہارم ۱۲ [5] تصدیق ہفتم ۱۲
[6] تصدیق ہشتم ۱۲ [7] تصدیق دہم ۱۲

Marfat.com

ہیں ، ان کے عقائد باطل ہیں ، اُن کے قواعد کج و عاطل ہیں ، وہ ملحدین بددین ہیں ، مکار[1] ہیں مفسدین ہیں ، اُن[2] ندیوں گمراہوں کے حق میں اللہ عزوجل کا یہ قول صادق آتا ہے کہ ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوگئی ، انہوں نے اللہ عزوجل کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست وحمایتی بنا لیا اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی شوکت زائل فرمائے کہ زمانے کی گردن پر بار ہو رہی ہے ۔ عظمتِ والا سبحانہ وتعالےٰ انہیں رسوا کرے ، وہ اللہ تعالےٰ سے منکر و کافر ہو چکے ، ان کی ساری کوشش دنیا میں کھپ گئی اور ہیں اس گھمنڈ میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں ۔ ندوی[3] فرقہ باطل واہی ہٹ دھرم ہے ، دین سے خارج ہے ، طائفۂ[4] ندوہ باطل کا گروہ ہے ، ملحدوں کی جماعت ہے ، ملتِ اسلام سے باہر ہے ،

اے[5] قلیل و ذلیل لوگو ، ہوائے نفس والو ، تم خود بھی بہکے اور اَوروں کو بھی بہکاتے ہو ، تمہارا حال اس مقال کے مصداق ہے جو عمدہ لوگوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ روپے کے لئے آگ میں جلنا اور جنیو باندھنا پسند کرتے ہیں ، رَنڈی کی محبت میں غَے یعنی گمراہی پر مرتے ہیں ۔ ناظم[6] کے نزدیک عقائدِ اہلِ سنت علمِ دین سے خارج ہیں ان کا بتانا ہدایت ہی نہیں ان میں عوام جو چاہیں اعتقاد کر لیں کچھ پروا نہیں ۔ ناظم نے خارجیوں معتزلیوں کا عقیدہ مانا ، آیاتِ قرآنیہ کی تکذیب کی ۔ ناظم نے ایک بدعت کفریہ والے کو بزرگِ اسلام کہا دوسرے کو حکیمِ امت لکھا ۔ یہ ناظم کے کلمات کفریہ ہیں ۔ حضرت ناظم صاحب ہالک گمراہ ہیں ، سنت و اہلِ سنت کے بدخواہ ہیں ، ضال مضل دھوکے باز فریبی ، حرام کنندۂ

---

[1] تصدیق یازدہم ۱۲ [2] تصدیق دوازدہم ۱۲ [3] تصدیق سیزدہم ۱۲ [4] تصدیق پانزدہم ۱۲ [5] تصدیق شانزدہم ۱۲ [6] فتوائے مکہ معظمہ

Marfat.com

فرضِ قطعی، محکومِ نفس وشیطاں، مخالفِ شرعِ خائنِ مومناں، جناب ناظم صاحب آپ سے گزر کر اُڑ چلے، اور دینِ حق کی انتہا درجہ کی مخالفت پر تُلے۔

آردی کے دل سے عقائدِ اسلام کی گرہ کھل گئی، وہ بد دین ملحد زندیق بے دین ہے ضال مضل مردود احمق ہے، اس کا قول ملعون ہے، کوئی مسلمان اس کی طرح نہ بکے گا۔ اس نے نئی شریعت دل سے نکالی، اس نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے اتار ڈالی۔ اس نے ایک نامسلمان گورنمنٹ کو ربّ العالمین سے برابر کیا۔ اس نے فرضِ اجماعی کو حرام ٹھیرا دیا۔ جو کفر وہ امام ابوحنیفہ و امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر لازم کرتا تھا خود اپنے منہ اپنے سر لیا۔ ناظم و آردی دونوں جھوٹے ہیں، دونوں نے ائمۂ دین کی توہین کی، دونوں شیطانی وسوسے میں ہیں، دونوں کا قول نجس ناپاک خبیث مردود گمراہی ہے۔ اللہ عزوجل پر بہتان ہے۔

ع ق دہلوی نے اہلِ سنت کے عقائد رَد کر دئے، وہ اپنے اقوال میں کھلا گمراہ۔ حق پر ستم و لا سرکش متکبر سخت جاہل ہے۔ اس کا نور جاتا رہا، اس کا دل اندھا ہو گیا۔ وہ صریح کذّاب ہے۔ اس نے حضراتِ عالیہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مستحقِ امامت و جنّتی ہونا بھی قطعی نہ رکھا، بلکہ اس کے نزدیک کلام اللہ کا محفوظ و کامل ہونا بھی قطعی نہیں۔ اس نے دین و ملت، اسلام و شریعت سب کی توہین کی، اس کا حکم لزومِ کفر تک پہنچ گیا۔

ع ہ انصاری گمراہ ہے، مفتری علی اللہ ہے۔ بدگوئے ائمہ ہے، خارج عن السنّہ ہے، فرضِ قطعی کا حرام کنندہ ہے، اس نے لعنتِ الٰہی کی طرف بلانے سے بھی سخت تر بات کہی۔ ا ہ غازی پوری نے فرضِ قطعی کو حرام کر دیا۔ وہ اور اس کے ساتھی جو اس غرمقلدیہ مذہب میں صلح کر کے مل گئے سب گمراہ و گمراہ گر ہیں۔ ناظم نے جسے ندوے کی پہلی برکت کہا وہ حقیقۃً ندوے کی پہلی نحوست ہے

Marfat.com

محمد شاہ صدر ردم ندوہ و ناظم و دہلوی و آری و انصاری سب غیر مقلد ہیں ، وہابیوں ، لامذہبوں کے گرگے ہیں ۔ صریح گمراہی میں ان کے شریک ہیں ، انہوں نے شرعِ مطہر سے ضد باندھی اور مسلمانوں کو مضرت دی ، کھلے ظالم گمراہی کی طرف بلانے والے ہیں ۔ انہوں نے اجماعِ امت توڑا ، جماعت کو چھوڑا ، محبِ بدعت ہیں ، بدخواہِ سنت ہیں ، مانعِ طاعت و آمرِ معصیت ہیں ، داعیٔ امت بسوئے لعنت ہیں ۔

بالجملہ حضراتِ اراکین سب اہلِ سنت سے خارج ہیں ، ان سب پہ اپنے عقائدِ ضالہ و خیالاتِ باطلہ سے توبہ فرض ہے ۔ توبہ نہ کریں تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سے کنارہ کش ہوں ، ان سے دور رہیں ۔ جو احکام ناظم و آروی و حقانی و محمد شاہ وغیرہم خاص خاص رکنوں کے اقوال ضلالت پر ہیں وہ صرف انہی پر مقتصر نہیں بلکہ تمام اراکین جنہوں نے ان کی اجازت دی ، انہیں پڑھوایا ، انہیں چھپوایا یا شائع کرایا وہ سب انہیں احکامِ الحاد و ضلال و افترا برخدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عداوتِ حق و اعانتِ باطل کے مورد ہیں ۔ کفر پہ رضا کفرِ صریح ہے اور ہر قبیح بات پر اس کی مانند قبیح ۔

فصل ہشتم

علمائے کرام نے خود ندوۂ شریفہ کے کیا کیا مناقب ارشاد فرمائے ؟

جس قدر احکام ان سب فصول میں گزرے ظاہر ہے کہ وہ سب ندوے ہی کے واسطے ؎ ع آخر اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست ، باقی بھی سن لیجئے ۔

ندوہ عموم فساد ہے ، ہجومِ الحاد ہے ، ہدایت کار دحق کا انسداد ہے ، ہوا پرستی ہے ،

؎ ع مرتع الغوے را

Marfat.com

فتنہ بی آتش بلا ہے ۔ فسادوں کی انجمن ہے ۔ مکروں کی سبھا ہے ، بہرا فتنہ ہے ، اندھی بلا ہے ، تاریک اندھیری ہے ، مجلسِ[1] ندوہ مذہبِ اہل سنت وجماعت کی توہین کرتی ہے ۔ اہلِ سنت کی بدخواہ ہے ۔ اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ومومنین سب کی خائن ہے ۔ حرام کراتی اور فرض سے بچاتی ہے ، احکامِ الٰہیہ سے ضد باندھتی ہے ۔ اس کی شرکت بڑی آگ ہے ۔ مال یا بدن سے اس کی اعانت گناہوں کا انبار ہے ، ندوہ[2] باطل ہے ، نری[3] ہوائے نفس و پیروی شیطان ہے ۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس میں نہ جائیں ۔

ظاہراً یہ انجمن کافروں کے مکر پنہاں سے قائم ہوئی جس پر اس کا نام ندوہ ہی دلیل ہے ۔ گمان یہی ہوتا ہے کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے انہی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے (جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا) کجی[4] ہے ، بدعت ہے ، دشمنانِ[5] دین کا مکر ہے ۔ ٹیڑھے[6] چلنے والے فسادیوں کا جُل ہے ۔ اس کی شرکت جائز نہیں ۔ وہ ظالم ہیں ، جو ان کی طرف جھکے گا اسے دوزخ کی آگ چھوئے گی ۔ ندوہ[7] غفلت کا پردہ ہے ، ندویوں پر سخت افسوس ہے اس ایک گھونٹ چلو پر مگن ہیں ، کیا سامری کا قصہ کہانی سمجھے ہیں ، سامری وہ نہیں جو ہاتھ کے گنگن پاؤں کی چوڑی مانگے تانگے کی لیکر اس سے ایک بچھڑا بنائے ۔ بلکہ پورا سامری وہ ہے جو لوگوں میں نام وقبول حاصل کرنے کو کہانیاں گائے اور مشتے اثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی کچھ حدیثیں لے کر احمقوں کو فریب سے رجھائے وہ جس نے لوگوں کے سنگار گہنا پاتا مال متاع لے کر اپنی گردن پر بوجھ لئے اور مانگ

---

[1] فتوے مذکور [2] تصدیق دوم ۱۲ [3] تصدیق ہشتم ۱۲ [4] تصدیق دہم ۱۲ [5] تصدیق یازدہم ۱۲ [6] تصدیق دوازدہم ۱۲ [7] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

جانچ کے آرائش کے سامان اکٹھے کئے اور نمدے کی سی تہیں جما کر ملایا ، اور اسے پرستش کا بُت بنایا ۔ اس کا عیب نہیں دیکھتی مگر رفعت والی جان ، اور اس کی مہمل بانگ نہیں سنتے مگر علم والے کان ، جو یہودیوں کی طرح سیدھی راہ سے نہ پھیرے ، غرض ندوے[1] کے جلسے میں جانا حرام ہے مگر عالمِ دین کو جبکہ وہاں جا کر ان کی گمراہیوں کا رد کرے ۔

فصلِ نہم

ندوے کے مقاصد و اقوال و افعال کے باطل و مردود و ضلال ہونے میں جو فتوے فاضل بریلوی جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب نے لکھا علمائے کرام عرب نے اس کی کیا کیا مدح و تحسین فرمائی !

افضل[2] مصنفات ہے ، مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا ، صحیح[3] جواب ہیں ، اپنے باب میں بے نظیر ، ان میں شک نہ لائے گا مگر منافق بے یقین ، یا کوئی دشمن حق صواب سے کنارہ گزیں ، یہ جواب قرآن و حدیث سے مستحکم کئے ہوئے ہیں ، ملحدوں کے دلوں پر نیزوں کا کام کر رہے ہیں ۔ یہ معزز تصنیف ہے جسے مصنف نے جید و مفید لکھا ، صواب[4] کے موافق ، قرآن و حدیث کے مطابق ہے ۔ فائدہ لینے والے کو کافی و نافع ، اور گمراہوں باغیوں کی جڑ بنیاد کی قامع ، شریعتِ[5] مطہرہ کی یقینی دلیلوں کی جامع ، پُر زور[6] جواب ہیں ، صحیح[7] و صواب

---

[1] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [2] تصدیق اول ۱۲ [3] تصدیق دوم ۱۲ [4] تصدیق سوم ۱۲ [5] تصدیق چہارم ۱۲

[6] تصدیق پنجم ۱۲ [7] تصدیق ششم ۱۲

Marfat.com

ہیں ،جس قدر فتوے ان مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر ہیں ،علومِ مصنف کے استحکام پر دلیل ہیں ،عجیب[1] سالہ ہے ،احادیث وارشاداتِ علماء سے چنا ہوا ،کتاب[2] وسنت سے مؤید ،اللہ عزوجل کی رضا کا باعث ،جس کے مضمون بھی کامل اور عبارت بھی کامل ، ایسی تصنیف پر اکثر حفاظِ علوم کو قدرت نہیں ،حق وصواب[3] ہے ،موافقِ سنت وکتاب ہے ،بات ملیح ،اور زبان فصیح ،اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے۔ قلم[4] برداشتہ تحریر ہے اور مفید اور نافع ،گمراہوں کی باطل باتوں کی دافع ، ہم تو ہلال کا نور تلاش کر رہے تھے یہ بے پردہ آفتاب نظر آیا ،کامل[5] ہے اور نہایت نصیحت وصواب کو شامل ،اس کی عبارت فضلِ مصنف پر دلیل ہے ،کس قدر خوب وفیض بخش ہے۔ اسے تعجب کا جامہ تو اس نے پہنایا کہ مصنف بریلی میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی کچا ہند اور دہقانوں کے تو تلے پن سے صاف بچا لیا ،اللہ تعالیٰ اس سے پڑھنے والوں اور طالبوں کو نفع دے ،مصنف نے خوب لکھا اور بے عیب لکھا اور علم سکھایا اور فائدہ بخشا ،اور مفسدوں کا مکر جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا ،سود[6] مند و زود نوشتہ ہے کہ درستیٔ دین کے لئے جمع کیا گیا ،اور اس کی روشِ متین کے نشانوں کی طرف اس نے ارشاد کیا ،فضل وکمال میں اس کے فائق ہونے پر آنکھیں اور دل گواہی دے رہے ہیں ، سب ناظم و ناثر اس کی فصاحت کے حضور گردن جھکائے ہیں ،آیات واحادیث کو جامع ہے ،قدم ۔ قدم ان کی پسندیدہ روش کا تابع ہے ،نادر مثال ہے ،فضل کی آیت ہے جس سے آگے کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے ،خوب وجید ونافع ہے اور اہلِ کجی وفساد

---

[1] تصدیق ہفتم ۱۲ [2] تصدیق ہشتم ۱۲ [3] تصدیق نہم ۱۲ [4] تصدیق دہم ۱۲ [5] تصدیق یازدہم ۱۲ [6] تصدیق یازدہم ۱۲

Marfat.com

کے مکر کی دافع ۔ اس[1] کی عبارت معاندین بیدین کے دلوں میں محلوں کے برابر چنگاریوں سے شرارہ فشاں ہے ، اور اس کی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز سنتی ہے وہ نصرتِ الٰہی کے ساتھ بال جنباں ہے ۔ اللہ عزوجل زمانہ وابلِ زمانہ کو اس عجالے سے بہرہ مند کرے اور اس کے جوابوں کی خوبی سے اہلِ علم وارباب دانش کو فائدہ بخشے ۔ درست[2] جواب ہیں ، اپنے باب میں لاجواب ہیں ۔ سبقت لے جانے والے علم اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہوئے ہیں ۔ قرآن وحدیث ان کے مساعد ہیں ۔ اصحابِ علم وارباب دانش ان کی صحت پر شاہد ہیں ان کے مطالعہ سے میری آنکھ ٹھنڈی اور سینہ کشادہ اور خاطر شگفتہ ہوئی ۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں اپنے عباد کو نفع بخشے ۔ کامل[3] جواب ہیں ، باطل فرقوں کے رد ہیں ۔ گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے ۔ خدا کے عطیے ہیں زورِ بازو سے نہیں ملتے اللہ کے لئے ہے اس کلام کی خوبی کہ تمام وکمال کمال ہے وہ جولانی ہے جس میں کہیں کوتاہ سخنی نظر نہ آئے ۔ مصنف نے کلام کو وسعت وپاکیزگی دی اور جوابوں میں جودت و خوبی رکھی ۔ اہلِ حق[4] وکمال کو نافع اور گردن اہلِ زیغ وضلال کی قاطع ہیں ۔ مصنف نے جید افادے کئے ۔ تیغِ براں ہے اس کی ہر دلیل پر دلیل قائم ہے کہ کسی کی گفتگو سے جنبش نہ کھائے ۔ ہر سطر گویا تاج جواہر نگار کا کنارہ ہے ۔ یہ جواب حق وباطل میں روشن فیصلہ کرنے والے ہیں اور نرم ودرشت کو چھان کر جدا کر دینے والے ۔

فصل دہم

حضرات علمائے عرب نے اس رسالے کے صلے میں مصنّف

---

[1] تصدیق سیزدہم ۱۲ [2] تصدیق چہاردہم ۱۲ [3] تصدیق پانزدہم ۱۲ [4] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

ممدوح دام بالفتوح کو کن کن مدائح جلیلہ سے یاد فرمایا؟

مذہب[1] اہلِ سنت وجماعت کی نصرت و یاوری اور مذہب اہلِ زیغ وکفر وضلالت کی پردہ دری کی طرف داعی۔ فاضل[2] رفیع القدر، محکم قدم، سردار[3] فاضل، علامۂ کامل، اس تحریر میں تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ مصنف[4] کی خوبی اللہ کے لئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے۔ عالم[5] علامہ ہے۔ فاضل فہامہ ہے۔ راسخ العلم ہے۔ عمائد میں ایسا ہے جیسے آدمی کی بدن میں آنکھ، بے نظیر[6] علامہ ہے۔ بلند ہمت، صاحب مجد ہے۔ اللہ کے لئے ہے اس کی نکوئی۔ کثیر[7] العلم، عزیز الفہم، تیز ذہن[8]، علوم کا کمال ماہر، علم کو حسن دینے والا، روشن خاطر ہے، عالم[9] علامہ، عمدگان اخیار کا پیشوا ہے۔ اس کا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہ ہدایت کا دکھانا ہے۔ بڑے علم عظیم[10] والا فاضل ہے تمام محققین کا جس پر اعتماد ہے، اہلِ علم ویقین میں انتخاب ہے۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جس سے اس کی تعریف کروں اور مجھ جیسا ایسے عالم کامل کی کہاں مدح کر سکے۔ ثریا تک ہاتھ کیونکر پہنچے، عالم[11] علامہ، جلیل مشہور فاضل، پیشوائے اخیار ہے، عالم[12] علامہ، حبرِ فہامہ، پرہیزگار[13] ستھرا، عالم عامل، فاضل کامل، ادیب عاقل، حسب نسب والا، تمام علوم منطوق ومفہوم کا جامع، شریعت روشن کا زندہ کرنے والا، طریقتِ پسندیدہ کو قوت دینے والا، سعید فرشتہ، یکتا آسمان، چراغِ زماں، عالمِ کثیر الفہم۔

---

[1] تصدیق اول ۱۲ [2] تصدیق دوم ۱۲ [3] تصدیق سوم ۱۲ [4] تصدیق چہارم ۱۲ [5] تصدیق ششم ۱۲ [6] تصدیق ہفتم ۱۲
[7] تصدیق ہشتم ۱۲ [8] تصدیق دہم ۱۲ [9] تصدیق یازدہم ۱۲ [10] تصدیق دوازدہم ۱۲ [11] تصدیق سیزدہم ۱۲ [12] تصدیق پانزدہم ۱۲ [13] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

فصل یازدھم

علمائے کرام عرب نے مصنف ممدوح کو کن کن دعاؤں سے شاد فرمایا

اللہ[1] تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے اور اس کی عزت، اس کا جمال، اس کا کمال دنیا و آخرت میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔ اللہ[2] تعالیٰ اس کے امثال زیادہ کرے اور اس کا انجام اچھا فرمائے اور ہمارا اور اس کا خاتمہ جنت و رضائے الٰہی پر کرے۔ اللہ[3] تعالیٰ اس کا نگہبان ہو، اور ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ میں اٹھائے۔ اللہ اسے اس کام پر نیک جزا دے۔ اور اس کے فعل سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ ٹھنڈی کرے[4]۔ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ اس کی درازیٔ عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے اور اسے امتِ مرحومہ کی طرف سے افضل جزا دے۔ اللہ[5] تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے اور ہمیں اور سب اہلِ اسلام کو اس کے علوم سے نفع بخشے جب تک سورج چمکیں اور ستارے طلوع کریں۔ اللہ[6] تعالیٰ ہر مقام احمد ہر منصب ستودہ تر کو پہنچائے، اور اپنی سب میں بہتر جزا اسے عطا فرمائے اور دینِ متین کی حاجتوں کے وقت کام آنے کے واسطے اسے ذخیرہ بنائے، اور مدتہا مدت تک اس کے سے لوگ اہلِ سنت میں بکثرت پیدا کرے۔ آمین۔

اللہ[7] عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غرفوں میں اپنے پیارے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اسے بلند رسائی دے۔ ایسا ہی کرا اے پروردگار سارے

---

[1] تصدیق اول ۱۲ [2] تصدیق دوم ۱۲ [3] تصدیق سوم ۱۲ [4] تصدیق چہارم ۱۲ [5] تصدیق ششم ۱۲ [6] تصدیق ہفتم ۱۲ [7] تصدیق ہشتم ۱۲

Marfat.com

جہان کے ، اللہ عزوجل[1] اسے سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا دے ۔ اور اسلام پر سے اس کے دشمنوں کے حملے دور کرنے کو ہمیشہ اسے قائم رکھے ۔ اللہ تعالےٰ[2] بڑی رحمت والا اسے ہر آفت سے بچائے اور ہمیں اور اس کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے ۔ اللہ تبارک وتعالےٰ[3] ہمیں اور اس کو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی کرے ۔ اور اسے ہماری طرف سے سب میں بہتر جزا دے اور اسے حاسدوں اور دشمنوں کے داؤ سے محفوظ رکھے ۔ اور اسے اس کی مرادوں اور امیدوں کی حد تک عطا کرے اور اسے عزت و رضا کا خلعت پہنائے ۔ اللہ تعالےٰ ہماری اور اس کی کوششیں قبول فرمائے ۔ اور ہمارے اور اس کے عمل مقبول کرے ۔ اور ہم سب کو اپنی وسیع رحمت سے ڈھانپ لے ۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب کا دستگیر و شفیع کرے ۔ اور ہم سب کو اخلاص کے خلعت پہنائے ۔ اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خالص امتی کرے اور ان کے گروہ میں اٹھائے ۔ ۔ ۔

اور اس کی برکتوں کا فیض ہمیں پہنچائے۔ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے جزاء دے کہ تمام علمائے باعمل کی طرف سے اس نے ۔ذِ ندوہ کا فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالےٰ ہمیں اور اسے۔ وز قیامت سید الشافعین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی کرے۔ اللہ تعالےٰ[1] اہلِ سنت میں اس کے امثال بکثرت پیدا کرے اور اس کا انجام سعید فرمائے اور اسے ہماری اور تمام اہلِ اسلام کی طرف سے بہتر جزا دے۔ اور ہمیں اور انہیں سب کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیرِ نشان حشر بخشے۔

---

[1] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

الفتاویٰ

مع

الترجمہ

Marfat.com

فتوىٰ مكّه

لفتّ النّدوة المُنْدَكّه

١٣١٧ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذى جعلنا من اهل السنّة والجماعة وطهّر دیننا من كل سوء وشناعة ۔ وامرنا بتجنّب ولى الزيغ والخلاعة الذين هم للدنيا مشترون وللدين باعة ۔ فا ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين وايدنا بنصره على اعداء الدين ۔ ومكن سيوف اقدامنا من رقاب المفسدين فظلت اعناقهم لنا خاضعين ۔ فلہ الحمد والثناء واليہ الضراعة ۔ والصلوٰة والسلام على صاحب الشفاعة ۔ وآلہ وصحبہ ذوى البراعہ ۔ الآتى بالدين القويم ۔ والصراط المستقيم ۔ الفائز من حفظہ والہالك من اضاعہ ۔ الذى نصرہ ربہ على اهل الشقوة ۔ اذ يمكر بہ الذين كفروا فى **دار النّدوة** فجعل كلمتهم هى السفلىٰ ۔ وكلمة الله هى العليا ۔ بجاهہ نصرنا على المبتدعين ۔ فتفرقوا احيارى وان كانوا مجتمعين ۔ احزابا مجندين ۔ من النياشرة الملحدين ۔ والرافضة المعتدين ۔ والوهابية مارقين ۔ و غير المقلدين ۔ وسائر المعاندين ۔ للسنة والدين ۔ ففزوا حائرين ۔ و

Marfat.com

ترجمۃ الفتویٰ
وجہ ھدم البلویٰ

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے ہمیں اہلِ سنت وجماعت سے بنایا اور ہمارے دین کو ہر بدی و زشتی سے پاک فرمایا۔ اور ہمیں حکم دیا کہ ان کجی و نافرمانی والوں سے جدائی جدائی جنہوں نے دین بیچ کر دنیا کمائی۔ تو نہ ان کی تجارت نفع لائی۔ نہ انہوں نے راہِ راست پائی۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے ہمیں دشمنانِ دین پر مدد بخشی۔ اور ہماری تیغِ قلم کو مفسدوں کی گردن پر جگہ دی۔ کہ ان کے اونچے اونچے، ہمارے حضور سرنگوں رہ گئے۔ تو اللہ ہی کے لئے حمد و ثنا ہے اور اسی کی طرف زاری والتجا ہے۔ اور درود وسلام مالکِ شفاعت پر، اور ان کے آل و اصحاب اہلِ کمال فضیلت پر، وہ نبی کہ سچا دین اور سیدھی راہ لیکر آئے جو اسے نگاہ رکھے نجات پائے۔ اور جو ہاتھ سے کھوئے ہلاکت میں جائے۔ وہ نبی جنہیں ان کے رب عزوجل نے بدبختوں پر غلبہ دیا جب **دارالندوہ** میں کافروں نے ان کے ساتھ داؤں کیا۔ تو اللہ نے کافروں کا بول نیچے ڈالا۔ اور خدا ہی کا بول ہے بالا۔ انہیں نبی کے صدقے میں ہمیں مولےٰ تعالےٰ نے بدمذہبوں پر غلبہ دیا۔ کہ ان کا گروہ حیران پریشان تتر بتر ہوگیا۔ اگرچہ خوب جماؤ لائے تھے۔ اور بیدین نیچری۔ اور ظالم رافضی، اور سرکش وہابی اور غیر مقلد۔ اور دین وسنت کے سارے معاند۔ سب سے جوڑ کر لشکر بنائے تھے۔ بہت سر اسیمہ فرار ہوئے۔

Marfat.com

نفروا بائرين - خُرسا ساكتين - وخسرًا صامتين - بهرت
عقولهم فختمت الافواه - وقهرت وعولهم فانهزمت الشياه -
كحمر مستنفرة - فرّت من قسورة - كانما قامت عليهم الساعة -
فما لبث المجرمون غير ساعة، وقيل بُعدًا للقوم الظلمين -
والحمد لله رب العلمين - وبعد فهذه فتاوى مست الحاجة
اليها فى هذه البلاد - اذ عمّ الفساد - وطم الالحاد - وُردّ الرشاد -
وسُدّ السداد - واتُخِذت الانداد - كفرعون ذى الاوتاد - من
اهواء كل ماد - لا يحصيها مُحصٍ ولا يعدّها عاد - اذا اجتمعت
الضُلّال - ودعاة الضلال - من كل طائفة حائفة - هالكة تالفة -
تنشرى مناقض - ورافضى رافض - ووهابى مباغض - للدين والسنة
فاصطلحوا بينهم لايقاظ الفتنة - وايقاد نار البلية والمحنة - وعلموا
ان لو تمحضوا لقل ما يسمع لهم قول - او يحصل لهم حول - لافتضاح
حالهم - وانتضاح ضلالهم - فتترسوا بالكيد وتستروا للصيد - فجعلوا
إمامهم أمامهم وقدامهم ناسا سفهاء - وكانوا يعدون من العلماء -
وما لهم والله علم ينفع - ولا قلب يخشع - ولا دين يمنع - عن مداهنة
البدع ورُ اصل ثابت - ولا عرق نابت - فى علم يغيث - عن كيد خبيث -
ولا طب حثيث - فى فقه او حديث - فاحبوا التصدر والعلو فى النادى -
والشهرة بالفضل فى الحاضر والباد - وجمع الحطام - عن ايدى العوام -
فانه قصارى المرام وقصوى المراد - فعقدوا مجلسًا وسألوا فلسًا -

Marfat.com

اور مرتے کھپتے رم کر گئے۔ گونگے لب باندھے۔ نقصان پائے دم سادھے۔ ان کی عقلیں دنگ رہیں اس لئے منہ پر مہریں ہوئیں۔ اور ان کے بڑے بڑے پہاڑی بکرے مغلوب ہوتے تو بکریاں آپ ہی ٹوک دم گئیں۔ جیسے بھڑکے ہوئے گدھے، جو شیر کو دیکھ کر بھاگے، گویا ان پر قیامت قائم ہو چکی۔ تو مجرم جماعت گھڑی بھر سے زائد نہ رُکی۔ اور کہا گیا کہ ظالم لوگوں پہ دھتکار۔ اور سب خوبیوں والا سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار، حمد و نعت کے بعد یہ کچھ فتوے ہیں کہ ان شہروں میں جن سے کام پڑے ہیں، یوں کہ فساد عام ہو گیا اور بے دینی نے ملک گھیر لیا۔ سچا عقیدہ مردود اور سیدھا راستہ مسدود ہوا۔ لوگوں نے کچھ خدا گھڑ لئے جیسے میخوں والا فرعون، ہاں وہ خدا کون، ہر ظالم کی نفسانی خواہش جسے نہ کوئی حصر کر سکے نہ شمار کی گنجائش۔ جبکہ گمراہ لوگ گمراہی کی طرف بلانے والے۔ ہر ظالم تباہ برباد گروہ سے اکٹھے ہوئے۔ نیچریان دین شکن۔ رافضیان رفض فن۔ وہابیان حق دشمن۔ سب آپس میں صلح کر بیٹھے کہ فتنہ جگائیں۔ اور بلا و آفت کی آگ بھڑکائیں۔ جانتے تھے کہ اگر نرے وہی رہے تو شائد ہی ان کی بات سنی جائے۔ کچھ یوہیں ساز و رہا تھ آئے، کہ ان کا حال تو رسوا برملا ہے۔ ان کا ضلال سب پر کھلا ہے۔ اس لئے انہوں نے حیلے کی ڈھال لی۔ اور شکار کے واسطے گھات کی۔ کہ اپنے آگے اپنے پیشوا کچھ احمق لوگ بنائے۔ جو مولویوں کے شمار میں آئے۔ حالانکہ خدا کی قسم نہ ان کے پاس وہ علم جو دین میں نفع پہنچائے۔ نہ وہ دل جو حق کے حضور سر جھکائے۔ نہ وہ دین جو گمراہوں کیساتھ چکنی چپڑی کرنے سے مانع آئے۔ نہ کسی ایسے علم میں قسمتی اصل نہ جمتی جڑ جو خبیث دواؤں کے وار سے بچائے۔ نہ کبھی فقہ یا حدیث کی تحصیل میں سخت کوشش کے جوہر دکھائے۔ اور اب چاؤ یہ اُٹھا کہ محفل میں صدر نشیں بلندی پائیں۔ شہر و دیہات میں شہرت فضیلت کے ڈنکے بجائیں۔ عوام کے ہاتھ سے ٹکا ملنے کا بڑا اہتمام۔ کہ یہی حد کی مراد یہی دُھر کا کام۔ لہٰذا ایک مجلس جوڑی اور جھولیاں پھیلائیں

Marfat.com

ونصبوا کراسی ۔فوق رؤس الاناسی ۔فجلسوا عالین ۔وجاشوا غالین ۔و
اکلوا حنیذا ۔وشربوا لذیذا ۔وحصل الهناء ۔والغنی والغناء ۔فعلی الدین
العفاء ۔وتکلموا بکلام ۔تستحلیه العوام ۔بمنطق حلو کسیاه عِذاب ۔
ظاهرها الرحمة وباطنها العذاب فاظهروا البرّ
واضمروا الضلالة ۔ واَروا البُرّ و باعوا الحُثالة ۔
مدّحوا وعظموا جمیع اصحاب البدع ۔واتخذوا خطیبا کل لکع بن لکع ۔
وارادوا رفع قید المذهب ۔وان یحدثوا مشربا بخلط کل مشرب ۔
فزعموا ان کل سنی ومبدعی ۔ورافضی ووهابی ۔علی الحق والهدیٰ ۔
ومن اهل التقی والنقیٰ ۔وانما[1] الخلاف فی الفروع مع اتحاد الاصول ۔فکل
مرضی وکل مقبول ۔واهانة احدهم اهانة لله وتوهین للرسول ۔
ولایجوز الجزم[2] بحقیقة شیئ من المذاهب ۔وانما قصاراه الظن الغالب ۔
فلاینبغی المساءة فی شیئ من ذٰلک ۔ولا القدح فی مسلک ولا الرد علیٰ سالک فعند
ذٰلک احبتهم الطوائف حباجمّا ۔واکبت علیهم عمیانا وصما ۔واطرقتهم[3]
النیاشرة ۔والوهابیة الفاجرة ۔والرافضة الخاسرة ۔حتی عقدوا مجالس
لحمایة ذا المجلس ۔وصرحت کبرا الزنادقة ۔النیشریة الفاسقة ۔انا کنا
فی خطب عظیم ۔منذ تسع سنین ۔لم یسمع المسلمون کلامنا ۔ولم
یقتفوا اثرنا ۔والآن نرجو امن هذا المجلس ان یحصل مرامنا ۔

---

[1] کل ما ذکرنا ههنا سیجیئ منقولا علی ہامش الاسئلة الا لبعض اشیاء رددنا ہہنا فنذکره الآن ۱۲ [2] رودادِ دوم ص۱۱ ، رودادِ اول ص۲۲ ، ۱۰۹ ، ۱۲ [3] مضامینِ ربیعہ ص۲۱ ، ص۲۴ ۱۲

Marfat.com

سروں سے اونچی کرسیاں بچھائیں۔ اب اونچے بیٹھے، اور اُبل کر اُمڈے۔ اور بھُنا کھایا۔ اور مزے کا چڑھایا۔ اور بے محنت عطا پائی۔ فائدہ ملا دُنیا ہاتھ آئی۔ تو اب دین پر خاک۔ مٹتا مٹ جائے انہیں کیا باک۔ باتیں وہ بنائیں کہ عوام کو قندسی بھائیں۔ شیریں زبانی جیسے میٹھے پانی۔ مگر ظاہر پیارے۔ اور باطن دیکھو تو دکھ کی مار۔ ظاہر صورت نیک بنائی۔ اور تہ کے اندر گمراہی چھائی۔ بھوسی بچیں اور گندم نمائی۔ سب گمراہوں کی مدح سرائی۔ سب کو بزرگ و معظم بتایا۔ ہر پاجی کا پاجی خطیب بنایا۔ اور چاہا یہ کہ مذہب کی قید ہی اٹھا دیں۔ اس گھاٹ چلیں کہ سب پانی ملا دیں۔ لہٰذا یک چلے کہ ہر سنّی و بدعتی۔ ہر رافضی و وہابی، سب اہلِ حق و ہدیٰ ہیں۔ سب اہلِ طہارت و تقویٰ ہیں۔ خلاف[1] فقط فروع میں ہے۔ اصول میں سب ایک۔ سب کے مذہب پسندیدہ و نیک۔ ان میں جس کی اہانت کرو خدا اور رسول کی اہانت ہو۔ کسی مذہب[2] کی حقیقت پر یقین نا روا ہے۔ یہاں تو فقط غالب گمان پر انتہا ہے۔ تو ان میں سے کسی پر رنج نہ چاہیئے۔ نہ کسی مذہب پر طعن نہ کسی کا رد کیجیے۔ یہ سن کر وہ سب طائفے اس مجلس والوں کے دوست ہوئے۔ اور اندھے بہرے ہو کر ان پر جھک گئے۔ نیچریوں[3] اور فاسق وہابیوں اور زیاں کار رافضیوں نے حد سے گزر کر ان کی تعریفیں گائیں یہاں تک کہ اس جلسہ کی حمایت کو مجلسیں جمائیں۔ اور بے دین فاسق نیچریوں کے اکابر نے صاف لکھ دیا کہ ہمیں نو برس سے ایک بڑا کام درپیش تھا۔ مسلمان نہ ہماری بات سنتے تھے۔ نہ ہمارے قدم پر قدم رکھتے۔ اب اس جلسے سے امید ہے کہ ہماری مراد بر لائے گا۔

---

[1] جو کچھ یہاں مذکور ہے عنقریب حواشی سوالات پر منقول ہوتا ہے۔ سوا بعض چیزوں کے کہ یہاں زائد کیں۔ انہیں اب بیان کرتے ہیں ۱۲ [2] روداد دوم ص۱۱ و روداد اول ص۶۲ و ص۱۹ ۱۲ [3] مضامینِ اربعہ ص۲۱، ۲۴۔ ۱۲ [4] روداد دوم ص۳۹، ۱۷۱۔ ۱۲

Marfat.com

ویتمم امرنا۔ وھم الاٰخرون اھل ذا المجلس نقلوا کلام[1] النیشریۃ
ھٰذا فی کتبھم۔ واقترؤہ مفتخرین بہ علیٰ رؤس الاشھاد فی
خطبھم۔ ثم ترقی بھم الحال۔ فی الکید والاضلال۔ فاشاعوا فی
الھند فی جرائد واعلانات وغیرھا کذبا ونزورًا۔ ولاغرو
اذ کانوا قوما بورا۔ ان علمآء[2] الحرمین المکرمین و عظماء
البلدین المعظمین۔ قد مدحوا مجلسنا ذٰلک۔ وسلموا حسنہ بل
وجوب ما ھنالک۔ ولکن[3] اذ جاءوا بفھرس الاسماء۔ انکشف الغطاء
وظھر المین۔ فلم یکن فیھم احد من العرب فضلا عن علمآء الحرمین
المحترمین۔ انما فیہ بعض من کان معبا ورا۔ او فی الموسم للحج
حاضرا۔ لایبلغون عشرین۔ ثم ھم ایضا من المعذورین۔
فانما کتبوا علیٰ ما اُنہی الیھم۔ ولم تُظھر مفاسد المجلس و مکائدہ لدیھم۔ ولقد وفق
اللہ خدام السنۃ السنیۃ۔ من الاقطار الھندیۃ لدفع ھٰذہ الفتنۃ الصماء۔ والبلیۃ
العمیاء۔ والظلمۃ الظلماء۔ فھزموا وللہ الحمد الاحزاب۔ وصبوا علیھم سوط[4] عذاب۔ وابھتوا
ابھاتا فی کل باب۔ فما نطقوا بشیئ ولم یحروا الجواب۔ کما اشرت الیہ فی خطبۃ الکتاب۔
تحدیثا بنعمۃ اللہ وشکرا للوھاب۔ ولکن مع ذٰلک رعاع العوام۔ والعنود
الطغام۔ الضعفاء الایمان۔ یتھافتون علیھم کالفراش فی النیران۔

---

[1] روداد دوم ص۳۹ و ص۱۷۱۔ ۱۲ [2] مضامین ثلاثۃ من ص۳۶ الی ص۳۸۔ ۱۲ [3] روداد اول ص۲۸۔ ۱۲ [4] روداد
اول من ص۱۱۸ الی ص۱۲۲۔ ۱۲

Marfat.com

اور ہمارا کام پورا کر دکھائے گا۔ اور وہ کینے اس جلسے والے نیچریوں کے یہ بیان اپنی کتابوں میں نقل کر لائے[1]۔ اور اپنی محفلوں میں فخر کے ساتھ پڑھ سنائے۔ پھر ان کی مکاری و گمراہ گری اور اونچی اڑان پر آئی۔ ہندوستان میں اخباروں اشتہاروں وغیرہا میں یہ جھوٹی فریبی اشاعت کرائی[2] اور جب یہ لوگ تباہ و ہالک ٹھیرے تو اس دروغ بے فروغ کا تعجب کس لئے ؟) کہ حرمین محترمین کے علماء۔ اور دونوں شہرِ عظیم کے عظماء نے ہمارے اس جلسے کی مدح کی۔ اور اس کی خوبی بلکہ ضرورت تسلیم کر لی۔ مگر ناموں کی فہرست[3] لائے، پردہ کھل گیا جھوٹ چمک آئے۔ ان میں کوئی شخص عرب کا بھی نہ تھا۔ علمائے حرمین محترمین کجا۔ یہی کچھ اِدھر اُدھر کے آئے مجاور تھے۔ کچھ وہ اس سال حج کے لئے حاضر تھے۔ جن کا شمار بیس سے قاصر۔ پھر ان کا عذر بھی واضح و ظاہر کہ ان سے جیسا سوال ہوا ویسا جواب دیا۔ جلسے کے فسادوں فریبوں کو ان سے بیان نہ کیا۔ اور بے شک اللہ عزوجل نے بلادِ ہند میں نورانی سنت کے خادموں کو توفیق دی۔ کہ انہوں نے اس بھرے فتنے اور اندھی بلا اور اندھیری تاریکی کی خبر لی۔ انہوں نے بحمداللہ ان جمے جتھوں کو بھگا دیا۔ اور ان پر عذاب کا کوڑا نازل کیا۔ اور انہیں ہر امر میں مبہوت و متحیر کر دکھایا۔ نہ لب کھول سکے نہ کچھ جواب بن آیا۔ جیسا کہ اس رسالے کے خطبے میں اس کا اشارہ گزرا۔ جس سے نعمتِ الٰہی کا بیان اور عطائے وہاب کا شکر مقصود تھا۔ مگر بایں ہمہ بازاری ذلیل۔ اور سرکش رذیل قوتِ ایمان سے خالی و برکراں۔ ان پر گرے پڑتے ہیں جیسے آگ پر پتنگیاں

---

[1] مضامین ثلاثہ من ص۳۶ الی ص۳۸۔۱۲ [2] روداد اول ص۲۸۔۱۲ [3] روداد اول من ص۱۱۱ الی ص۱۲۲۔۱۲

Marfat.com

لما وجدوا عندهم من خفة الاثقال. برفع قيود الملة وتوسيع المجال
والنفس كما ترى. نزاعة للهوىٰ. وأن تترك سدى فحدانى
بحمد الله حمية الاسلام وحماية السنة. ودفاع البدع ونكاية
الفتنة. ان استعين فى ذٰلك بكم كبراءنا السادة. وعظمائنا القادة
اولى الحسنى وزيادة. علماء الحرمين المعظمين. والبلدين المقدمين
حفظكم الله تعالىٰ وايدكم. وبالفيوض والبركات ابدكم.
فان الخطب قد جل على السنة واهلها وانتم المدخرون بكرم
الله تعالىٰ لدفع الفتنة عن حزن الارض وسهلها. وما نقلت
فى الاسئلة من مقالاتهم الباطلة. فذكرت على هامش
كتابهم الذى ذكروها فيه. مع عدد الصفحة ليسهل له التنبيه
فهذه كتبهم مصحوبة. عليها الخطوط بالحمرة مضروبة
فى مواضع النقول. لتيسير الوصول. فقد وضعتها على طرف الثمام.
وما قصدى فى ذٰلك الاحاطة بالتمام. فقد تركت من اقوالهم
شيئا كثيرا. وما كتبت فى الجواب الا حرفا يسيرا. لان العبد
الضعيف بعد صلوٰة الصبح يوم الاربعاء السادس عشر من
شوال اخذ فيه. وانهاه بحمد الله تسويدا وتبييضا قبل ان يبزغ
الفجر من سابع عشرة يوم الخميس الذى يليه :-

فما هو الا شغل عشرين ساعة وعنها انى السجدات والاكل يفرد
فما كان ذا الا بتوفيق ربنا له الحمد حمدا دائما يتأبد

Marfat.com

اس لئے کہ ان کے پاس بوجھ ہلکے نظر آئے۔ دین کی پابندی اٹھا دینے سے دوڑنے کے میدان وسیع پائے۔ اور نفس تو آپ جانیں اسی طرف بہ شدت کھینچتا ہے کہ خواہش ہاتھ آئے۔ اور بے نتھا بیل بنا کر چھوڑ دیا جائے۔ تو مجھے بحمداللہ تعالیٰ اسلامی حمیت، اور سنت کی حمایت، اور گمراہوں کی مدافعت، اور فتنے کو زخمی و مقتول کرنے کی عزیمت نے ابھارا، کہ اس کام میں آپ حضرات سے مدد لوں۔ اے ہمارے بزرگ سردار و عظیم پیشوا! جنہیں خوبی عطا ہوئی اور اس سے بھی افزوں، علمائے دو حرم معظم، و دو شہر مکرم، اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو، تم فیوض و برکات کے ساتھ سلامت رہو، اس لئے کہ کام سنت و اہلِ سنت پر سخت ہو گیا، اور زمین کے ہر سخت و نرم سے بفضلِ خدا، دفعِ فتنہ کو، تمہیں ذخیرہ ہو، میں نے سوالوں میں اہلِ ندوہ سے جو اقوالِ باطلہ نقل کئے، آسانی اطلاع کو اس کے حاشیے پر ان کی کتابوں کے نام جن میں یہ اقوال ہیں مع شمار صفحہ تحریر کر دئے۔ تو یہ ہیں ان کی کتابیں، ہمارا ہی فتوے میں، جہاں جہاں سے جو قول نقل کئے۔ سہل مل جانے کو ان پر سرخی سے خطوط دئے۔ تو میں نے اسے باڑھ کے کنارے پر رکھ دیا۔ اور اس میں میرا ارادہ ان کے سب اقوال کا گھیر لینا نہ تھا۔ میں نے ان میں سے بہت چھوڑ دیے۔ اور جوابوں میں بھی گنتی ہی کے حرف تحریر کئے۔ اس لئے کہ بندۂ ضعیف نے بعد نمازِ صبح روز چارشنبہ شانزدہم شوال کو اس کا لکھنا شروع کیا اور اسی کے متصل جو شب پنجشنبہ ہفدم شوال آئی اس کی صبح چمکنے سے پہلے بحمداللہ تعالیٰ مسودہ مبیضہ سب ختم کر دیا۔

تو یہ بس بیس گھنٹے کا عمل تھا — نماز اور کھانے کے وقت ان سے منہا
یہ توفیقِ خدا تھی صرف بیشک — اسی کو حمد ہے دائم ابد تک

Marfat.com

وصلى اله الحق دوما على الذى اتانا بدين الحق يهدى ويرشد

فالمرجو من عرضه عليكم ان تنظروا هذه العجالة بنظرة كريمة وتدبوا عن السنة بخواتيمكم العظيمة. ادامكم الله تعالى بفيوضاتكم. وافاض علينا من بركاتكم امين. والحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين محمد و اله وصحبه اجمعين

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولٰنا محمد و اله وصحبه واهل سنته وحزبه اجمعين ما قولكم دام طولكم فى هذه المسائل:-

الاُولىٰ

نبغت بالهند نابغة تسمى النياشرة تزعم ان لاجبريل ولاملك ولاجن ولاشيطٰن ولااسماء ولااسراء ولاجنة ولانار ولاحشر اجساد على المعانى التى يعرفها المسلمون وتؤول كل ذٰلك على طريق الباطنية وتتفوه ان ربها لايقدر على خرق العوائد ومن اجل ذٰلك تنكر المعجزات باسرها وتؤولها بما يردها الى وفق العادة وتقول ان استرقاق المشركين حرام فى الجهاد وظلم من صنيع الوحوش وان كل شريعة جاءت به فما هى من الله تعالى وتكذب كتب الاحاديث

Marfat.com

درودِ حق ہمیشہ مصطفٰے پر ہمارے دین حق کے رہنما پر

یہ عجالہ آپ کے حضور اس امید پر پیش کیا جاتا ہے کہ اسے بہ نگاہِ کرم ملاحظہ فرمائیں ۔ اور اپنی عظمت والی مہروں کے باعث مذہبِ اہلِ سنت سے فتنہ و بلا کو ہٹائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو ہمیشہ فیض رساں بنائے اور آپ کی برکتوں سے ہم کو حصہ پہنچائے ۔ آمین ۔ اور ہر حمد کا مستحق اللہ رب العالمین اور درود و سلام تمام انبیاء کے سردار محمد اور ان کے آل و اصحاب پر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم اللہ کی حمد کرتے اور اس کے رسولِ کریم پر درود بھیجتے ہیں۔

الٰہی درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے سردار ہمارے مولیٰ محمد اور ان کے آل و اصحاب اور ان کی سنت والوں اور ان کے سارے گروہ پر ان مسائل میں آپ کا کیا ارشاد ہے ، آپ کی فضیلت و فزونی ہمیشہ رہے۔

سوالِ اول

ہندوستان میں ایک نیا فرقہ نکلا جسے نیچری کہتے ہیں ۔ ان کا زعم ہے کہ نہ جبریل ہے نہ فرشتہ ، نہ جن نہ شیطان ، نہ آسمان نہ معراج ، نہ بہشت نہ دوزخ ، نہ بدنوں کا قیامت میں اٹھنا جن معنوں میں ہر مسلمان ان اشیاء کو جانتے ہیں ۔ یہ فرقہ ان سب کو باطنیہ کی طرز پر اور معنیٰ کی طرف پھیرتا اور بکتا ہے کہ اس کا رب عادتوں کے خلاف پر قادر نہیں ۔ اسی لئے اسے سب معجزوں سے انکار ہے ۔ ان میں وہ گڑھت کرتا ہے جو انہیں امورِ عادت کے موافق بنا دے اور کہتا ہے کہ جہاد میں مشرکوں کو غلام بنانا حرام اور وحشیوں کا ظالمانہ کام ہے جو شریعت یہ حکم لائی ہو وہ اللہ کی طرف سے نہیں ۔ یہ فرقہ حدیث

Marfat.com

والتفاسير عن اخرها ان عما منها ان كل ذلك مما ابدأه العلماء
باذهانهم ما انزل الله بها من سلطٰن وانما الحق هو القرآن على
ما تؤوله هى لا على ما تواتر الى المسلمين من معانيه الى غير ذلك
من الهذيانات فهل هى تعد من المسلمين واهل القبلة لكونها
تدعى بلسانها الاسلام و تقر بالشهادتين و بقبلة المسلمين بل
تزعم انها هى المسلمة حقا و ان الاسلام الخالص هو دينها الذى
اخترعته ام كافرة بالله تعالى و لا ينفعها ما ترتكب من تاويلاتها
افيدونا يرحمكم الله ۔

الجـــــــ

وتفسیر کی سب کتابوں کو جھٹلاتا ہے اس گمان پر کہ یہ سب باتیں عالموں نے اپنے ذہن سے پیدا کی ہیں ، اللہ تعالےٰ نے ان پر کوئی دلیل نہ اتاری ۔ صرف قرآن سچا ہے ۔ وہ بھی ان معانی پر جن کی طرف یہ پھیرتے ہیں ، نہ ان پر جو مسلمانوں کو تواتر سے پہنچے ، اور اسی قسم کی اور بیہودہ باتیں بکتے ہیں ۔ آیا یہ فرقہ مسلمانوں اور اہلِ قبلہ سے شمار ہوگا ؟ اس لئے کہ وہ زبانی ادعائے اسلام اور کلمۂ شہادت و قبلۂ مسلمانان کا اقرار رکھتا بلکہ یہ دعوٰے کرتا ہے کہ سچے مسلمان وہی ہیں اور خالص اسلام انہی کا یہ ساختہ دین ہے یا کافر اور اللہ عزوجل کا منکر سمجھا جائے گا اور اپنی ان بناوٹوں سے کچھ نفع نہ پائے گا ۔ ہمیں فائدہ دیجئے اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے ۔

الجواب

ہیں ہیں خدا کی قسم نیچریہ کو اسلام سے کچھ علاقہ نہیں ۔ وہ تو نہایت گندے کافر مرتد ہیں کہ ضروریاتِ دین کا انکار کرتے ہیں ۔ ان کا کلمۂ شہادت پڑھنا یا قبلۂ مسلماناں کو ماننا انہیں اہلِ قبلہ و مسلمان جاننے کے لئے کافی نہیں ۔ ضروریاتِ دین میں تاویل نہیں سنی جاتی نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کام آئے جیسا کہ علماء نے کتبِ عقائد و فقہ وغیرہا میں تصریح فرمائی اور اللہ ہادی ہے ۔

دوم

اگر آپ فرمائیں کہ نیچری کافر ہیں تو اب اس شخص کا کیا حکم ہوگا جو ان کے مذہب سے آگاہ ہو کر پھر انہیں مسلمان کہے اور انہیں نامور اہل الرائے مسلمان بتائے اور جو اکابرِ نیچریہ کی

لہ مضامین ثلاثہ ص۳۶ ، ص۳۷ ۔ ۱۲ عہ واعظ و رکن ندوہ ۱۲

Marfat.com

بمدائح جليلة دينية ان فلانا فرد وحيد لتصانيفه منة على جميع الدنيا وفلانا من اهل الكمال اليه انتهت حلاوة المقال و فلانا مربى الدقائق وحامى الاسلام الى غير ذلك وما حكم الذين يحيّون تلك المدائح وينشدونها على رؤس الاشهاد ويشيعونها فى المطابع ويعدّون قائلها من كبراء الاسلام ونصحاء المسلمين ويمدحون كلامه المتضمن لتلك الكلمات المخالفة للدين۔

الجـــــــ

بڑی بڑی دینی تعریفوں سے مدح کرے کہ (فلاں) فرد یکتا تصانیف کی جس کی ممنون دنیا اور اہلِ کمالات (فلاں) ہوئی ختم اب جن پہ شیریں مقالی (فلاں) نکتہ پرور جو لیتے ہیں اسلام کی جانب اکثر وغیرہ وغیرہ۔ اور ان کا کیا حکم ہے جو ان تعریفوں کی اجازت دیتے اور بَرملا جلسے میں پڑھتے اور چھاپ کر شائع کرتے اور ان کے قائل کو لائق و ہمدرد بزرگان اسلام لکھتے اور اس کے اس کلام کی جو ان کلماتِ مخالفۂ دین پہ مشتمل تھا مدح کرتے ہیں۔

الجواب

جو ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہے وہ کافر اور جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر جیسا کہ بزازیہ و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں تصریح فرمائی شفاءِ امام قاضی عیاض و روضۂ امامِ نووی و اعلامِ امام ابن حجر مکی میں ہے اجماع ہے اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یا یہودی یا کسی ایسے شخص کو جو مسلمان کے دین سے جدا ہو کافر نہ کہے یا انہیں کافر کہنے میں توقف یا شک کرے تو اس کا کیا پوچھنا۔ جو ایسے شخص کے عقیدۂ کفری پر آگاہ ہو کر اسے مسلمان کہے پھر اس کا تو کیا ذکر جو دینی جلیل و فاخر تعریفوں سے اس کی مدح کرے اور یہیں سے اس کا حکم بھی ظاہر ہو گیا جس نے اس قائل کو بزرگانِ اسلام سے گنا اور اس کے کلام کا جو ایسے بڑے کفریات پر مشتمل تھا ثنا گو ہوا، رہی اجازت اور پڑھنا اور شائع کرنا

---

[1] مضامین نظم و نثر ص۹ - ۱۲ [2] مضامین نظم و نثر ص۹۱ - ۱۲ [3] روداد سال اول ص۷۲، روداد سال دوم ص۱۲۱ [4] دستور العمل دفعہ ایضاً ص۱۱۶ - ۱۲ [5] جملہ اراکین انتظامی ندوہ ۱۲ [6] ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

فدلائل الرضا و الرضا بالکفر کفر کما صرحوا بہ۔ ای بمعنی استحسانہ کما ھو ظاھر ما ھنا لا بمعنی تمنی بقاء عدوہ الکافر علی کفرہ لیذوق وبال امرہ فانہ ناشیٔ من اشد الاستقباح فلا یرد قولہ تعالیٰ فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم کما لا یخفیٰ۔

الثالثۃ
مَا حُکْمُ الرَّفْضَۃِ؟

الجواب

الرافضی ان فضل امیر المؤمنین علیاً علی الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمبتدع کما فی الخلاصۃ والھندیۃ وغیرھما وان انکر امامتھما او احدھما فاکفرہ الفقہاء و بدّعہ المتکلمون وھو الاحوط وان زعم بالبدء علی اللہ تعالیٰ او ان القراٰن الموجود ناقص حرف الصحابۃ او غیرھم او ان امیر المؤمنین، او غیرہ من الائمۃ الطاھرین، افضل عند اللہ من الانبیاء السابقین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیھم وسلم اجمعین کما تفصح بہ رفضۃ بلادنا و نص علیہ مجتھدھم فی عصرنا فھو کافر قطعا وحکمہ حکم المرتدین۔ کما فی الھندیۃ عن الظھیریۃ۔ وفی الحدیقۃ الندیۃ وغیرھا من الکتب الفقہیۃ۔ وقد فصلنا القول فی ذلک فی رسالتنا المقالۃ المفسرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ۔

الرّابعۃ

ما حکم من مدح کبراء الروافض بانھم نجوم العلم و شموس العلماء و مشرفوا

اھ مضامین نظم و نثر ص۹۱، روداد سال اول ص۶۳ - ۱۲

Marfat.com

یہ سب رضامندی کی دلیل ہیں اور کفر پہ رضامندی کفر ہے جیسا کہ ائمۂ دین تصریح فرما چکے یعنی اسے پسند کرنے کے معنٰی پر جو یہاں ظاہر ہے نہ اس معنے پر کہ اپنے دشمن کافر کا کفر پہ رہنا چاہے تاکہ وہ اپنے کام کا عذاب پہنچے کہ یہ تو سخت برا جاننے سے پیدا ہوتا ہے تو یہاں یہ آیت وارد نہیں کہ وہ ایمان نہ لائیں یہانتک کہ دردناک مار دیکھیں جیسا کہ مخفی نہیں

سوم
رافضیوں کا کیا حکم ہے

راضی اگر امیر المؤمنین علی کو شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہم پہ تفضیل دے تو بدمذہب ہے جیسا کہ خلاصہ و عالمگیری وغیرہما میں ہے۔ اور اگر شیخین یا ان میں ایک کی خلافت کا منکر ہو تو فقہاء اسے کافر کہتے ہیں اور متکلمین صرف بدمذہب بتاتے ہیں اور اسی قول میں احتیاط زیادہ ہے اور اگر اللہ تعالٰی پر کوئی حکم دیگر پشیمان ہونے کا گمان کرے یا یہ کہ قرآنِ موجود ناقص ہے اس میں صحابہ خواہ کسی اور نے تحریف کر دی یا یہ کہ امیر المؤمنین خواہ ائمۂ طاہرین سے کسی کو اللہ عزوجل کے نزدیک انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتائے جیسا کہ ہمارے ملک کے رافضی صاف صاف کہتے ہیں اور ہمارے زمانے میں ان کے مجتہد نے اس کی تصریح کر دی، تو وہ یقیناً کافر ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے جیسا کہ عالمگیری میں فتاوٰے ظہیریہ سے اور حدیقہ ندیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل ہم نے اپنے رسالہ المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرہ میں ذکر کی۔

چہارم
اس[۱] کا کیا حکم ہے جو[۲] رافضیوں کے اکابر کی یوں تعریف کرے کہ علم کے ستارے ملے عالموں میں

[۱] مضامین تنظیم و نشر ص۹۱ روداد سال اول ص۶۳ - ۱۲ [۲] واعظِ ندوہ ۱۲

Marfat.com

الامصار و فخر الاعصار الى غير ذٰلك من المدائح الكبار وحكم الذين يجيزونها وينشدونها الى اٰخر ما مرّ۔

الجواب

ان كان اولئك الرفضة ممن حكم عليه بالارتداد و قد علمه من مدحهم بما مدحهم۔ فقد بينا لك حكمه۔ انه اذ امثلهم والا فلا شك فى كون تلك المدائح ، من اشنع الشنائع واقبح القبائح۔ فقد اخرج ابن ابى الدنيا فى ذم الغيبة وابو يعلى والبيهقى فى شعب الايمان عن انس وابن عدى عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنهما عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذٰلك العرش و فى لفظ للبيهقى عن انس ان الله يغضب اذا مدح الفاسق فى الارض واما الاجازة وسائر دلائل الرضا فالرضا بكل قبيح مثله فى القبح۔

الخامسة

ماحكم الوهابية والقائلين منهم بامكان كذب الله عز وجل؟

الجواب

الكذب نقص وهو محال على الله تعالى بالاجماع وقد بسطنا القول على هٰذه المسألة فى رسالتنا سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح ونقلنا فيها نصوصا كثيرة من ائمة الكلام والتفسير وغيرهم ناصة باستحالته على الله وان ذٰلك مجمع عليه والوهابية طائفة

Marfat.com

جنہیں خور کے درجے شرف جن سے حاصل ہوا (شہر) کو فخرِ دوران اور ان کے سوا اور بڑی تعریفیں اور ان کا حکم کیا ہے جو ان کی اجازت دیں، پڑھیں وغیرہ وغیرہ امور مذکورۂ سوالِ دوم۔

الجواب

اگر وہ رافضی ان میں سے ہیں جن پر مرتد ہونے کا حکم ہے اور یہ مدح کرنے والا اس سے آگاہ تھا جب تو ہم اس کا حکم بیان کر چکے کہ اس حالت میں یہ بھی انہی کی طرح کافر و مرتد ہے ورنہ اس قدر میں شک نہیں کہ یہ تعریفیں ہر شنیع بات سے بڑھ کر ہر قبیح چیز سے بدتر ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ میں اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اور ابن عدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا اور اس کے سبب عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے اور بیہقی کی ایک روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رہی اجازت اور باقی دلائل رضامندی تو ہر بد بات پر راضی ہونا اسی کی طرح بد ہے۔

پنجم

وہابیہ اور جو ان میں امکانِ کذبِ الٰہی کے قائل ہیں انکا کیا حکم ہے

الجواب

کذب عیب ہے اور وہ باجماع مسلمین اللہ تعالےٰ پر محال ہے۔ اس مسئلے پر کلام مفصل ہم نے رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں ذکر کیا اور اس میں ائمۂ علمِ عقائد وغیرہم کے بہت نصوص نقل کیے جن میں صاف تصریح ہے کہ کذبِ الٰہی محال ہے اور اس کے ناممکن ہونے پر اجماع ہے۔ وہابیہ ایک گمراہ طائفہ ہے کہ

Marfat.com

ضال: قد صنفت الزبر عربا وعجما فی تضلیلها منها کتاب شیخنا فی الحدیث سیدنا العلامة احمد بن زینی بن دحلان المکی قدس سره المکی المسمّی بالدرر السنیة فی الرد علی الوهابیة. واجمل کلمة قیل فیهم ما قال مفتی المدینة المنورة مولانا ابو السعود رحمهم الله تعالی انهم استحوذ علیهم الشیطن فانسٰهم ذکر الله اولئك حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخسرون

السّادسة

ما حکم طائفة حائفة فی عصرنا تسمّی غیر المقلدین لا تقلد احدا من ائمة الفقه الاربعة رضی الله تعالی عنهم وتنکر التقلید وتسمی نفسها اهل الحدیث وتزعم انها لا تعمل الا بالحدیث حتی ان هٰذه دعوی کل جهول امی منها لا یعرف الغث من السمین ولا الشمال من الیمین والذین تسموا منها بعلماءها ما عندهم من العلم الا کما عن احد من طلبة العصر بل فی الطلبة من یفضل کثیرا منهم فضلا ان یبلغوا درجة الاجتهاد.

الجواب

نقل السید العلامة احمد الطحطاوی فی حاشیة الدر ما نصّه ومن شذ عن جمهور اهل الفقه والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فی ما یدخل فی النار فعلیکم معاشر المؤمنین باتباع الفرقة الناجیة المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله وحفظه وتوفیقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته فی مخالفتهم وهٰذه الطائفة الناجیة قد اجتمعت الیوم فی مذاهب اربعة وهم الحنفیون والشافعیون والمالکیون والحنبلیون رحمهم الله تعالی ومن کان خارجا عن هذه الاربعة فی هٰذه فهو من اهل البدعة والنار اهـ

Marfat.com

عرب وعجم میں جس کی گمراہی ثابت کرنے میں کتابیں تصنیف ہوئیں از انجملہ علمِ حدیث میں ہمارے استاذ ہمارے سردار علامہ احمد زین دحلان مکّی قدس سرہ المکی کی کتاب دررسنیہ فے الرد علی الوہابیہ اور مختصر وخوب تر بات کہ وہابیہ کے حق میں کہی گئی وہ ہے جو مفتی مدینہ طیبہ مولانا ابوالسعود رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی کہ وہابیہ پر شیطان نے غلبہ کرکے انہیں خدا کی یاد بھلائی وہ شیطان کے گروہ ہیں۔ سن لو شیطان کے گروہ ہی زیاں کار ہیں۔

ششم

ہمارے زمانہ میں اس ظالم گروہ کا کیا حکم ہے جسے غیر مقلدین کہتے ہیں۔ یہ لوگ چاروں اماموں سے کسی کی پیروی نہیں کرتے تقلید کے منکر ہیں اپنا نام اہلِ حدیث رکھتے اور زعم کرتے ہیں کہ ہمارا فقط حدیث پر عمل ہے یہاں تک کہ ان میں ہر جاہل ناخواندے کا یہی دعوٰی ہے۔ جو نہ لاغر و فربہ میں تمیز کرسکے نہ چپ و راست کو پہچانے اور وہ جوان میں اپنے آپ کو علما کہتے ہیں۔ ان کے پاس بس اسی قدر علم ہے جیسا آج کل ایک طالب علم کے پاس بلکہ بعض طالب العلم ان میں بہت پر فضیلت رکھتے ہیں پھر بھلا درجۂ اجتہاد تک پہنچنا کجا۔

الجواب

سید علامہ احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص جمہور اہلِ فقہ وعلم اور بڑی جماعت سے الگ ہوا وہ ایسی چیز میں الگ ہوا جو اسے جہنم میں لیجائے گی تو اے گروہ مسلماناں تم پر نجات پانے والے گروہِ اہلِ سنت وجماعت کی پیروی لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد ونگہبانی وتوفیق اہلِ سنت کی موافقت میں ہے اور اللہ عزوجل کا چھوڑ دینا اور اس کا غضب اس کی ناراضی اہلِ سنت کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ آج چار مذہبوں میں جمع ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی رحمہم اللہ تعالےٰ۔ اب جو ان چار سے باہر ہے وہ بدعتی جہنمی ہے

Marfat.com

وقد قال الامام الاجل سفیٰن الثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
الحدیث مضلۃ الا الفقہاء کما نقلہ الامام ابن الحاج المکی فی
المدخل و قد اقمنا علیٰ ھٰذہ الطائفۃ الطامۃ الکبریٰ فی کثیر من
رسائلنا وفتاوانا المنسلکۃ فی مجموعتنا البارقۃ الشارقۃ علیٰ مارقۃ
المشارقۃ و باللہ التوفیق۔

السّابعۃ

ما حکم الذین یزعمون فی ھٰؤلاء الغیر المقلدین انہم من اھل
السنۃ بل من اتقیائھم واختلافہم فی غایۃ الخفۃ ان ھو الا کاختلاف
الحنفیۃ و الشافعیۃ والمالکیۃ و الحنبلیۃ فیما بینہم و ان اختلافہم
شیئ مفید فی الدین و للاسلام ممد و معین و بہ یقوم بناء الاسلام
وتترتب علیہ التحقیقات الدقیقۃ الاسلامیۃ ومعرفۃ اللہ سبحانہ
وتعالیٰ و ان الحنفی والشافعی وغیر المقلدین کلہم سواسیۃ عند اللہ
وان غیر المقلدین اخوتنا الاشقاء ینبغی احترامہم من صمیم القلب فان
العمل بالحدیث عند عدم بلوغ درجۃ الاجتہاد صنیع المغلوبین بالمحبۃ

---

۱ روداد سال اول ص۶۴ و مضامین نظم و نثر ص۲۴ - ۱۲ ۲ مضامین نظم و نثر ص۲۴ ۔ ۳ روداد سال دوم ص۹
دمنہ ۴ مضامین نظم و نثر ص۲۳ - ۱۲ ۵ مضامین نظم و نثر ص۳۲ - ۱۲ ۶ روداد سال اول ص۶۸ - ۱۲ ۷
روداد سال اول ص۱۰۹ - ۱۲ ۸ روداد سال اول ص۱۱۰ - ۱۲

Marfat.com

امامِ اجل سفیٰنِ ثوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک حدیث گمراہ کرنے والی ہے مگر مجتہدین کو جیسا کہ امام ابنِ حاج مکی نے مدخل میں نقل فرمایا اور ہم نے اس طائفے پر قیامتِ کبریٰ قائم کی ہے اپنے بہت رسائل و فتاوےٰ میں جو ہمارے مجموعہ البارقۃ الشارقۃ علےٰ مارقۃ المشارقۃ میں مندرج ہیں۔
اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔

ہفتم

ان کا کیا حکم ہے جو ان غیر مقلدوں کو اہلِ سنت بلکہ پرہیزگارانِ اہلِ سنت سے گنتے اور ان کے اختلاف کو نہایت خفیف اختلاف جانتے ہیں کہ وہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کے آپس میں یہ اختلافات سراسر مفید ہیں۔ مذہبِ اسلام کے معین و مددگار ہیں۔ ان سے بنائے اسلام قائم ہے۔ ان سے اسلام کی ادق تحقیقات اور ذوق اور عرفانِ الٰہی مرتب ہے اور کہتے ہیں کہ خداوند کے نزدیک سب یکساں ہیں چاہے شافعی ہو چاہے حنفی چاہے غیر مقلد۔ غیر مقلد ہمارے عینی بھائی ہیں مقلدین دل سے ان کا احترام فرمائیں کیونکہ عمل بالحدیث اس حالت میں کہ درجہ اجتہاد کا حاصل نہ ہو مغلوب المحبۃ لوگوں کا کام ہے ــــــــــــــــــــ

لہ روداد سال اول ص۶۲ و مضامین نظم و نثر ص۲۴ تا ۱۲ ۲ مضامین نظم و نثر ص۲۴ تا ۱۲ ۳ روداد سال دوم ص۱۰۹ تا ۱۲ ۴ مضامین نظم و نثر ص۲۳ تا ۱۲ ۵ مضامین نظم و نثر ص۳۲ تا ۱۲ ۶ روداد سال ص۶۸ تا ۱۲ ۷ روداد سال اول ص۱۱۰ تا ۱۲ ۸ روداد سال اول ص۱۱۱ تا ۱۲ ۹ لمعہ خطیبانِ ندوہ ۱۲ ۱۰ محمد شاہ صدر دوم ندوہ ۱۲ ۱۱ معہ انصاری ندوہ ۱۲

Marfat.com

كحال سيدنا ابي ذر الغفاري رضى الله تعالى عنه في منع الكنز وما حكم الذين قبلوا هذه الكلمات واجازوها كما وصف هل يعدون هؤلاء منا۔

الجواب

كلا بل هم منهم وارا جيفهم هذه كلها اباطيل وكيف يجوز احترام المبتدع مع حديث الطبراني وغيره عن عبد الله بن بشير رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام ولہ في الكبير ولابي نعيم في الحلية عن معاذ رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من مشى الى صاحب بدعة ليوقره فقد اعان على هدم الاسلام وغيره من الاحاديث والعمل بالحديث بترك التقليد عند عدم بلوغ درجة الاجتهاد ضلال في الدين واتباع غير سبيل المؤمنين كما قد علمت وقد قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال صلى الله تعالى عليه وسلم الا سألوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العي السؤال رواه ابو داؤد وغيره عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما فتلك الكلمات قائلوها وقابلوها كلهم من انفار غير المقلدين وشركائهم في الضلال المبين۔

الثامنة

نجمت في الهند منذ سنتين طائفة عقدت مجلسا زعمت انه لاعلاء

Marfat.com

چنانچہ حضرتِ ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک وقت سے دوسرے وقت کے لئے مال رکھنے کو آیۂ یکنزون میں داخل فرماتے اور انِ کا کیا حکم ہے جو ان باتوں کو قبول کرتے اجازت دیتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا کیا یہ لوگ ہم میں سے گنے جائیں گے ؟

الجواب

ہیں ہیں بلکہ وہ انہی غیر مقلدوں میں سے ہیں اور ان کی یہ زٹلیں سب جھوٹی ہیں اور بدمذہب کا احترام کیونکر جائز ہو حالانکہ طبرانی وغیرہ کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں۔ اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جب کہ رتبۂ اجتہاد حاصل نہ ہو، دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا۔ اور بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے علم والوں سے پوچھو اگر خود نہ جانتے ہو اور نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد وغیرہ نے حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی تو ان کلمات کے کہنے والے اور قبول کرنے والے

سب غیر مقلدوں کے گرُو گے ہیں اور صریح

گمراہی میں ان کے شریک۔

ہشتم

ہندوستان میں دو سال سے ایک گمراہ طائفہ اُچھلا جس نے ایک انجمن اس زعم پر قائم کی کہ اس سے غرض دین کی

Marfat.com

الدین واصلاح المسلمین سمت ندوۃ العلماء جمعت فیہ اخلاطا و
اوباشا من کل مذھب رافضی[1] و وھابی ونیشری[2] وغیر مقلد وجعلتھم
جمیعا مع بعض اھل السنۃ اعضاء المجلس ومنتظمی الدین واجلستھم علی دکان
مرتفع صنعتہ لعلماء الدین خاصۃ وسمتہ سریر العلماء فوق سائر المسلمین
معظمین موقرین مطاعین معززین فھل یجوز ذٰلک ؟

الجواب

ھٰذا حرام فی الشرع وضلال فی الدین واضرار مذھب ضعفاء المسلمین
فانھم اذا رأوا علماء البدعۃ مختلطین مع علماء السنۃ متمکنین معھم
فوق المسلمین علی سریر علماء الدین اورث ذٰلک عظمتھم فی
القلوب ووقعتھم فی العیون وھٰذا حرام بنفسہ فان الشرع المطھر
انما امرنا باھانۃ المبتدعین وحرم علینا توقیرھم وقد قال العلماء فی
کتب العقائد کشرح المقاصد وغیرہ ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ و
الرد والطرد ثم اذا امتلأت القلوب من عظمتھم۔ مالت الیھم وسمعت

---

[1] روداد سال اول ص۴، ص۶۲، ص۶۳، ص۴۲ ۔ روداد سال دوم صفحہ ۱۲۵ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۴ و ۱۵۳ وغیرہا مضامین نظم و نثر ص ۱۶ و ۱۲ ۔ ۱۲

[2] روداد سال اول صفحہ ۳ و ۴ و روداد سال دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۵ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۸ و غیرہا

[3] روداد سال اول ص۳ و سال دوم ص۱۱۸ و ص۱۲۶ مع غزدہ لھدم سماک لندوہ من ص۱۸ الی آخر ص۲۲ ۔ روداد سال اول

[4] و دوم ص۱۱۸، ۱۲۵ مع مضامین ثلثہ ص۳۴ و ۳۶ و ۳۷ و روداد اول ص۵ و ۶ و دوم ص۱۱۸ و ۱۳۰ وغیرہا و ص۱۵ مع ۱۶ و ۱۷ ۔ ۱۲

[4] روداد اول ص۴ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۳ و ۱۲۵ و ۱۲۸ و ۱۳۰ و ۱۳۳ وغیرہا و ص۱۵ مع قرینتہا ۱۲

Marfat.com

بلندی اور مسلمانوں کی درستی ہے اس کا نام ندوۃ العلماء رکھا اور اس میں گھال میل علی غول ہر مذہب کے جوڑے۔ رافضی[1] اور وہابی[2] اور نیچری[3] اور غیر مقلد[4] اور ان سب کو مع بعض اہلِ سنت کے اراکینِ مجلس و منتظمانِ دین قرار دیا اور انہیں اونچے چبوترے پر جو خاص علمائے دین کے لئے بنایا اور تختِ علماء اس کا نام رکھا تھا عام مسلمانوں سے اونچا تعظیم و توقیر و طاعت و تکریم کے ساتھ بٹھایا آیا یہ جائز ہے ؟

الجواب

یہ شرع میں حرام اور دین میں گمراہی اور کمزور مسلمانوں کے مذہب کی بدخواہی ہے کہ وہ جب بدعت کے بتوں کو سنت کے علماء کے ساتھ ملا جُلا مسلمانوں سے بلند تخت علماءِ دین پر جما ہوا دیکھیں گے اس سے دلوں میں ان کی عظمت اور نگاہوں میں ان کی وقعت پیدا ہو گی اور یہ خود حرام ہے کہ شرعِ مطہر نے ہمیں بدمذہبوں کی توہین کا حکم دیا ہے اور ان کی تعظیم ہم پر حرام فرمائی ہے۔ علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا، اسے ذلت دینا، اس کا رد کرنا، اسے دور ہانکنا ہے پھر جب دل ان کی عظمت سے بھر جائیں گے ان کی طرف میل کریں گے اور انکی بات پر کان رکھیں گے

---

[1] روداد سال اول ص۴ و ۶۲ و ۶۳ و ۴۲ و روداد سال دوم صفحہ ۱۲۵ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۴ و ۱۵۳ وغیرہا مضامین نظم و نثر صفحہ ۱۰۱ و ۱۲-۱۲ [2] روداد سال اول ص۳ و ۴ روداد سال دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۵ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۸ وغیرہا ۱۲ [3] روداد سال اول ص۳ و سال دوم ص۱۱۸ و ۱۲۶ مع غزوہ لہدم سماک الندوہ از اول ص۱ تا آخر ص۲۲ و روداد اول ص۴ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۲۵ مع مضامین ثلثہ صفحہ ۳۴ و ۳۶ و ۳۷ و روداد اول ص۶۰-۶۵ و دوم ص۱۱۸ و ص۱۳۸ وغیرہا دوم ص۱۵ مع ص۱۶ و ۱۷-۱۲ [4] روداد ص۴ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۳ و ۱۲۵ و ۱۲۸ و ۱۳۰ و ۱۳۳ وغیرہا رسالہ ۱۵ مع ص۱۹-۱۷-۱۲

Marfat.com

لقولهم۔ فتمكنوا من القاء الوساوس۔ وانفاذ الدسائس۔ فعما قليل يضلون۔ وما اضلهم الا هؤلاء الموقرون۔ ثم يا ليت شعري كيف ينتظم امر الدين بالذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا وان زعموا انهم مصلحون۔ الا انهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون۔ ان هذا الاضلال مبين۔

التاسعة

جعلت الندوة من مقاصدها التي قامت لانفاذها رفع النزاع من بين فرق المسلمين سنيهم و بدعيهم جميعا واكدت تاكيدا اكيدا ان لا يرد احد على احد قولا ولا عقدا وامرت بسد المناظرات عن اخرها وان لا يسمح العلماء في المسائل النزاعية بنبت شفة ولا رشحة قلم ويبسدوا تلامذتهم ايضا عن ذلك ابدا وزعمت ان هذا من الملاحاة الضائعة وانما هو من ثوران العصبية وان فاعله قاتل نفسه فهل هذا رشد وهداية ام ضلالة او غواية۔

الجواب

رد البدع عند شيوعها واشاعة فسادها وابانة قبوحها من اهم الفرائض

۱؎ مضامین ثلاثہ ص۲۹ روداد اول ص۲۳ و۸۲ مضامین نظم ونثر ص۱۶ و۱۰۱ ۱۲ ۲؎ روداد سال اول ص۳۶ - ۱۲ ۳؎ مضامین نظم ونثر ص۳۲ مضامین اربعہ ص۳۴ روداد دوم ص۱۰ - ۱۲ ۴؎ مضامین اربعہ ص۶۰ - ۱۲ ۵؎ روداد اول ص۶۲ مضامین ثلاثہ ص۲۶

۶؎ روداد سال اول ص۱۰۲ و۱۰۳ - ۱۲

Marfat.com

اس سے انہیں وسوسے ڈالنے اور اپنے چھپے مکر دلوں میں پیر ادینے کا موقع ہاتھ آئے گا
اب کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ عوام گمراہ ہو جائیں گے اور انہیں گمراہ نہ کیا مگر ان بدمذہبوں کی تعریف
کرنیوالوں نے پھر کاش میں کسی طرح جانا کہ دین کا کام ان کے ہاتھوں کیونکر بنا جنہوں نے اپنا دین
پارہ پارہ کر ڈالا اور اہلِ حق سے جدا الگ الگ گروہ ہو گئے۔ وہ بکا کریں کہ ہم بنانیوالے ہیں
ہاں ہاں وہی بگاڑنے والے ہیں پر انہیں خبر نہیں۔ یہ کھلی گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

تنبیہ

ندوے نے اپنے ان مقاصد سے جن کے اجراء کو قائم ہوئی ایک مقصد مسلمانوں کے سب
فرقوں سُنّی و بدمذہب سے نزاع[1] اٹھا دینا رکھا ہے اور سخت تاکید[2] کی ہے کہ
کوئی کسی کی کوئی بات کوئی عقیدہ رد نہ کرے اور حکم دیا ہے کہ مناظرہ[3] ایک
قلمبند ہونا چاہیئے۔ علماء[4] خود پابندی فرمائیں کہ پھر کسی مسئلہ مختلف فیہا میں
تحریر تقریر نہ فرمائیں اور اپنے تلامذہ کو ہمیشہ روکیں اور زعم کیا ہے
کہ یہ بے کار تُو تُو مَیں مَیں[5] اور سر پھٹول اور جوشِ[6] نفسانیت سے
ناشی اور خودکشی ہے۔ آیا یہ حق و ہدایت ہے یا گمراہی و ضلالت؟

الجواب

بدمذہبیاں جب شائع ہوں تو ان کا رد اور ان کے فساد کی تشہیر اور ان کی قباحتوں کا اظہار

---

[1] مضامین ثلاثہ ص۲۹ روداد اول ص۳۳ و ص۸۲ مضامین نظم و نثر ص۱۱۶ و ۱۰۱ ۱۲ [2] روداد سال اول ص۳۲۔ ۱۲ [3] مضامین نظم و نثر ص۳۲ مضامین اربعہ ص۳۲ روداد دوم ص۱۔ ۱۲ [4] مضامین اربعہ ص۱۔ ۱۲ [5] روداد اول ص۶۲ مضامین ثلاثہ ص۲۶ [6] روداد اول ص۱۰۲ و ۱۰۳۔ ۱۲ عہ ناظم ندوہ عہ ناظم و غیرہ و اعظانِ ندوہ سے حقانی ندوہ للعہ انصاری ندوہ۔

Marfat.com

الدينية باجماع الامة وعليه مضى السلف والخلف الى يومنا هذا فمن دعا الكل الى تركه فالاجماع خرق. والجماعة فارق واحب البدعة واربابها وكاد بالسوء السنة واصحابها ونهى عن المعروف وامر بالمنكر. ودعا الى لعنة العزيز الاكبر

قال الامام ابن حجر المكى فى الصواعق المحرقة اعلم ان الحامل الداعى لى على التاليف فى ذلك وان كنت قاصرا عن حقائق ما هنالك ما اخرجه الخطيب البغدادى فى الجامع وغيره انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع وسب اصحابى فليظهر العالم علمه فمن لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا اهـ واما حكمها ان هذا من ثوران المعصية. وان فاعله قاتل نفسه ففريه على الله وطعن فى الائمة. وخروج عن السنة والجماعة. وتحريم لفريضة مهمة.

العاشرة

جعلت الندوة اعظم مقاصدها التاليف بين اهل القبلة جميعًا سنيهم وبدعيهم ودعتهم[1] طرا خاصيا وعاميا الى ان يأتلفوا ويختلطوا ويتفقوا ويتحدوا ويكونوا[2] جميعا ممتزجين كالبن والسكر ويصيروا[3] اكلهم كقلب واحد ويتألم بعضهم لبعض

---

[1] مضامین اربعہ ص۱۵ - ۱۲ [2] روداد سال دوم ص۱ - ۱۲ [3] روداد سال اول ص۱۵ - ۱۲ [4] روداد سال اول ص۱۰ - ۱۲

Marfat.com

باجماعِ امتِ دین متین کے بہت ضروری نقض سے ہے۔ سلف وخلف سب آج کے دن تک اسی طریقے پر گزرے تو جو سب کو اس کے ترک کی طرف بلائے اس نے اجماعِ امت توڑا اور جماعت کو چھوڑا اور بدعت واہلِ بدعت سے پیار نبا ہا۔ اور سنت واہل سنّت کا بُرا چاہا امر شرعی سے روکنا نامشروع بات کا حکم بنا یا اور لوگوں کو حضرت عزت جلالہ کی لعنت کی طرف بلایا۔ امام ابن حجر مکی صواعقِ محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث و سبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالےٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ رہا ندوے کا اسے جوشِ نفسانیت سے ناشی اور خودکشی بتانا، یہ اللہ عزوجل پر افترا اٹھانا، اور ائمۂ دین پر منہ آنا، اور سنت وجماعت سے نکل جانا اور ایک فرض مہم کو حرام ٹھہرانا ہے۔

دہم

ندوے نے اپنا سب میں بڑا مقصد تمام اہلِ قبلہ سنّی وغیر سنّی میں میل کرانا رکھا ہے اور ان کے خاص[1] وعام سب کو اس طرف بلایا کہ ملے جلے رہیں۔ سب مذہب کے مسلمان ایک ہی بنے رہیں۔ باہم شیر وشکر ہوں۔ ایک دل ہو جائیں۔ سب کلمہ گو مثل

---

[1] مضامین اربعہ ص۱۰۔ ۱۲ [2] روداد دوم ص۱۰۔ ۱۲ [3] روداد اول ص۱۰۔ ۱۲ [4] روداد اول ص۹۰۔ ۱۲

[a] آری رکن ندوہ ۱۲ [b] ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

معہ ثبات کل علیٰ عقائدہ المتباینۃ و زعمت ان اقرار احد بکلمۃ الاسلام طوعا موجب للمواخاۃ معہ کائنا من کان وانہ الماموربہ فی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کونوا عباد اللہ اخوانا وانہ لا ینبغی المساءۃ والاختلاف فی شیٔ من الامور وان ھذا الاتحاد فریضۃ من اللہ تعالیٰ وانہ لا یمکن ان تقبل صلوٰۃ ولا صوم ولا طاعۃ لابہ ولا یمکن ان یستحق احد شیئا من برکات الدین و الدنیا بدونہ بل لولا ھذا التحابب فیما بین اھل القبلۃ جمیعا فلا ایمان ولا دخول جنان وان کل ذنب یمکن ان یغفر لمسلمی لھذا الاشقاقھم وتعادیھم فیما بینھم فانہ لا یغفر۔

الجواب

ھذہ کلھا مضادۃ للشرع المتین۔ ومضارۃ بالمسلمین۔ ودعوۃ للناس الیٰ ضلال مبین۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فقد تواترت الاحادیث واقوال ائمۃ القدیم والحدیث بالنہی عن مخالطۃ المبتدعین والامر بالتباعد عنھم اجمعین ففی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لہ مضامین اربعہ ص۱۵۔ ۱۲ سلہ مضامین اربعہ ص۱۹۔ ۱۲ سلہ روداد سال دوم ص۱۔ ۱۲ سلہ روداد سال اول ص۲۹ ۱۲
سلہ مضامین اربعہ ص۳۹ ۱۲ سلہ مضامین اربعہ ص۲۶ و ص۲۷ و ص۳۶ ۱۲ سلہ مضامین اربعہ ص۲۷ و ۲۸۔ ۱۲ سلہ روداد سال اول ص۳۰ و روداد سال دوم ص۸۔ ۱۲

Marfat.com

اعضائے شخص واحد کے دردمند ہو جائیں۔ اپنے اپنے مذہب پر دیانۃً قائم رہنے کے ساتھ۔ اور کہا کہ ہر وہ شخص جو بلا اکراہ اللہ و رسول کو مانتا ہے وہ بے شک مسلمان بھائی ہے کسے باشد۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد میں کہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی ہو جاؤ۔ اسی کا حکم ہے کسی امر میں باہم رنج و اختلاف نہ چاہیئے۔ اتحاد باہمی کی فرضیت کو پیشِ نظر رکھنا۔ وہ نہ ہو تو اسلام کی دینی اور دنیوی برکات سے آپ کسی حصے کے مستحق نہیں ہو سکتے نہ نماز روزہ نہ کوئی طاعت قبول ہو سکے۔ آپس میں محبت نہیں تو ایمان ندارد اور حبت سے کیا سروکار۔ اہلِ اسلام ہند سے سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں لیکن یہ نا اتفاقی اور عداوتِ باہمی کا گناہ معاف نہ ہو گا۔

الجواب

یہ تمام و کمال شرعِ مطہر سے ضد باندھنا، اور مسلمانوں کو ضرر پہنچانا، اور لوگوں کو صریح ضلالت کی طرف بلانا ہے اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔ متواتر حدیثیں اور ائمۂ سلف و خلف کے اقوال آئے ہیں کہ بدمذہبوں سے میل جول منع ہے اور ان سے دور رہنا واجب۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں ابوداؤد کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

۱؎ مضامین اربعہ ۱۸ ۲؎ مضامین اربعہ ۱۹ ۳؎ روداد دوم صفحہ ۱۴ ۴؎ روداد اول صفحہ ۶۹ ۵؎ مضامین اربعہ ۳۹ ۶؎ مضامین اربعہ صفحہ ۲۶ و ۲۷ و ۳۶ ۷؎ مضامین ۲۷ و ۲۸ ۸؎ روداد اول صفحہ ۳۰ و روداد سال دوم صفحہ ۸ ۱۲ سہ انصاری ندوہ ۱۲ لمعہ آری ندوہ ۱۲ سہ ناظم ندوہ ۱۲ سہ محمد شاہ صدر دوم ندوہ ۱۲ معہ آری ندوہ ۱۲ سہ ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

وان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم زاد ابن
ماجة عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم وعند العقيلى عن انس
رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تجالسوهم
ولا تشاربوهم ولا تؤاكلوهم ولا تناكحوهم زاد ابن حبان عنه لا تصلوا
عليهم ولا تصلوا معهم وللديلمى عن معاذ رضى الله تعالىٰ عنه عن
النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انى برئ منهم وهم برآء منى
جهادهم كجهاد الترك والديلم وللسلفى فى انتخاب حديث القراء
عن الامام جعفر الصادق عن ابى محمد عن ابيه على عن ابيه
الحسين عن ابيه على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنهم انه سمع
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول لابى امامة الباهلى
رضى الله تعالىٰ عنه لا تجالس قدريا ولا مرجئا ولا خارجيا انهم
يكفؤن الدين كما يكفؤ الاناء ويغلون كما غلت اليهود و
النصارىٰ الحديث ولابن عساكر عن انس رضى الله تعالىٰ عنه
عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأيتم صاحب بدعة
فاكفهروا فى وجهه فان الله يبغض كل مبتدع ولا يجوز
احد منهم على الصراط لكن يتهافتون فى النار مثل الجراد و
الذباب ولابى داؤد والحاكم عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه
عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تجالسوا اهل القدر

Marfat.com

وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ۔ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ ابنِ ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس قدر اور بڑھایا کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔ عقیلی نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس نہ بیٹھو ساتھ پانی نہ پیو، ساتھ کھانا نہ کھاؤ، شادی بیاہ نہ کرو۔ ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک و دیلم پر۔ سلفی نے انتخاب حدیث القراء میں امام جعفر صادق سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ امام باقر نے اپنے باپ امام زین العابدین انہوں نے اپنے والد امام حسین انہوں نے اپنے والد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا کہ کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھو یہ لوگ دین کو اوندھا کرتے ہیں جیسے برتن اوندھایا جاتا ہے اور اُبل کر حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے۔ ابنِ عساکر انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے برروُ اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پُل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیڑی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ امام احمد و ابوداؤد و حاکم حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے پاس نہ بیٹھو،

Marfat.com

ولا تفاتحوهم ولاحمد وابی داؤد والترمذی وابن ماجة
عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنہتہم
علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم واکلوہم وشاربوہم
فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ولعنہم علیٰ لسان داؤد
وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون لا والذی
نفسی بیدہ حتی تأطروہم علی الحق اطرا وللترمذی و
ابی داؤد وابن ماجة عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
انہ جاءہ رجل فقال ان فلانا یقرؤ علیک السلام فقال بلغنی
انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرء علیہ السلام و
روی الدارمی عن ابی قلابة وعن الحسن البصری ومحمد
ابن سیرین انہم قالوا لا تجالسوا اہل الاہواء وعن ایوب
قال رانی سعید بن جبیر جلست الی طلق بن حبیب فقال لی الم
ارلک جلست الی طلق بن حبیب لا تجالسہ وعن اسماء بن
عبید قال دخل رجلان من اصحاب الاہواء علی ابن سیرین
فقالا یا ابا بکر نحدثک بحدیث فقال لا قالا فنقرؤ علیک آیة
من کتاب اللہ قال لا لتقومان عنی او لاقوم من قال فخرجا فقال
بعض القوم یا ابا بکر وما کان علیک ان یقرء علیک آیة من
کتاب اللہ قال انی خشیت ان یقرء علیّ آیة فیحرفانہا فیقر

Marfat.com

اوران سے ابتدا بسلام نہ کرو یا انہیں کسی معاملے میں پنچ نہ بناؤ۔ نیز احمد و ابوداؤد و ترمذی
وابن ماجہ حضرت ابن مسعود اور طبرانی حضرتِ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے علماء نے
انہیں منع کیا وہ باز نہ آئے اب یہ علماء ان کے جلسوں میں شریک ہوئے ان کے ساتھ
ہم پیالہ وہم نوالہ رہے تو اللہ عزوجل نے ان کے دل ایک دوسرے پر مارے (یعنی پاس
بیٹھنے سے بدی کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اللہ عزوجل نے داؤد و عیسیٰ
بن مریم کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی۔ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا
قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جبتک انہیں
حق کی طرف خوب نہ جھکا لاؤ۔ ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ بروایتِ نافع حضرتِ عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر کہا فلاں آپکو
سلام کہتا ہے فرمایا مجھے خبر پہنچی کہ اس نے کچھ بدمذہبی ایجاد کی ہے ایسا ہو تو میرا سلام اسے
نہ کہنا۔ دارمی نے ابوقلابہ اور حسن بصری ومحمد بن سیرین سے روایت کی ان سب نے
فرمایا بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو۔ ایوب سختیانی سے روایت کی مجھے سعید بن جبیر نے
طلق بن حبیب کے پاس بیٹھا دیکھا فرمایا کیا میں نے تمہیں طلق کے پاس بیٹھے نہ دیکھا
اس کے پاس نہ بیٹھنا۔ اسمار بن عبید سے روایت کی دو بدمذہب امام ابن سیرین
کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا
چاہتے ہیں فرمایا نہ۔ عرض کی کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھیں فرمایا نہ، یا تو تم اٹھ جاؤ یا میں
چلا جاؤں گا۔ آخر وہ دونوں نکل گئے۔ کسی نے کہا اے ابوبکر آپکا کیا حرج تھا اگر وہ کوئی آیت
قرآن مجید کی پڑھ دیتے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں

Marfat.com

ذلك فى قلبى وعن سلام بن ابى مطيع
ان رجلا من اهل الاهواء قال لايوب يا ابابكر
اسألك عن كلمة قال فولى وهو يشير باصبعه
ولا نصف كلمة واشار لنا سعيد بخنصره اليمنى وعن
كلثوم بن جبير ان رجلا سأل سعيد بن جبير عن شيئ
فلم يجبه فقيل له فقال له ازا يشان وعن ابى جعفر
محمد بن على قال لا تجالسوا اصحاب الخصومات فانهم
الذين يخوضون فى ايات الله قال الامام ابن حجر
المكى فى شرح المشكوٰة تحت حديث ابن عمر لا تقرئه منى السلام
لانا امرنا بمهاجرة اهل البدع اهو فى المرقاة تحت حديث لا تجالسوا اهل
القدر اذ مجالسة الاغيار تجر الى غاية البوار و نهاية الخسار اهو فى غنية
الطالبين لا يكاثر اهل البدع ولا يدانيهم ولا يسلم عليهم لان امامنا احمد بن
حنبل قال من سلم على صاحب بدعة فقد احبه لقول النبى صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم افشوا السلام بينكم تحابوا ولا يجالسهم ولا يقرب
منهم ولا يهنيهم فى الاعياد و اوقات السرور ولا يصلى
عليهم اذا ماتوا و لا يترحم عليهم اذا
ذكروا بل يباينهم و يعاديهم فى الله
عز وجل معتقدا ببطلان مذهب اهل البدعة

Marfat.com

اور میرے دل میں جگہ کرلے۔ سلام بن ابی مطیع سے روایت کی ایک بدمذہب نے ایوب سختیانی سے کہا اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں۔ امام نے فوراً اس سے روگردانی فرمائی اور یہ فرماتے ہوئے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھی چنگلیا سے[1] اشارہ کرکے بتایا۔ کلثوم بن جبر سے روایت کی کسی نے سعید بن جبیر سے کچھ پوچھا امام نے جواب نہ دیا اس کا سبب پوچھا گیا فرمایا منہم ہے (یعنی بدمذہبوں میں کا ہے) امام محمد باقر سے روایت کی کہ فرمایا ان جھگڑالوؤں کے پاس نہ بیٹھو یہی وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن میں فرمایا کہ خدا کی آیتوں میں بیجا خوض کرتے ہیں۔ امام ابن حجر مکی نے شرح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث مذکور کی شرح میں کہ اسے میرا سلام نہ کہنا بیان فرمایا یہ اس لئے کہ ہمیں بدمذہبوں سے قطع کردینے کا حکم ہے۔ مرقاۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو تحریر فرمایا اس لئے کہ غیر مذہب والوں کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی ہلاکی اور کمال زیاں کاری کی طرف کھینچے لے جاتا ہے۔ غنیۃ الطالبین شریف میں ہے، بدمذہبوں کے پاس جاکر ان کی گنتی نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بدمذہب کو سلام کرنا اسے دوست بنانا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہوجاؤ گے بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے۔ عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے۔ مرجائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کیساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے

---

[1] یعنی آدھے پورے سے اشارہ کرکے کہا کہ ایک لفظ کیسا میں آدھا لفظ بھی تجھ سے سننا نہیں چاہتا ۱۲ مترجم

Marfat.com

محتسبا بذلك الثواب الجزيل والاجر الكثير قال وقال فضيل
بن عياض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج
نور الايمان من قلبه واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض
لصاحب بدعة رجوت الله تعالىٰ ان يغفر ذنوبه وان قل
عمله واذا رأيت مبتدعا في طريق فخذ طريقا اخر اه وفي شرعة
الاسلام من سنة السلف الصالح مجانبة اهل البدع فان النبي
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لا تجالسوا اهل الاهواء والبدع
فان لهم عُرّة كعرّة الجرب وقد نهى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
عن مفاتحة القدرية بالسلام وعن عيادة مرضاهم وشهود
موتاهم وعن الاستماع لكلام اهل البدعة فان استطاع انتهارهم
باشد القول واهانتهم بابلغ الهوان فعل ففي الحديث من انتهر
صاحب بدعة ملأ الله تعالىٰ قلبه امنا وايمانا ومن اهان صاحب
بدعة امنه الله تعالىٰ يوم القيمة من الفزع الاكبر اه وفي ارشاد
الساري شرح صحيح البخاري ان هجرة اهل الاهواء والبدع
دائمة على ممر الاوقات ما لم تظهر التوبة والرجوع الى الحق اه
والعبد الضعيف الآن في تاليف رسالة في خصوص هذه المسألة
ستر في فيها ان شاء الله تعالىٰ من دلائل قرآنية وحديثية و
نصوص العلماء ما فيه قرة الاعين وشفاء الصدور فاذا كان هذا
حكم مجالستهم فكيف بصحبتهم وقد قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في الحديث

Marfat.com

اور اس جدائی اور عداوت میں ثواب عظیم و اجرِ کثیر کی امید رکھے۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے۔ اور جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالےٰ اس کے گناہ بخشدے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔ شرعۃ الاسلام میں ہے سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہوں، بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ ان کی بلا کھجلی کی طرح اُڑ کر لگتی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے قدریہ کو ابتداء بہ سلام اور ان کی بیمار پُرسی اور جنازے پر جانا، اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہو سکے انہیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کر سکے انہیں ذلیل کرے کہ حدیث میں ہے جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اس کا دل امن ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اسے روز قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے امان بخشے۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے گمراہوں بدمذہبوں سے ترکِ سلام و کلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جبتک ان کی توبہ اور حق کی طرف پھرنا ظاہر نہ ہو بندہ ضعیف خاص اس مسئلے میں آج کل ایک رسالہ جمع کرنے میں ہے۔ خدا نے چاہا تو عنقریب اس میں قرآن و حدیث و ارشاداتِ ائمہ سے وہ دلائل دیکھو گے جن میں آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی شفاء ہے۔ جب بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہوا تو ان کی محبت کا کیا حال ہوگا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم متواتر حدیث

Marfat.com

المتواتر المرء معمن احب و للنسائی وغیره فی احادیث عدیدة
عن علی وغیره رضی الله تعالیٰ عنهم حلف صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم انه لایحب رجل قوما الا جعل الله معهم وللضیاء و
الطبرانی فی الکبیر عن ابی قرصافة رضی الله تعالیٰ عنه عن
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من احب قوما حشره الله فی
زمرتهم ولابی داؤد والترمذی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ
عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الرجل علیٰ دین خلیله
فلینظر احدکم من یخالل وقد بسطنا تخریجات هٰذه الاحادیث
وما فی بابها فی رسالتنا فیح النسرین بجواب الاسئلة العشرین و
بالجملة فهٰذا المقصد مقصد الشیطان اللعین لیضل به ضعفاء
المسلمین اما الحکم علیه بانه فرض من الله تعالیٰ فتشریع جدید
من عند قائله والحکم باستحالة قبول طاعة واوحصول برکة بدونه
ففریة وتقول علی الله سبحانه وتعالیٰ ثم الشقاق مع المبتدعة
ومعاداتهم ان فرض کونه ذنبا فالجزم بانه لایغفر بل
الحکم بانه لایمکن ان یغفر لانه استثناء من الامکان
خروج واضح عن دائرة السنة والجماعة وولوج
فاضح فی الخروج والاعتزال وانکار صریح للعقائد الحقة
و الآیات القرآنیة قال الله تعالیٰ ویغفرها دون ذٰلک
لمن یشاء وقال الله تعالیٰ ان الله یغفر الذنوب جمیعا

Marfat.com

میں فرماتے ہیں آدمی جس سے محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔ نسائی وغیرہ نے متعدد حدیثوں میں مولےٰ علی وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت کی حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالےٰ اسے ان کے ساتھ کر دے گا۔ ضیا مختارہ اور طبرانی کبیر میں ابو قرصافہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالےٰ اسے انہی کے گروہ میں اٹھائے گا۔ ابوداؤد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو کسی سے دیکھ بھال کر دوستی کرو۔ ہم نے ان حدیثوں اور اس مضمون کی اور احادیث کی روایات بہ تفصیل اپنے رسالہ فیح النسرین بجواب الاسئلۃ العشرین میں ذکر کیں۔ الحاصل یہ مقصدِ ندوہ شیطان لعین کا مقصد ہے کہ اس کے سبب کمزور مسلمانوں کو گمراہ کر دے۔ رہا اسے خدا کی طرف سے فرض ٹھہرانا یہ اس کہنے والے کا اپنے دل سے نئی شریعت نکالنا ہے اور اس کے بغیر کسی طاعت کے قبول کسی برکت کے حصول کو محال بتانا اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنا بہتان اٹھانا ہے۔ پھر بدمذہبوں سے مخالفت و عداوت اگر بالفرض گناہ بھی ہوتی تو یہ یقین کرنا کہ اس کی بخشش نہ ہوگی بلکہ یہ کہنا کہ اس کی بخشش ممکن نہیں کہ قائل نے اسے امکان ہی سے استثناء کیا تھا یہ احاطۂ سنت و جماعت سے صریح نکل جانا اور خارجیوں اور معتزلیوں کے گروہ میں کھلی فضیحت کے ساتھ در آنا۔ سچے عقیدوں اور قرآنِ مجید کی آیتوں کو صاف جھٹلایا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کفر سے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخشدیتا ہے اور فرماتا ہے بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے

Marfat.com

واما حدیث کونوا عباد اللہ اخوانا فمعناہ کما فی عمدۃ القاری وغیرہ اکتسبوا ما تصیرون بہ اخوانا فیرجع الی امر المبتدعۃ بترک البدعۃ وقبول السنۃ لیصیروا بہ اخوان اھل الحق لا ان یبقوا علی بدعاتہم ویؤمر اھل الحق بمؤاخاتہم ان ھذا الا ضلال مبین۔

الحادیۃ عشر

قائل ھذہ المقولۃ ان کل ذنب یمکن ان یغفر الا ھذا کان رجلا صنف رسالۃ فی تجدید معنی ختم النبوۃ ابطل فیہا معنی کون الخاتم اخر الانبیاء وزعم انہ من مخیلات العوام وان لیست فیہ فضیلۃ للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فان التقدم والتاخر الزمانی لیس من الفضل فی شیء فکیف یصح المدح بہ فی قولہ تعالی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وانما معناہ ان نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی بالذات وسائر الانبیاء بالعرض وسلسلۃ ما بالعرض انما تنتہی علی ما بالذات قال فعلی ھذا المعنی لا تختص خاتمیتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالنسبۃ الی الانبیاء السابقین بل ان کان فرضا فی زمنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی اخر فی موضع ما لکانت خاتمیتہ بحالہا قال بل ان ولد بعدہ صلی اللہ

۱؎ سماہا تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس طبعہا اخوہ فی مطبعۃ الصدیقیۃ ببریلی ۱۲ ۲؎ الرسالۃ المذکور ص۲ ۳؎ ایضاً ص۲

۴؎ ایضاً ص۳ ۵؎ ایضاً ص۱۶ ۶؎ ایضاً ص۳۳ - ۱۲

Marfat.com

رہی وہ حدیث کہ اللہ کے بندو سب آپس میں بھائی ہو جاؤ، اس کا مطلب جیسا کہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ارشاد فرمایا یہ ہے کہ وہ بات حاصل کرو جس سے آپس میں بھائی ہو جاؤ، تو حاصل اس کا بدمذہبوں کو حکم فرمانا ہے کہ بدمذہبی چھوڑ کر عقیدۂ اہلِ سنت قبول کریں جس کے سبب اہلِ حق کے بھائی ہو جائیں نہ یہ کہ وہ اپنی بدمذہبیوں پر قائم رہیں اور اہلِ حق کو حکم ہو کہ ان سے بھائی چارہ کر دیں تو بڑی کھلی گمراہی ہے۔

یازدہم

اس مقولے کا قائل کہ نا اتفاقی کے سوا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے ایک شخص تھا جس نے ختمِ نبوت کے نئے معنے تراشنے میں ایک رسالہ لکھا اس میں خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ہونے کو باطل کیا اور کہا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا یا یہ معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے اسی طور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے۔ آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی

لہ جس کا نام تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس رکھا کہ اس کے بھائی نے اپنے مطبع صدیقی بریلی میں چھاپا ۱۲ سہ ۲

رسالہ مذکورہ صہ سہ اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ سہ ایضاً صہ ۲ سہ ایضاً صہ ۳ سہ ایضاً صہ ۱۶ سہ ایضاً صہ ۳۳ - ۱۲

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نبی فرضا لم یخل ذٰلک بالخاتمیۃ المحمدیۃ اصلا فکیف اذا جوز فی عصرہ نبی اٰخر فی طبقۃ اخریٰ من الارض وحداہ علیٰ ذٰلک تصحیح ما زعم فی الرسالۃ المذکورۃ من ان اثر ابن عباس فی کل ارض نبی کنبیکم صحیح مقبول وعلیٰ ظاہرہ محمول والتاویلات التی ذکرہا الائمۃ کالسخاوی والسیوطی والقسطلانی وغیرہم کلہا مردود ومخذول وہو قد طبع رسالتہ ہذہ واشاعہا وردہ علیہ علماء اہل السنۃ والجماعۃ من کل قطر حتی شاع الامر وذاع وملأ الارض والبقاع ثم ان ناظم الندوۃ اثر مقولتہ المنقولۃ سابقا واحتج بہا لمقصد الندوۃ من الاتحاد و اتفاق المذکور[1] وقال فی اٰخرہ لا شک ان مولانا فلانا کان فی ہذا الزمان حکیم الامۃ المحمدیۃ ومقولتہ ہذہ فی اقصیٰ مدارج الاستحسان فما حکم ہذا المادح وذٰلک الممدوح۔

الجواب

اما الممدوح فقد اتیٰ بما لا تغسلہ البحار فان کونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنیٰ اٰخرہم من ضروریات الدین فتجویز نبی جدید بعدہ او معہ کفر بواح وضلال فی الدین قال فی الاشباہ و

[1] روداد دوم ص۹ - ۱۲

Marfat.com

خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اور اسے اس پر باعث اپنی اس بات کا بنانا ہوا جو اس نے اسی رسالے میں زعم کی کہ اثر ابنِ عباس فی کل ارض نبی کنبیکم صحیح و مقبول ہے اور اس سے یہی معنے مراد ہیں جو ظاہر لفظ سے مفہوم ہیں اور تاویلیں جو ائمہ کرام مثلاً سخاوی و سیوطی و قسطلانی وغیرہم نے ذکر کیں سب مردود و نامقبول ہیں اور اس نے اپنا یہ رسالہ چھاپا اور شائع کیا اور اس پر علمائے اہلِ سنت و جماعت نے ہر طرف سے رد کئے یہاں تک کہ یہ معاملہ طشت از بام اور شہر بشہر شہرۂ عام ہوا اب ناظمِ ندوہ نے اس کا وہ پہلا مقولہ نقل کر کے مقصد ندوہ اتحاد و اتفاق مذکور کے لئے حجت بنایا اور اس کے آخر میں کہا[1] اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مولانا اس وقت میں حکیم امتِ محمدیہ تھے۔ یہ مقولہ نہایت قابلِ قدر ہے۔ اس صورت میں اس مداح اور اس ممدوح کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب

ممدوح تو ایسی شناعت کا مرتکب ہوا جو سمندروں کے دھوئے نہ دھلے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنے آخر الانبیاء ہونا ضروریاتِ دین سے ہے تو کسی نئی نبوت کے حضورؐ کے بعد یا حضورؐ کے زمانے میں جائز ماننا کھلا کفر اور دین میں گمراہی ہے۔ اشباہ

[1] روداد دوم ص ۔ ۱۲

Marfat.com

والنظائر اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم
اخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات اهـ واما المادة
فقد كان يكفي لخساره استحسانه تلك المقولة الزائغة الخارجية
المعتزلية فان انضم اليه معرفة ماصدر من الرجل في رسالته
كما هو الظاهر مما شرح في السوال فوصفه بحكيم الامة
المرحومة مستلزم للكفر واشد النكال كما مر مرارا.

الثانية عشر

زعمت الندوة انها تريد ان تبني[1] دار الافتاء يفتي منها
كل من سأل عن عقد او عمل مسلما كان السائل او كافرا وقالت[2]
فان من المستبشع ان يكون المجلس مجلس العلماء وتستهديه
الناس في امر فلا يهدون ومع ذلك فيه خوف المؤاخذة الاخروية
فاذا لم يهد العلماء فمن يهدي وفي[3] ترك الجواب او تاخيره
اطلاق اعنة العوام ليعملوا بما هوته انفسهم ويتركوا سوال العلماء
ومع ذلك قالت[4] لكن من سأل عن المسائل المتنازع فيها الان بين
الفرق الاسلامية فيجاب بمحض السكوت فهل فيه نصح للسنة
او اضرار شديد بها او باهلها.

الجواب

نعم فيه اضرار شديد بالسنة واهلها وقد اعترفت الندوة

---

[1] روداد سال دوم ص۱ [2] ایضاً ص۶۲ [3] ایضاً ص۶۳ [4] ایضاً ص۱ - ۱۲

Marfat.com

والنظائر میں فرمایا جب محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو آخر الانبیاء نہ مانا مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔ رہا وہ مداح اس کی ہلاکی و گمراہی کو یہی بہت ہے کہ اس نے اس گمراہ مقولے خارجی معتزلی کے مذہب کی تحسین کی۔ پھر اس کے ساتھ اگر شخص مذکور کے ان اقوال سے بھی آگاہ تھا جو اس سے رسالہ مذکور میں صادر ہوئے جیسا کہ بیان مشرح سوال سے ظاہر ہے۔ جب تو اسے حکیمِ امتِ مرحومہ کہنا کفر و سخت تر عذاب کا مستلزم ہے جیسا کہ بارہا گزرا۔

دوازدھم

ندوے نے زعم کیا کہ ایک محکمۂ افتاء قائم کیا جائے۔ جو شخص کسی قسم کا سوال ندوے سے کرے اس کا جواب دیا جائے خواہ وہ سوال متعلقۂ احکامِ فقہیہ سے ہو یا عقائد سے سائل مسلمان ہو یا غیر مذہب ولا اور کہا بہت غیر مناسب ہے کہ نائبانِ پیغمبر کی مجلس ہو اور لوگ اس سے کسی امر کی ہدایت چاہیں اور وہاں سے بدلیت نہ کی جائے اور قطع نظر ایک بدنمائی اور بددلی کے مؤاخذۂ اخروی کا بھی خوف ہے جب مجمع علماء ہدایت نہ ہوئی تو اور کون ہدایت کرے انہیں جواب ملے یا دیر ہو جائے تو ان کی طبائع کے لئے دریافت نہ کرنے اور جو جی میں آئے اس پر عمل کرنے کا بہت بڑا حیلہ ہے یہ حالت عوام کو کس قدر مطلق العنانی کا باعث ہو سکتی ہے اور با وصف ان سب باتوں کے کہا مگر جو مسائل اس وقت باعثِ نزاع ہو رہے ہیں ان کے جواب سے سکوت رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس میں مذہب اہلِ سنت کی خیر خواہی ہے یا سنت و اہلِ سنت کو ضرر پہنچانا۔

الجواب

ہاں اس میں سنت و اہلِ سنت کو سخت ضرر پہنچانا ہے۔ ندوہ خود مان رہی ہے کہ

لہ روداد سال دوم صفحہ ۶۰۔ ۲ھ ایضاً صفحہ ۶۲۔ ۳ھ ایضاً صفحہ ۶۳۔ ۴ھ ایضاً صفحہ ۶۰۔ ۵ھ ناظمِ ندوہ ۱۲

Marfat.com

بان ترک الجواب بل تاخیرہ مستبشع ومطلق لعنان العوام وفیہ خوف المؤاخذۃ الاخرویۃ وقد استفاضت الاحادیث المتوعدۃ بالوعید الشدید علیٰ کتمان العلم وقد قال تعالیٰ

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبینہ للناس ولا تکتمونہ فمع ذٰلک الامر بالسکوت عن جواب ما خالفت فیہ المبتدعۃ لیس الا لان عقائد اھل السنۃ لیست عند الندوۃ من العلم ولا الارشاد الیہا ھدایۃ. او انہا مخصوصۃ بزعمہا من الاحادیث والآیۃ. او انہا لا تبالی بما اعتقد العوام فی تلک المعارک. ولا تکثرت باطلاق اعنتہم فیما ھنالک. وعلیٰ کل فلا شک انہا قد استخفت بمذھب اھل السنۃ و الجماعۃ فی قصدھا ذٰلک.

الثالثۃ عشر

حیث ان الندوۃ حشرۃ الاوباش وعظمت شانہا. ورفعت مکانہا. لم تلبث ان اجازت خطباءھا لیخطبوا علیٰ رؤس الحضار. و یکتبوا رسائل تطبع و تشاع فی الاسفار. فہل کان یجوز لہا ذٰلک مع علم ما ھم فیہ من سوء المسالک. مع ما قررت فی ضوابطہا ان لا ینکر احد علی احد قولا.

لہ روداد سال اول ص۶۴ - ۱۲

Marfat.com

جواب نہ دینا بلکہ دیر لگانا ناپسند و ناگوار اور مطلق العنانی عوام کا باعث اور اس میں خوفِ مواخذۂ آخرت ہے اور بلاشبہ وہ حدیثیں حدِ شہرت کو پہنچ چکیں جن میں علم چھپانے پر سخت وعید سے تہدید ہے اور خود حضرت عزت جلالہ فرماتا ہے۔ جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب دی گئی کہ ضرور ضرور اسے صاف بیان کروگے لوگوں سے اور نہ چھپاؤ گے۔ تو باوجود اس کے ان باتوں کے جواب سے خاموشی کا حکم دینا جن میں بدمذہبوں کی نزاع ہے صرف اسی بنا پر ہے کہ اہلِ سنت کے عقیدے ندوے کے نزدیک علم میں داخل نہیں نہ ان کا بتانا ہدایت اور انہیں نہ وہ حدیثیں شامل نہ یہ آیت اور ندوے کو کچھ پرواہ نہیں۔ عوام ان معرکوں میں جو چاہیں عقیدہ رکھیں ان مواقع میں وہ مطلق العنان ہو جائیں تو ندوے کی بلا سے بہرحال اس میں شک نہیں کہ ندوے نے اپنے اس قرارداد میں مذہبِ اہلِ سنت کو خفیف ٹھہرایا۔

سیزدہم

جب ندوے نے ہرگونہ اوباش جوڑے اور ان کی شان بڑھائی۔ اور ان کی جگہ بلند ٹھہرائی تو چھوٹتے ہی ان کے لیکچراروں کو اجازت دی کہ جلسے میں برملا لیکچر سنائیں اور رسالے لکھیں کہ چھاپ کر کتابوں میں شائع کئے جائیں تو کیا یہ بات اسے روا تھی۔ حالانکہ ندوے پر ان کی بدراہی آشکارا تھی۔ باآنکہ قواعدِ ندوہ[1] میں یہ بات قرار پا چکی کہ مجلس میں کسی قسم کی رد و قدح نہ ہو۔

---

[1] روداد سال اول ص۶۴ - ۱۲ [2] ناظم و جملہ اراکین انتظامی ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

لاولاکرامۃ ما اصابت الندوۃ فی ما فعلت۔ ولانصحت الغنم اذا الذئب ولّت۔ وقد قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وسد الامر الیٰ غیر اھلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ وفی حدیث عنہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من استعمل رجلا من عصابۃ و فیھم من ھو ارضی للّٰہ منہ فقد خان اللّٰہ ورسولہ والمؤمنین اخرجہ الحاکم وابن عدی والعقیلی والطبرانی والخطیب عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فاذا کان ھٰذا فی استعمال من کان غیرہ ارضی فکیف بمن لیس للّٰہ فی استعمالہ رضی۔ وروی الامام احمد عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الدجال اخوف علیٰ امتی من الدجال الائمۃ المضلون ولابن عدی والدیلمی عن ابی امامۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم رب عابد جاھل عالم فاجر فاحذروا الجھال من العباد والفجار من العلماء و لابی نعیم فی الحلیۃ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سیکون فی اٰخر الزمان دیدان القراء فمن ادرک ذلک الزمان فلیتعوذ باللّٰہ منہم و للحاکم فی تاریخہ عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ویل لامتی من علماء السوء

Marfat.com

الجواب

نہ اس امر کی اجازت ، نہ ندوے کے لئے آؤ بھگت ، نہ وہ اس کام میں حق پر چلے ، نہ اس نے بھیڑوں کی خیر خواہی کی ، جب کہ بھیڑوں کو سرداری دی ۔ اور بلاشبہ حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کام نا اہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت آنے کی راہ دیکھ ۔ یہ حدیث بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ایک اور حدیث میں ہے جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے ، بے شک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی ۔ یہ حدیث حاکم و ابن عدی و عقیلی و طبرانی و خطیب نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ۔ تو جب یہ حکم اس کے باب میں ہے کہ دوسرا اس سے زیادہ پسندیدہ و گزیں ۔ تو اس کا کیا پوچھنا جسے کام پر مقرر کرنے میں اللہ عزوجل کی رضا اصلاً نہیں ۔ امام احمد ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر دجّال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنیوالے پیشوا ابن عدی و دیلمی ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہت عابد جاہل ہوں گے اور بہت عالم تباہ کار تو جاہل عابدوں اور تباکار عالموں سے بچو ۔ ابونعیم حلیہ میں انہی سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ ملّانے ہونگے جیسے کیڑے[1] جو وہ زمانہ پائے ان سے اللہ کی پناہ مانگے ۔ حاکم تاریخ میں انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بُرے عالموں سے امت کی خرابی ہے ۔

[1] یہاں خدا کے یہاں ذلیل بے عزت یا تباہ کار مفسد کہ جس چیز میں پڑیں تباہ کر دیں ۔ ۱۲ مترجم

Marfat.com

ولاحمد وابن عدی عن عمرو للطبرانی فی الکبیر
والبزاز عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علیٰ امتی
کل منافق علیم اللسان واما ما قررت فی ضوابطہا فامر بتقریر
المنکر ونہی عن انکار المفترض المقرر ففیہ مضادۃ بینۃ
لاحکام العزیز الاکبر۔ فیا عجبا لہا تسترعی الذباب وتمنع
الدفاع ما انصحہا للغنم۔

الرّابعۃ عشر

وقعت من الندوۃ فی الکتب والخطب اشیاء کثیرۃ نعرض بعضہا
علیٰ وجہ الانموذج۔ استفادۃ لاحکامہا عند الشرع الابلج۔ قال
الولید[1] من کبراء اعضاء الندوۃ ان الحنفی والشافعی
والمالکی وغیرہم علیٰ کل منہم یلزم الکفر عند الآخرین
فان شیئا یحلہ فریق ویحرمہ آخر وتحریم الحلال وعکسہ کلاہما
کفر وقال بکر[2] منہم ان ہٰذہ المذاہب الاربعۃ مختلفۃ اختلافا
شدیدا عقیدۃ وعملا فان نظرا الیٰ ان معتقد منع الفرض
او حلۃ الحرام ما حکمہ بالنظر الیٰ اعتقادنا یظہر حکم
شدید لا یبقی بہ بین المذاہب الاربعۃ مشارکۃ فی الاسلام ایضًا ؟

---

[1] مضامین اربعۃ ص ۱۷ و ۱۸ - ۱۲ [2] روداد سال دوم ص - ۱۲

Marfat.com

احمد وابن عدی امیر المؤمنین عمر اور طبرانی کبیر میں اور بزار حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی ہو اور وہ جو ندوے نے اپنے قواعد میں قرار دیا وہ گناہ کے برقرار رکھنے کا حکم دینا، اور اس کے انکار سے جس کی فرضیت شرع میں قرار پا چکی روکنا ہے تو اس میں حضرت عزت عزوجل کے احکام سے صریح ضد باندھنا ہے۔ واہ ری انوکھی ندوہ بھیڑیوں کو چوپانی دے اور انہیں دفع کرنے سے منع کرے۔ بھلی خیر خواہ ہے بکریوں کی۔

چہاردہم

ندوے سے اس کی کتابوں اور لکچروں میں بہت باتیں واقع ہوئیں جن کا بعض بطور نمونہ گزارش ہے کہ شرعِ روشن کے نزدیک ان کا حکم جاننے کی خواہش ہے۔ ندوے کے بڑے اراکین میں سے ولید[1] کہتا ہے کہ حنفی شافعی مالکی وغیرہم میں ہر ایک پر دوسرے کے مذہب سے کفر لازم کیونکہ ایک چیز جو ایک فریق کے نزدیک حلال ہے اسی کو دوسرا فریق حرام کہتا ہے اور حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنا دونوں باتیں کفر ہیں۔ اور انہی میں سے بکر[2] کہتا ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں فریق میں بہت کچھ اختلاف ہے بلحاظِ عمل اور اعتقاد دونوں کے کس قدر فرق ہے۔ اگر اس پر خیال کیا جائے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنے والا اور حرام کو حلال جاننے والا ہمارے عقائد کی رُو سے کیسا ہے تو ایسا سخت حکم نکلے گا کہ ان چاروں گروہ میں اسلامی شرکت بھی نہ رہیگی۔

---

[1] مضامین اربعہ ص۱۷ و ص۱۸۔ ۱۲ [2] روداد سال دوم ص۱۔ ۱۲ عفی آری ندوہ ۱۲ عفی ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

لقد کذبا و اهانا ائمۃ الدین حقا معاذ اللہ لیس فیہم اختلاف عقائد ولا علی احد منہم بقول اخر لزوم الکفر عائد. ماھذا الا وسوسۃ شیطانیۃ فان الخلاف فی التحلیل و التحریم انما یجیئ بلزوم الکفر اذا کانت الحلۃ والحرمۃ قطعیتین یقینیتین اما مجتہدات ائمۃ الدین فلا طعن فیہا علی احد منہم بل کل مثاب ماجور للمصیب اجران وللمخطئ اجر اما دریا ان الخلاف الاجتہادی کان بین الخلفاء الاربعۃ ایضا رضی اللہ تعالی عنہم فعلیہم ایضا یلزم عند بکر و الولید۔ ذلک الحکم الرجس النجس الخبیث الطرید۔ نعوذ باللہ من کلمات الضلالۃ۔

الخامسۃ عشر

قال الولید ایضا المسلمون و ان کانوا علی مائۃ فرق من کان منہم اتقی للہ فہو الاکرم عند اللہ من ای فرق الاسلام کان۔

الجوا

کذب الولید. وافتری علی اللہ الملک المجید. الفرق الاسلامیۃ ماخلا اہل السنۃ والجماعۃ کلہم اہل البدع والہوی، وما للمبتدع وللتقوی۔ فانہ ان صلی وصام واجتنب الزنا والربا فلا یصیر بذلک

لہ مضامین اربعہ ص۱۹ - ۱۲

Marfat.com

الجواب

ولید وبکر بے شک جھوٹے ہیں۔ ان دونوں نے ائمۂ دین کی کامل توہین کی معاذ اللہ نہ چاروں مذاہب میں اختلافِ عقائد ہے نہ ایک پر دوسرے کے قول وعقیدے سے لزومِ کفر عائد ہے۔ یہ نرا شیطانی وسوسہ ہے۔ حلال وحرام میں خلاف پر لزومِ کفر اس وقت آتا ہے جب وہ حلت وحرمت قطعی یقینی ہوں۔ ائمۂ دین کے اجتہادیات میں کسی امام پر طعن بھی نہیں بلکہ سب کے لئے ثواب واجر ہے۔

جس نے ٹھیک حکم پا لیا اسے دوہرا اجر اور جس کی نظر چوک گئی اسے اکہرا کیا ان دونوں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ اجتہادی اختلاف تو خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں بھی تھا۔ تو بکر و ولید کے نزدیک ان پر بھی وہی نجس ناپاک گندا مردود حکم لازم آئے گا؛ گمراہی کی باتوں سے خدا کی پناہ۔

پانزدہم

نیز ولید کہتا ہے کہ ہر فرقے کے مسلمان ان میں مذہب چاہے ایک نہیں سو ہوں ان میں جو زیادہ تقوے رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو۔

الجواب

ولید جھوٹا ہے۔ اللہ عزوجل پر افتراء کرتا ہے۔ اسلامی فرقوں میں اہل سنت وجماعت کے سوا سب بدمذہب وگمراہ ہیں۔ بدمذہب کو تقوے سے کیا علاقہ؛ وہ اگر نماز روزہ کئے گئے زنا و ربا سے بچتے رہے تو اتنی بات سے متقی ستھرے نہیں ہو سکتے کہ

لہ مضامین اربعہ ص ۱۹ - ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

من اهل التقی والنقی۔ فان فسق عقیدته اشد واخبث من
الوف مؤلفة من الزنا والزنا۔ اخرج ابونعیم فی الحلیة
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیه وسلم اهل البدع شر الخلق والخلیقة واخرج الدارقطنی
وابوحاتم الخزاعی فی جزئه عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اهل
البدع کلاب اهل النار ولابن ماجة والبیهقی عن حذیفة رضی
اللہ تعالیٰ عنه قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لایقبل
اللہ لصاحب بدعة صلاة ولاصوما ولاصدقة ولاحجا ولا
عمرة ولاجهادا ولاصرفا ولاعدلا یخرج من الاسلام کما تخرج
الشعرة من العجین واخرج ابن الجوزی عن انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لوان صاحب بدعة
مکذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن والمقام لم ینظر
اللہ فی شیء من امره حتی یدخله جهنم وفی غنیة المستملی شرح
منیة المصلی المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وهو اشد من
الفسق من حیث العمل اما علم الولید البلیدان من الفرق الاسلامیة
مزیدین بسبب ابی بکر وعمر وعثمان ولعنهم ومنهم من یتدین
بتفسیق علی وحسن وحسین واکفارهم افهؤلاء الضالون لوصاموا
وصلوا واجتنبوا الزنا والربا یکونوا اکرم عند اللہ تعالیٰ فتفسل اعمالهم

Marfat.com

کہ ان کے عقیدے کا فسق ہزاراں ہزار زنا و ربا سے سخت تر و نجس تر ہے۔ ابو نعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں بدمذہب سارے جہان سے بدتر ہیں بہائم سے بدتر ہیں۔ دارقطنی اور ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ابن ماجہ و بیہقی حذیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالٰے کسی بدمذہب کی نہ نماز قبول کرے نہ روزہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض، بدمذہب اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔ ابن جوزی انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی بدمذہب مسئلۂ تقدیر کو جھٹلانے والا حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالبِ ثوابِ خدا رہے اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈالے۔ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے بدمذہب عقیدے کا فاسق ہے اور وہ عمل کے فسق سے بدتر ہے۔ کیا ولید احمق یہ نہیں جانتا کہ اسلامی فرقوں میں وہ بھی ہیں جن کا مذہب ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم کو گالیاں دینا لعنتیں کرنا ہے وہ بھی ہیں جن کا دین علی مرتضٰی و حسنِ مجتبٰی و حسین شہیدِ کربلا کو فاسق و کافر کہنا ہے کیا یہ گمراہ لوگ نماز روزہ کریں اور زنا و ربا سے بچیں تو اللہ تعالٰے کے نزدیک بڑی عزت و مرتبت والے ہو جائیں گے

کیا ان کے اعمال ان کے عقیدوں کی نجاستیں دھو جائیں گے؟

Marfat.com

خبث عقائدهم كلا و الله ثم كلا بالجملة فلا ريب ان الوليد منحل العقيدة فاسد الدين۔

السادسة عشر

ايضا يقول الوليد معاملات الله لا تباين معاملات الدنيا فان الدنيا انموذج الاخرى فبمقايسة المعاملات الدينية بالدنيوية يتيسر فهم ان الفرق الاسلامية التى بلغت ثلثا و سبعين ايتها على الحق و ايتها على الباطل ايتها مهتدية و ايتها ضالة لا يتهيأ رضى الله و لا يتهيأ سخطه ليتامل ان السلطنة البرطانية النصرانية كم من خلف في ملل رعاياها و مذاهبهم ثم هم جميعا للسلطنة رعايا مطيعون غير باغين و السلطنة ايضا ما عدتهم من الباغين و لا لاحكامها من المنكرين بل علمت انهم كلهم مطيعون لها فهى تنظر اليهم جميعا بنظر سواء۔

الجواب

هنالك هتك الوليد حجابه۔ و القى عن وجه الالحاد جلبابه۔ فقد اثبت ان الفرق الاسلامية الثلاثة و السبعين كلها عند الله على الحق و الهدى و الله تعالى ينظر اليهم جميعا بنظر سواء۔ كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا يا سبحان الله ابو بكر و عمر و عثمان و علی و الحسن و الحسين رضى الله تعالى عنهم من اعتقد انهم اولياء الرحمٰن

لہ مضامین اربعہ ص ۲۱ و ۲۲ - ۱۲

Marfat.com

یوں نہیں خدا کی قسم یوں نہیں۔ الحاصل اصلا شبہ نہیں کہ ولید کے دل سے عقیدہ حق کی گرہ کھلی ہوئی ہے۔ ولید کا دین تباہ ہے۔

شانزدہم

نیز ولید کہتا ہے اللہ کے معاملات کوئی نرالے معاملات نہیں ہیں۔ دنیا آخرت کا نمونہ ہے۔ دنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کر کے بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے سینکڑوں فرقوں میں سے حق پر کون ہے ناحق پر کون گمراہ کون ہے۔ راہِ راست پر کون۔ خدا کس سے راضی ہے کس سے ناراض مقامِ غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب میں کس قدر اختلافات ہیں۔ ان میں سب کے سب گورنمنٹ کے مطیع رعایا ہیں باغی ہرگز نہیں گورنمنٹ نے بھی ان میں کسی کو اپنا باغی قرار نہیں دیا نہ اپنے احکام کا منکر سمجھا بلکہ سب کو اپنا مطیع خیال کر کے سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے۔

الجواب

یہاں ولید نے اپنا پردہ چاک کیا اور اپنے الحاد کے منہ سے نقاب اٹھا دیا وہ جماتا ہے کہ اسلام کے تہتر فرقے سب اللہ تعالےٰ کے نزدیک حق و ہدایت پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے کیا بڑا بول نکلتا ہے ان کے منہ سے۔ یہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔ اللہ کے لئے پاکی ہے۔ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حسن و حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو جو محبوبِ خدا

لہ مضامین اربعہ ص ۲۱ و ۱۲ - ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

وتيجان روس الصفوة والعرفان ومن زعم انهم معاذ الله ظلمة كفرة فجرة من اهل النيران ۔ كانا جميعا عند الله على الحق والهدى ۔ والله عنهما راض على السواء ۔ هٰذه كلمة ملعونة لا يتفوه بها احد من المسلمين ۔ ما اطرف اثبات الوليد ۔ مرامه الطريد ۔ اذ سوى سلطنة كافرة برب العالمين ۔ لا ريب ان الوليد البليد ملحد زنديق عديم الدين ۔

السابعة عشر

بناء على هفواته هٰذه يستهجن الوليد نسبة شئ من الفرق الى ضلال او نارية ويقول[1] من الظلم المظلم هٰهنا ان المسلمين ان فرضوا على مائة فرق ففرقة منهم ان لم يكفرها تسعة وتسعون فلا بد من ان يفسقوها او يضللوها ۔

الجواب

الوليد بنفسه فى ظلمات ضلال مبين حيث يجعل تفسيق المبتدعين وتضليلهم من الظلم المظلم لا ريب ان كل فرقة ماعدا اهل السنة والجماعة فهى ضالة فاسقة مبتدعة نارية على هٰذا مضى اهل الحق طرا من لدن الصحابة العظام والائمة الكرام والعلماء الاعلام الى يومنا هٰذا وقد نص سيدنا رسول الله المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم فى احاديث عديدة مستفيضة ان تفترق

---

[1] مضامين اربعه ص ۲۰ ۔ ۱۲

Marfat.com

وسرتاج اولیاء و اصفیا مانے۔ اور جو معاذ اللہ انہیں ظالم کافر دوزخی فاجر جانے اللہ کے نزدیک دونوں حق و ہدایت پر اللہ کی رضا دونوں کے لئے یکساں برابر ایسا ملعون کلمہ کسی مسلمان کے کہنے کا نہیں ولید نے اپنے مردود مقصود کا کیا نادر ثبوت دیا کہ ایک کافر گورنمنٹ کو رب العالمین سے برابر کیا۔ بیشک ولید بلید ملحد دہریہ بے دین ہے۔

ہفدہم

اپنی انہیں خرافات کی بنا پر ولید ان میں کسی فرقے کو گمراہ یا دوزخی کہنا بُرا جانتا اور کہتا ہے[1] یہاں تو یہ اندھیر ہو رہا ہے کہ اگر اسلام کے سَو فرقے فرض کرو۔ ایک فرقے کو تنا نوے فرقے تکفیر نہیں تو تفسیق یا تضلیل ضرور کرتے ہیں۔

الجواب

ولید خود کھلی گمراہی کے اندھیر میں ہے کہ بدمذہبوں کو فاسق و گمراہ کہنا اندھیر جانتا ہے۔ بے شک اہلِ سنت کے سوا جتنے فرقے ہیں سب گمراہ فاسق بدمذہب ناری ہیں۔ تمام اہلِ حق صحابۂ عظام و ائمۂ کرام و علمائے اعلام سے آج تک اسی عقیدے پر گزرے اور ہمارے آقا اللہ عزوجل کے چنے ہوئے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ میری امت

[1] مضامین اربعہ ص۳ - ۱۲

Marfat.com

امتی علیٰ ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ ما انا علیہ واصحابی ولابن ماجۃ عن انس واحمد والطبرانی عن معٰویۃ وعبد بن حمید عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کلھا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ۔

الثامنۃ عشر

وایضا بناء علیھا یزعم الولید[1] ان نسبۃ مؤمن ما الیٰ شرک وبدعۃ من کبار الذنوب عندنا۔

الجواب

اما الشرک فلا یجوز نسبتہ الیٰ مؤمن واما البدعۃ فمن الفرض القطعی الیقینی الاجماعی ان نعتقد کل فرقۃ سوی اھل السنۃ والجماعۃ مبتدعۃ والولید حرم الفرض القطعی فبقولہ لزمہ الکفر الذی کان یرید الزامہ اباحنیفۃ والشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وبالجملۃ سلب الابتداع من جمیع اھل القبلۃ لیس من عقائد اھل السنۃ فقائلہ وقابلہ والمرتضی لہ کلھم خارجون عن اھل السنۃ والجماعۃ۔

التاسعۃ عشر

وایضا یقول الولید[2] ان کل من یعتقد باللہ ورسولہ فینبغی لنا ان نعظمہ۔ وکل من تکلم[3] بکلمۃ الاسلام طوعا فای قدر اھنتموہ[5] فانما

---

[1] ندوے کی پہلی برکت ص۱۳۔ ۱۲ [2] مضامین اربعہ ص۲۸، ۱۲ [3] ایضا ص۱۶۔ ۱۲

Marfat.com

بہتر فرقے ہو جائے گی وہ سب دوزخی ہیں سوا ایک کے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ابنِ ماجہ حضرتِ انس اور احمد وطبرانی حضرت امیر معٰویہ اور عبد بن حمید حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سب فرقے جہنمی ہیں سوا ایک کے کہ وہ جماعت ہے۔

ہیجدہم

نیز اسی بنا پر ولید[1] کہتا ہے ہم کسی مومن کو مشرک اور بدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہیں۔

الجوا

شرک کی نسبت تو کسی مسلمان کی طرف جائز نہیں۔ رہی بدعت اس کا حال یہ کہ ہم پر یہ اعتقاد بالاجماع فرض یقینی قطعی کہ اہلِ سنت وجماعت کے سوا ہر فرقہ بدعتی ہے ولید نے فرض قطعی کو حرام بنایا تو اسی کے منہ اس پر وہ کفر لازم آیا جسے ابوحنیفہ و شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہما پر لازم کرنا چاہتا تھا۔ الحاصل تمام اہلِ قبلہ سے بدعتی ہونے کی نفی اہلِ سنت کا عقیدہ نہیں تو اس کے کہنے والے ماننے والے پسند کرنے والے سب اہلِ سنت وجماعت سے خارج ہیں۔

نوزدہم

نیز ولید کہتا[2] ہے ہمیں یہ چاہیئے کہ جو اللہ و رسول کے ماننے والے ہوں انکی عظمت کرنا اور جو[3] بلا اکراہ اللہ کو ایک اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ کہتا ہے تو جس قدر اسکی اہانت کیجاتی ہے

---

[1] ندوے کی پہلی برکت ص۳ ۱۲ [2] مضامینِ اربعہ ص۳۸ ۱۲ [3] ایضاً ص۱۶ ۱۲

[4] آری ندوہ ۱۲ [5] آری وامانت اللہ صدر سوم وناظم وغیرہ اراکینِ ندوہ ۱۲ [6] آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

اهنتم الله ورسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

الجوا

کذب البلید البعید اهانة المبتدع واجبة شرعا و قد تقدم من الاحادیث ما فیه کفایة وسمعت کلام شرح المقاصد ان حکم المبتدع البغض والاهانة وقد نص علماؤنا فی باب الامامة معللین لکراهة امامة الفاسق ولوعالما انه تجب اهانته شرعا فلا یعظم بتقدیمه للامامة کما فی مراقی الفلاح للعلامة الشرنبلالی وفی حاشیة الکنز للعلامة السید ابی السعود الازهری وفی حاشیة الدر للعلامة السید الطحطاوی اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمه تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعا۔

العشرون

وایضا یزعم الولید ان کل احد مکلف بفهمه ومحال ان یعلم حقیقة الحال فی کل شیئ الا الله تعالیٰ فاذا کان الرجل یظن طاعة الله تعالیٰ و رسوله دیانة نظنه خلاف الحق فماذا یضره ظننا۔

الجوا

کذب السحیق کل احد مکلف باتباع العقائد الحقة الصادقة السنیّة السنّیة ولا یعذر احد بخطأ فکره فیها والله علیم بحقیقة الامر

لہ مضامین اربعہ ص۲۱ ۱۲

Marfat.com

وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت ہے۔

الجواب

احمق مردود جھوٹا ہے بدمذہب کی اہانت شرعاً واجب ہے وہ حدیثیں اوپر گزریں جن میں کفایت ہے۔ شرح مقاصد کا کلام سن چکے کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اور اسکی اہانت کرنا ہے ہمارے علماء باب امامت میں اس مسئلے کی دلیل میں کہ فاسق کی امامت مکروہ ہے اگرچہ عالم ہو تصریح فرماتے ہیں کہ اس کی اہانت شرعاً واجب ہے تو امام بنا کر اسکی تعظیم نہ کی جائیگی جیسا کہ مراقی الفلاح علامہ شرنبلانی وحاشیۂ کنز تصنیف علامہ سید ابوالسعود ازہری وحاشیۂ درمختار تالیف علامہ سید طحطاوی میں ہے کہ فاسق اگرچہ سب حاضرین سے علم میں زائد ہو آگے نہ کیا جائے کہ اسے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔

دستم

نیز دلیدہ کہتا ہے[1] ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے اور ہر امر میں حقیقۃ الحال خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا اور وہ شخص خدا و رسول کی اطاعت دیانۃً اس میں سمجھتا ہے جس کو ہم خلافِ حق خیال کرتے ہیں تو ہمارا خلافِ حق سمجھنا دوسرے کے حق میں کیا ضرر پہنچا سکتا ہے۔

الجواب

مردود جھوٹا ہے ہر شخص اس پر مکلف ہے کہ ٹھیک سچے روشن عقائدِ اہلِ سنت کی پیروی کرے کوئی ان میں اپنی خطائے فکر پر معذور نہ ٹھہرے گا۔ اللہ ہر باب میں حقیقتِ حال جانتا ہے۔

---

[1] مضامین اربعہ ص۲۱ ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

فی کل باب ونحن علمنا باعلامه تعالیٰ وتوفیقه علما لاتحوم حومہ اوہام ولاظنون ان الحق الناصع ھوما نحن علیه والباطل الصریح ما علیه المبتدعون علیٰ ھٰذا اجماع الامۃ من لدن سادا تنا الصحابۃ العظام ومن فارق الجماعۃ فقد خلع من عنقه ربقۃ الاسلام۔ نعم ھٰذا انما ھو فی الفقہیات المجتہد فیہا بین ائمۃ الاجتہاد الکرام۔ ثم ایضا لایصح اطلاق ان کل احد مکلف بفہمه وانما ذٰلك للمجتہد واما المقلد فمکلف من اللّٰه باتباع امام۔

الحادیۃ والعشرون

یقول عفی عنہ ومنہم ان کل امر قطعی الثبوت عن المرشد الکامل یعنی به النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم عقدا کان اوعملا فان اھل السنۃ و الشیعۃ یعنی الرفضۃ کلہم متفقون علیه محبۃ الآل والصحابۃ دیدن الکل واتباعہم دعوی الکل فعلام ھٰذا النزاع والتلاحی الام اوصلوا الخطب بجعل امور خفیفۃ جبلا ثقیلا لاحاجۃ الیٰ فصل شیٔ عن ھٰذہ النزاعات

الجواب

عمر ورد فی قولہ ھٰذا علیٰ عقائد اھل السنۃ صریحا فان کل صبی سنی یعلم ان الرفضۃ لایحبون الاصحاب ولایدعون اتباعہم بل ھم اعداء لہم ومخالفوھم وشاتموھم فھٰذان کذبان جلیان لایخفیان علی الصبیان

لہ روداد سال اول ص۶۳ ۱۲

Marfat.com

اور اللہ کے بتانے اور اس کی توفیق سے ہم نے جا مادہ جاننا جس کے گرد وہم وگمان کو بار نہیں کہ خالص حق وہی ہے جس پر ہم ہیں اور صریح باطل وہ ہے جس پر بدمذہب ہیں۔ اسی پر ہمارے سرداروں صحابہ کرام کے وقت سے برابر اجماعِ امت رہا ہے۔ اور جو جماعت سے جدا چلے اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔ ہاں یہ بات فقہی مسائلِ اجتہادیہ میں ہے جن میں حضرات ائمہ مجتہدین کا باہم اختلاف ہے اور وہاں بھی مطلقاً یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے۔ یہ تو خاص مجتہد کے لئے ہے۔ رہا مقلد اسے اللہ کی طرف سے یہی حکم ہے کہ کسی امام کی پیروی کرے۔

بست ویکم

اراکین ندوہ میں سے عمر[1] کہتا ہے کہ سنی شیعہ (یعنی رافضی) وہ امور جو مرشدِ کامل (یعنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے قطعی الثبوت ہیں عقائد سے لے کر عملیات تک ان سب میں سب کا اتفاق محبت آل واصحاب سب کا شیوہ ان کی پیروی کا سب کو دعوے پھر یہ جھگڑا اور تُو تُو مَیں مَیں کیسی؟ ذرا ذرا باتوں کو پہاڑ بنا کر کہاں تک نوبت پہنچائی ہے نہ ان کے فیصلے کی کوئی ضرورت۔

الجواب

عمر نے اس قول میں عقائدِ اہلِ سنت کا صریح رد کر دیا۔ اہلِ سنت کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ رافضی محبِ صحابہ نہیں نہ ان کی پیروی کا دعوے رکھیں بلکہ ان کے دشمن ان کے مخالف انہیں گالیاں دینے والے ہیں تو یہ دو جھوٹ تو ایسے ہیں کہ بچوں پر بھی مخفی نہیں

---

[1] روداد سال اول صـ۶۲ ۔ ۱۲ [2] حقانی ندوہ ۱۲

Marfat.com

ثم اذا زعم ان کل قطعی فالفریقان متفقان علیه فقد اتضح ان کل ما اختلف فیه اهل السنة والروافض فلیس بقطعی الثبوت فلم یکن امامة الصدیق ولا الفاروق ولا ذی النورین ولا کونهم مبشرین بالجنة بل ولا نفس اسلامهم قطعی الثبوت ولا کون القدر خیره وشره من الله تعالیٰ ولا عدم وجوب شیئ علیه جل وعلا ولا فوز المسلمین یوم القیٰمة برؤیته سبحٰنه و تعالیٰ قطعی الثبوت فان الرفضة تخالف فی کل ذٰلک دع عنک هٰذه لم یبق کون القرآن العظیم تامّا کاملا محفوظا قطعی الثبوت فان الشیعة تخالف فیه ایضا وتزعم انه ناقص وتسمیه الدیباض العثمانی فلم یبق شیئ من الدین والایمان والمذهب والملة قطعی الثبوت انا لله وانا الیه راجعون ثم جعل امثال هذه المسائل العظام التی علیها مدار المذهب والایمان جمیعا امورًا خفیفة وفصل القول فیها لغوا وعبثا ورد الضلّال فیها خصاما و تلاحیا استخفاف صریح بالمذهب والدین یبلغ امره الیٰ لزوم الکفر والعیاذ بالله رب العٰلمین۔

الثانیة والعشرون

زعم[1] مخلد منهم لاحداث الاتحاد والوداد ورفع النزاع بین اهل السنة والاهواء جمیعا الذی هو اعظم مقاصد الندوة انه یلزم الآن علیٰ جمیع اهل القبلة وکلمتنا الاسلام ان یستردّ وا ادعاویهم۔

---

[1] روداد سال اول ص ۱۰۹ ۱۲

Marfat.com

پھر جب یہ بک دیا کہ جتنی باتیں قطعی الثبوت ہیں ان میں دونوں فریق کا اتفاق ہے تو صاف واضح ہوا کہ جن باتوں میں سنّیوں رافضیوں کا اختلاف ہے ان کا ثبوت قطعی نہیں تو ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا خلیفۂ برحق ہونا جنتی ہونا بلکہ مسلمان ہی ہونا کچھ قطعی الثبوت نہ رہا۔ تقدیر کی بھلائی برائی سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا اللہ تعالےٰ پر کوئی چیز واجب نہ ہونا، قیامت میں مسلمانوں کو خدا کا دیدار ملنا کچھ قطعی الثبوت نہ رہا کہ رافضی ان سب باتوں میں خلاف کرتے ہیں یہ سب درکنار خود قرآنِ عظیم کا تام و کامل و محفوظ ہونا قطعی الثبوت نہ رہا کہ شیعہ اس میں بھی خلاف کرتے اور اسے ناقص بتاتے اور بیاضِ عثمانی نام رکھتے ہیں اب دین، ایمان، مذہب، ملت کچھ قطعی الثبوت نہ رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر ایسے بھاری خلافوں کو جن پر مذہب و ایمان سب کا دارو مدار ہے ذرا ذرا سی بات کہنا اور ان کا فیصلہ فضول و عبث جاننا اور ان میں رد گمراہاں کو جھگڑا اور تُو تُو مَیں مَیں ٹھہرانا دین اور مذہب کی کھلی توہین ہے جس کی حد لزومِ کفر تک پہنچتی ہے اللہ رب العالمین کی پناہ۔

بست و دوم

سنّیوں اور بدمذہب سب میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے اور نزاع اُٹھا دینے کے لئے جو ندوے کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ اراکینِ ندوہ میں سے مخلد[1] کہتا ہے اس وقت

لازم ہے کہ جملہ کلمہ گو اہلِ قبلہ اپنے اپنے دعووں کو واپس لیں۔

---

[1] روداد سال اول ص۱۰۹ - ۱۲ عہ انصاری ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

قد افصح مخلد ان يترك اهل المذاهب جميعا دعوى المذهب فيا سبحان الله اوجبت الاحاديث رد اهل الضلال بما قد سمعت فالداعى الى سكوت الكل عن ابطال الضلال۔ ورد الضلال۔ عند فشوا لبدع داعٍ الى لعنة الله تعالىٰ والعياذ بوجهه عن وعلا۔ ومخلدٌ الضال يطلب البراءة من نفس دعوى المذهب و احقاقها۔ فضلا عن رد البدعة وازهاقها اللّٰهم احفظنا اللّٰهم احفظنا آمين۔

الثالثة والعشرون

زعم عمرو ايضا فيما خطب به المسلمين وطبعت خطبته الندوة و وصف هو فيها الندوة بالامام فتارة يعبر عنها به واخرىٰ بهٰذا المجلس واخرىٰ بجماعة العلماء انه لابد لكم من الامام قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من لم يعرف امام زمانه فقد مات ميتة جاهلية قالٌ فهٰذا الامام يرفع خلافا تكم المذهبية وكل امر ذى بال يمكن لكم ان تسألوه عنه هٰذا المجلس يهدى الوعاظ ويرسلهم الىٰ مواضع الحاجة ويعطيهم رسائل الاحكام فان مسلمى القرى عن كثير من هدايات الاسلام الضرورية غافلون هٰذه

لہ روداد سال اول ص۵۲ ۱۲ لہ ایضا ص۵۷ ۱۲ لہ ایضا ص۵۹ ۱۲ لہ ایضا ص۶۱ ۱۲

Marfat.com

الجواب

مخلد نے صاف کہہ دیا کہ سب اہلِ مذاہب دعویٔ مذہب چھوڑ دیں۔ واہ سبحان اللہ حدیثیں تو ردِ گمراہاں کو اس درجہ کا واجب ٹھہرائیں جس کا حال اوپر سن چکے تو زمانہ ظہورِ بدمذہبی میں سب کو ابطال گمراہی و ردِ گمراہاں سے سکوت کی طرف بلانے والا معاذ اللہ اللہ عزوجل کی لعنت کی طرف بلاتا ہے یہاں مخلد گمراہ خود اصل دعوے مذہب و اثباتِ مذہب سے لا دعوے مانگتا ہے بدعت کا رد و ابطال تو دوسرا درجہ ہے۔ الٰہی ہمیں محفوظ رکھ، الٰہی ہمیں محفوظ رکھ۔ آمین۔

بست و سوم

نیز عمرو نے مسلمانوں کو ایک لکچر دیا جسے ندوے نے چھاپ کر شائع کیا۔ اس میں عمرو نے ندوے کو امام کا لقب دیا ہے تو کبھی تو اسے امام کہتا ہے کبھی یہ مجلس کبھی جماعتِ علماء۔ اس لکچر میں عمرو نے کہا سردار[1] جس کو امام کہنا چاہئے تمہارے لئے ضروری ہے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے امامِ زمانہ کو نہ پہچانا تو اس نے جاہلیت کی موت پائی۔ اس سردار سے تمہارے مذہبی اختلافات دور ہو جائیں گے جو مہتم بالشان بات دریافت کرتے ہو اس سردار سے دریافت کر سکو گے واعظوں کو ہدایت کرنا بھی اس مجلس کا کام ہوگا اور ان کو ہر موقع ضروری پر روانہ کرنا اور احکام کے رسالے دینا بھی اسی کے ذمہ ہوگا کہ دیہات کے مسلمان اسلام کی بہت سی ضروری ہدایتوں سے بے خبر ہیں۔ حیاتِ ابدی کے

---

[1] روداد سالِ اول ص۵۶ ۱۲ [2] ایضاً ص۵۷ ۱۲ [3] ایضاً ص۵۹ ۱۲ [4] ایضاً ص۶۱ ۱۲ [5] حمانی ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجماعة تخدمكم بتعليم دستور عمل للحياة الابدية ثم
فضّل مسلمی الهند الیٰ رافضی وسنّی والسنی الیٰ مقلد
وغیر مقلد وقالؔ ان هٰذا المجلس مجلس علمائهم کافة
فهل یجوز ان یرجع فی امور الدین الی الروافض وغیرهم من
الضلال ویتعلم دستور عمل الحیاة الابدیة منهم ویکون المجلس
المرکب منهم اماما من مات ولم یعرفه مات میتة جاهلیة۔

الجوا

انما مرجع اقوالهم جمیعا الیٰ رفع قید المذهب ومزج الحق بالباطل
والتسویة بین السنة والبدعة والهدیٰ والهویٰ واهالیهما فالله اکبر
علیٰ کل من عدا علی الحق وعتا وتکبر۔ ثم لولا ضیق المقام
لتکلمنا علیٰ هٰذا الحدیث الذی اخطأ الخطیب فی نقل لفظه ایمًا
واما عده عدی التقلید۔ من اهل السنة فجهل شدید۔ بل
ضلال بعید کما تقدم ثم اذ قد جعل الجمیع من ائمة الحق و
هداة الدین فما بال الغوی۔ یبین الرافضی من السنی۔ وانما
السنی هو المحق المهدی۔ فکیف بامام هاد الی الصراط السویٰ
اعوذ بالله من ذهاب النور۔ انها لا تعمی الابصار ولٰکن تعمی
القلوب التی فی الصدور۔

لہ ایضاً ص۶۱ ۱۲ سلہ ایضاً ص۶۲ ۱۲

Marfat.com

دستورالعمل کی تعلیم کے لئے بھی یہ جماعت تمہارے لئے خادم ہے۔ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں سنّی شیعہ، پھر سنّیوں میں مقلّد غیر مقلّد، یہ مجلس[1] کا ذہ اسلام کے علماء کی ہے سنّی شیعہ، مقلد غیر مقلد سب تو کیا روا ہے کہ امورِ دین میں رافضیوں وغیرہم گمراہوں کی طرف رجوع کی جائے اور ان سے حیاتِ ابدی کا دستورالعمل سیکھا جائے اور یہ مجلس جوان سب کی کھچڑی ہے وہ امام ہو کہ جو اسے بے پہچانے مرے وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرے۔

الجواب

ندویوں کی سب باتوں کا مآل یہ نکلتا ہے کہ قیدِ مذہب اٹھا دیں، حق و باطل مٹا دیں سنت و بدعت، ہدایت و ضلالت اہلِ سنت و اہلِ بدعت سب کو یکساں بنا دیں تو اللہ اکبر کا نعرہ ہے ہر سرکش متکبّر پر جس نے حق پر ظلم کیا ہے۔ پھر اگر مقامِ کوتاہ نہ ہوتا تو ہم اس حدیث پر کلام کرتے جس کے لفظ بھی اس پکچرار نے ٹھیک نقل نہ کئے۔ رہا اس کا دشمنانِ تقلید کو اہلِ سنت سے گننا یہ جہل شدید بلکہ ضلالِ بعید ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔ پھر جب اس نے سب کو حق کے پیشوا اور دین کے رہنما ٹھہرا لیا تو اب اس گمراہ کو کیا ہوا کہ رافضی کو سنّی سے جُدا گنا۔ سنّی وہی تو ہے جو حق و ہدایت پر ہو پھر اس کا کیا کہنا جو امام و ہادی راہ راست ہو غرض زوال نور سے خدا کی پناہ۔ ہے یوں کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

---

[1] روداد سال اول ص ۱۱۴

Marfat.com

الرابعة والعشرون

خطب خطيبٌ اخر فيهم سوى الصوفية الكرام بالزندقة والملاحدة الدهرية وجعلهم شرا ممن لا يتقيد باحكام الشريعة وقال ان الرجل ان فهم مباحث الحدوث والقدم فماذا وان لم يفهم فماذا انما هي كمبحث النسبة المثناة بالتكرير۔

الجواب

معناه ان هٰذا من لغو الكلام وفضول القول وهو اجتراء قبيح على العقائد الاسلامية فان اعتقاد قدم الخالق عزوجل وحدوث المخلوق ما جعل منه وقل كلاهما من ضروريات الدين واعتقاد قدم صفات الكمال لله ذى الجلال من ضروريات مذهب السنة والجماعة كما لا يخفى واما تسوية الصوفية الكرام بالدهرية الطغام فكفى لاقامة الطامة الكبرىٰ على قائله و قابله قوله عزوجل فيما يرويه عنه نبيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كما فى صحيح البخارى من عادىٰ لى ولياً فقد اذنته بالحرب اعاذنا الله من وساوس الشيطان آمين ۔

الخامسة والعشرون

انشد منشد منهم ان آية قل رب زدنى علما و آية قل هل يستوى

لہ مضامین نظم ونثر ص۴۷ ۱۲ سہ ایضاً ص۴۶ و۴۷ ۱۲ سہ مضامین نظم ونثر ص۹۲ و۹۳ ۱۲

Marfat.com

بست وچہارم

ندویوں کے ایک اور لکچرار[1] نے لکچر دیا جس میں صوفیائے کرام کو زندیقوں ملحدوں دہریوں کے برابر کیا اور انہیں اس سے بدتر ٹھہرایا جو احکامِ شریعت کا پابند نہ ہوا اور کہا آدمی حدوث وقِدم کے مباحث کو سمجھا تو کیا اور نہ سمجھا تو کیا جیسے نسبت مثناۃ بالتکریر کی بحث۔

الجواب

اس کے یہ معنٰی ہیں کہ وہ لغو کلام اور فضول بات ہے۔ یہ عقائد اسلام کے ساتھ بڑی گستاخی ہے۔ اللہ عزوجل کو قدیم اور مخلوق کے ہر بیش وکم کو حادث جاننا دونوں ضروریاتِ دین سے ہیں اور اللہ عزوجل کی صفاتِ کمال کو قدیم جاننا مذہبِ اہلِ سنت وجماعت کے ضروریات سے ہے جیسا کہ مخفی نہیں۔ رہا صوفیائے کرام کو کمینے دہریوں کے برابر ٹھہرانا، اس کے قائل اور اس کی بات قبول کرنے والے سب پر قیامتِ کبرٰے قائم کرنے کو اللہ عزوجل کا وہ ارشاد کافی ہے جو اس سے اس کے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے روایت فرمایا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت کرے میں نے اس سے لڑائی کا اعلان فرمادیا۔ اللہ تعالٰی ہمیں وساوسِ شیاطین سے پناہ بخشے۔ آمین

بست وپنجم

ندویوں کے ایک شاعر[2] نے شعر خوانی کی جس کا حاصل یہ کہ یہ آیت تو کہہ اے رب میرے مجھے

---

[1] مضامین نظم ونثر ص۴۷ ۱۲ [2] ایضاً ص۴۶ و۴۷ ۱۲ [3] مضامین نظم ونثر ص۹۲ و۹۳ ۱۲

Marfat.com

الذين يعلمون والذين لا يعلمون وحديث اطلبوا العلم ولو كان بالصين لاتختص بعلوم الدين بل يعم علوم المسلمين والنصارى والمشركين وتعلم اللسان الانكليزى وغيره والالما كان لذكر الصين معنى فان العربية لم تكن ثمه وانما عنى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تعلم لسان الصين ۔

الجواب

هٰذا تفسير للقرآن العظيم ۔ بالرأى السقيم وافتراء على النبى العظيم ۔ عليه وعلىٰ آله الصلوٰة والتسليم ۔ وما هى الا نزغة خبيثة نيشرية وقد بسطنا القول علىٰ ما هو المراد بالعلم فى الآيات والحديث المذكور علىٰ تقدير ثبوته فانه موضوع عند قوم وضعيف بالوفاق فى كتاب الحض والاباحة من فتاوانا العطايا النبوية فى الفتاوىٰ الرضوية ۔

السّادسة والعشرون

جماهير علماء الهند تبعا لعلماء العرب كتبوا فتاوى بان الطائفة المنكرة للتقييد خارجة من اهل السنة والجماعة والصلوٰة خلفها ممنوعة و تبعتهم علىٰ ذٰلك كبرآء الندوة قبل حدوث خيالها فى اذهانهم ثم لما احدثوها ودعوا الناس الى الوفاق والخلاط مع جميع اهل الزيغ الناكبين عن الصراط كتبوا محضرا بكون اولئك الوهابية الضلال من اهل السنة وحبوا از الصلوٰة خلفهم من دون كراهة وحثوا علىٰ ذٰلك فى كتبهم وخطبهم

لہ براجع فتاوى السنة جواب السوال الاول ۱۲ لہ ندوى كى پہلى بركت ۱۲ لہ ايضاً ۱۲ لہ مضامين اربعه لہ مضامين نظم ونثر صـ ۳۳۲ و ۳۳۳ ۱۲

Marfat.com

علم زیادہ دے اور یہ آیت تو فرما کیا برابر ہو جائیں گے عالم و جاہل۔ اور یہ حدیث کہ علم تلاش کرو اگرچہ چین میں ہو۔ کچھ علومِ دین سے خاص نہیں بلکہ مسلمانوں اور نصرانیوں اور مشرکوں کے علوم اور زبان انگریزی وغیرہ کے سیکھنے سب کو عام ہیں ورنہ ذکرِ چین کے کیا معنٰی تھے کہ وہاں عربی نہ تھی ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چینی زبان سیکھنی مراد لی۔

الجواب

یہ اپنی رائے سقیم سے قرآنِ عظیم کے معنے بنانا اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پہ افترا اٹھانا ہے۔ یہ نرا ناپاک نیچری مفسدہ ہے۔ ہم نے اس کی تفصیل کہ آیتوں اور اس حدیث میں اگر صحیح مان لی جائے (کہ وہ ایک جماعتِ علماء کے نزدیک موضوع ہے اور ضعیف تو بالاتفاق ہے) علم سے کیا مراد ہے اپنے فتاوے العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی کتاب الحظر والاباحۃ میں ذکر کی۔

بست و ششم

جمہور علمائے ہند نے بہ پیروی علمائے عرب فتاوٰی لکھے کہ طائفہ غیر مقلدین اہلِ سنت و جماعت سے خارج ہیں اور نماز ان کے پیچھے ممنوع۔ اکابرِ ندوہ[1] نے بھی جب تک ندوے کا خیال ان کے دماغ میں نہ اُچھلتا تھا ان فتاوے میں علماء کی پیروی کی۔ پھر جب ندوہ جمایا اور لوگوں کو تمام کجروؤں برگشتہ راہوں سے اتفاق اور میل جول کی طرف بلایا۔

اب اس[2] مضمون کا ایک محضر بنایا کہ وہ دہابی بیان گمراہ اہلِ سنت ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز[3]۔ اور اس کی طرف اپنے رسالوں[4] اور لکچروں میں ترغیب دی

---

[1] دیکھو فتاوی السنہ جواب سوال اول ۱۲ [2] ندوے کی پہلی برکت ۱۲ [3] ایضاً ۱۲ [4] مضامین اربعہ ص۳۹ مضامین نظم و نثر ص۳۲ و ۳۳ ۱۲
[5] ناظم غازی پوری صدر ندوہ وغیرہما اراکین ۱۲

Marfat.com

وقام قائمان احدهما من المقلدين والآخر من المنكرين فاعتنقا و اظهرا البكاء وقال المقلد الندوى منهما اليوم توافقنا نحن الفريقان بل لا يصح ان يقال فريقان فقد اتحدنا نحن الآن فهل كانوا اولا على الحق ام الآن ظهر لهم فرجعوا اليه۔

الجواب

كلا بل ضلوا واضلوا وانما الحق ما كان كتبه علماء العرب والعجم من اهل السنة والدين القويم۔ وللعبد الضعيف رسالة بسيطة فى المسألة سماها

النهى الاكيد عن الصلاة وراء عدى التقليد۔ اثبت فيها عرش التحقيق على ان الصلاة خلفهم ممنوعة بالمنع الشديد۔ فحضرهم هذا الذى زعموا انه اول بركات الندوة۔ انما هو اول نحوسات الندوة۔ ومن اعجب الاشياء الزعم المذكور من الندوى المقلد ويا ليت شعرى ان لم يصر المقلد منهما منكر التقليد۔ ولا المنكر مقيدا بهذا التقييد۔ فكيف اتحدا نسأل الله العفو والعافية۔

السابعة والعشرون

لما شدد النكير علماء السنة۔ على كبراء الندوة۔ فى هذا الخلاط۔ والتفريط والافراط۔ رجعوا الى انفسهم فقالوا انكم انتم الظلمون۔ ثم نكسوا على رؤسهم فجاءوا يعتذرون فاعترفوا بذنوبهم لا نادمين۔ بل اقروا

له روداد سال دوم صـ ٩٠ ١٢

Marfat.com

اور دو شخص[1] ایک مقلد اور دوسرا منکر کھڑے ہو کر گلے ملے اور رونی صورت بنائی اور ان دونوں میں سے ندوی مقلد بولا کہ آج ہم دونوں فریق میں اتفاق ہو گیا اب دو فریق کہنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اب تو ایک ہی ہو گئے تو آیا یہ اہلِ ندوہ پہلے حق پر تھے یا اب انہیں حق ظاہر ہوا کہ اس کی طرف پھر گئے۔

الجواب

ہشت بلکہ خود گمراہ ہوئے اور اور لوگ گمراہ کئے حق تو وہی تھا جو علمائے عرب و عجم اہل سنت و دین راست ترنے تحریر فرمایا تھا بندۂ ضعیف کا اس مسئلے میں ایک مبسوط رسالہ ہے مسمّٰی بہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء ندی التقلید اس میں عرش تحقیق اس امر پر قائم کیا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز سخت ناروا ہے تو ندویوں کا یہ مخرجے انہوں نے ندوے کی پہلی برکت کہا ہے حقیقت میں ندوے کی پہلی نحوست ہے اور سخت اچنبے کی بات، اس ندوی مقلد کا وہ زعم مذکور ہے کاش میں جانتا کہ جب نہ ان میں مقلد منکر تقلید ہو گیا نہ منکرِ تقلید اس قید کا پابند ہوا تو دونوں ایک کیسے ہو گئے ہم اللہ عزوجل سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔

بست و ہفتم

جب علماءِ اہلسنت نے اکابرِ ندوہ پر اس گھال میل اور افراط و تفریط کے سبب سخت دار و گیر کی اب وہ اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر اپنی جانوں سے بولے کہ ہاں ہاں تمہیں نے ظلم ڈھائے پھر سر دُں کے بل اوندھائے گئے (یعنی اسی اگلی شقاوت پر پلٹے) تو بہانے بنانے آئے اب گناہوں کے مُقر

---

[1] روداد سال دوم صفحہ ۱۲ عہ غازی پوری صدر ندوہ ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

واصرو امستکبرین۔ قال کبیرھم انما اخترنا ھٰذہ المحظورات۔ لاجل الضرورات۔ فتارۃ یقول نرید بھٰذا الوفاق دفاع دعاۃ النصاری اذ لا یمکن ان یبقی المسلمون بینھم النزاع۔ ثم یستطیعون مع اعداء دینھم الدفاع۔ واخری یزعم ان التشاجر یجر الی امور یصیر بہ المسلمون ضحکۃ للکافرین۔ ویکون فیھا اھانۃ العلماء واعزۃ المسلمین۔ افھجوا عالما بحضرۃ مخالفی الدین الذین عندھم کل عالم بلا تفریق فرقۃ مقتدی الاسلام او ترافع المسائل الدینیۃ الی حکام النصاری والھنود دون علماء الدین ووضع کلام اللہ وکلام الرسول عند اقدام الکفار من الدین نعوذ باللہ منہ فھل ھٰذہ الاعذار صحیحۃ۔ ام باطلۃ قبیحۃ۔

الجواب

ھٰذا کلہ تلبیس کاسد۔ وتدلیس فاسد۔ فان دفاع دُعاۃ النصاری لا یتوقف علی ترک رد المبتدعین۔ ولا باھل السنۃ بحمد اللہ تعالی حاجۃ الی اعانۃ ھٰؤلاء الضُلّال فی رد الکافرین۔ بل فی علماء السنۃ بعد للہ الحمد کثرۃ وافیۃ۔ لرد الکفر والبدعۃ جمیعا کافیۃ۔ ولا تزال طائفۃ من ھٰذہ الامۃ ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یأتی امر اللہ وھم علی ذٰلک کما اخبر بہ الصادق المصدوق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرد الکفار ورد المبتدعین۔ کلاھما من

۱؎ مراسلات سنت دندوہ ص۱۲ ۲؎ روداد سال دوم ص۱۰ وغیرہ ۳؎ روداد سال دوم ص۱۰ ۴؎ ایضاً ص۹

Marfat.com

ہوئے مگر نہ راہِ ندامت سے بلکہ اقرار کیا اور متکبر ہو کر اصرار کیا۔ ان کا بڑا[1] بول ہم نے یہ حرام باتیں بسبب ضرورت اختیار کی ہیں۔ اب کبھی تو کہتا[2] ہے اس اتفاق سے ہماری مراد پادریوں کے منادیوں کا دفع کرنا ہے غیر ممکن ہے کہ آپ باہمی نزاعات کو قائم رکھ کر دشمنانِ دین کے حملوں کو روک سکیں اور کبھی[3] کہتا ہے اس قسم کے نزاعات سے مخالفینِ دین کو مضحکے کا موقع ملتا ہے۔ ہمارے علماء اور معززین اہلِ اسلام کی ہتک ہوتی ہے کیا کسی[4] عالم کی مخالفین دین کے روبرو ہجو کرنا جن کے نزدیک ہر ایک عالم بلا تفریق مقتدائے اسلام ہے یا علمائے دین کو چھوڑ کر نصاریٰ اور ہنود کے اجلاس میں دینی مسائل کو پیش کرنا اور خدائے پاک اور رسولِ برحق کے کلام کو کفار کے پیروں میں رکھنا دین ہے نعوذ باللہ! تو کیا یہ عذر صحیح ہے یا باطل و قبیح؟

الجواب

یہ سب کھوٹی دھوکا بازی ہے، اور خراب و تباہ فریب سازی۔ نصاریٰ کے منادیوں کو دفع کرنا نہ رد بد مذہباں کے ترک پر موقوف و محصور، نہ بحمداللہ تعالیٰ اہل سنت کو ردّ کفار میں ان گمراہوں کی مدد لینی ضرور، بلکہ ہنوز بعنایتِ الٰہی علمائے سنت میں کثرتِ وافی ہے۔ جو کفر و بدعت دونوں کے رد کو کافی ہے۔ اور ہمیشہ اس امت سے ایک گروہ حق کے ساتھ غالب رہے گا۔ انہیں کچھ نقصان نہ دے گا جو انہیں چھوڑے یا ان کا خلاف کریگا یہاں تک کہ حکمِ الٰہی آئے گا اور وہ اسی غلبہ و شوکت پر ہوں گے جیسا کہ سچے نبی سچے مانے ہوئے نے خبر دی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو ردِّ کفار و ردِّ مبتدعین دونوں

---

[1] مراسلات سنت و ندوہ صہ ۱۲ [2] روداد سال دوم صہ ۱۲ [3] ذخیرہ ۱۲ [4] روداد سال دوم صہ ۱۲ [5] ایضاً صہ ۹ ۱۲
[6] ناظمِ ندوہ ۱۲

Marfat.com

فرائض الدين۔ ولاتعارض بينهما۔ حتى لايمكن جمعهما۔ فقد مضت
القرون المتطاولة على اهل السنة وفقهم الله تعالىٰ فيها
لرد كليهما۔ وكذٰلك يوفق بوعده الحق حتى لاتكون فتنة و
يكون الدين كله لله فكيف يحل لاحد ترك فريضة لفريضة اخرىٰ
لاتضاد بينهما وهل هو الاكمن رفض الصلاة لاجل الصيام او
ترك الزكوة بعذر القيام۔ على ان الاهم الأكد هو الرد علىٰ دعاة
المبتدعين المسترشدين بالاسلام۔ المدلسين بعرض الأيات و
الاحاديث۔ علىٰ وجه التبديل والتاويل الخبيث۔ لاضلال العوام۔
فهم اضر على المسلمين۔ من الكافرين۔ فان المسلم وان كان ماكان
فى غاية الجهل يعرف ان الكافر على الباطل الصريح فلايصغىٰ
اليه۔ ولا يلقى بالا لما يتفوه لديه۔ اما المبتدع فله عثرة
كعثرة الجرب كمافى الحديث فانظره اذا جاء يتخشع۔ و
يرائى ويتصنع۔ وسرح لحيته۔ ووسع جبته۔ وكبر عمامته۔
فاوهم امامته۔ وتزيأ لهم بزى العلماء۔ وتلا الأيات وروى
الروايات عند الجهلاء۔ ثم وسوس فى صدورهم ان الذى
يقول۔ هو الثابت بكلام الله وكلام الرسول۔ جل جلاله وصلى
الله تعالىٰ عليه وسلم فهذا هو الداء العضال۔ والمكر الذى
تزول منه الجبال۔ فافهم الاشياء افساد امره۔ وردكيده
باذن الله فى نحره۔ وتغيير منكره۔ وتشهيره عجره

Marfat.com

ضرور ہیں دونوں فرضِ دین۔ اور ان میں ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ کہ باہم جمع نہ ہوسکیں اہلِ سنت پر زمانۂ دراز میں جگ گزرے کہ ان میں من جانب اللہ دونوں فریق کفر و بدعت کے رد پر موافق رہے اور اللہ تعالیٰ اپنے سچے وعدے سے انہیں یوہیں توفیق دیتا رہیگا یہاں تک کہ فتنہ نام کو نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہوجائے۔ تو کیونکر کسی کو حلال ہوسکتا ہے کہ ایک فرض کے لئے دوسرا فرض چھوڑے جو آپس میں ضد نہیں۔ آخر یہ ایسا ہی ہوگا کہ کوئی روزوں کے لئے نماز چھوڑے۔ یا بعذرِ قیام زکوٰۃ دینے سے منہ موڑے۔ علاوہ بریں جو زیادہ مہم اور زیادہ مؤکد ہے۔ وہ ان بدمذہبوں ہی کے مکّبوں کا رد ہے۔ جو اسلام کے پردے میں آیتیں حدیثیں سناتے ہیں اور معنی بدل کر اپنی خبیث تاویلوں سے چھل کر، عوام کو بہکاتے ہیں۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر، کافروں سے کہیں بڑھ کر، کہ مسلمان اگرچہ کتنا ہی حد بھر کا جاہل ہے۔ اتنا پہچانتا ہے کہ کافر کا دین صریح باطل ہے تو اس کی بات پر کان نہ دھرے گا اور اس کے بکنے کی پرواہ نہ کریگا اور بدمذہب کا فساد تو کھجلی کی طرح اڑ کر لگتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ اس وقت اسے دیکھو جب وہ بڑا خدا ترس بن کر آئے۔ اور دکھاوے بناوٹ کے رنگ جمائے اور داڑھی پھٹکارے، اور ڈھیلا جبہ سنوارے، اور عمامے کا گھیر بڑا کرے، کہ لوگوں کو امامت کا وہم گزرے۔ عوام کے آگے علماء کا روپ بھرے اور آیتیں روایتیں ذکر کرے۔ پھر ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالے کہ جو اس نے کہا ہے وہی قرآن و حدیث سے ثابت ہوا ہے۔ تو یہ وہ مرض ہے کہ جس کے علاج میں عاجز آئیں۔ اور وہ مکر ہے جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ پس ہر مہم سے بڑھ کر مہم یہی ہے کہ اس کا کام بگاڑا جائے، بعنایتِ الٰہی اسکا مکر اسی کے گلے پر اُلٹا جائے۔ اس کی بری باتوں کی تغیر کریں، اسکی

Marfat.com

وبجره۔ هٰذا ما روی ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و الحکیم
الترمذی والحاکم فی الکنی و الشیرازی فی الالقاب وابن
عدی و الطبرانی فی الکبیر والبیهقی و الخطیب عن بهز
بن حکیم عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیه وسلم اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس
اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس واما ما ذکر من جر
التشاجر الی ما اخبر۔ فانما منشؤه ما قد یقع من بعض العوام
من حمایة المذهب بالتشاتم والتضارب وسوء الخصام۔ فیحتاج
الی ترافع الامر الی الکفار وقاضیهم۔ لان بلادنا الیوم بایدیهم۔ فدفعه
انما هو بتسکین العوام۔ واظهرها سوء ما یرتکبون بطیش الاحلام۔
فان اطاعوا فبها۔ والا فلا تزر وازرة وزر اخریٰ۔ ومعاذ اللہ
ان تأتی الشریعة الغراء بسد شیٔ مستبشع۔ بارتکاب ما هو اشنع
واخنع۔ فان الضرب والشتم والقید والحبس والمصادرة لا یذهب
بدینهم بخلاف ما تدعون الیه من الوداد۔ والاتفاق والاتحاد۔
فانظر یا من یرید حمایة اخیه من رشح سحاب۔ فیقف بنفسه
ویوقف اخاه تحت المیزاب۔ ولئن فرضنا ان شناعة الامرین
علی حد سواء۔ فمن ابالح لک ان ترتکب حراما لتغییر حراما
اهذا اشرع ام حکم هوی۔ بل لو استویا ما استویا۔ فانک غیرت حراما
صنعه بعض من اخاک۔ بان ارتکبت حراما انت بنفسک و دعوت

Marfat.com

کھلی ڈھکی خرابیاں تشہیر کریں۔ یہ وہ بات ہے جو ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ میں اور حکیم ترمذی اور حاکم نے کتاب الکنی اور شیرازی نے القاب میں اور ابن عدی اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی وخطیب نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے ڈریں۔ اور وہ جو ناظم عذر کناں، کہ نزاع کا انجام چنیں وچناں، اس کا منشا تو وہی ہے جو بعض عوام سے وقوع میں آتا ہے کہ حمایتِ مذہب میں گالی گلوچ مار پیٹ بُرا جھگڑا دخل پاتا ہے جس کے سبب مقدمہ نصاریٰ اور ان کے حاکموں کے یہاں جاتا ہے۔ کہ آج ہمارے شہروں پر انہی کا قبضہ ہے۔ اسکا علاج یہ تھا کہ عوام کی یورش گھٹائی جائے۔ اور غصے میں خفتِ عقل سے جو وہ کر بیٹھتے ہیں اس کی برائی بتائی جائے۔ اگر وہ مان لیتے تو بہت اچھا، ورنہ خدا ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں رکھتا۔ اور خدا کی پناہ کہ شریعت روشن کسی ناگوار بات کے بند کرنے کو اس کا حکم فرمائے جو اس سے بھی زیادہ بُری اور بیہودہ ہو، کہ مار گالی بیڑیاں جیل خانہ جرمانہ ان کا دین نہ جائے گا۔ بخلاف اس محبت اتفاق اتحاد کے جس کی طرف تم بلاتے ہو کہ یہ انہیں بددین بنائے گا تو اب غور کرا سے وہ جس نے اپنے بھائی کو بادل کے چھینٹے سے بچانے کا ارادہ کیا اور خود بھی پرنالے کے نیچے کھڑا ہوا۔ اور اس بھائی کو بھی وہیں کھڑا کر لیا اور اگر ہم مان بھی لیں کہ دونوں کی برائی یکساں ہے تو یہ تیرے لئے کس نے جائز کیا کہ ایک حرام مٹانے کو دوسرا حرام کرے۔ کیا یہ شریعت ہے یا حکمِ نفس و شیطان ہے۔ بلکہ اگر برابر ہوتے تو نہ برابر ہوتے کہ تو نے وہ حرام جو تیرے بعض بھائیوں نے کیا یوں مٹایا کہ دوسرے حرام کا خود بھی مرتکب ہوا اور اس بھائی

Marfat.com

اليه ذالك اخاك. فكان اولا وهو الذى نزل. واذن انت و
هو كلاكما ضل. نزلنا لك عن هذا كله فكان ناهيك
الدعاء الى ترك النزاع المنجر الى الفساد. فما كان حاديك
ان دعوت القوم الى الوداد والاتحاد. اما خالفت بهذا الشرع
المبين. اما خنت بهذا عوام المسلمين. وانت الاخر
نراك. ما اقتصرت ايضا على ذالك. بل بطرت خطرت وعلى
اقصى محادة المذهب صرت. اما نرى فى كلماتك وكلمات
خطباء ناديك ودعاتك. للسنة توهينا. وللبدعة تهوينا. و
للحق تهجينا. وللباطل تحسينا. وفى ائمة الاسلام قدحا
مهينا. وللضالين الطغام مدحا مبينا. بل كلمات كفر و
الحاد يقينا. افهذا دين افهذا شرع افهذا اسلام. ولاحول
ولا قوة الا بالله العزيز العلام. فانظر الى اعذارك الابرد
من جرائمك الكبر. اين ذهبت شذر مذر. فهل يذهبن
كيدك ما يغيظ. والله لدينه ناصر وحفيظ. والحمد لله رب العلمين.

الثامنة والعشرون

اذا كان ما ذكر من اقوال الوليد وبكر وعمرو ومخلد وغيرهم
من خطباء الندوة بذلك الحد من الشناعة كما افدتم فهل
الاحكام اللاحقة لقائليها تلحق بعينها لقابليها والذين اجازوها
وطبعوها واشاعوها وماذا يامر الشرع والحال طعنه فى شركة الندوة

Marfat.com

کو بھی اس کی طرف بلایا۔ تو پہلے فقط اسی کا پاؤں پھسلا۔ اور اب تو اور وہ دونوں گمراہی میں مبتلا، جانے دے، ہم تیرے لئے ان سب سے درگزرے۔ تجھے اتنا بس تھا کہ نزاع فساد خیز چھوڑنے کی طرف بلاتا، قوم کو اس محبت و اتحاد کی دعوت دینے پر تجھے کس نے ابھارا۔ کیا تو نے اس سے شرعِ مبین کی مخالفت نہ کی۔ کیا تو نے اس سے عام مسلمین کی خیانت نہ کی، اور تجھے اسے کمینے ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر بھی تو نہ رُکا۔ بلکہ اترا کر اڑ چلا۔ اور مذہب سے انتہا درجے کی ضد باندھنے پر تُلا۔ کیا ہم نہیں دیکھتے جو تیری تحریروں میں ہے۔ تیرے لکچاروں منادیوں کی تقریروں میں ہے، سنت کی توہین مٹانا۔ بدعت کو آسان بتانا۔ حق کی مذمت۔ باطل کی مدحت۔ ائمۂ اسلام کی سخت اہانت۔ کمینے گمراہوں کی تعریف کے نغمے۔ بلکہ یقیناً کفر و الحاد کے کلمے۔ کیا یہ دین ہے؟ کیا یہ شرع ہے؟ کیا یہ اسلام۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز العلام۔ اب اپنے عذروں کو سوچھ جو تیرے کبیرہ جرموں سے بھی زیادہ بے لطف تھے۔ کدھر تتر بتر گئے۔ کیا تیرے مکر سے تیرے دل کی گھٹن جانے والی ہے؛ اور اللہ اپنے دین کا نگہبان و والی ہے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جس نے ساری مخلوق پالی ہے۔

بست و ہشتم

جب کہ ولید و بکر و عمرو و مخلد وغیرہم لکچریاں ندوے کے اقوال اس درجہ شناعت پر تھے جیسا کہ آپ نے افادہ فرمایا تو کیا جو حکم ان قائلوں پر لگے بعینہٖ ان پر بھی لگیں گے جنہوں نے وہ اقوال قبول کئے، ان کی اجازت دی انہیں چھاپا شائع کرایا اور ایسی حالت میں شرع ندوے کی شرکت

Marfat.com

واعانتها بمال او اعمال افيدونا يرحمكم الله تعالىٰ۔

الجواب

كل حكم مر على الاقوال المسطورة۔ للاشخاص المذكورة۔ من الالحاد والضلال والافتراء على الله والافتراء على الرسول و عداوة الحق ومعونة الباطل وغير ذٰلك فانها تلحق القابلين كمثل القائلين عليهم اوزارهم من اقوالهم لاتنقص شيئاً من اثقالهم فان الاجازة والاشاعة لاعلىٰ وجه الانكار رضى وتسليم و رضا سيئة سيئة مثلها بل قد يفوق عليها فى الوبال الوخيم۔ فالرضا بالكفر كفر وبالالحاد الحاد وبالبدعة بدعة وبالاثم اثم بل كفر بواح ان كانت حرمته من ضروريات الدين۔ والعياذ بالله ارحم الراحمين۔ فالواجب عليهم جميعا وعلىٰ كل من وافقهم المبادرة الى التوبة النصوح من تلك العقائد الضالة۔ والخيالات الباطلة۔ فان تابوا واصلحوا فاخوانكم فى الدين، والا فيجب على المسلمين ان يهجروهم ويجانبوهم ويفروا عنهم من فورهم فرارا و يحسبوا شركتهم نارا كبارا۔ ولا يحملوا باعانتهم بمال او اعمال اثقالا واوزارا فان نبيكم الرؤف الرحيم الحريص عليكم الارأف بكم منكم بانفسكم قد امركم فقال وقوله الحق اياكم واياهم لايضلوكم ولا يفتنونكم فمن احب دينه فهٰذا السبيل۔ والهداية والتوفيق بيد الله الجليل نسأل الله العفو والعافية والحمد لله رب العالمين وصلى الله

Marfat.com

اور مال و بدن سے اس کی اعانت پر کیا حکم فرماتی ہے ہمیں فائدہ بخشیے اللہ تعالیٰ آپ رحم کرے۔

الجواب

اشخاص مذکورہ کے اقوال مسطورہ پر جو احکام الحاد و ضلال وافترا علی اللہ و علی الرسول و دشمنی حق و مددگاری باطل وغیرہا کے جڑے۔ وہ سب قائلوں کی طرح قبول کرنے والوں پر بھی پڑے۔ ان کے بوجھ میں ان کی گردنیں بھی دبیں، اور ان پر سے کچھ بار کی کمی نہیں۔ کہ اجازت اور بے رد و انکار اشاعت قبول و پسند ہے۔ اور ہر گناہ کی پسند اس کی مثل گناہ بلکہ کبھی وبال گراں میں اس سے بھی بلند ہے۔ مثلاً کفر کی پسند کفر، الحاد کی الحاد، بدعت کی بدعت اور گناہ کی گناہ بلکہ صریح کفر ہے جبکہ اس کی حرمت منجملہ ضروریاتِ ایمان اور خدا کی پناہ جو ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان۔ تو اراکین ندوہ اور جتنے ان کی موافقت کا دم بھریں۔ سب پر فرض کہ ان گمراہ عقیدوں باطل خیالوں سے فوراً توبۂ نصوح کریں۔ پس اگر وہ تائب ہوں اور اپنے حال کی اصلاح کرلیں جب تو تمہارے دینی بھائی ہیں ورنہ مسلمانوں پر واجب کہ انہیں چھوڑ دیں ان کے پاس نہ جائیں۔ ان کی نزدیکی سے فوراً فرار کی ٹھہرائیں انکی شرارت کو بڑی آگ تصور فرمائیں۔ مال یا بدن سے ان کی کوئی اعانت کر کے اپنی گردن پر بارِ گناہ نہ اٹھائیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نرم دل مہربان۔ تمہاری بھلائی کے کمال خواہاں۔ تم پر تمہاری جانوں سے بڑھ کر مہربان نے تمہیں حکم دیا اور فرمایا اور انہی کا ارشاد سچا ہے کہ ان لوگوں سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں یہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں یہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں جسے اپنا دین عزیز ہو تو راہ یہ ہے اور ہدایت و توفیق اللہ ذوالجلال کے اختیار۔ ہم اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔ سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار۔ اللہ درود بھیجے

Marfat.com

تعالیٰ علیٰ خلقه وسراج افقه سیدنا ومولانا **محمّد** وآله و
صحبه اجمعین ۔ وکان ذٰلك للیلتین مضتا من النصف الاخیر
من الشهر شوال العاشر من العام الثالث من العشر الثانیة من
المائة الثالثة من الالف الثانی من هجرة من هو دینی وایمانی۔
وامنی وامانی۔ ومعطی الامانی۔ ومولی التهانی۔ ومولی الخلائق
الاقاصی والادانی۔ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم۔ وعلیٰ اله وصحبه
وبارك وکرم ــ واللّٰه سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

کتبه عبده المذنب **احمد رضا** البریلوی
عفی عنه بمحمد ﷺ المصطفی النبی الامی
صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم

محمدی سنّی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

Marfat.com

مخلوقِ الٰہی کے انتخاب ۔ الٰہی آسمان کے آفتاب ۔ ہمارے مولیٰ و سردار محمدؐ اور ان کے آل و اصحاب سب پر۔ یہ فتوے لکھا گیا جب دو راتیں گزری تھیں ہزار دوم کے تیسری صدی کے دوسرے عشرے کی تیسرے سال کے دسویں مہینے کے پچھلے نصف سے ان کی ہجرت سے جو میرے دین و ایمان ہیں۔ میرے امن و ایمان ہیں۔ آرزوئیں عطا فرمانے والے۔ مبارکبادوں کی عطائیں برسانے والے۔ تمام مخلوقِ پروردگار۔ دور و نزدیک سب کے سردار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وکرم۔ واللہ سبحانہ وتعالےٰ اعلم۔ وعلمہ جل مجدہ اتم واتم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدؐ المصطفےٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبدُ المصطفےٰ احمد رضا خان

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(١) اما بعد فقد نظرت فى هٰذه العجالة من اولها الى اخرها ونظرت فى الاجوبة الثمانية والعشرين فعلمت انها مع الاجوبة المذكورة من افضل المصنفات والمؤلفات لاسيما وهى لداعى نه "مذهب اهل السنة والجماعة وهتك مذهب اهل الزيغ والكفر والضلالة فقد اجاد مؤلفها فيما سطر وافاد فجزاه الله عن الاسلام والمسلمين افضل الجزاء وشكر مسعاه وادام عزه وجماله وكماله فى دنياه واخراه امين امر برقمه المرتجى من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتى الشافعية ورئيس العلماء بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه ومشائخه ومحبيه والمسلمين اجمعين.

Marfat.com

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زاں بعد میں نے اس عجالے کو اول تا آخر دیکھا اور اس کے اٹھائیس جوابوں پر نظر کی تو میں نے جانا کہ وہ افضلِ تصنیفات و تالیفات ہے خصوصًا وہ اس کی تصنیف ہے جو اہلِ سنت وجماعت کی یاوری اور مشرب اہلِ زیغ و کفر وضلالت کی پردہ دری کی طرف بلانے والا ہے۔ مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا۔ اللہ تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے اور اس کی عزت، اس کا جمال، اس کا کمال دنیا و آخرت میں ہمیشہ رکھے۔ آمین

اس تصدیق کے لکھنے کا حکم دیا اپنے رب سے کمال کامیابی کے امیدوار

محمد سعید بن بابصیل شافعیہ کے مفتی مکہ معظمہ کے رئیس العلماء نے اللہ اس کے اور اس کے والدین و اساتذہ و دوستاں و جملہ مسلمانان کے لئے مغفرت فرمائے۔

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٢) الحمد لله رب العٰلمين. والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلىٰ اٰله وصحبه اجمعين. اما بعد فانى لما طالعت هٰذه الاجوبة السديدة. رأيتها فى بابها فريدة. لاتشك فى ذٰلك الامنافق مرتاب. اوعدو حاد عن الحق والصواب. مشيدة بالكتاب والسنة. لهافى قلوب الملحدين طعن الاسنة. والحمد لله الذى وفق هٰذا الفاضل لمثل هٰذا التاليف الشريف. الدال علىٰ رفعة قدره ورسوخ قدمه المنيف كثر الله امثاله. واحسن مٰاله. وختم لناوله بالحسنى وزيادة. فلقد اجاد فيما قاله وافاده. نصرة للحق وازهاقا للباطل ونبرأ اللّٰهم اليك مما تفوه به طوائف المارقين من المدين. من النيشرية والرافضة والوهابيين وغيرهم من الملحدين. وامتنا اللّٰهم علىٰ مذهب اهل السنة والجماعة لاضالين ولامضلين. ولامغيرين ولامبدلين. وانت حسبنا ونعم الوكيل. كتبه بقلمه الراجى عفو ربه ذى الجلال محمد صالح ابن المرحوم العلامة صديق كمال. الحنفى المفتى مكة المكرمة كان الله له ولوالديه. واحسن اليهما واليه. اٰمين.

صاكمالى لمحلوح

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٣) الحمد لله الذى حمى شريعة سيد المرسلين. من انتحال الغالين.

Marfat.com

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ پروردگارِ عالم کو۔ اور درود و سلام اشرفِ پیغمبراں پر نازل ہو محمد ہمارے آقا و سرور، اور ان کے سب آل و اصحاب پر۔ پس ازاں جب یہ صحیح جواب میرے مطالعہ میں آئے۔ میں نے اس باب میں لاجواب پائے۔ ان میں شک نہ لائے گا مگر منافق بے یقین۔ یا کوئی دشمن حق و صواب سے کنارہ گزیں۔ قرآن و حدیث سے مستحکم کئے ہوئے ہیں۔ ملحدوں کے دلوں پر نیزوں کا کام کر رہے ہیں۔ شکر اس خدا کا جس نے اس فاضل کو ایسی تالیف شریف کی توفیق دی۔ جس نے اس کی بلندی قدر و رسوخ قدم فائق پر دلالت کی۔ اللہ تعالےٰ اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام اچھا بنائے۔ اور ہمارا اور اس کا خاتمہ جنت و دیدارِ الٰہی پر فرمائے کہ خدا کی قسم اس نے نصرتِ حق و اہلاکِ باطل کے لئے بے شک خوب کہا اور فائدے دیے۔ الٰہی ہم تیری طرف التجا لاکر ان باتوں سے بیزار ہوتے ہیں جو طوائفِ بے دین۔ نیچری و رافضی و وہابی وغیرہم ملحدوں نے بکیں۔ الٰہی ہمیں مذہبِ اہلِ سنت و جماعت پر مرنا نصیب کر۔ نہ بہکے ہوئے نہ بہکانے والے۔ نہ دین بدلکر نیا رنگ لانے والے۔ تو ہمیں کافی ہے اور اچھا کارساز۔ بقلمِ خود لکھا اپنے رب جلیل کی مغفرت کے امیدوار محمد صالح بن علامہ مرحوم صدیق کمال حنفی مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ تعالےٰ اس کا اور اس کے والدین کا والی رہے اور ان سب کے ساتھ احسان۔

صالح کمال

---

(۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے حد سے گزرنے والوں کے جھوٹے ادعائے دیں،

Marfat.com

وابداء الملحدين. بالدلائل القاطعة والحجج والبراهين.
وايدها بعلماء السنة اهل الحق واليقين. والصلوٰة والسلام
علىٰ سيدنا محمد الذى جاء بالملة السمحة فكان من
اهلها من عمل بها وحالفها. القائل لاتزال طائفة من امتى
قوامة علىٰ امر الله لايضرها من خالفها وعلىٰ اله الذين
مازالوا علىٰ الحق ظاهرين. واصحابه حملة الشريعة
الذين بذلوا ارواحهم فى نصرة هٰذا الدين. امتثالا
لامره وغيرة لدينه وحمية. الذين من تنقصهم مرق من
الدين كما يمرق السهم من الرميةِ. وعلى المتابعين
لهم الذين قصموا شبه الطغاة اهل الالحاد. ومن
يضلل الله فما له من هاد. وبعد فانى نظرت اجوبة الشيخ
الفاضل. والعلامة الكامل. الامخ فى الله الشيخ احمد رضا
حفظه الله وحشرنا جميعا فى زمرة النبى المرتضىٰ. فوجدتها موافقة
للصواب. مطابقة للسنة والكتاب. وقد ابدى فيها من الدلائل
والبراهين ما يغنى المستفيد من العباد. ويقمع الضالة الباغين
من اهل الكفر والرفض والعناد. وقد بذل فيها وسعه وجهده
مع السداد. ولا يلام المرء بعد الاجتهاد. فلقد قام بفرض الكفاية
عن علماء المسلمين. فجزاه الله بصنيعه خيرا واقر بفعله
عين سيد المرسلين. فنسأل الله سبحٰنه وتعالىٰ ان يحمينا من

Marfat.com

اور ایجاداتِ شنیعہ ملحدین سے۔ شریعتِ سید المرسلین کی حمایت فرمائی۔ اس پر یقینی قطعی دلیلوں حجتوں کی اقامت فرمائی۔ علمائے سنت اہلِ حق و یقین سے اس کی تقویت فرمائی۔ اور درود و سلام ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو نرم و آسان دین لے کر تشریف لائے۔ اس کے اہل سے ہو جو اس پر عمل کرے اور اس کا عہد نباہے۔ وہ فرماتے ہیں ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حکمِ الٰہی پہ خوب قائم رہیگا اسے ضرر نہ دے گا جو اسکا خلاف چاہے۔ اور ان کی آل پر جو ہمیشہ حق کیساتھ غالب ہے۔ اور اصحاب پر کہ انکی شریعت کے حامل ہوئے جنہوں نے بقصد مددگاریٔ دین۔ انکا حکم مانے اور ان کے دین کی غیرت و حمیت میں اپنی جانیں دیں۔ جو ان کی شان گھٹائے دین سے باہر آئے۔ جیسے تیر شکار سے نکل جائے۔ اور ان کے تابعین پر جنہوں نے سرکش ملحدوں کے شبہات کے ٹکڑے اڑائے۔ اور جسے خدا گمراہ کرے اسے کون راہ دکھائے۔ زاں بعد میں نے سردار فاضل۔ علامۂ کامل۔ برادرِ دینی مولانا احمد رضا کے جواب دیکھے۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔ اور ہم سب کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پسندیدہ کے گروہ میں اٹھائے میں نے وہ جواب موافق صواب و مطابق سنت و کتاب پائے۔ مصنف نے ان میں وہ دلائل و براہین ظاہر فرمائے، کہ بندگانِ خدا میں جو فائدہ لینا چاہے اسے کافی ہیں۔ اور گمراہوں باغیوں اہلِ کفر و رفض و عناد کی جڑ بنیاد کے نافی ہیں۔ مصنف نے ان میں اپنی قدرتیں کوششیں راست کرداری و راست گفتاری کے ساتھ خرچ کیں۔ اور انسان پر حق میں کوشش کے بعد (کسی کے نہ ماننے کا) الزام نہیں۔ واللہ کہ مصنف نے تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کام پر نیک جزا دے۔ اور اس کے فعل سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہمیں یہ سوال۔ کہ ہم سے دور رہے کجی و

Marfat.com

الضلال. بجاه محمد والآل. وصلى الله على سيدنا محمد
وعلى آله واصحابه وسلم. قاله بفمه وكتبه بقلمه
المفتقر الى رب الناس. السيد عمر بن سالم بن
عمر العطاس المدرس بالحرم الشريف المكي غفر الله له
ولمشائخه والمسلمين آمين.

---

(٣) بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن تفرد بالايجاد. ونور قلوب اوليائه بصحيح
الاعتقاد. وصلاة وسلاما على افضل العباد. سيدنا
محمد الهادى الى سبيل الرشاد. الماحى بواضح
براهين شريعته سفسطة اهل الزيغ والعناد. وعلى
آله واصحابه واتباعه واحبابه الطاهرين الامجاد.
اما بعد فانى لما سرحت جواد النظر واطلقت
عنان الفكر. فى ميادين هذا السفر المبتكر. الفيته
قد جمع من ساطع ادلة الشريعة الجليلة. ويقينياتها
القاطعة المنيعة. ما ازاح به شبه الملحدين. ودحض
اباطيل المعاندين المتمردين. الخارجين عن الملة الحنيفة المؤيدة
بالبراهين. فلله در مؤلفه ما اتقنه وما ابهاه امتع المولى بطول
حياته وجزاه عن الامة افضل الجزاء انه ارحم الراحمين. قاله
بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام

Marfat.com

ضلال۔ بجاہِ محمد وحرمتِ آل۔ اور اللہ کے درود وسلام محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل و صحابہ پر۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا محتاجِ بارگاہِ ربّ الناس سید سالم بن عمر عطاس علوی مدرس حرم شریف مکی نے اللہ تعالےٰ اسے اور اس کے استاذوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سزاہنا اسے کہ پیدا فرمانا خاص ہے اسی کے لئے۔ اس نے سچے عقیدوں سے اپنے دوستوں کے دل نوازی کئے۔ اور درود وسلام بہترینِ عباد۔ ہمارے سردار محمد ہادیٔ راہِ رشاد پر جنہوں نے اپنی شریعت کی روشن دلیلوں سے ٹیڑھے ہٹ دھرموں کے جھوٹے چٹکلے مٹائے۔ اور ان کے آل واصحاب وپیروان واحباب پر کہ طیب و جلالت سے متصف آئے۔ بعدازاں میں نے رہوارِ خوش رفتار نظر کو اذنِ جولاں دیا اور اس تازہ نو آئین کتاب کے میدانوں میں عنانِ فکر کو نرم کیا۔ تو اسے پایا کہ اس نے جلیل شریعت کی بلند حجتیں۔ اور اس کی معزز قطعی یقینی ہدایتیں۔ وہ جمع کیں جن سے ملحدوں کے شک ہٹا دئے۔ اور معاندوں سرکشوں یقینی مدلل دینِ اسلام سے نکل جانے والوں کے باطل مذہب مٹا دئے۔ مصنف کی خوبی اللہ کے لئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی درازیٔ عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے۔ اور اسے امتِ مرحومہ کی طرف سے افضل جزا دے۔ وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان والا ہے۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا مسجدِ حرام میں طلبۂ علم کے خدمتگار

Marfat.com

راجي عفو ذى العرش المجيد عمر بن ابى بكر باجنيد عفى
الله تعالىٰ عنه واحبابه والمسلمين آمين۔

عمر بن ابى بكر
باجنيد
١٢٩٦

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٥)

حمد لمن جعل الحق قويا عاليا۔ وجعل الباطل سافلا واهيا۔ والصلوٰة
السلام علىٰ سيدنا محمدٌ المبعوث بالدين القويم۔ والصراط المستقيم و
علىٰ اله الطاهرين۔ من زيغ كل مبتدع لئيم۔ واصحابه الذين بذلوا
مهجهم واجسامهم فى نصرة هٰذا النبي الكريم۔ فتأسست
بذٰلك القواعد۔ وحصلت لكل مستفيد جميل الفوائد۔ وعلىٰ
من تبعهم فى نهجهم من كل ذاب عن الدين۔ بالدليل القوى
المتين۔ فجزاهم المولىٰ افضل الجزاء۔ واخزى من مال عن سبيلهم
اشد الخزاء۔ وبعد فقد وقفت علىٰ هٰذه الاجوبة القوية۔ على
الاسئلة السنية۔ وما كتبه علماؤنا وسادتنا موئيد لذٰلك۔ ومقرر
لما هنالك۔ لازالوا للدين ناصرين۔ وللسنة حامين۔ كثر المولىٰ
امثالهم۔ وايد اقوالهم وشيد احوالهم۔ بجاه خاتم النبيين۔ عليه
وعلىٰ اله وصحبه افضل صلاة المصلين وسلام المسلمين۔ فى كل
وقت وحين۔ قال ذٰلك الحقير الفقير الىٰ مولاه الغنى حسين بن
محمد الحبشى امتثالا لامر سادتنا والا فلست فى لعير ولا فى النفير۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٦)

الحمد لله وحده۔ لا ضد له ولا ند له۔ والصلوٰة والسلام علىٰ سيدنا

Marfat.com

مالک عرشِ عظیم کے امیدوار۔ عمر بن ابی بکر باجنید نے اللہ تعالےٰ اسے اور
سب دوستوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین

عمر ابن ابی بکر
باجنید
۱۲۹۶

---

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اسے جس نے حق کو بلند و چسپت کیا۔ اور باطل کو زیر دست کیا۔ اور درود و
سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر کہ دین درست و راہِ راست لیکر مبعوث
ہوئے اور ان کی آل پر کہ ہر بد مذہب کینے کی کجی سے پاک رہے۔ اور ان کے اصحاب پر
جنہوں نے اس نبی کریم کی مدد کے لئے اپنی جان و بدن تج دئے۔ کہ اس سے قواعدِ
دین نے استحکام پائے۔ اور ہر فائدہ لینے والے کو نفیس فائدے ہاتھ آئے۔ اور ان
کے پیروانِ راہ پر کہ شبہات ہٹاتے ہیں دین سے۔ دلیل پر زور متین سے۔ مولیٰ تعالیٰ
انہیں بدلے میں سب سے بہتر بھلائی دے۔ اور ان کی راہ سے الگ چلنے والے کو سب سے
سخت تر رسوائی دے۔ پس ازاں میں نے یہ پُر زور جواب دیکھے۔ جو ناکس لوگوں کے باب
میں لکھے گئے۔ اور جو کچھ ہمارے علماء ہمارے سرداروں نے لکھا ہے اسکی تائید و تصویب کر رہا
ہے۔ وہ ہمیشہ ناصرِ ملت و حامیٔ سنت رہیں۔ مولا تعالیٰ ان کے اقبال بڑھائے۔ اور انکے
اقوال کی تائید فرمائے۔ ان کے احوال میں مضبوطی لائے۔ صدقہ خاتم النبیین کا ان پر اور ان
کے آل و اصحاب پر ہر وقت ہر آن۔ بہتر درود و ردود خاناں۔ و خوشتر سلامِ سلام گزاراں
اسے کہا حقیر۔ اپنے مولائے غنی کے فقیر حسین بن محمد حبشی نے اپنے سرداروں کے
حکم سے ورنہ میں نہ شمار میں نہ قطار میں۔

---

(۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو حمد و ثنا۔ جس کا نہ کوئی ضد نہ کوئی ہمتا۔ اور درود و سلام ہمارے آقا

Marfat.com

محمد لانبي بعده ـ وعلى اله واصحابه المنتصبين لازالة شبه
اهل الزيغ والخلاعة ـ والقائمين بابطال سفسطة اولى الضلال و
الملاحدة ـ اما بعد فيقول العبد الفقير الراجي الى رحمة ربه القوي تفضل
الحق عفا الله عنه وعن والديه بلطفه الخفي ـ لما طالعت هذه
الاجوبة السديدة بامعان نظر وتدقيق فكر رأيتها ـ احسن اجوبة
الفت في بابها ـ الدالة على رسوخ علوم المؤلف العالم العلامة ـ و
الفهامة ـ الذي هو في الاعيان ـ بمنزلة العين في الانسان ـ جزاه
الله تعالى عنا وعن المسلمين خير الجزاء ـ في دار الاولى والاخرة ـ و
نفعنا الله تعالى والمسلمين بعلومه مادام الشموس طالعة ـ
والنجوم ساطعة ـ بحرمة سيد الاولين والاخرين ـ صلى
الله تعالى عليه وسلم واله واصحابه اجمعين ـ

الحق تفضل

---

(٧) الحمد لله الذي حمى حوزة الاسلام بصيانة علماء الدين ـ وحماها عما
من سعى في اطفاء نوره بقهره المتين ـ واعز من اعز دينه الشامخ ـ
الاصول السامي العماد الراسخ ـ والصلوة والسلام الاتمان الاكملان
على سيدنا محمد سيد ولد عدنان ـ وعلى اله واصحابه وتابعيهم
باحسان ـ الى يوم الدين ـ خصوصا علمائه العاملين ـ وبعد فقد اطلعت
على ما كتبه العلامة الاوحد ـ الهمام الامجد ـ مولانا الشيخ احمد رضا
بلغه الله تعالى كل مقام احمد ـ فهذه رسالة عجيبة ملتقطة

Marfat.com

محمد پر۔ جن کے بعد کوئی نبی نہ پیمبر۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ کہ ٹیڑھے نافرمانوں کے شبہے دور فرمانے پر قائم رہے۔ اور گمراہوں ملحدوں کے خرافات باطل کرنے پر دائم۔ بعدازاں کہتا ہے بندۂ حقیر۔ امیدوارِ رحمتِ ربِ قدیر۔ تفضل الحق، اللہ اپنے لطفِ خفی سے اسے۔ اور اس کے ماں باپ کو بخشے۔ یہ جواب، صحیح وصواب، نظرِ عمیق وفکرِ دقیق سے۔ میرے مطالعہ میں آئے۔ جس قدر فتوے ایسے مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر پائے۔ یہ بتارہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ۔ فاضل فہامہ۔ کہ عمائد میں ایسے ہیں جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ ان کے علوم بہت پکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں دنیا وآخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے۔ اور ہمیں اور سب اہلِ اسلام کو ان کے علوم سے نفع بخشے۔ جب تک سورج چمکیں۔ اور ستارے طلوع کریں۔ صدقہ اپنے سب اگلوں پچھلوں کے سردار کا ان پر اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلامِ خدا۔ آمین۔

تفضل الحق

سب خوبیاں اللہ کو جس نے علمائے دین کی حفاظت سے بیضۂ اسلام کی حفاظت کی۔ اور (۷) جو اس کے نور بجھانے میں ہوا اپنے قوی قہر کے تیر سے اس کی جان لی۔ اور جس نے اس کے رفیع اصول بلند ستون والے محکم دین کا اعزاز کیا اسے عزت دی۔ اور نہایت کامل و تمام۔ درود وسلام۔ ہمارے آقا سردار اولادِ عدنان پر۔ اور ان کے آل واصحاب و تابعین باحسان پر۔ تا روزِ محشر۔ خصوصاً علمائے باعمل پر۔ پس ازاں میں مطلع ہوا۔ اس پر جو لکھا علامۂ یکتا۔ صاحبِ ہمت بلند وعزت مولٰنا احمد رضا نے۔ اللہ عزوجل اسے مقامِ کمال ستائش کو پہنچائے۔ یہ تو عجیب رسالہ ہے جس کے مسائل

Marfat.com

مسائلها من الاحاديث النبوية ومن نصوص العلماء فلا مجال فيها
لانكار الجهلاء المعاندين للدين. فلله درهؤلفها حيث بذل همته فى
بيان الرد على هؤلاء الفرق الضالة المبتدعة فجزاه الله احسن جزاءه
وجعله ذخيرة لهذا الدين. وكثر الله من امثاله على مر السنين امين
يارب العلمين. وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه
وسلم. رقمه راجى عفو ربه المنان محمد سعيد بن محمد
بن سليمان المدرس بالحرم الشريف.

محمد سعيد ١٣٠٩

---

(٨) الحمد لله الذى جعل العلماء وسيلة للارشاد. وسيفا قاطعا
لمن اراد العناد والفساد. والصلاة والسلام على اشرف الخلق والعباد. سيدنا
محمد واله وصحبه الكمل العبّاد. وبعد فقد اطلعت على اجوبة العلامة الفهامة
الشيخ احمد رضا. وتحريراته المؤيدة بالكتاب والسنة المرضاة
للرب خالق الفضا. فوجدتها تامة المعانى والالفاظ. التى لا يقدر على
مثلها اكثر الحفاظ. اعلى الله منالة فى اعلى عليين. مع احبابه الانبياء
والمرسلين. امين يارب العلمين. اقول وبالله اعول. ان فعل
هؤلاء ليس هو الا هوى نفس واتباع للشيطن اما يخشون عقوبة
الله تعالى غيرة منه على الاسلام اما يعتقدون
الموقف غدا و الفضيحة بين يديه وما احسن
ماقيل شعر

Marfat.com

احادیثِ نبویہ وارشاداتِ علما سے چن کر آئے، تو جاہلوں دین کے دشمنوں کو اس میں انکار کی گنجائش نہیں۔ مؤلف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ان گمراہ بدمذہب گروہوں پر رد کے اظہار میں اپنی ہمتیں صرف کیں۔ اللہ تعالےٰ اسے اپنی جزاؤں میں سب سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔ اور دینِ متین کی حاجتوں کے وقت کام آنے کے لئے اسے ذخیرہ بنائے۔ اور مدتہا مدت تک اسکے سے لوگ اہلسنت میں بکثرت لائے۔ آمین یارب العالمین۔ اور درود وسلام ربِ اکبر بہترینِ عالم محمد ہمارے سرور۔ اور انکے آل واصحاب سب پر۔ راقم اپنے کمال محسن پروردگار کے عفو کا امیدوار، محمد سعید بن محمد سلیمان مدرس حرم شریف۔

محمد سعید
۱۳۰۹

سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے علماء کو وسیلۂ رہنمائی ٹھہرایا۔ اور جو عناد و فساد چاہے اس (۸) کے لئے انہیں شمشیر بُراں بنایا۔ اور درود وسلام تمام مخلوقِ الٰہی و بندگانِ خدا سے بہتر ہمارے مولےٰ محمد اور ان کے آل واصحاب کاملین خدا پرست پر۔ بعد ازاں علامہ فہامہ مولانا احمد رضا کے جواب۔ اور ان کے نوشتے مؤید بہ سنت وکتاب۔ وجہ رضائے خالق فضار ب الارباب میری نظر میں آئے۔ میں نے معانی میں کامل اور الفاظ میں تام پائے۔ ایسی تصنیف پر اکثر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔ اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غرفوں میں اپنے پیارے انبیاء و مرسلین کے ساتھ اسے بلند رسائی دے ایسا ہی کرا سے پروردگار سارے جہان کے۔ میں کہتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسا رکھتا ہوں۔ کہ ان ندویوں کا یہ کام نہیں مگر ہوائے نفس و پیروئ شیاطین۔ کیا ڈرتے نہیں کہ اللہ عزوجل اسلام پر غیرت فرما کر انہیں عذاب کے شکنجے میں لے۔ کیا اعتقاد نہیں رکھتے کہ روزِ قیامت اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اس کے حضور فضیحت ہوں گے۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

Marfat.com

تذكر يوم تاتى الله فردًا وقد نصبت موازين القضاء

وهتكت الستور عن المعاصى وجاء الذنب مكشوف الغطاء

ومنه ابلغ واسرع رشقا فى النحور. قول من يجمع الناس ليوم لاريب فيه يوم النشور. يعلم ما فى السموٰات والارض ويعلم ما تسرون وما تعلنون والله عليم بذات الصدور. امايخافون من يوم تذهل كل مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارىٰ وماهم بسكارىٰ ولكن عذاب الله شديد اقول هٰذا لمن طلب الحق والبيان. فقد كشف له الغشاء وبان. واما من مراده بالجدال اطفاء نور الله فالله متم نوره ولوكره الكٰفرون واوصى اخواننا المسلمين ان يقوموا علىٰ هٰؤلاء اعداء الدين وينصروا دينهم القويم فقد قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد اجاركم الله من ثلث خلال ان لايدعو عليكم نبيكم فتهلكوا جميعا وان لايظهر اهل الباطل على اهل الحق وان لاتجتمعوا علىٰ ضلالة رواه ابوداؤد واخرج الطبرانى فى الكبير من حديث ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه وفى الصغير والاوسط بسند جيد عن على رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

Marfat.com

وہ دن کر یاد جب پیشِ خدا تو اکیلا آئے اور میزان لائیں
گناہوں کے حجاب ایک ایک ہوں چاک جرائم برملا بے پردہ آئیں

اور اس سے بھی بلاغت میں بڑھ کر۔ اور سینوں میں تیر برسانے میں جلد تر۔ اس کا ارشاد ہے جو لوگوں کو جمع فرمائے گا اس دن، جس میں شک ناممکن۔ وہ کونسا دن ہے حشر کا دن۔ کہ فرماتا ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ خبردار ہے دلوں کی بات سے کیا اس دن سے نہیں ڈرتے جب ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھن گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو خیال کرے کہ نشے میں ہیں اور وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ یہ میں اُس کے لئے کہتا ہوں جو حق و بیان کا طلب گار ہے۔ کہ اس کے لئے پردہ اٹھ گیا اور حق آشکار ہے۔ رہا وہ جو جھگڑ کر خدا کا نور بجھانا چاہے۔ تو اللہ اپنا نور ضرور پورا کرے گا اگرچہ کافروں کو برا لگے۔ اور میں اپنے مسلمان بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان دشمنانِ دین کے دفع کو کھڑے ہو جائیں اور اپنے دینِ راست کی مدد فرمائیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک تمہیں اللہ عزوجل نے تین باتوں سے پناہ بخشی تمہارے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمہارے ضرر کی دعا نہ فرمائیں گے کہ سب ہلاک ہو جاؤ۔ اور باطل والے اہلِ حق پر غلبہ نہ پائیں گے۔ اور تم گمراہی پر جمع نہ ہو گے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی اور طبرانی نے کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور صغیر و اوسط میں بسند جید حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ثلث هن حق لايجعل الله من له سهم فى الاسلام كمن
لاسهم له ولايتولى الله عبدا فيوليه غيره ولا يحب
الرجل قوما الا حشر معهم واحمد باسناد جيد ثلث
احلف عليهن لايجعل الله من له سهم فى الاسلام كمن لا سهم
له واسهم الاسلام ثلث الصلوٰة والصوم والزكوٰة ولايتولى
الله عبدا فى الدنيا فيوليه الله غيره يوم القيٰمة ولا يحب
الرجل قوما الا جعله الله معهم والحاكم وصححه الشرك اخفى من
دبيب النمل على الصفا فى الليلة الظلماء وادناه ان تحب على شئ من
الجور وتبغض على شئ من العدل وهل الدين الا الحب والبغض
قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله وابن حبان
فى صحيحه لاتصاحب الا مؤمنا ولا ياكل طعامك الا تقى وروى
ابوداؤد وابن حبان فى صحيحه مثل الذى يعين قومه على
غير الحق كمثل بعير تردى فى بئر فهو ينزع منها بذنبه ومعناه
انه وقع فى الاثم وهلك كالبعير اذا تردى فى بئر مهلكة وينزع بذنبه
ولايقدر على الخلاص والطبرانى من مشى مع ظالم ليعينه
وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام واجتماع
هٰؤلاء على هٰذه الاحوال هو اعانة كما لايخفى على من
نور الله بصيرته والواجب ان لايحب السوهم ولا يماشوهم
فقد قيل من حام حول الحمى يوشك ان يقع فيه

Marfat.com

فرماتے ہیں تین باتیں بے شک ہیں جو اسلام میں خوبی کا کوئی حصہ رکھتا ہے اللہ اسے اس کی برابر نہ کر دے گا جو حصہ نہیں رکھتا اور اللہ جسے دوست رکھے اسے کسی دوسرے کی سپردگی میں نہ دے گا اور جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے انہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا اور امام احمد بسند صحیح روایت کرتے ہیں تین باتوں پر قسم یاد فرماتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اسلام میں نصیبے والے کو بے نصیب کے برابر نہ کر دے گا اور اسلام میں خوبی کے بڑے حصے تین ہیں نماز روزہ زکوٰۃ اور جس بندے کو اللہ عزوجل دنیا میں دوست رکھے ہرگز نہ ہوگا کہ اسے روزِ قیامت دوسرے پر چھوڑ دے اور جو شخص جن لوگوں سے محبت رکھے گا اللہ تعالےٰ اسے انہی کے ساتھ کر دے گا۔ اور حاکم نے بافادۂ تصحیح روایت کیا شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے جیسے چکنی چٹان پر اندھیری رات میں چیونٹی کی چال اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو کسی قدر ظلم و خلاف حق پر محبت اور کسی قدر عدل پر عداوت رکھے اور دین ہے کیا اسی حب و بغض کا تو نام ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اے نبی تو فرما اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ صحیح ابن حبان کی حدیث ہے صحبت میں نہ رہ مگر صاحبِ ایمان کی اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ اور سنن ابی داؤد و صحیح ابنِ حبان میں ہے اس کی کہاوت جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں میں گر گیا اور اب وہ اس میں سے دم پکڑ کر کھینچا جا رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ میں پڑا اور ہلاک ہوا جیسے اونٹ کہ چاہِ ہلاکت میں گرا اور دم پکڑ کر کھینچا جائے تو کیونکر خلاص پر قدرت پائے۔ طبرانی کی حدیث ہے جو کسی ظالم کے ساتھ چلے کہ اس کی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ یہ ظالم ہے وہ اسلام سے نکل گیا۔

Marfat.com

واما موضعهم المسمّى بالندوة فيجب على كل شخص ان
لايدخل فيها كما يعلم من الادلة المتقدمة والظاهر ان
هٰذا من دسائس الكفرة ويدل عليه تسميتهم له بهٰذا
الاسم وما اظن الا ان مرادهم احياء سنن اولياءهم
والعجب من هٰذه الديار اعنى الديار الهندية
كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء والعلماء والآن
صارت ماوىٰ كثرة الجهلاء و الاغبياء وما ذاك
الا لان فى كل وقت يستحسنون اعتقادات ظاهرة
البطلان لم تسمع بها فى زمنه صلى الله عليه
وسلم ولا زمن اصحابه والتابعين ومن تبعهم
بلحسان الا فى هٰذا القرن والذى قبله واعتقد
اعتقاداتهم الباطلة جماعة كثيرة من الجهلة
نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا
من يهدا الله فلامضل له. ومن يضلل فلاهادى له
اللّٰهم اجعلنا من الهادين المهتدين. بجاه
نبيك سيد المرسلين. صلى الله عليه وعلىٰ اله و
صحبه وسلم تسليما كثيرا الىٰ يوم الدين. اقول
قولى هٰذا واستغفر الله العظيم لى و لوالدى و
للمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات

Marfat.com

اور ان ندیوں کا ان حالتوں پر جمگھٹ صاف اعانت ہے جیسا کہ اس پر مخفی نہیں جس کے دل کی آنکھ اللہ تعالےٰ نے روشن کی اور واجب یہ ہے کہ ان کے پاس نہ بیٹھیں ان کے ساتھ نہ چلیں کہ ارشاد ہوا ہے جو رَتنے کے آس پاس پھرے گا نزدیک ہے کہ اس میں گرے گا۔ رہی ان کی جائے مخصوص جس کا نام ندوہ ہے ہر شخص پر اس میں دخول سے بچنا واجب ہے جیسا کہ دلائلِ گزشتہ سے معلوم ہے۔ ظاہرا یہ مجلس کافروں کے مکرِ نہانی سے ہے جس پر اس کا نام ندوہ رکھنا ہی دلیل ہے۔ مجھے تو یہی گمان ہے کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے انہی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے (جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا) ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرت فضلا و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلا و اغبیا کے ٹھکانے ہو گئے۔ اور اس کا سبب کچھ نہیں کہ یہ لوگ آئے دن صریح باطل عقیدے پسند کرتے ہیں جو نہ زمانۂ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سنے گئے نہ صحابہ و تابعین اور ان کے اچھے پیروؤں کے وقت میں سوا اس صدی یا اس سے پہلی کے اور ان کے یہ جھوٹے عقیدے بہت سے جاہلوں نے مان لئے۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنی بداعمالیوں جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی بہکانے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں۔ الٰہی ہمیں راہِ راہ یاب کر۔ صدقہ اپنے نبی کا جو تمام پیمبروں کے سرور۔ درود و سلام الٰہی بکثرت تا روزِ محشر۔ ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر۔ میں اتنا کہتا اور عظمت والے اللہ سے اپنے اور اپنے والدین اور ہر مسلمان مرد و زن زندہ و مُردہ کے لئے مغفرت مانگتا ہوں۔

ملے الاضافۃ فی موضعہم بغیر اللام والام للتخصیص ۱۲ مترجم ملہ جس میں ابن عبدالوہاب نجدی نے مذہب وہابیہ ایجاد کیا ۱۲ مترجم

Marfat.com

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه و
من تبع نهجهم اجمعين امين. قاله بفمه وكتبه
بقلمه. المرتجي رحمة ربه الجليل. اسمٰعيل
ابن حافظ الكتب السيد خليل. حافظ كتب الحرم
المكي. عاملهما الله بلطفه الخفي.

---

(٩) الحمد لله رب العٰلمين. والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين. سيدنا
محمد واله واصحابه اجمعين. اما بعد فقد رأيت هٰذه العجالة مع
اجوبتها فوجدتها على الصواب. موافقة للسنة والكتب. بقول مليح.
ولسان فصيح. نفع الله تعالىٰ بها العباد. بجاه النبي الكريم واله واصحابه
الامجاد. كتبه الفقير غلام مصطفىٰ المهاجر المجاور بالحرم المكي
غفر الله له ولوالديه ولجميع المؤمنين
والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
فانه كريم مجيب الدعوات.

---

(١٠) الحمد لله الذى ابطل ترهات الملحدين. والزنادقة باسطع الحجج
واوضح البراهين. والصلوٰة والسلام الاتمان على المامور بقوله
تعالىٰ فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين. وعلى اله واصحابه
الباذلين. اموالهم وارواحهم لنصرة الدين المبين. هُداة البرايا

Marfat.com

اللہ درود وسلام بھیجے محمد ہمارے سرور۔ اوران کے آل واصحاب وپیروانِ راہ سب پر۔
الٰہی ایسا ہی کر۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا امیدوار رحمت جلیل،

اسمٰعیل بن حافظِ کتب سید خلیل

حافظ کتب حرم شریف نے اللہ تعالےٰ ان دونوں سے
اپنے لطفِ خفی کے ساتھ معاملہ کرے۔

---

(۹) سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار۔ اور درود وسلام ان پر جو تمام انبیاء
کے سردار۔ محمد ہمارے سرور۔ اوران کے آل واصحاب سب پر۔ زاں بعد یہ عجالہ اوراس
میں مسائل کے جواب میری نظر میں آئے۔ میں نے صواب، وموافق سنت وکتاب، بابیان
ملیح وزبان فصیح پائے۔ اللہ تعالےٰ اس سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے۔ صدقہ عزت و
کرم والے نبی۔ اوران کے آل واصحاب گرامی کا۔ راقم فقیر غلام مصطفےٰ مہاجر مجاور حرم
مکہ معظمہ اسے اوراس کے ماں باپ اور سب اہل اسلام وایمان مردان و
زناں کو بخشے اللہ تعالےٰ کہ وہ کریم ہے دعائیں سننے والا۔

---

(۱۰) سب خوبیاں خدا کو جس نے نہایت بلند حجت اور سب سے روشن تر دلیل سے ملحدوں۔ بیدینوں کے
زٹل قافیے باطل کیے۔ اور کامل تر درود وسلام ان پر اُترے۔ جو اس آیت کے مامور تھے۔
کھول کر کہہ دے جس بات کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔ اوران
کے آل واصحاب پر جنہوں نے دین متین کی مدد میں اپنے مال جان صرف کیے۔

Marfat.com

الی منہج الصراط المستقیم۔ وحماۃ الملۃ بالسیف واللسان عن تعرض المفسدین۔ اما بعد فطالعت ہذہ العجالۃ النافعۃ والاجوبۃ الدافعۃ۔ اباطیل الفرق الضالۃ المبتدعۃ الضائعۃ۔ فرأیتہا ہادمۃ لاساس عقائدہم الباطلۃ الشائعۃ۔ وقامعۃ لاصول قواعدہم العاطلۃ الذائعۃ۔ جزی اللہ جامعہا احسن الجزاء من المسلمین لازال منصوبا للذب عن الملۃ الاسلامیۃ اعداء الدین۔ ولابرحت بلاد الہند معمورۃ بوجود العلماء المحققین۔ والفضلاء المدققین فی کل حین۔ فہی الی الآن مصونۃ عن تطرق الخلل۔ وان کان الخلل فی اکثر البلدان تخلل۔ واواخرہم علی اقدام اوائلہم۔ بل اتوا بما لم یظہر من اوائلہم وقبائلہم۔ فہم فی الجد والاجتہاد۔ ازید من اہالی اکثر البلاد۔ ولہم اہتمام اہم فی احراز قصبات السبق فی الفروع والاصول۔ واعتناء اتم فی اقتناء ثمرات الجمع بین المنقول والمعقول۔ مع التمسک بالدرایۃ والمباحثۃ بغایۃ التحقیق۔ والتشبث بالروایۃ والمناظرۃ فی نہایۃ التدقیق۔ مع کونہم بین المخالفین من الکفرۃ والفرق الضالۃ القدیمۃ والحدیثۃ الکثیرۃ کیوم من الشہر۔ ولیس لہم حاکم سنی یزجر اعدائہم ویبعدہم عن البلد بالقہر۔ واعداؤہم معلنون بمذاہبہم الباطلۃ ومجتہدون فی ترویج اباطیلہم العاطلۃ فاہل السنۃ منہم لم یزالوا قائمین علی ابطال مقالاتہم

Marfat.com

صراطِ مستقیم کی طرف خلق کے رہنما ہوتے۔ دینِ متین کو مفسدوں کے تعرض سے تیغ و زبان کے ساتھ بچاتے رہے۔ زاں بعد میں نے یہ سود مند عجالہ اور یہ فتوے گمراہوں بدمذہبوں مالکوں کی باطل باتیں دفع کرنے والا دیکھا تو اسے پایا کہ ان کے مشہور باطل عقیدوں کی نیو ڈھاتا ہے۔ اور ان کے پراگندہ مہمل قاعدوں کی بنیادوں کا قلع وقمع فرماتا ہے۔ اللہ اس کے مصنف کو سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا دے۔ اور اسلام پر سے اس کے دشمنوں کے حملے دور کرنے کو ہمیشہ اسے قائم رکھے۔ اور ہمیشہ سے ہندوستان کے شہر ہر وقت علمائے محققین وفضلائے مدققین سے معمور رہے ہیں۔ اسی لئے وہ آج تک خلل کے راستہ پلٹنے سے بچے ہیں۔ اگرچہ اور بہت شہروں میں خلل نے دخل کر لئے ہیں۔ ان کے پچھلے اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں۔ بلکہ وہ لئے جو اگلوں سے بھی کم ظاہر ہوئے ہیں۔ تو وہ اکثر شہر والوں سے کوشش واجتہاد میں بڑھ کر رہے۔ علوم فروع واصول میں گوئے سبقت لے جانے میں ان کا اہتمام اہم ہے۔ اور جامعیت منقول ومعقول کے پھل چننے میں ان کی محنت اتم ہے۔ اس کے ساتھ عقل کا پہلو لئے ہوئے نہایت تحقیق پر مباحثے۔ اور نقل کا دامن تھامے کمال تدقیق پر مناظرے۔ حالانکہ وہ اپنے مخالفوں کافروں اور نئے پرانے گمراہ فرقوں میں ایسے ہیں جیسے مہینے میں ایک دن۔ اور ان کا کوئی حاکم سنّی نہیں جسے ان کے دشمنوں کو جھڑکنا اور بالجبر شہر سے نکال دینا ممکن اور ان کے دشمن اپنے باطل مذہب علانیہ گا رہے ہیں اور اپنی بے معنی خرافات پھیلانے میں خوب جان لڑا رہے ہیں بایں ہمہ یہ اہلسنت ہمیشہ جھوٹی باتیں باطل کرنے پر قدم جمائے ہیں۔

Marfat.com

وبحکم الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیه غلبوا علیهم
فی کل حالاتهم۔ وغالب الظن انه لوکان الحال
مثل ذٰلک فی مکان اٰخر لاتری القائم علی الرد الا
من شاء اللّٰه ومن اواخر علماء الهند من اعزه اللّٰه تعالیٰ
بالقوة القدسیة۔ فصیر بتحفته الاثنی عشریه۔ طوائف
الشیعة الشنیعة حیاری۔ ومنهم من علیه رحمة
اللّٰه افحم جمیع فرق النصاریٰ۔ ومنهم من استاصل حشیشة
مذهب الوهابیة۔ ومنهم من اقتضب شجرة مشرب
الاسمٰعیلیة۔ ومنهم من ازال الغین عن بصارة العین
فی اثبات شهادة الامام حسین۔ رضی اللّٰه عنه۔ ومنهم من
یرد کل ما جاء من علماء الشیعة فی طرفة العین۔ وغیر ذٰلک الا
یری الیٰ هٰذه العجالة النافعة فانها وان امکن تحریرها من غیر
مولفها الا لمعی النحریر۔ لکنها مما یستبعد اتمامها فیما ذکره من زمان
قصیر۔ فالحمد للّٰه الملک العلیم الخبیر۔ والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله
البشیر النذیر۔ نرجو منه تعالیٰ عفو الجرائم والتقصیر۔ تاریخ اتمام
تحریر العجالة من الحقیر ؎

محامد للقدیر علی الکمال ومفتقر عزیز ذی الجلال
صلوٰة مع سلام من کریم علی المختار مع صحب و ال
وبعد فقد رأینا ضوء شمس وکنا نبتغی نور الهلال

Marfat.com

اور اس ارشاد کے مطابق کہ اسلام غالب رہے گا اور مغلوب نہ ہوگا۔ بہرحال ان پر غلبے پائے ہیں۔ اور غالب گمان یہ ہے کہ اگر ایسا حال کسی دوسری جگہ وقوع پاتا تو ردّ بدمذہباں پر جمار ہنے والا نظر نہ آتا۔ مگر کوئی شخص جس کے لئے اللہ تعالےٰ ارادہ فرماتا اور متاخرین علمائے ہند میں کوئی وہ ہے جسے اللہ تعالےٰ نے ملکی قوت سے عزیز کیا۔ تو اس نے اپنے تحفۂ اثنا عشریہ سے طوائف شیعہ شنیعہ کو سرگرداں کر دیا۔ اور کوئی وہ ہے جس پر رحمت اللہ تعالےٰ۔ جس نے نصارےٰ کے سب فرقوں کو دم بخود کر ڈالا۔ انہی میں بعضوں نے مذہبِ وہابیہ کی گھاس کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔ بعض نے مشربِ اسمٰعیلیہ کے پیڑ کو نذرِ تیغ کیا۔ بعض نے اثبات شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں نظرِ چشم سے ابر ہٹایا۔ بعض نے چشم زدن میں مجتہدانِ شیعہ کا تمام آوردہ رد کر دکھایا۔ اسی طرح اور علماء (باطل سوز حق نما) کیا اس سودمند عجالہ کو نہیں دیکھتے کہ مصنف المعنی نحریر (تیز ذہن کمال ماہرِ علوم) کے سوا اگرچہ دوسرا بھی لکھ سکے۔ مگر یہ بات بہت دور ہے کہ ایسی تحریر اتنی مدت کوتاہ مذکور میں تمام ہو چکے۔ تو سب شکر و ثنا اللہ کو۔ خبیر و دانا

اور درود و سلام اس کے رسول پر جو صاحبِ بشارت و انذار ہیں۔ ہم عفو گناہ و تقصیر کے اللہ تعالےٰ سے امیدوار ہیں۔ اس عجالے کی تاریخ تحریر۔ تصنیف حقیر ؎

ثنا قادر کو باشانِ کمالی — جلال و عزت و قدرت کا والی
سلام و رحمتِ حق مصطفٰے پر — مع اصحاب و اہلِ بیت عالی
نظر نے جلوۂ خورشید دیکھا — طلب کرتے تھے ہم نورِ ہلالی

Marfat.com

بدا اشراقها من صوب هند — کرفع حبیبنا حجب الجمال

ازال ظلام زیغ وابتداع — واشراك ورفض فی نوال

لسان الملحدین الزائغینا — تری قطعا بصمصام المقال

فالهم رب حیرا ذا ذکاء — طریق البحث مع حسن الجدال

فارخ وقت تحریر الکتاب — فقل هو ردّ ارباب الضلال[۱۳]

سطره اخوند جان البخاری

المجاور بالحرمین المحترمین

ملا اخوند جان

---

(۱۱) بسم الله الرحمن الرحیم

بدیع السمٰوات والارض له الحمد فی الاولیٰ والاٰخرة علیٰ الائه۔ والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد واٰله وصحبه الحافظین لولائه۔ اما بعد فیقول المفتقر الیٰ رحمة ربه اٰدم بن الجبیری طالعت هٰذه العجالة التی کتبها الاخ الصالح العالم العلامة احمد رضا خان سلمه الله الحنان۔ فوجدتها کاملة۔ ولغایة النصح والصواب شاملة۔ اشتملت علی الرد للفرق الباطلة۔ ودلت عبارتها علیٰ فضل القائل انه قدوة الاماثل۔ فما احسنها بالفیض المعطی۔ وهو مقیم بالبلدة البریلی۔ فهذا الذی کساها حلة الاعجاب۔ واستخلصها من عجمة الهند

---

[۱] دوانث ضمیر کان تاریخا تحریرا الحقیر ۱۲ منه

Marfat.com

وہ چمکا ہند سے گویا اٹھائے — رخِ جاناں نے استارِ جمالی
کجی و شرک و بدعت رفض فانی — اندھیری سب کی سورج نے دبالی
زبانِ ملحدانِ کج کے ٹکڑے — دکھاتی ہے یہ شمشیرِ مقالی
ذکی عالم کو کی مولیٰ نے الہام — سبیلِ بحث و خوبیٔ جدالی
لکھو تاریخِ تصنیفِ رسالہ — کہو ہُوَ[۱۳] رَدُّ اَرْبَابِ الضَّلَالِ[۱۳]

ملا اخوند حسن

راقم اخوند جان بخاری مجاور حرمین شریفین۔

---

(۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیا بنانے والا آسمانوں اور زمین کا۔ اسی کے لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں اسکی نعمتوں پر۔ اور درود و سلام ہمارے مولےٰ محمد اور ان کی آل اور ہم صحبتوں پر جنہوں نے محبت اللہ و رسول کی اپنے کلیجوں سے لگا رکھی۔ زاں بعد کہتا ہے رحمتِ رب کا محتاج آدم بن جبیری میں نے یہ عجالہ دیکھا۔ جسے برادر صالح عالم علامہ احمد رضا خان سلّمہ الرحمن نے لکھا۔ تو میں نے اسے پایا کامل۔ اور کمال نصیحت و صواب کو شامل۔ اور رد طوائفِ باطلہ پر مشتمل۔ اس کی عبارت فضلِ مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے عمدگانِ جلیل ہے۔ یہ رسالہ کس قدر خوب و فیض بخش آیا۔ اسے تعجب کا جوڑا تو اس نے پہنایا۔ کہ مصنف بریلی میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی کچا ہند

---

[۱۳] اگر ھو کی جگہ ھی ہو تو اس تحریر خیر کی تاریخ ہو ۱۲

Marfat.com

ولكنة الاعراب. نفع الله بها القراء والطلاب. واجزل الله لناوله الثواب. وقد احسن واجاد. وعلم وافاد. وقمع كيد اهل العناد. وما قصده الا النصح والارشاد. واحب الناس الى الله انفعهم للعباد وصلى الله على سيدنا محمد و اله واصحابه الامجاد. والله يهدى الى سواء السبيل وهو حسبنا ونعم الوكيل. كتبه العبد الفقير ادم بن جبيرى غفر الله له ولوالديه والمسلمين اجمعين امين.

جبيرى ادم بن

---

(١٢) بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن تفرد بالبقاء والثناء والمجد والعز والشان. وخلق الانسان وعلمه البيان. وصلوة وسلاما على سيدنا محمد اشرف الانام المبعوث الى كافه من العرب والعجم والانس والجان. وانزل عليه الفرقان. وجعل امته خير امة اخرجت للناس يؤمنون بالله واليوم الاخر ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويتعاونون على البر والتقوى ولا يتعاونون على الاثم والعدوان. ويقيمون الصلاة ويؤتون الزكوة ويتواصون بالصبر والنصرة للدين القيم ولا يخافون لومة لائم من اهل الزيغ والخذلان. فما يصد عن سبيل الله ويلوم

Marfat.com

اور دہقانوں کے توتلے پن سے صاف بچایا۔ اللہ تعالےٰ اس سے پڑھنے والوں اور طالب علموں کو نفع بخشے۔ اور ہمیں اور مصنف کو ثوابِ عظیم دے۔ مصنف نے خوب لکھا اور بے عیب لکھا۔ اور علم سکھایا اور فائدہ بخشا۔ اور مفسدوں کا مکر جڑ سے اکھیڑ پھینکا اُس کا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہِ ہدایت دکھانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سب سے پیارا وہ جو اس کے بندوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے! اور اللہ تعالیٰ کی درود محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل و اصحابِ گرامی پر۔ اللہ ہے سیدھی راہ دکھانے والا۔ وہ ہمیں کافی ہے اچھا کام بنانے والا۔ راقم بندۂ محتاج آدم بن جبیری اللہ اسے اور اس کے والدین اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین۔

جبیر آدم بن

---

(۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اسی کے لئے کہ بقا اسی کے واسطے خاص۔ اور تعریف و بزرگی و عزت و شان کو اسی سے اختصاص۔ اس نے انسان بنایا۔ اور اسے بیان سکھایا۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد سرورِ عالم پر۔ جو تمام عرب و عجم و انس و جن کی طرف پیمبر۔ اللہ تعالےٰ نے ان پر قرآن نازل فرمایا۔ اور ان کی امت کو ہر امت سے کہ عالم میں ظاہر ہوئی بہتر ٹھہرایا۔ وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ اچھی بات کا حکم کرتے بُری بات سے بچاتے ہیں۔ نکوئی و پرہیزگاری پر باہم ایک دوسرے کی مدد میں مصروف۔ اور گناہ اور حد سے بڑھنے پر یاری نہ کرنے سے موصوف۔ اقامتِ صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ اور حق پر صبر۔ اور دینِ راست کی نصر پر باہم تاکید کرتے ہیں۔ کجروؤں بے توفیقوں کی ملامت سے کب ڈرتے ہیں اللہ کی راہ نہ روکے گا

Marfat.com

على القيام بواجب حق الله الا الذين حقت عليهم الكلمة من الله
بالشقاوة والخسران والخزى والهوان. ولا يتجرد لنصح عباد الله
ودعوتهم الى الله الا الذين سبقت لهم من الله الحسنى
بالسعادة والامان والفوز والرضوان. اولئك ورثة النبيين و
ائمة المحققين من اهل السنة والجماعة الراسخين فى العلم
المتحققون بحقائق الايمان والايقان. وعلى اله واصحابه والذين
اتبعوهم باحسان. اما بعد فيقول العبد الفقير الداعى لعباد الله
عند بيته العتيق. ان يهديهم سواء الطريق. عبد الرزاق
القادرى غفر الله له ولوالديه واحسن اليهما واليه. لما وصلت
بمكة المشرفة. هذه العجالة النافعة. التى كتبها العالم العلامة
عمدة المحققين. وخلاصة اهل العلم واليقين الشيخ احمد رضا
رزقنا الله واياه شفاعة النبى المصطفى. وقفت على اقدامى متحيرا
فى تاخيرى واقدامى. وبعون الله رأيت التوفيق يقوم امامى.
والعناية تقود زمامى. فقد متها بين يدى العلماء الكرام. الذين
هم للدين القويم كالاعلام. المدرسين بالمسجد الحرام. سيماهم
فى وجوههم من اثر السجود كفاهم شرفا انهم جيران البيت الحرام.
فنظروا بنظر التحقيق. بغاية التدقيق. ومهروا عليها بحسب المرام.
فعلت ذلك امتثالا لامر الله العزيز العلام. فاسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون فانما شفاء العى السوال من العلماء الكرام

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کا واجب حق بجا لانے پر ملامت نہ کرے گا۔ مگر وہ لوگ جن پر خدا کا قول پورا ہو چکا کہ ان کے لئے بدبختی زیاں کاری ہے۔ ان کے لئے رسوائی و خواری ہے۔ اور بندگانِ خدا کی نصیحت۔ اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے سب علائق سے جُدا نہ ہوگا مگر وہ جن کے لئے اللہ تعالےٰ سے بھلائی کا وعدہ ہو لیا۔ کہ ان کے لئے سعادت و امان کامیابی و رضائے رحمٰن ہے۔ یہی لوگ وارثانِ انبیاء ہیں۔ اہلِ تحقیق کے پیشوا ..)۔ اہلِ سنت و جماعت سے علم میں قدم جمائے ہوئے۔ ایمان و یقین کی حقیقتیں پائے ہوئے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر اور ان کے پیروانِ نکوئی مآب پر۔ پس ازاں کہتا ہے بندۂ فقیر بندگانِ خدا کے لئے اس کے خانۂ قدیم کے پاس دعا کرنے والا۔ کہ انہیں سیدھی راہ چلائے مولا تعالیٰ عبدالرزاق قادری اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخشے۔ اور ان سب کے ساتھ احسان کرے۔

جب مکہ معظمہ میں میرے پاس یہ نافع عجالہ پہنچا جسے عالم علامہ عمدۃ المحققین۔ خلاصۂ اہلِ علم و یقین۔ مولانا احمد رضا نے لکھا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور اسے نبی مصطفےٰ کی شفاعت نصیب کرے۔ اس وقت میں اپنے قدموں پر رُک رہا۔ ہٹنے اور پڑھنے میں حیرت آشنا۔ پھر بعنایتِ الٰہی میں نے توفیق کو دیکھا میرے سامنے کھڑی ہے۔ اور عنایت ربانی میری باگ آگے کھینچتی ہے۔ تو میں نے یہ فتوےٰ ان علمائے کرام کے حضور پیش کیا۔ جو اس دینِ راست کے لئے کوہ مانا ہیں۔ مسجد الحرام شریف میں درس فرما ہیں۔ اثر سجود سے ان کے نشان ان کے چہروں میں موجود۔ انہیں یہی شرف کافی ہے کہ وہ ہمسائیگان کعبہ معظمہ میں معدود۔ انہوں نے تحقیق کی نظریں فرمائیں۔ اور فکر و تدقیق حد کو پہنچائیں اور اس پر حسب مراد مہریں لگائیں۔ میں نے یہ کام اس امر الٰہی کی بجا آوری میں کیا۔ کہ اس عزیز کمال علیم نے حکم دیا۔ کہ علما سے پوچھو اگر نہ جانتے ہو تھکنے کی دوا یہی ہے کہ ان سے سوال کرو۔

Marfat.com

وقد اطلع الحقير على مضامين اهل الندوة الضالة فى كتبهم
المطبوعة الموجودة لدينا وكتب الوهابية والرافضة والنيشرية
المضلة فوجدتهم يصدق فى شانهم قوله تعالى عز شانه وفريق
حق عليهم الضلٰلة انهم اتخذوا الشيٰطين اولياء من
دون الله ويحسبون انهم مهتدون. ازال الله شوكتهم
سريعا فقد ثقلت على عنق الزمان اخز اهم المولى العظيم
الذى لايرضى لعباده الكفر وقد كفروا بالله وضل سعيهم
فى الحيٰوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون. فنعمت هٰذه
العجالة مع الاجوبة الكاملة قد جمعت لاصلاح الدين.
وارشدت الى معالم هديه المتين. تشهد ببراعتها الابصار
والبصائر. ويذعن لفصاحتها كل ناظم وناثر. محتوية
بالسنة والكتاب. محتذية حذوها المستطاب.
فكانت فى بابها بديعة المثال. وآية فضل يقف
عندها كل مفضال. وهى جديرة بان يتحف بها
كل مريد. اذا كان له قلب او القى السمع وهو شهيد.
ولما ارلى لسانا يمتد لمدح مؤلفها. والاطراء بذكر مصنفها
وانّى لمثلى ان يمدح هٰذا العالم الكامل. واين الثريا من
يد المتناول. ولقد احسن واجاد. مؤلفها وافاد. وقمع
كيد اهل الزيغ والفساد ـه

Marfat.com

ندویوں کی مطبوعہ کتابوں میں کہ ہمارے پاس موجود ہیں اور گمراہ وہابیوں رافضیوں نیچریوں کی تحریروں میں جو مضامین اہلِ ندوۂ گمراہ کے ہیں فقیر نے ان پر اطلاع پائی۔ تو انہیں پایا کہ ان کے حق میں یہ آیت صادق آئی کہ ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہو گئی انہوں نے اللہ عزوجل کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست وحمایتی بنا لیا اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ہم ہدایت کی راہ چلتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ جل جلالہ ان کی شوکت زائل فرمائے کہ زمانے کی گردن پر بار ہو رہی ہے۔ وہ عظمت والا مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ انہیں رسوا کرے جو اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں فرماتا۔ یہ تو ضرور اللہ تعالےٰ سے منکر و کافر ہو چکے۔ ان کی ساری کوششیں دنیا میں کھپ گئیں اور ہیں اس گھمنڈ میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اس عجالے اور اس کے کامل جوابوں کا کیا کہنا کہ درستیٔ دین کے لئے جمع کئے گئے۔ اور اس کی روشن متین کے نشانوں کی طرف ہادی ہوئے۔ فضل وکمال میں اس کے فائق ہونے پر آنکھیں اور دل گواہی دے رہے ہیں۔ اور سب ناظم و ناثر اس کی فصاحت کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ آیات واحادیث کا جامع ہے۔ قدم بہ قدم ان کی روشِ پسندیدہ کا تابع ہے۔ لاجرم یہ رسالہ اپنے باب میں ایسا ہوا جس کی مثال شاذ نادر نظر چڑھے۔ ایک آیتِ فضل ہے جس سے آگے کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے۔ وہ اس لائق ہے کہ ہر طالبِ حق کو اس کا تحفہ دیا جائے۔ جب کہ صاحبِ دل ہو یا حضورِ قلب سے کان لگائے۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جو مدحِ مؤلف میں رواں ہو۔ اور ذکرِ مصنف کی ثناخوان ہو۔ اور مجھ جیسا اس عالمِ کامل کی کہاں مدح کر سکے۔ اور ثریا تک ہاتھ کیونکر پہنچے۔ بیشک اس رسالے کو مصنف نے خوب وجید ونافع کیا۔ اور اہلِ کجی وفساد کا مکر جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا ۔

Marfat.com

فجزاه عنا الله خير جزائه ووقاه من مكر الحسود الشانى

وحباه غاية مايروم ويرتجى وكساه ثوب العز والرضوان

وانه لاينبغى بعد الذكرى لمن كان يؤمن بالله ورسوله و
اليوم الآخر ويرجو من رحمة ربه ان يتوفاه على فطرة
الاسلام و الايمان ان يشاركهم فى مجالسهم ويصاحبهم
ويوادهم ويتولاهم ومن يتولهم منكم فانه منهم
وقد قال الله تعالى فلا تركنوا الى الذين ظلموا
فتمسكم النار ولولا الاطالة ـ والخوف من الملالة. لبسطت
فى المقال. واتسع المجال ـ ولكن اقتصرت. على ماذكرت.
وفى ماذكرت كفاية. ومن الله الهداية. اسأل الله المجيب
ان يجعل سعينا وسعيه مشكورا. وعملنا وعمله مقبولا ـ
ويتغمدنا برحمته الواسعة ويجعل نبينا صلى
الله تعالى عليه وسلم اخذا بايدينا وشافعنا
ويلبسنا خلع الاخلاص ويجعلنا من خالص امته ـ
ويحشرنا فى زمرته. ويميتنا على محبته. ولايخالف
بنا عن ملته. ولاعما جاء به. ويبلغنا فى الدارين المقاصد
والمارب. ويحسن لنا جميع الاحوال والعواقب. وصلى الله على
عين الرحمة الفاتح الخاتم. سيدنا احمد المرتضى معلم كل عالم
وعلى اله وصحبه وسلم. كتبه بقلمه وقاله بلسانه

Marfat.com

خدائے پاک سے بہتر جزا دے عدو حاسد کے مکروں سے بچائے
مرادیں آرزوئیں پوری فرمائے رضا و مجد کا خلعت پہنائے

اور بیشک نصیحت سننے کے بعد کسی ایسے کو سزاوار نہیں جو اللہ و رسول و قیامت پر ایمان رکھتا۔ اور رحمت الٰہی سے اسلام و ایمان پر خاتمے کی امید کرتا ہو کہ ندویوں کی مجلس میں شرکت کرے۔ ان کے پاس بیٹھے۔ ان سے دوستی و محبت کرے۔ تم میں جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔ اور اگر طول مقال ملال نہ لاتا۔ تو میں درازیٔ تقریر و وسعت میدانِ تحریر کا رنگ دکھاتا۔ مگر اسی قدر پر، قناعت بہتر، اور خود اس میں کفایت ہے۔ اور اللہ ہی طرف سے ہدایت ہے۔ میں دعا سننے والے خدا سے سوال کرتا ہوں کہ ہماری اور مصنف کی کوششیں قبول کرے۔ اور ہمارے اور اس کے عمل مقبول کرے۔ اور ہم سب کو اپنے وسیع رحمت کے دامن میں چھپائے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب کا دستگیر و شفیع بنائے۔ اور ہم سب کو اخلاص کے خلعت پہنائے۔ اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خالص امتی ٹھہرائے۔ اور ان کے گروہ میں اٹھائے۔ اور ان کی محبت پر ہماری روحیں قبض فرمائے۔ اور ہمیں ان کی ملت اور ان کی شریعت سے جُدا نہ لے جائے۔ اور دونوں جہان میں مقاصد و مرادات کو پہنچائے۔ اور ہمارے سب حال و انجام خوبی و خوش اسلوبی سے سنوارے۔ اور عینِ رحمت فاتح نبوت۔ خاتمِ رسالت۔ ہمارے مولیٰ احمد مرتضےٰ۔ ہر عالم کے تعلیم فرما۔ اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام اتارے اپنے قلم سے

لکھا اور اپنی زبان سے کہا

Marfat.com

العبد الفقیر الراجی رحمة ربه الخلاق عبد الرزاق
القادری الحنفی ابن عبد الصمد القادری
خادم المشعر الحرام غفر الله له ولوالدیه
ولمشائخه والمسلمین اجمعین آمین۔

---

(۱۳) الحمد لله العزیز الوهاب۔ الذی قیض بعض عباده العلماء للرد
علی الجهلاء بالسنة والکتاب۔ وافاض علی افواههم صوب الصواب
والصلوٰة والسلام علی الهادی الذی جاء بالحق المبین و
الشرع الرزین الذی حار فیه اولوا الالباب۔ وعلیٰ اله واصحابه
العاملین باحسن الآداب۔ اما بعد فقد وقفت علیٰ هٰذه
العجالة۔ التی کتبها العالم العلامة الجلیل الشهیر
الفاضل۔ قدوة الاماثل الشیخ احمد رضا خان۔ حماه
الله من شرور الزمان۔ فوجدتها مع اجوبتها کافیة۔ فی
الرد علی الفرق الباطلة الواهیة۔ وعلمت ان الفاظها
ترمی فی قلوب المعاندین المارقین من الدین بشرر کالقصر و
تحققت ان قعقعة طروسها تخفق بالنصر۔ متع الله الزمان
واهله بهذه العجالة۔ وجزاه الله عن الاسلام والمسلمین
وبلغ آماله۔ ومنحه الحکمة وفصل الخطاب۔ وافاد من حسن اجوبتها
اهل العلم وذوی الالباب والحمد لله اولاً واخراً وظاهراً وباطناً۔

Marfat.com

بندۂ مفتاق امیدوار رحمت پروردگار خلاق عبد الرزاق
قادری حنفی ابن عبد الصمد قادری خادم مشعر حرام نے اللہ
تعالےٰ اسے اور اس کے ماں باپ اور اساتذہ اور
سب مسلمانوں کو بخشے آمین۔

---

(۱۳) سب خوبیوں کا صاحب، عزت والا اللہ کمال واہب جس نے اپنے کچھ عالم بندوں کو قرآن و حدیث سے جاہلوں کا رد کرنے پر مقرر فرمایا۔ اور ان کے اقوال پر حق و صواب کا مینہ برسایا اور درود و سلام اس رہنما پر جو صریح حق اور وقار والی شریعت لائے جس میں بڑے بڑے عقل والے حیران نظر آئے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر جنہوں نے سب سے بہتر آداب پر عمل فرمائے۔ زاں بعد میں اس عجالے پر مطلع ہوا جسے عالم علامہ جلیل شہیر فاضل۔ مقتدائے افاضل مولٰنا احمد رضا خان حفظہ اللہ عن شرور الزمان۔ نے تحریر فرمایا تو میں نے اسے اور اس کے جوابوں کو ان باطل واہی گرد ہوں کے رَد میں کافی پایا۔ اور میں نے جانا کہ اس کی عبارت معاندین بے دین کے دلوں میں محلوں کے برابر چنگاریوں سے شرارہ فشاں ہے۔ اور یقین کیا کہ اس کی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز نکلتی ہے وہ نصرتِ الٰہی کے ساتھ بال جنباں ہے۔ اللہ عزوجل زمانہ و اہلِ زمانہ کو اس عجالے سے بہرہ مند فرمائے۔ اور مصنف کو اسلام و مسلمین کی طرف سے جزا دے کر دلی آرزوؤں کو پہنچائے۔ اور اسے محکم علم اور ہر بات میں قولِ فیصل کہنا کرامت کرے۔ اور ان جوابوں کی خوبی سے اہلِ علم و اربابِ دانش کو فائدے عنایت کرے۔ اور اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں اول و آخر و باطن و ظاہر۔

Marfat.com

كتبه الفقير الراجي رحمة ربه القدير عبد الوهاب
بن عبد الصمد الحنفي القادري بمكة المكرمة
زادها الله شرفا وتعظيما.

عبد الوهّاب

---

(١٣) بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله اللطيف على ما رزق وانعم. وافوض امري اليه فيما قضى وابرم. والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد من بالنبوة تقدم. وانزل عليه وعلمك ما لم تكن تعلم. وعلىٰ اله واصحابه الموفين بالعهود والذمم. اما بعد فاني طالعت هٰذه العجالة مع اجوبتها السديدة. فوجدتها في بابها فريدة. صدرت عن علم سابق. وذهن رائق. موافقا للسنة والكتاب. وشهدت لصحتها اولوا العلم وذووا الالباب. فتحققت ان مؤلفها اصاب. فيما اجاب. فجزاه الله تعالىٰ عن جميع اهل الاسلام احسن الجزاء. ورزقنا واياه شفاعة سيد الاصفياء. ولقد صرت بمطالعتها قرير الناظر. ومنشرح الصدر والخاطر. ولقد البست هٰذه العجالة وشاح الختام. من يد العلماء الكرام. المدرسين بالمسجد الحرام. فالله المسئول ان ينفع بها العباد في كل البلاد. والله يهدي السبيل. وهو حسبنا ونعم الوكيل. وصلى الله على سيدنا ———

Marfat.com

یہ حروف فقیر۔ امیدوارِ رحمتِ پروردگار قدیر۔
عبدالوہاب بن عبدالصمد حنفی قادری نے مکہ معظمہ میں
رقم کئے۔ اللہ تعالےٰ اسے بزرگی و عظمت زیادہ دے۔

---

(۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ لطیف ہی کے لئے ہر شکر و ثنا ہے ان رزقوں انعاموں پر جو اس نے دئے۔ اور میں نے اپنے کام اسی کو سونپے ان سب امور میں جو اس نے مقرر فرمائے اور محکم کئے۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد پر جن کی نبوت سب سے مقدم جن پر یہ آیت اتاری "وعلمک مالم تکن تعلم" کہ سکھایا تمہیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر جو عہد و پیمان وفا کرنے والے تھے۔ پس ازاں میں نے یہ عجالہ۔ اور اس کے صحیح فتووں کو دیکھا بھالا۔ تو انہیں پایا کہ اپنے باب میں گوہر یکتا ہیں۔ سبقت لے جانیوالے علم میں اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہیں۔ قرآن و حدیث ان کے مساعد ہیں۔ اصحاب علم و اربابِ دانش ان کی صحت پر شاہد ہیں۔ تو مجھے یقین ہوا کہ مصنف نے جو ابد یا باصواب دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے سب مسلمانوں کی طرف سے خوب تر جزا پہنچائے۔ اور ہمیں اور اسے سید الانبیا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی فرمائے۔ خدا کی قسم ان کے مطالعے نے میری آنکھ کو ٹھنڈک دی اور سینہ کشادہ اور خاطر شگفتہ کی۔ اور بے شک علمائے کرام مدرسینِ مسجد الحرام نے اس عجالے کی عزت فرمائی کہ اپنے ہاتھوں سے اسے مہروں کی ہیکل پہنائی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں تمام عباد کو نفع پہنچائے۔ اور اللہ ہی سچی راہ دکھائے۔ اور وہی ہمیں کافی و ہی بہتر کام بنائے۔ ہمارے سردار

Marfat.com

محمد وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین کتبه خادم
طلبة العلم بالحرم المکی الفقیر الحقیر الحافظ
عبداللطیف القادری عفاعنه الباری اٰمین

---

(١٥) بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰه رب العٰلمین۔ والصلوٰة والسلام علیٰ سید نا محمد
من انزل علیه و اذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین۔ وعلیٰ اٰله
الطیبین واصحابه الطاهرین۔ وعلماء امته اجمعین۔ اما بعد
فقد اطلعت علیٰ هٰذه العجالة التی الفها العالم العلامة۔ والحبر
الفهامة الشیخ احمد رضا متعنا اللّٰه بطول حیاته۔ وافاض
علینا من برکاته۔ فوجدتها مع اجوبتها کاملة۔ واشتملت بالرد علیٰ
الفرق الباطلة۔ کانها جواهر تکونت من الفاظ عذاب۔ ومواهب
لاتدرك بید اکتساب۔ فسبحان من یرزق من یشاء بغیر
حساب۔ فللّٰه در کلام کله کمال۔ ومجال لایری فیه الا جمال
واطال فاطاب۔ واجاد حین اجاب۔ فجزاه اللّٰه عن الاسلام
والمسلمین۔ حیث قام بفرض الکفایة عن جمیع العلماء العاملین
رزقنا وایاه شفاعة سید الشافعین۔ فی یوم الدین۔ ونبرأ اللّٰهم
الیك مما تفوه به حزب الملحدین۔ الخارجین عن ملة الاسلام
والدین۔ من النیشریة والندویة والرافضة والوهابیین۔

Marfat.com

محمد اور ان کے آل واصحاب سب پر درود نازل فرمائے۔

ان سطور کا راقم حرم مکہ معظمہ میں طلبہ علم کا خادم فقیر حقیر حافظ عبداللطیف قادری عفا عنہ الباری آمین۔

---

(۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پالنے والا۔ اور درود وسلام ہمارے سردار محمد پر جنہیں یہ حکم اترا نصیحت فرمانے کی تجھے تاکید ہے کہ نصیحت ایمان والوں کو مفید ہے۔ اور ان کی اور انکی ستھری آل اور پاکیزہ جلسا پر اور ان کی امت کے سب علما پر۔ بعد ازیں یہ عجالہ میں نے مطالعہ کیا جسے عالم علامہ علوم کو حسن دینے والے فہامہ مولانا احمد رضا نے رنگِ تالیف دیا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی درازیٔ عمر سے بہرہ یاب فرمائے۔ اور اس کی برکتوں کا فیض ہمیں پہنچائے تو میں نے اسے اور اس کے فتووں کو پایا کہ کامل ہیں۔ طوائفِ باطلہ کے رد کو شامل ہیں گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے۔ وہبی عطیے ہیں کہ زورِ بازو سے نہیں ملتے تو پاکی ہے اسے کہ جسے جو چاہے بے حساب بخشے۔ اللہ کے لئے ہے اس کلام کی خوبی کہ تمام وکمال سے ہے۔ وہ جولانی ہے جس میں کہیں کوتاہ سخنی کی کیا مجال ہے۔ مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی۔ اور جوابوں میں جودت وخوبی رکھی۔ اللہ تعالےٰ اسے اسلام ومسلمین کی طرف سے جزا دے کہ اس نے تمام علمائے باعمل کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور اسے تمام شفیعوں کے سردار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے روزِ جزا۔ اور ہم تیری طرف بیزار ہوتے ہیں الٰہی ان باتوں سے جو ملت و دینِ اسلام سے نکل جانے والے گروہ ملحدین نیچری ندوی رافضی وہابی نے کیں۔

Marfat.com

وثبتنا اللّٰھم علی القول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لا فاتنین
ولا مفتونین۔ وصلی اللّٰہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و
اٰلہ وصحبہ اجمعین۔ اٰمین۔ خادم طلبۃ العلم فی
المسجد الحرام سعید بن محمد عفا اللّٰہ عنہ اٰمین

سعید بن محمد ۱۳۰۸

---

(۱۶) بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ مظہر الحق ومبطل الرذائل۔ القائل علیٰ لسان نبیہ قل
جاء الحق وزھق الباطل۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد
عین الحقیقۃ وعصمۃ للاٰمل۔ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ الذین
اوضحوا الحق باوضح الدلائل۔ اما بعد فانی قد اطلعت علیٰ ھٰذہ
الرسالۃ العجالۃ النافعۃ لاھل الحق والکامل۔ والقاطعۃ لاھل
الزیغ والباطل۔ فللّٰہ درہ لقد اجاد۔ فیما افاد۔ المؤلف کثر اللّٰہ امثالہ۔
واسعد لہ مآلہ۔ کیف لا وھو التقی النقی العلم العامل والفاضل
الکامل۔ الادیب الاریب الحسیب النسیب الحاوی جمیع العلوم۔
من المنطوق والمفہوم۔ محی الشریعۃ السنیۃ۔ ومؤید الطریقۃ المرضیۃ
الملک السعید۔ والفلک الفرید۔ سراج الزمان مولانا المولوی الحاج
محمد احمد رضا خان ابن الفاضل مولانا المولوی محمد نقی علی خان
منحہ سجائل المغفرۃ والرضوان۔ جزاھما اللّٰہ عنا وعن المسلمین خیر
الجزاء وحشرنا واٰیاھم تحت لواء سید ولد عدنان۔

Marfat.com

اور ہمیں دونوں جہان میں ثابت رکھ۔ الٰہی ثابت قول پر، نہ خود فتنے میں آلودہ نہ اوروں کے لئے فتنہ گر۔ اور درودِ الٰہی تمام عالم کے بہتر محمد ہمارے سرور اور ان کے آل واصحاب سب پر۔ الٰہی ایسا ہی کر مسجد حرام میں طلبہ علم کا خادم سعید بن محمد عفا اللہ عنہ آمین۔

سب خوبیاں خدا کو جس نے حق کو غلبہ دیا۔ اور کمینہ باتوں کو باطل کیا۔ اور اپنے نبی کی (۱۶) زبان پر فرمایا تو کہہ حق آیا اور باطل کا دم گیا۔ اور درود و سلام ہمارے آقا محمد پر جو حقیقت کی جان ہیں۔ اور بیوہ عورتوں کے نگہبان۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ جن کے دلائل ایضاح حق میں سب دلیلوں سے روشن تر۔ زاں بعد میں نے یہ رسالہ اہلِ حق وکمال کو نافع عجالہ۔ اہلِ کجی و باطل کی گردنیں قطع کرنے والا دیکھا۔ مصنف کی خوبیاں ہیں اللہ کے لئے۔ کہ اس نے جیدا فادے دئے۔ اللہ تعالےٰ اہلِ سنت میں اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام سعید فرمائے۔ اور کیوں نہ ہو کہ وہ کون ہے ستھرا پرہیزگار عالم عامل۔ فاضل کامل۔ ادیبِ عاقل۔ حسب ونسب دونوں میں ذی عزت، جسے منطوق ومفہوم جمیع علوم کی جامعیت۔ زندہ کنِ شریعتِ روشن۔ قوت دہِ طریقت احسن۔ سعید فرشتہ۔ آسمان یکتا۔ چراغِ زماں مولٰنا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان۔ ابن فاضلِ مستغرق بہ دولابہائے مغفرت ورضوان مولانا مولوی حاجی محمد نقی علی خان۔ اللہ عزوجل دونوں کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور ہمیں اور ان کو سردار اولادِ عدنان کے زیرِ نشان اٹھائے

Marfat.com

الاوهوالحبر الفهام. اتى بالسيف الصمصام. فعلى كل دليل له دليل.
لايضطرب عن قال وقيل. وكل سطر سطر كحرف الاكليل. بل هٰذا هو
الفصل المبين. الناخل بين الناعم والثخين. فكيف يقبل قول القائل
الهنبقة. ان اختلاف اهل السنة والروافض المبتدعة الشنيعة
والشيعة كاختلاف المذاهب الاربعة. لعمرى ان هٰذا البون بعيد
لايقبله ذوعقل سديد. فاين الثمد من الخضرم. واين من السلاف
ماء الحصرم. واين درى الزنبور من نغم الزبور. حاشا ثم حاشا
ان يكون كذٰلك. كلا ومتمسكا بتلك المسالك. كما ورد فى الخبر
عن السيد الابر. صاحب القبر المعطر. صلى الله عليه وعلى اله
واصحابه وسلم. فى حق كل مبغضى سيدنا ابى بكر وسيدنا عمر

ان لله ستمائة الف عالم حول العرش يلعنون مبغضى ابى بكر وعمر
رضى الله عنهما فيا عجبا على هٰذه الالفة والمحبة والاتفاق. تالله
ماهى الامع الله ورسوله الشقاق والنفاق. كما ميز لنا عليه
الصلاة والسلام فى اختلاف الائمة العظام. اختلافهم رحمة للامة
وبهٰذا اختصوا اهل السنة والجماعة وقال ابن حجر الهيثمى
اخرج الخطيب البغدادى فى الجامع وغيره انه صلى الله
عليه وسلم قال اذا ظهرت الفتن. او قال البدع وسب اصحابى
فليظهر العالم علمه فمن. لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله
والملئكة والناس اجمعين. لايقبل الله له صرفا ولا عدلا

Marfat.com

ہاں ہاں وہ علوم کو حسن دینے والا۔ کثیر الفہم وہ تیغِ براں لایا جس کی دھار کبھی نہ گرے۔ اس کی ہر دلیل پر دلیل ہے جو کسی کی گفتگو سے جنبش نہ کرے۔ ہر سطر کہ ان ورقوں میں آشکار ہے۔ گویا کنارۂ تاج جواہر نگار ہے۔ ہاں یہ جواب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والا ہے۔ نرم و درشت کو چھان کر جدا کر دینے کا آلہ ہے۔ تو کیونکر مان لی جائے کسی بے وقوف قائل کی یہ لاف کہ سنّیوں اور برے گمراہ رافضیوں اور شیعہ کا اختلاف ایسا ہے جیسا باہم چاروں مذہب کا اختلاف۔ مجھے اپنی حیات کی قسم بہت فرق عظیم ہے۔ اسے نہ مانے گا جس کی عقل سلیم ہے۔ بھلا کہاں چند قطرۂ آب اور کہاں دریائے زخار کی روانی۔ کہاں شیریں انگور کا آب ناب کہاں کچے پھلوں کا کھٹا پانی۔ کہاں شور زنبور کہاں نغمہائے زبور۔ توبہ توبہ کہ ایسا ہو۔ ہیں ہیں اور حال یہ کہ وہ اس راہ پر جما ہو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ سرورِ نکو کار تر۔ صاحب قبرِ معطر۔ درود و سلامِ خدا ان پر۔ اور ان کی آل و اصحاب پر۔ یوں فرماتے ہیں دربارۂ دشمنان حضرت ابی بکر و عمر۔ کہ بے شک عرش کے گرد اللہ عزوجل کے لئے چھ لاکھ جہان ملائکہ کے آباد ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں۔ یہ اپنے کی الفت ہے نرالی محبت انوکھا اتفاق۔ خدا کی قسم یہ تو نہیں مگر اللہ و رسول کے ساتھ ضد اور نفاق۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ائمہ مجتہدین کے مسائل اجتہادیہ کی یہ تمیز فرما دی کہ ان کا اختلاف امت کے لئے رحمت ہے یہ خاص بہ مسائلِ فرعیۂ اہلِ سنت و جماعت ہے امام ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں جامع خطیب بغدادی وغیرہ میں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فتنے (یا فرمایا) بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کا نہ نفل قبول کرے نہ فرض

Marfat.com

واخرج الحاكم عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماظهر اهل بدعة الا
اظهر الله فيهم حجته علىٰ لسان من شاء من خلقه اهـ من
هدية المرتاب فى فضائل الاصحاب وايضا فى حديث ذكره
القرطبى اذا اظهر الفتن فمن كان عنده علم فكتمه فهو كجاحد
ما انزل علىٰ محمد صلى الله عليه وسلم فانتبهوا ياشرذمة
اهل الهوىٰ. فقد ضللتم واضللتم عباد الله عن طريق الرشد
والهدىٰ. فستعلمون من اصحاب الصراط السوى ومن
اهتدى. فماهوا الا كما قالوا الاخيار. ومن الناس من
يستحب وقد النار. وعقد الزنار. لاجل الدينار. ورضوا
بالغى. لحب الرى. نعم الحرام كثير العدد. والحلال قليل المدد.
ذاك مدده فيضى. وهٰذا عدده ارضى. وما حل وقل. خير مما
حرم وجل. فماهٰذه الغفلة والغشوة. وا اسفا على اهل الندوة
يفرحون علىٰ تلك الحسوة. اقظن ان قصة السامرى سمر. كلا
انها فاغية ليس لها ثمر. ليس السامرى من استعار سوارا
وحجلا. واتخذ منه عجلا. انما السامرى من سمر للجاه و
القبول. وخدع الاغمار بقبضة من اثر الرسول. فحمل من
زينة القوم اوزارا. وجمع زبرجا مستعارا. ضم لبدا
ملبودا. وصاغها وثنا معبودا. لا يبصر عواره الانفس عالية

Marfat.com

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی بدمذہب لوگ ظاہر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں اپنی حجت اپنی مخلوق سے جس کی زبان پر چاہے ظاہر فرما دیتا ہے یہ کتاب ہدیۃ المرتاب فی فضائل الاصحاب سے ہے۔ نیز ایک حدیث میں ہے جسے قرطبی نے ذکر کیا کہ جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم رکھتا ہو اور وہ اسے چھپائے (یعنی اظہارِ حق سے خاموشی اختیار کرے) وہ اس کی مثل ہے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب و شریعت کا انکار کرے تو اے ذلیل و قلیل گمراہو۔ اپنی حرکتوں سے باز آؤ۔ کہ تم خود بہکے اور خدا کے بندوں کو راہِ راست سے بہکا دیا اب جانا چاہتے ہو کہ کون سیدھی راہ پر ہے اور کس نے ہدایت کا حصہ لیا۔ ندوے کے وہی دتیرے ہیں۔ جو اچھے لوگ کہہ گئے ہیں کہ بعض اشخاص روپے کے لئے آگ میں جلنا اور جنیو باندھنا پسند کرتے ہیں۔ رَے کی محبت میں غَے یعنی گمراہی پر مرتے ہیں۔ واقعی حرام کا عدد وافر ہے! اور حلال کی مدد نادر۔ اس کی مدد فیض پاک ہے۔ اور اس کا عدد نتیجۂ خاک۔ جو حلال ہو اور تھوڑا ہو۔ اس سے بہتر ہے جو حرام ہو اور بہتیرا ہو۔ یہ کیسی غفلت کا پردہ ہے اہلِ ندوہ پر افسوس آتا ہے۔ اس ایک گھونٹ چھوڑ پر گن ہیں کیا قصۂ سامری کے باب میں کہانی ہونے کے ظن ہیں۔ ہشت وہ گلِ حنا ہے۔ اور پھل پوچھو تو معدوم و فنا ہے۔ سامری وہ نہیں جو ہاتھ کے کنگن پاؤں کی چوڑی مانگے تانگے کی لیکر اس سے بچھڑا بنائے۔ پورا سامری وہ ہے جو لوگوں میں نام و وجاہت حاصل کرنے کو کہانیاں گائے۔ اور مشتے اثر رسول یعنی کچھ حدیثیں لیکر احمقوں کو فریب سے رجھائے۔ وہ جس نے لوگوں کو سنگار گہنا پاتا مال متاع لیکر۔ اپنی گردن پر بوجھ لئے۔ اور مانگ جانچ کر آرائش کے سامان اکٹھے کئے۔ اور نمدے کی سی تہیں جما کر ملایا۔ اور اسے پرستش کا بت بنایا۔ اس کا عیب نہیں دیکھتی مگر رفعت والی جان

Marfat.com

ولا يسمع خواره الا اذن واعية. فلا تنحرف عن الشرعة السوية
كالفرقة الموسوية. هذا وما ابرئ نفسى انما اشكو الى الله
حزنى وبثى. ان يصلح ما فسد مما اكتسبه جوارحى و
عليه اعتمادى. فى بدئى ومعادى. واستغفر الله لى
ولوالدى ولجميع المسلمين. فيا فوز المستغفرين. ولا حول
ولا قوة الا بالله العلى العظيم. نمقه ببنانه الراجى عفو
ربه البارى. احمد المكى الحنفى الچشتى الصابرى الامدادى
المدرس بالمدرسة الاحمدية. الواقعة فى
مكة المحمية غفر الله له ولوالديه. واحسن الله لهما
واليه. وكان الله له حيث كان. ومنحه بالمغفرة
والرضوان. حامدا ومصليا ومسلما.

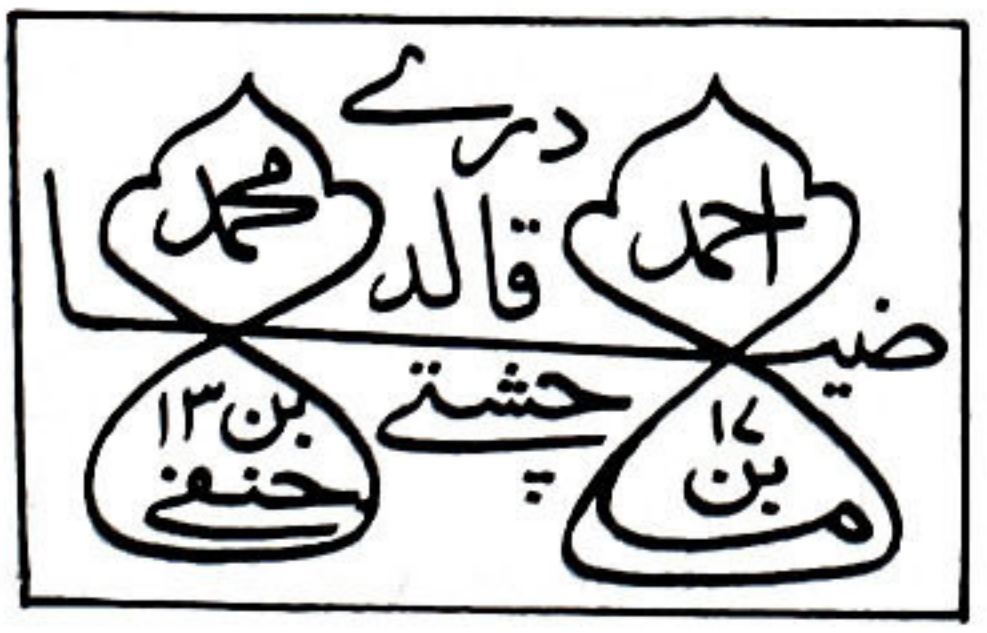

Marfat.com

اور اُس کی مہمل آواز نہیں سنتے مگر علم والے کان۔ جو سیدھی راہ سے نہ پھرے۔ یہود ساں اس کی پرستش پر نہ گرے۔ خیر یہ تو ہوا اور مجھے اپنے نفس کی برأت کا کب دعویٰ ہے۔ اللہ ہی سے اپنے غم و پریشانی کا شکویٰ ہے۔ میرے اعضاء نے گناہ کر کے جو کچھ بگاڑا وہی اس کا بنانے والا ہے۔ دنیا و آخرت میں اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اپنے اور اپنے والدین اور سب مسلمانوں کے لئے۔ واہ واہ استغفار والے کیا ہی مراد کو پہنچے۔ اور نہ گناہوں سے پھرنے کی طاقت نہ عبادت کی قوت مگر اللہ علو و عظمت والے کی توفیق سے۔ اپنے ہاتھوں سے لکھا پروردگار آفریدگار کی بخشش کے امیدوار احمد مکی حنفی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ واقع مکہ معظمہ نے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخشے۔ اور ان سب کے ساتھ احسان کرے۔ اور وہ جہاں ہو اس کا والی رہے۔ اور اسے اپنی مغفرت و خوشنودی دے۔ حمد و ثنائے پروردگار کرتا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہ درود و سلام نثار کرتا۔

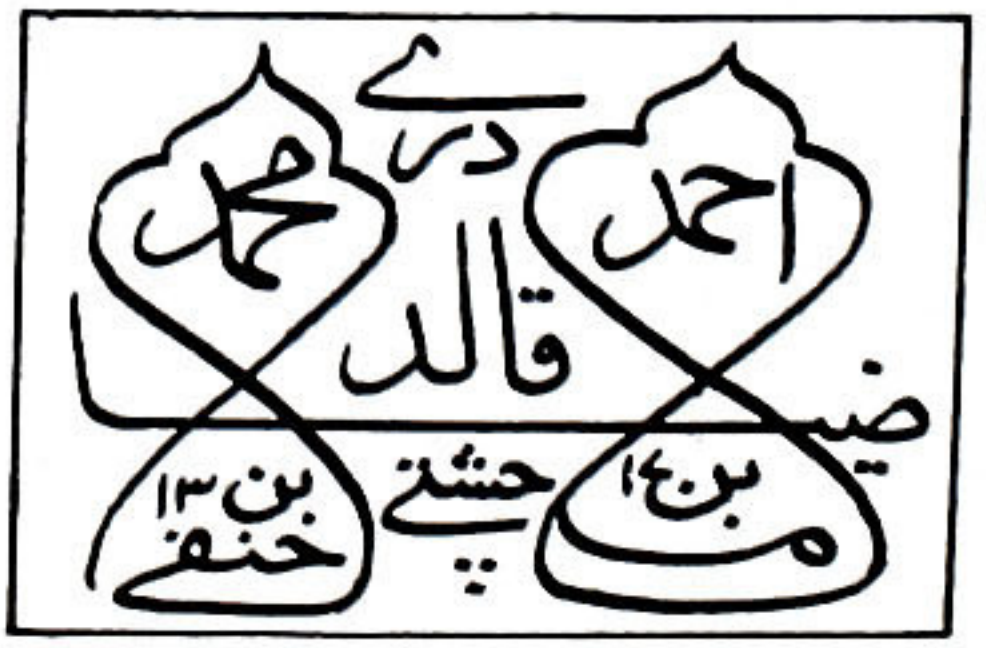

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم ؕ

ما قولكم دام فضلكم ونفعنا بعلومكم. فی هٰذه المسألة وهی ان بعض علماء الهند قرروا جلسة ندوة العلماء التی تکون فیها مشارکة الوهابیین والذین لامذهب لهم والروافض والنیچریة وهؤلاء النیچریة هم اتباع السید احمد الهندی الذی هو من اتباع المولوی نذیر حسین الذی حبس بمکة المشرفة مع اتباعه وما انفکوا حتی تابوا من اعتقادهم الفاسد وکتبوا بذٰلك وهم الاٰن علیٰ ما هم علیه سابقا وما فعلوا تلك التوبة اللسانیة والکتابیة الا للتخلص من ید الحکام وهم الاٰن ینکرون ذٰلك الحبس و یقولون هٰذا کذب محض بل حصل لنا تعظیم کثیر و تاب الناس علیٰ ایدینا جازاهم الله بعدله ومن جملة اقوال السید احمد الهندی المذکور ان القراٰن موافق للانجیل

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مسئلے میں آپ علماء کیا فرماتے ہیں آپ کا فضل ہمیشہ رہے اور ہمیں آپ کے علوم سے نفع ملے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بعض ہندی مولویوں نے جلسۂ ندوۃ العلماء قرار دیا ہے جس میں وہابیہ اور لامذہب اور رافضیوں اور نیچریوں کی شرکت ہے۔ یہ نیچری لوگ سید احمد ہندی کے پیرو ہیں جو پیروان مولوی نذیر حسین سے ہے جو اپنے تابعین کے ساتھ مکہ معظمہ میں قید ہوا تھا اور جب تک اپنے اعتقادِ فاسد سے توبہ نہ کی اور تحریر نہ کر دی رہائی نہ پائی اور اب وہ اپنے اسی پہلے عقیدے پر ہیں وہ زبانی قلمی توبہ فقط دستِ حکام سے چھوٹنے کو تھی وہ لوگ اب اس قید ہونے ہی سے منکر ہیں کہتے ہیں یہ محض جھوٹ ہے ہماری تو وہاں بہت آؤ بھگت ہوئی اور لوگوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی اللہ تعالےٰ اپنے عدل سے انہیں اس مکر کا بدلا دے۔ سید احمد ہندی مذکور کی باتوں سے یہ ہے کہ قرآن اس انجیل موجود کے موافق ہے۔

Marfat.com

لاخلاف بينهما ثم فعل ما فعل بحيلته حتى ترك اكثر الناس فى
بلادا لهند العمل بالقرآن والحديث الا ما يطابق العقل وصنف تفسيرا
للقرآن المجيد وخالف فيه المفسرين المعتبرين وقال انا اخرج اغلاط
جميع العلماء المعتبرين وانا اعلم الحق بالتامل فانكر فى تفسيره فرضية
صوم شهر رمضان وحج بيت الله الحرام ووجود الملائكة ووجود
الجنة والنار وكتب فيه ان الاستقبال الى القبلة فى الصلوٰة مشابهة
عبادة الاصنام وافتى بحل الربا للامراء وانكر معجزات سائر
الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام وكذب ولادة عيسىٰ من غير اب وقال
انه ولد يوسف النجار واظهر الامور المخالفة للشريعة مثل اكل لحم
الحيوان بغير ذبح الىٰ غير ذٰلك مما يطول شرحه جازاه الله بعدله و
مع هٰذا يدعى الاسلام هو وجماعته وقد كفروا بانكارهم ما هو من
ضروريات الدين وضلوا واضلوا كثيرا نعوذ بالله منهم واصل الغرض من
هٰذه الجلسة المذكورة ان يختلط اهل السنة مع الوهابية والذين
لامذهب لهم والروافض والنيچرية وان لاترد اقوالهم وتحريراتهم
المخالفة لقول اهل السنة والجماعة حتى ان المولوى غلام حسنين
الشيعى قال فى تلك الجلسة بين يدى علماء اهل السنة والجماعة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عمم عليا رضى الله عنه فى
الغدير عمامة الخلافة فسكت العلماء بموجب الشرط المذكور بان
لاترد اقوالهم ثم ان الروافض طبعوا رسالة مسماة بمراٰة الحق

Marfat.com

ان میں باہم کچھ خلاف نہیں۔ پھر اس نے اپنے مکر سے وہ کام کیا کہ ہندوستان میں بہت لوگوں نے قرآن وحدیث پر عمل چھوڑ دیا مگر جس قدر موافقِ عقل ہو۔ اس شخص نے قرآنِ مجید کی ایک تفسیر بنائی اور اس میں مفسرینِ معتبرین کا خلاف کیا اور کہا میں جمیع علمائے معتبرین کی غلطیاں نکالتا ہوں اور حق اپنے سورج سے جان لیتا ہوں۔ پس اس نے اپنی تفسیر میں فرضیتِ روزۂ رمضان و حج بیت اللہ و وجودِ ملائکہ و وجودِ جنت و نار سب کا انکار کر دیا اور اس میں لکھا کہ نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا بت پرستی کے مشابہ ہے اور امیروں کے لئے سود کی حلت کا فتوے دیا اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کے معجزات کا منکر ہوا اور عیسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے بن باپ پیدا ہونے کو جھٹلایا اور انہیں یوسف نامی ایک بڑھئی کا بیٹا بتایا۔ اور بہت باتیں خلافِ شرع ظاہر کیں۔ مثلاً بے ذبح کئے جانور کا گوشت کھانا وغیرہ وغیرہ جس کی شرح دراز ہے اللہ تعالےٰ اسے اپنے عدل سے بدلا دے اور باوصف اس کے وہ اور اس کا گروہ اپنے آپ کو مسلمان کہے جاتے ہیں حالانکہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کر کے کافر ہو چکے اور خود بہکے اور بہت سے بہکائے اللہ کی پناہ ان سے۔ اور اصل غرض اس جلسۂ مذکورہ سے یہ ہے کہ وہابیوں اور لامذہبوں اور رافضیوں اور نیچریوں کے ساتھ اہلِ سنت میل کریں اور ان کے اقوال و تحریرات مخالفۂ مذہبِ اہلسنت وجماعت کا رد نہ کریں۔ یہاں تک کہ مولوی غلام حسنین رافضی نے اس جلسے میں علمائے اہلِ سنت وجماعت کے سامنے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خم غدیر میں مولیٰ علی کے سر پر خلافت کا عمامہ باندھا۔ علماء اسی قرارداد کی بنا پر کہ ان کی بات رد نہ کیجائے خاموش ہو رہے۔ پھر رافضیوں نے ایک رسالہ مسمّی بہ آئینہ حق نما چھاپا

Marfat.com

وكتبوا فيها اثبتوا لنا موت الشيخين على الايمان وان خلافتهما
كانت حقا فان هٰذه الامور ليست بثابتة عند الشيعة
وذكروا فى هٰذه الرسالة ان المولوى غلام حسنين الشيعى
قال بين يدى مئين من العلماء من اهل السنة والجماعة فى
جلسة بلدة كانفور ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عمم
عليا فى الغدير عمامة الخلافة وما تنفس احد منهم يعنى من
اهل السنة و الجماعة وايضا كتبوا فيه ان سيدنا..... رضى
الله عنه ركض برجله بطن..... فسقط حملها و نادىٰ باعلىٰ
صوته ان احرقوا بيتها وبينوا ان هٰذه الامور ثابتة من كتب
اهل السنة والجماعة وعلىٰ هٰذا القياس كتبوا فيها خرافات و
ان العلماء المجوزين جلسة ندوة العلماء ما كتبوا شيئا فى رد
هٰذه الرسالة وايضا طلبوا المولوى غلام حسنين فى جلسة اخرىٰ
واكدوا بان لا يرد اصلا علىٰ احد من الشيعة وغيرها بل ان
لا يجيب احدا اذا استفتى فى المسائل الاختلافية فهل هٰذه الجلسة
والاجتماع اذا كانت بمثل هٰذه المثابة خصوصا اذا كانت مع هٰؤلاء
اعداء الدين تجوز ام لا افتونا ولكم الاجر والثواب من الملك الوهاب

الجواب

الحمد لله تعالىٰ. اسأل الله المولى الكريم ذا الطول. التوفيق و
الاعانة فى الفعل والقول. ينبغى التجنب عن مواقع الفتن والاحتراس

Marfat.com

اور اس میں لکھا کہ شیخین کا ایمان پر مرنا اور ان کی خلافت کا حق ہونا ہمارے سامنے ثابت کر دو کہ یہ باتیں شیعہ کے نزدیک ثابت نہیں اور اسی رسالے میں ذکر کیا کہ مولوی غلام حسنین شیعی نے جلسۂ کانپور میں سیکڑوں علمائے اہلِ سنت وجماعت کے آگے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمِ غدیر میں مولیٰ علی کے سر پر عمامۂ خلافت باندھا اور سنیوں میں سے کسی نے دم نہ مارا۔ نیز اسی رسالے میں یہ بھی لکھا کہ ..... نے ..... کے شکم پر لات ماری کہ حمل ساقط ہوا اور بآوازِ بلند چلّا کر کہا کہ ان کا گھر جلا دو اور دعوے کیا کہ یہ باتیں (معاذ اللہ) کتبِ اہلِ سنت سے ثابت ہیں علیٰ ہذا القیاس اور خرافات باتیں اس رسالے میں لکھیں اور ان علمائے جلسۂ ندوۃ العلماء کے تجویز کرنے والوں نے اس کے رد میں کچھ نہ لکھا بلکہ مولوی غلام حسنین کو دوسرے جلسہ میں پھر طلب کیا اور تاکید کی کہ کوئی شخص رافضیوں وغیرہ کسی کا اصلاً رد نہ کرے بلکہ مسائلِ اختلافیہ سے سوال بھی کیا جائے تو اس کا جواب نہ دے۔ آیا یہ جلسہ و اجتماع جب کہ اس ٹھکانے کا ہو خصوصاً جب کہ دشمنانِ دین کے ساتھ ہو تو جائز ہے یا نہیں؟ ہمیں فتوے دیجئے اور اللہ عزوجل سے آپ کے لئے اجر و ثواب ہے۔

الجواب

سب خوبیوں سراہا اللہ تعالیٰ ہیں اللہ مولیٰ کریم ذی الفضل سے ہر فعل و قول میں توفیق و مدد مانگتا ہوں فتنے کی جگہوں سے بچنا چاہئے اور ایسے میل جول سے

Marfat.com

عن المخالطة التى لاتخلو عن المحظورات مع القوم الضالين
المضلين امثال من ذكر فى صورة السوال. اذا كانوا بهذا المنوال
الا ان يكون للرد عليهم وتزييف اقوالهم ومعتقداتهم الفاسدة
بالادلة النقلية والعقلية من كتب اهل السنة والجماعة
والحالة هذه والله سبحنه وتعالى ولى الهداية. وبالعصمة
والحماية نمقه الفقير الى عفو ربه القدير
عثمان بن عبد السلام داغستانى مفتى
المدينة المنوّرة الحنفى عفى عنه.

عبد السلام

---

(٢) اللّٰهم انا نعوذ بك ان نضل او نضل لايجوز لمن يخاف الله تعالى
ويرجو الدار الاخرة ويحب النجاة لنفسه ولدينه بالموت
على الايمان ان يجلس الى من اتصف بهذه الاوصاف او يصغى
الى حديثه خصوصا غير اهل العلم المشغولون بامور معيشتهم
الذين لافرصة لهم يصرفونها فى استنباط طرق الحق فان
المجالسة اقرب طريق الى سراية الحال وهؤلاء ان كانوا كما وصف
فهم الذين عناهم سيد الهادين بقوله غير الدجال اخوف
عليكم نسأل الله ان يحفظ علينا الايمان وعلى
اخواننا المؤمنين والله اعلم كتبه الفقير الى الله
تعالى محمد بن يوسف.

محمد

Marfat.com

اجتناب جو ممنوعات سے خالی نہ ہو گمراہانِ گمراہ گر کے ساتھ جیسے یہ لوگ جن کا حال سوال میں مذکور ہوا جب کہ وہی طرز پر ہوں مگر اس غرض سے کہ ان کا رد کیا جائے ان کی باتیں ان کے فاسد عقیدے سے کتب اہل سنت و جماعت کی نقلی و عقلی دلیلوں سے کھوٹے ثابت کئے جائیں جب کہ حالت یہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہدایت ہے اور اسی کی طرف سے نگہبانی و حمایت ہے۔ راقم عفو پروردگار قدیر کا فقیر عثمان بن عبد السلام داغستانی مفتی مدینہ منورہ حنفی عفی عنہ۔

عبد السلام

---

(۲) الٰہی تیری پناہ اس سے کہ ہم بہکیں یا بہکائے جائیں وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور پچھلے دن کی امید کرتا اور اپنے جان و دین کی نجات چاہتا ہو کہ ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا سے جائز نہیں کہ ایسوں کے پاس بیٹھے یا ان کی بات سنے خصوصاً غیر علماء کو کہ اپنے کار معاش میں مشغول ہیں وہ فرصت نہیں رکھتے جسے حق کے راستے بغور کامل پیدا کرنے میں صرف کریں۔ پاس بیٹھنا رنگ پکڑنے اور اس کا حال اس میں سرایت کر جانے کا سب سے نزدیک تر راستہ ہے۔ ان لوگوں کا اگر یہ حال ہے جو مذکور ہوا تو یہی ہیں وہ

جنہیں سید الہادین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مراد لیا دجال کے غیر کا مجھے تم پر زیادہ اندیشہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا اور ہمارے بھائی مؤمنین کا ایمان محفوظ رکھے واللہ تعالےٰ اعلم

کتبہ فقیر بارگاہِ الٰہی محمد بن یوسف۔

محمد

Marfat.com

(۳) ما اجاب به حضرة مفتی المدینة المنورة علیٰ صاحبها افضل الصلوٰة والسلام مولانا العالم العلامة الفاضل الفهامة عثمٰن بن عبدالسلام ادام الله به نفع الانام. هو الصواب الذی یعول علیه. ویجب المرجع والمصیر الیه. ویعضده ما رواه مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاهم لایضلونکم ولا یفتنونکم قال العلامة علی القاری علیه رحمة الله الباری فی شرح المشکوٰة (یکون فی اٰخر الزمان) ای اٰخر زمان هٰذه الامة (دجالون) من الدجل وهو التلبیس جمع دجال وهو کثیر المکر والتلبیس ای الخداعون یعنی سیکون جماعة یقولون للناس نحن علماء ومشائخ ندعوکم الی الدین وهم کاذبون فی ذٰلک (یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم) ای یتحدثون بالاحادیث الکاذبة ویبتدعون احکاما باطلة واعتقادات فاسدة (فایاکم) ای ابعدوا انفسکم عنهم (وایاهم) ای ابعدوهم عنکم اه وما رواه البخاری ومسلم من قوله صلی الله علیه وسلم فاحذروهم قال العلامة علی القاری فی الشرح المذکور ای لاتجالسوهم ولاتکالموهم ایها المسلمون اه وما رواه الترمذی وابوداؤد عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نهتهم علماؤهم فلم ینتهوا

Marfat.com

حضرت مفتی مدینہ منورہ علے صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام مولانا عالم علامہ فاضل فہامہ (۳)
عثمان بن عبدالسلام نے (کہ اللہ تعالےٰ ان کی ذات سے مخلوق کا نفع دائم رکھے)
جو جواب دیا وہ ایسا ہی حق ہے جس پر اعتماد کیا جائے اور اس کی طرف رجوع
واجب ہے اور اس کے مؤید ہے وہ حدیث جو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے
میں کچھ دجال کذاب ہوں گے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو تم نے اور
تمہارے باپ دادا نے نہ سنیں تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور کرنا
کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ علامہ علی قاری علیہ
رحمۃ الباری شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں یعنی اس امت
کے آخر زمانے میں کچھ دجال ہوں گے۔ یہ دجل بمعنی فریب دہی سے ماخوذ ہے دجال
بڑے مکار دھوکے باز کو کہتے ہیں۔ دجالون اس کی جمع ہے یعنی بڑے فریبی مراد یہ کہ
عنقریب ایک گروہ ہوگا کہ لوگوں سے کہے گا ہم مولوی اور پیر ہیں تمہیں دین کیطرف
بلاتے ہیں اور وہ جھوٹے ہوں گے۔ حدیثیں وہ جو تم نے اور تمہارے باپ دادا
نے نہ سنی ہوں یعنی جھوٹی حدیثیں بیان کریں گے باطل احکام اور فاسد عقیدے
دل سے گھڑیں گے ان سے دور رہو اور انہیں دور کرو۔ اور حدیث بخاری و مسلم
کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پرہیز کرو علامہ علی قاری
شرح مذکور میں فرماتے ہیں یعنی اے مسلمانو ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے بات نہ کرو
اور حدیث ترمذی و ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑ گئے کہ علماء نے منع کیا وہ باز نہ آئے

Marfat.com

فجالسوهم فى مجالسهم واكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب
بعضهم ببعض (قال ابن ملك رحمه الله الباء للسببيّة اى
سود الله قلب من لم يعص بشؤم من عصى فصارت قلوب
جميعهم قاسية محيدة عن قبول الحق والخير والرحمة
بسبب المعاصى ومخالطة بعضهم بعضا اهـ وقوله قلب من
لم يعص ليس على اطلاقه لان مواكلتهم ومشاربتهم من غير
اكراه واجبار بعد عدم انتهائهم عن معاصيهم معصية ظاهرة
لان مقتضى البغض فى الله ان يتبعدوا عنهم ويهاجروهم
ويقاطعوهم ولم يواصلوهم كذا افاده العلامة على القارى
فى شرح المشكوٰة فلعنهم على لسان داؤد وعيسى بن مريم
ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون قال فجلس رسول الله صلى الله
عليه وسلم وكان متكأ فقال لا راى لاتعذرون اولاتنجون من العذاب
انتم ابتها الامة خلف اهل تلك (الامة) والذى نفسى بيده
حتى تاطروهم اطرا (راى حتى تمنعوا امثالهم من اهل المعصية
وان لم يمتنعوا عن امثالهم فتمتنعوا انتم عن مواصلتهم و
ومكالمتهم ومواكلتهم ومجالستهم) وفى رواية ابى داؤد قال
كلا والله لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر ولتاخذن
على يدى الظالم ولتاطرنه (راى لتمنعنه) على الحق اطرا
ولتقصرنه (راى لتحبسه) على الحق قصرا (راى بالهجرة عنه

Marfat.com

وہ علماء ان کے پاس ان کے جلسوں میں بیٹھے ان کے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں بعض کے دل بعض کی وجہ سے تباہ کئے (ابنِ ملک رحمۃ اللہ نے فرمایا ببعضٍ میں حرفِ باء سببیت کے لئے ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے ان معاصی نہ کرنے والوں کے دل ان معاصی والوں کی نحوست سے سیاہ کر دئے تو ان سب کے دل سخت اور قبولِ حق و خیر و رحمت سے برطرف ہو گئے بہ سبب گناہوں اور باہم میل جول کے انتہیٰ اور یہ جو انہوں نے فرمایا کہ ان کے دل جنہوں نے معاصی نہ کئے تھے یہ معصیت نہ کرنا مطلقاً نہیں اسلئے کہ وہ معاصی سے باز نہ آئے تو بلا اکراہ و اجبار ان کے ساتھ کھانا پینا خود صریح معصیت ہے کہ اللہ کے بارے میں بغض رکھنے کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ ان سے دور ہوں انہیں چھوڑ دیں انسے قطع کر دیں ان سے میل جول نہ کریں۔ ایسا ہی علامہ قاری نے شرحِ مشکوٰۃ میں افادہ فرمایا تو اللہ تعالےٰ نے ان میل جول کرنے والوں پر داؤد و عیسےٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کی زبان سے لعنت نازل فرمائی بدلہ ان کے گناہوں اور حد سے بڑھنے کا۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے جب یہاں تک پہنچے سیدھے ہو کر بیٹھے اور فرمایا نہ (یعنی اے بنی اسرائیل کے بعد آنے والی یہ امت تم معذور نہ رکھے جاؤ گے یا عذاب سے نجات نہ پاؤ گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ انہیں خوب اچھی طرح جھکا لاؤ (یعنی اپنے زمانے کے اہلِ معاصی کو باز رکھو اور وہ باز نہ رہیں تو تم ان سے ملاپ بات چیت ساتھ کھانے پاس بیٹھنے سے باز رہو) ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا کوئی نہیں واللہ یا تو ضرور تم انہیں بھلائی کا حکم دو گے ضرور انہیں برائی سے منع کرو گے اور ضرور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور ضرور اسے حق پر مجبور کرو گے اور ضرور اسے حق پر مجبور و محصور کرو گے یعنی یوں کہ

لہ۔ جبکہ انہیں گناہوں میں شریک ہونا مقصود ہے جن سے یہ مانع آئے تھے ۱۲ مترجم ۱۲ آگے پھر ترمذی حدیث مذکور ہے ۱۲ مترجم

Marfat.com

اذا عجزتم عما سبق حتى تضيق عليه الارض بما رحبت فانه حبس
معنوى اقوىٰ من حبس صورى، اولیضربن الله بقلوب بعضكم
علىٰ بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم (اى بنى اسرائيل علىٰ كفرهم
ومعاصيهم والمعنى ان احدا الامرين واقع قطعا اھ مع شرح
المشكوٰة للعلامة على القارى ويعضده ايضا ما رواه ابوداؤد و
احمد والحاكم عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لاتجالسوا اهل القدر (بضم اوله اى لا
تو ادوهم ولاتحابوهم فان المجالسة ونحوها من المعاشاة
من علامات المحبة وامارات المودة فالمعنى لاتجالسوهم مجالسة
تانيس وتعظم لهم لانهم اما ان يدعوكم الى بدعتهم بما زينه
لهم شيطانهم من الحجج المموهة والادلة المزخرفة التى تجلب
من لم يتمكن فى العلوم والمعارف اليهم ببادى الرأى واما ان
يعود عليكم من نقضهم وسوء عملهم ما يوثر فى قلوبكم
واعمالكم اذ مجالسة الاغيار تجر الى غاية البوار ونهاية
الخسار قال الله تعالىٰ يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع
الصادقين ولاينافى اطلاق الحديث تقييد الاية فى المنافقين
حيث قال الله تعالىٰ فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا فى حديث
غيره انكم اذا مثلهم وكذا قوله عن وجل واذا رأيت
الذين يخوضون فى اٰياتنا فاعرض عنهم حتى يخوضوا

Marfat.com

جب وہ اگلی صورتیں نہ بن پڑیں تو سب اس سے کنارہ کش ہو جائیں یہانتک کہ زمین باوصف
اپنی اس وسعت کے ان پر تنگ ہو جائے کہ یہ باطنی قید ہر ظاہری قید سے سخت تر ہے، یا
بے شک ضرور اللہ تعالےٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا پھر تم پر اپنی لعنت
اتاریگا جیسے ان پر اتاری یعنی بنی اسرائیل پر ان کے کفر و معاصی کے سبب حاصل حدیث یہ کہ دونو
باتوں میں سے ایک بیشک ہو گی۔ انتہی مع شرح مشکوٰۃ علامہ قاری۔ نیز اس کے مؤید ہے
حدیث ابو داؤد و احمد و حاکم امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے پاس نہ بیٹھو یعنی ان سے دوستی و محبت نہ کرو کہ پاس
بیٹھنا اور اس کے مثل اور امور مثلاً ساتھ چلنا محبت کی علامتوں دوستی کے نشانوں سے
ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس اس طرح نہ بیٹھو کہ انہیں تم سے انس حاصل ہو یا
تم ان کی کچھ تعظیم کرو اس لئے کہ یا تو وہ تمہیں اپنی بدمذہبی کی طرف بلائیں گے ان ملمع کاری
کی دلیلوں اور ظاہری آراستہ سخنوں سے جو ان کے شیطان نے ان کے ذہن میں سنوار
رکھی ہیں جن سے وہ بہ نظرِ سرسری علوم و معارف میں رسوخ نہ رکھنے والے کو اپنی طرف
کھینچ لے جاتے ہیں یا یہ ہو گا کہ ان کی خرابی ان کی بداعمالی سے تم پر وہ نحوست پڑیگی جو تمہارے
دلوں اور عملوں میں اثر کر جائیگی اس لئے کہ غیروں کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی ہلاکت[1] و کمان بربادی
کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ
دو اور حدیث میں مطلق ممانعت کے منافی نہیں کہ آیت نے دربارۂ منافقین ایک قید ذکر فرمائی
جہاں ارشاد ہوا ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہانتک کہ وہ اور بات میں مشغول ہوں ورنہ تم بھی انہی
کی مانند ہو اور ایسا ہی ارشاد الٰہی عزوجل جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں
خوض بے جا کرتے ہیں تو ان سے روگردانی کر یہاں تک کہ اور بات میں مشغول ہوں

[1] یا ان سے قطع علاقہ کرنا یا لعنت الٰہی کا مستحق ہونا العیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ مترجم

Marfat.com

فی حدیث غیرہ فلم ینہ عن مخالطتہم مطلقا لان الحدیث
یحمل علیٰ من لم یأمن علیٰ نفسہ منہم فیمنع عن مجالستہم
مطلقا و الآیۃ علیٰ من امن فلا حرج علیہ فی مجالسۃ لہم
بغیر التانیس والتعظیم مالم یکونوا فی کفر و بدعۃ وکذا
اذا خلصوا وقصد الرد علیہم و تسفیہ ادلتہم ومع ہذا البعد
عنہم اولیٰ و الاجتناب عن مباحثتہم احریٰ) و لاتفاتحوہم
(ای لاتحاکموا الیہم فانہم اہل عناد ومکابرۃ وقیل لاتبدؤہم
بالسلام او بالکلام و قال مظہر لاتناظروہم فانہم یوقعونکم
فی الشک ویشوشون علیکم اعتقادکم ای وان لم تجالسوہم
فہو عطف مغایر وقیل عطف خاص لان المجالسۃ تشتمل
علی المواکلۃ و المؤانسۃ والمحادثۃ وغیرہا وفتح
الکلام فی القدر اخص من ذلک ، کذا افادہ
العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ فی شرح
المشکوٰۃ و فی التفسیرات الاحمدیۃ فی بیان
الآیات الشرعیۃ فی تفسیر قولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد
الذکریٰ مع القوم الظالمین الظاہر من کلام الفقہاء
ان الآیۃ باقیۃ وان القوم الظالمین ہم المبتدع
والفاسق و الکافر والقعود مع کلہم ممتنع اھ
واخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابی وائل

Marfat.com

کہ یہاں مطلق میل جول سے منع نہ فرمایا وجہ یہ کہ حدیث اس کے بارے میں ہے جو اپنے نفس پر ان کی طرف سے اطمینان نہ رکھتا ہو اسے مطلقاً ان کے پاس بیٹھنا منع ہے اور آیت اس کے حق میں ہے جسے اطمینان ہو (کہ ان کی صحبتِ بد میرے دل پر اثر نہیں کر سکتی) اس پر کچھ تنگی نہ ہوگی ان کے پاس بیٹھنے میں جب کہ اس طور پر نہ ہو جس سے انہیں انس حاصل ہو یا یہ کہ ان کی تعظیم کرے اور یہ بھی جب جائز ہے کہ وہ اپنے کفر و بدعت میں نہ ہوں یا ہوں تو یہ ان پر رد کرنے اور ان کی دلیلوں کو احمق بنانے کے لئے ان کے پاس جائے اور باوجود ان سب باتوں کے پھر بھی بہتری اسی میں ہے کہ ان سے دور رہے ان کے مباحثے سے بچنا ہی زیادہ لائق ہے (تتمۂ حدیثِ مذکور) اور ان سے مفاتحہ نہ کرو یعنی انہیں کسی بات میں حکم نہ بناؤ کہ انہیں ہٹ دھرمی اور سینہ زوری آتی ہے اور کہا گیا انہیں ابتداءً بہ سلام نہ کرو ان سے کلام شروع نہ کرو اور مظہر نے فرمایا ان سے مسئلۂ تقدیر میں مناظرہ نہ کرو کہ وہ تمہیں شک میں ڈال دیں گے اور تمہارے اعتقاد میں تشویش پیدا کر دیں گے یعنی اگرچہ پاس نہ بیٹھو تو معطوف و معطوف علیہ یعنی مجالسہ و مفاتحہ دو جدا چیزیں ہیں۔ اور بعض نے کہا عام پر خاص کا عطف ہے کہ پاس بیٹھنا ساتھ کھانے انس حاصل کرنے بات چیت کرنے وغیرہ سب کو شامل ہے اور مسئلۂ تقدیر میں مناظرہ شروع کرنا اس سے خاص ہے۔ اسی طرح علامہ علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں افادہ فرمایا۔ التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں کہ یاد آئے پر ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو لکھتے ہیں کلامِ فقہاء سے ظاہر یہ ہے کہ حکم آیت باقی ہے اور ظالم لوگ بد مذہب و فاسق و کافر ہیں اور ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے انتہیٰ۔ ابنِ جریر و ابن المنذر نے ابو وائل سے روایت کی کہ

Marfat.com

قال ان الرجل ليتكلم فى المجلس بالكلمة من الكذب ليضحك بها
جلساءه فيسخط الله عليهم جميعا فذكروا ذلك لابراهيم النخعى
فقال صدق ابو وائل اوليس ذلك فى كتاب الله فلا تقعدوا معهم
حتى يخوضوا فى حديث غيره واخرج عبد بن حميد وابن ابى حاتم
وابو الشيخ عن محمد بن سيرين انه كان يرى ان هذه الاية
نزلت فى اهل الاهواء واخرج عبد بن حميد وابن المنذر عن
محمد بن على قال ان اصحاب الاهواء من الذين يخوضون
فى ايات الله وفى تفسير الامام البغوى رحمة الله عليه قال الضحاك
عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما دخل فى هذه الاية كل
محدث فى الدين وكل مبتدع الى يوم القيمة اهـ وهكذا فى
تفسير الخطيب وغيره ويعضده ايضا ما رواه الخطيب عن ابن عمر
رضى الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم من اعرض عن صاحب بدعة بغضا له ملأ الله
قلبه امنا وايمانا ومن انتهر صاحب بدعة امنه الله تعالى
يوم الفزع الاكبر ومن اهان صاحب بدعة رفعه الله فى الجنة
مائة درجة ومن سلم على صاحب بدعة او لقيه بالبشر او استقبله
بما يسره فقد استخف بما انزل على محمد واخرج الديلمى عن حذيفة
رضى الله تعالى عنه ان الله لا يقبل لصاحب بدعة صوما ولا صلوة و
لا زكوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا ويخرج من الاسلام

Marfat.com

انہوں نے کہا آدمی مجلس میں اہلِ مجلس کے ہنسانے کو کوئی لفظ جھوٹ بک دیتا ہے اس کے سبب اللہ عزوجل ان سب مجلس والوں پر غضب فرماتا ہے۔ لوگوں نے اسے امام ابراہیم نخعی کے سامنے ذکر کیا فرمایا ابووائل ٹھیک کہتے ہیں کیا یہ قرآن میں نہیں ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اور بات میں مشغول ہوں۔ عبد بن حمید وابن ابی حاتم وابوالشیخ امام محمد بن سیرین سے راوی کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ آیت بدمذہبوں کے بارے میں اتری عبد بن حمید وابن المنذر حضرت امام باقر سے راوی فرمایا بے شک بدمذہب ان لوگوں میں ہیں جو آیاتِ خدا میں خوض بے جا کرتے ہیں۔ تفسیر امام بغوی رحمہ اللہ تعالٰے میں ہے امام ضحاک نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ اس آیت کے حکم میں ہر وہ شخص کہ دین میں نئی بات نکالے اور ہر بدمذہب تا قیام قیامت داخل ہے۔ ایسا ہی تفسیر خطیب وغیرہ میں ہے۔ نیز اس کے مؤید ہے حدیث خطیب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے اسے دشمن ٹھہرا کر منہ پھیرے اللہ تعالٰے اس کا دل امان وایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالٰے اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالٰے جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب پر سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ حدیث دیلمی میں بروایتِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول فرمائے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض بدمذہب اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے

Marfat.com

كما يخرج السهم من الرمية او كما يخرج الشعر من العجين و

فى تبيين المحارم للعلامة ملا سنان الواعظ فى الحرم المحترم

اوحى الله تعالى الى يوشع بن نون انى مهلك من قريتك اربعين

الفا من خيارهم وستين الفا من شرارهم فقال يارب هؤلاء الاشرار

فما بال الاخيار فقال انهم لم يغضبوا لغضبى واكلوهم وشاربوهم

هكذا رواه ابن ابى الدنيا وابو الشيخ عن ابراهيم بن عمر والصنعانى

وايضا فيه قال النبى صلى الله عليه وسلم عذب اهل القرية

فيها ثمانية عشر الفا عملهم عمل الانبياء قالوا يارسول الله كيف

قال لم يكونوا يغضبون لله ولا يأمرون بالمعروف ولا ينهون عن

المنكر اه ويعضده ايضا ما رواه البيهقى فى شعب الايمان عن

الحسن رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم يأتى على الناس زمان يكون حديثهم (اى كلامهم و

محادثتهم) فى مساجدهم فى امر دنياهم (وهى موضوعة لامر دينهم

قال ابن الهمام فى شرح الهداية الكلام المباح فى المسجد مكروه

يلكل الحسنات) فلا تجالسوهم (اى هؤلاء الناس الموصوفين بما

ذكر وهو يحتمل الاطلاق والتقييد بالمسجد) فليس لله فيهم (اى

فى اتيانهم الى المسجد وعبادتهم فيه) حاجة (هى كناية عن

عدم قبول طاعتهم وفيه تهديد عظيم لاجل ظلمهم ووضعهم الشئ

فى غير موضعه لان المسجد لم يبن الا للعبادات اه مع الشرح

Marfat.com

جیسے شکار سے تیر یا آٹے سے بال۔ تبیین المحارم علامہ ملاسنان واعظ حرم محترم مکہ
میں ہے اللہ تعالٰے نے یوشع بن نون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری
بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے ہلاک کردوں گا۔ عرض کی الٰہی بُرے
تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب
تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھایا پیا۔ انتہٰی۔ اسی طرح روایت
کیا ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ نے ابراہیم بن عمرو صنعانی سے۔ نیز اسی میں ہے رسول اللہ
صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک بستی پر عذاب اترا اس میں اٹھارہ
ہزار وہ تھے جن کے عمل نہایت اعلٰے درجے کے تھے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول
اللہ یہ کیونکر؟ فرمایا اللہ کے لئے غضب نہ کرتے تھے نہ اچھی بات کا
حکم دیتے نہ بُری بات سے روکتے۔ انتہٰی۔ اور نیز اس کے مؤید ہے
حدیث شعب الایمان بیہقی بروایت امام حسن رضے اللہ تعالٰے عنہ کہ
رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ آئے
گا کہ مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کریں گے (حالانکہ وہ تو دین کے
لئے بنائی گئی ہیں) امام ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں فرمایا مباح بات بھی
مسجد میں مکروہ ہے نیکیوں کو کھاتی ہے (تو ان کے پاس نہ بیٹھو (یعنے
کہیں یا مسجد میں) کہ اللہ تعالٰے کو ان سے (یعنی ان کے مسجد میں آنے
اور عبادت کرنے سے) کچھ کام نہیں یعنی اللہ تعالٰے ان کی عبادت قبول
نہیں فرماتا۔ اور یہ سخت تہدید ہے ان کے ظلم کے باعث کہ انہوں نے
چیز بے محل استعمال کی مسجدیں تو عبادتوں ہی کے لئے بنی ہیں۔ انتہٰی مع شرح

Marfat.com

للعلامة علی القاری رحمه الله ویعضده ایضا ما رواه البزار و
الطبرانی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قیل یا رسول الله
اتهلك القریة وفیها الصّلحون قال نعم قیل بم یا رسول الله
قال بتهاونهم وسكوتهم ویعضده ایضا ما رواه الدارقطنی عن ابن مسعود
رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الله عزوجل اختار لی اصحابا فجعلهم اصحابی واصهاری وانصاری
وسیجیئ من بعدهم قوم ینقصونهم ویسبونهم فان ادركتموهم
فلا تناكحوهم ولا تؤاكلوهم ولا تشاربوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا
علیهم اھ وفی رد المحتار علی الدر المختار علیٰ متن تنویر الابصار للعلامة
ابن عابدین فی كتاب النكاح ان الرافضی ان كان ممن یعتقد
الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او كان ینكر صحبة
الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة
من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا كان یفضل علیا او یسب
الصحابة رضی الله عنهم فانه مبتدع لا كافر اھ مجروفه وایضا فی
كتاب تنبیه الولاة والحكام علیٰ احكام شاتم خیر الانام او احد اصحابه
الكرام علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام للعلامة الموصوف علیه
رحمة الرؤف نقلا عن رسالة خاتمة العلماء الراسخین شیخ القراء
والفقهاء والمحدثین سید ملا علی القاری علیه رحمة الله الباری
ما نصه واما من سب احدا من الصحابة فهو فاسق ومبتدع بالاجماع

Marfat.com

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نیز اس کے مؤید ہے حدیث بزار وطبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے عرض کیگئی یارسول اللہ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین بستے ہوں فرمایا ہاں ۔عرض کی گئی یارسول اللہ یہ کس وجہ سے فرمایا ان کی سستی وخاموشی کے باعث ۔نیز اس کے مؤید ہے حدیث دارقطنی ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے لئے اللہ تعالےٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہت نہ کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھنا ردالمحتار علے الدرالمختار شرح تنویر الابصار تصنیف علامہ ابن عابدین کتاب النکاح میں ہے، رافضی اگر مولےٰ علی کی خدائی مانتا ہو یا یہ کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی پہنچانے میں غلطی کی یا صدیقِ اکبر کی صحابیت کا منکر ہو یا حضرت ام المؤمنین صدیقہ کی نسبت وہ کلمۂ ملعونہ تہمت بکتا ہو تو کافر ہے کہ ضروریاتِ دین کا منکر ہے بخلاف اس صورت کے مولیٰ علی کو تفضیل دیتا یا بعض صحابہ کی بے ادبی کرتا ہو تو وہ بدمذہب ہے کافر نہیں انتہےٰ بلفظہٖ ۔نیز علامہ موصوف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی کتاب تنبیہ الولاۃ والحکام علےٰ احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں خاتمۂ علمائے راسخین استاذ قراء وفقہاء ومحدثین سیدی ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے رسالے سے نقل فرماتے ہیں جو صحابہ میں سے کسی کی شان میں بے ادبی کرے وہ بالاجماع فاسق وگمراہ ہے۔

Marfat.com

الا اذا اعتقد انه مباح او يترتب عليه ثواب كما عليه بعض
الشيعة او اعتقد كفر الصحابة فانه كافر بالاجماع اه وايضا فيه
نقلا عن البزازية التى هى من كتب المذهب ما نصه يجب
اكفار الروافض بقولهم برجعة الاموات الى الدنيا وتناسخ
الارواح وانتقال روح الاله الى الائمة وان الائمة آلهة وبقولهم
بخروج امام ناطق بالحق وانقطاع الامر والنهى الى ان يخرج
وبقولهم ان جبرئيل غلط فى الوحى الى محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم دون على كرم الله وجهه اه ويعضده ايضا ما رواه
ابن النجار عن انس قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم ان الله عز وجل اختارنى واختار لى اصحابا وجعل لى منهم
وزراء وانصارا وانه سيخرج فى اخر الزمان قوم ينقصونهم فلا
تؤاكلوهم ولا تشاربوهم ولا تناكحوهم ولا تصلوا عليهم
ولا تصلوا معهم وروى سمويه عن ثوبان رضى الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون اقوام من امتى
يتعاطى فقهاؤهم عضل المسائل اولئك شرار امتى واخرج ابن
مردويه عن انس رضى الله تعالى عنه سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ان الرجل ليصلى ويصوم ويحج ويعتمر
ويغزو وانه لمنافق قيل يا رسول الله بماذا دخل عليه النفاق
قال لطعنه على امامه وامامه من قال الله فى كتابه

Marfat.com

مگر جب یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ گستاخی حلال ہے یا اس پر ثواب ملے گا جیسا کہ بعض روافض کا خیال ہے یا صحابہ کے کفر کا معتقد ہو تو اس صورت میں وہ بالاجماع کافر ہے انتہیٰ۔ نیز اسی میں ہے از یہ سے کہ کتب مذہب حنفی۔ سے ہے نقل فرمایا رافضیوں کو کافر کہنا واجب ہے ان کے اس قول پر کہ مردے دنیا کی طرف پھر واپس آئیں گے اور روحوں میں آواگون ہے اور خدا کی روح ائمہ میں آئی اور ائمہ معبود ہیں۔ اور ان کے اس قول پر کہ ایک امام حق گو آنے والا ہے اس کے آنے تک کارخانۂ امر و نہی بند ہے۔ اور ان کے اس قول پر کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا ہوا کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو چھوڑ کر محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو وحی دے گئے نیز اس کے مؤید ہے حدیث ابن نجار انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا۔ اور میرے لئے اصحاب چنے اور ان میں سے میرے وزیر و مددگار کئے اور بے شک عنقریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے تم ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا انکے پاس نہ بیٹھنا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔ سمویہ نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے کہ ان کے مولوی سخت فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے وہ میری امت کے بدتر لوگ ہیں۔ حدیث ابن مردویہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بیشک آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج و عمرہ و جہاد کرتا ہے اور بیشک وہ منافق ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ نفاق اسمیں کدھر سے آیا فرمایا اسلئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور امام اس کا وہ ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں فرمایا

Marfat.com

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون فى التاويلات للامام
ابى منصور الماتريدى رحمه الله تعالىٰ البارى فى بيان قوله
تعالىٰ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون هو الامر بالسوال
اى سلوا اهل الذكر وقلدوهم اى لانهم ان كان لابد من التقليد
فقلدوا اهل الذكر واسئلوا عنهم لانهم يعلمون ذٰلك اه مجروفها
واخرج ابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم والحاكم عن ابن
عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فى قوله تعالىٰ واولى الامر منكم يعنى
اهل الفقه والدين واهل طاعة الله الذين يعلمون الناس معانى
دينهم ويأمرونهم بالمعروف وينهون عن المنكر فاوجب الله تعالىٰ
طاعتهم على العباد واخرج سعيد بن منصور وعبد بن حميد وابن جرير
وابن ابى حاتم عن مجاهد واولى الامر قال هم الفقهاء والعلماء وروى
البيهقى فى شعب الايمان عن ابراهيم بن ميسرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم
الاسلام اى عظم ونصر صاحب بدعة سواء كان داعيا لها اولا قال
ابن حجر كأن قام او صدره فى مجلس او خدمه من غير عذر يلجئه
الى ذٰلك، فقد اعان على هدم الاسلام اى اسلامه او كمال اسلا
او على هدم اهل الاسلام او المراد بالاسلام السنة فاذا كان حال
الموقر كذا فما حال المبتدع وفيه ان من وقر صاحب سنة
كان الحكم بخلافه وكذا من اهان صاحب بدعة يخالف حكمه

Marfat.com

علماء سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کتاب التاویلات میں آیت مذکورہ کے بیان میں فرماتے ہیں یہ آیت علما سے سوال کا حکم فرماتی ہے یعنی اہلِ ذکر سے پوچھو اور ان کی تقلید کرو یعنی جب تقلید کی حاجت ہو تو اہلِ علم کی تقلید کرو اور ان سے پوچھو کہ وہ جانتے ہیں انتہیٰ بلفظہ۔ ابنِ جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و حاکم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں کہ جو تم میں صاحبِ حکم ہیں ان کی فرمانبرداری کرو روایت کرتے ہیں کہ صاحبِ حکم سے مراد اہلِ فقہ و دین و اہلِ طاعتِ الٰہی ہیں جو لوگوں کو ان کے دین کے معنی سکھاتے اور انہیں اچھی بات کا حکم فرماتے اور بری بات سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر ان کی اطاعت فرض کی ہے۔ سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم امام مجاہد سے اسی آیت کی تفسیر میں راوی کہ صاحبِ حکم فقہاء و علماء ہیں بیہقی شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ سے حدیث راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی یعنی جو کسی گمراہ کی تعظیم و مدد کرے خواہ وہ گمراہ اپنی گمراہی کی طرف لوگوں کو دعوت کرتا ہو یا نہیں۔ امام ابن حجر مکی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں جس نے بدمذہب کی توقیر کی مثلاً اس کے لئے قیام کیا اسے صدرِ مجلس میں بٹھایا یا اس کی خدمت کی بغیر کسی عذر صحیح ضروری کے جو اس پر مجبور کر دے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی یعنی اپنے ایمان یا اپنے ایمان کے کمال یا اہلِ اسلام کے ہلاک کرنے پر معاون ہوا یا اسلام سے سنت مراد ہے۔ تو جب توقیر کرنے والوں کا یہ حال تو خود بدمذہب کا کیا حال ہوگا اور اسی میں ہے کہ جو سنی کی توقیر کرے اسکا حکم اس کے برخلاف ہے یونہی جو بدمذہب کی توہین کرے حکم اسکے خلاف ہے

Marfat.com

كذا افاده العلامة على القارى فى الشرح المذكور وفى تبيين
المحارم نقلا عن كتاب الامام الغزالى رحمه الله كتاب الجام
العوام قال عليه الصلوٰة والسلام من مشى الى صاحب بدعة
ليوقره فقد اعانه على هدم الاسلام اه والامام البخارى ذكر فى
كتابه المسمى بالادب المفرد باب لا يسلم على فاسق ثم ذكر
باسناده ثلثة احاديث من شاء فلينظر ثمه وفى فصول العلامى
ولا يسلم على الشيخ المازح الكذاب واللاغى ولا على من
يسب الناس او ينظر وجوه الاجنبيات ولا على الفاسق المعلن
ولا على من يغنى او يطير الحمام ما لم تعرف توبتهم اه
والامام البخارى رحمه الله ذكر ايضا فى الكتاب المذكور
باب من ترك السلام على المتخلق واصحاب المعاصى ثم ذكر
باسناده عن على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه قال
مر النبى صلى الله عليه وسلم على قوم منهم رجل متخلق
بخلوق فنظر اليهم وسلم واعرض عن الرجل فقال الرجل
اعرضت عنى فقال بين عينيك جمرة ثم ذكر باسناده عن
عمرو بن شعيب بن محمد بن عبد الله عن ابيه عن جده
ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم وفى يده خاتم من
ذهب فاعرض النبى صلى الله عليه وسلم عنه فلما راى
الرجل كراهته ذهب والقى الخاتم واخذ خاتما من حديد

Marfat.com

ایسا ہی افادہ کیا علامہ علی قاری نے شرح مذکور میں تبیین المحارم میں کتاب الجام العوام امام حجۃ الاسلام قدس سرہ سے حدیث منقول ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کو چلے اس نے بدم بنیانِ اسلام پہ اعانت کی۔ امام بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد میں ایک باب وضع فرمایا کہ فاسق کو سلام نہ کرے۔ پھر اس میں اپنی سند سے تین حدیثیں روایت فرمائیں جو چاہے مطالعہ کرے فصول علامی میں ہے بوڑھے مسخرے کذاب بیہودہ گو کو سلام نہ کرے نہ اسے جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہے یا اجنبی عورتوں کے منہ دیکھتا ہے نہ کھلے فاسق نہ گانے والے نہ کبوتر باز کو جب تک ان کی توبہ نہ ظاہر ہو۔ نیز امام بخاری نے کتاب مذکور میں فرمایا باب اس شخص کا جس نے خلوق یعنی زعفران سے بنائی ہوئی رنگت دار خوشبو لگانے والے اور اہلِ معاصی پر سلام ترک کیا۔ پھر بسند خود مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے حدیث روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے ان میں ایک شخص خلوق لگائے تھا سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اپنی نظر کرم و سلام سے مشرف فرمایا اور اس شخص سے منہ پھیر لیا اس نے عرض کی حضور نے مجھ سے روگردانی فرمائی فرمایا تیری پیشانی پر انگارا ہے۔ پھر بسند خود عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو سے حدیث روایت کی کہ وہ اپنے باپ شعیب وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ایک شخص خدمتِ اقدس حضور سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے سونے کی انگوٹھی پہنے تھے سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور کو ناگوار ہوا چلے گئے اور وہ انگوٹھی پھینک کر لوہے کی بنوائی

Marfat.com

فلبسه واتى النبى صلى الله عليه وسلم قال هٰذا اشر هٰذا
حلية اهل النار فرجع فطرحه فلبس خاتما من ورق فسكت
عنه النبى صلى الله عليه وسلم ثم ذكر باسناده عن
ابى سعيد قال اقبل رجل من البحرين الى النبى صلى الله
عليه وسلم فسلم عليه فلم يرد وفى يده خاتم من ذهب
وعليه جبة حرير فانطلق الرجل محزونا فشكى الى امرأته
فقالت لعل برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جبتك
وخاتمك فالقهما ثم عد ففعل فرد السلام الحديث
وايضا ذكر الامام البخارى فيه باب من لم يسلم على
اصحاب النرد ثم ذكر باسناده عن الفضل بن مسلم عن
ابيه قال كان على اذا خرج من باب القصر فرأى اصحاب النرد
انطلق بهم فعقلهم من غدوة الى الليل ومنهم من يعقل
الى نصف النهار قال وكان الذى يعقل الى الليل الذين
يعاملون بالورق وكان الذى يعقل الى نصف النهار الذين
يلهون بها وكان يأمر ان لا يسلموا عليهم ثم ذكر
باب الادب واخراج الذين يلعبون بالنرد واهل الباطل
ثم ذكر باسناده عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا وجد
احدا من اهله يلعب بالنرد ضربه وكسرها ثم ذكر باسناده
عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها انه بلغها ان اهل بيت

Marfat.com

اسے پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ اس سے بھی بدتر ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے وہ واپس گئے اسے پھینکا اور چاندی
کی انگشتری پہنی اس پر نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر بسند خود حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث روایت کی ایک شخص بحرین سے خدمت
اقدس میں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا حضور نے جواب نہ دیا
ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ریشمی جبہ پہنے تھے وہ غمگین واپس گئے اپنی بی بی
سے حال بیان کیا زوجہ نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمہارا جبہ اور
انگوٹھی ناپسند ہوئی انہیں اتار کر پھر حاضر ہوا انہوں نے ایسا ہی کیا اب حضور اقدس
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جواب سلام دیا۔ نیز امام بخاری نے کتاب مذکور میں
فرمایا باب اس شخص کا جس نے چوسر کھیلنے والوں پر سلام نہ کیا پھر بسند خود فضل بن مسلم
سے حدیث روایت کی وہ اپنے باپ سے راوی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جب
دروازۂ قصر سے باہر تشریف لاتے جنہیں چوسر کھیلتے دیکھتے انہیں حراست میں کر کے
لے جاتے کسی کو صبح سے شام تک باندھ رکھتے کسی کو دوپہر تک، شام تک بندھے
رہنے والے وہ ہوتے جو بدکر کھیلتے اور دوپہر تک بندھنے والے وہ کہ ویسے ہی کھیلتے
اور مولیٰ علی حکم فرماتے کہ ان لوگوں کو سلام نہ کیا جائے پھر ذکر فرمایا اب ادب دینے
اور نردبازوں اور اہل باطل کو نکال دینے کا۔ پھر بسند خود نافع سے حدیث روایت کی حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما جب اپنے لوگوں میں کسی کو چوسر کھیلتا پاتے اسے
مارتے اور چوسر توڑ دیتے۔ پھر بسند خود ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
حدیث روایت کی کہ ان کی حویلی سے کچھ حصے میں ایک گھر والے رہتے

Marfat.com

فی دارها کانوا سکانا فیها عندهم نرد فارسلت الیهم لئن لم
تخرجوا الاخرجنکم من داری وانکرت ذلک علیهم ثم ذکر
ثلثة احادیث من شاء فلینظر ثمه وروی مسلم عن ابن
سیرین ان هذا العلم دین (اللام للعهد وهو ما جاء به النبی
صلی الله علیه وسلم لتعلیم الخلق من الکتاب والسنة وهما
اصول الدین) فانظروا عمن تاخذون دینکم (المراد الاخذ
من العدول والثقات) کذا فی الشرح المذکور وروی مسلم ایضا
عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت
الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اهل السنة فیوخذ
حدیثهم وینظر الی اهل البدعة فلا یوخذ حدیثهم اه بحروفه
وروی مسلم ایضا عن سعد بن ابراهیم یقولون لا یحدث عن
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا الثقات اه بحروفه وقال
العلامة النووی فی شرحه قوله لا یحدث عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم الا الثقات معناه لا یقبل الا من الثقات اه وقال
البخاری رحمه الله فی شان علی بن هاشم الکوفی کان هو و
ابوه غالیین فی مذهبهما قال ابن حبان غال فی التشیع قال
صاحب میزان الاعتدال فی نقد الرجال قلت لغلوه ترک
البخاری اخراج حدیثه فانه یتجنب الرافضة کثیرا کان یخاف
من تدینهم بالتقیة اه وقال احمد بن المقدام کنا فی مجلس یزید

Marfat.com

انہیں خبر پہنچی کہ ان کے پاس چوسر ہے فرما بھیجا کہ اگر تم خود نہ نکل گئے تو میں تمہیں
اپنے مکان سے نکال دوں گی اور ان پہ اس بارے میں اعتراض فرمایا پھر
امام بخاری نے تین حدیثیں اور ذکر کیں جو چاہے دیکھ لے۔ مسلم نے ابنِ سیرین
سے روایت کی بے شک یہ علمِ دین ہے (العلم میں لام عہد کا ہے یعنی وہ علم کہ نبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعلیم خلق کے لئے لائے جس سے کتاب وسنت مراد ہے کہ
دین کی دونوں اصل ہیں) تو دیکھو کہ اپنا دین کس سے لیتے ہو (یعنی ثقہ معتمد
لوگوں سے لو) ایسا ہی شرح مذکور میں ہے نیز مسلم نے ابن سیرین سے روایت
کی پہلے سند کی تحقیقات نہ ہوتی تھی جب فتنہ واقع ہوا علماء نے فرمایا اپنے
راوی ہمارے سامنے بیان کرو کہ ان میں سے جو اہلِ سنت دیکھے جائیں ان کی
حدیث لی جائے اور جو بدمذہب نظر آئیں ان کی حدیث نہ لی جائے۔ انتہٰی
بلفظہ۔ نیز مسلم نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی کہ وہ فرماتے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت نہ کریں مگر ثقہ لوگ اھ
بلفظہٖ۔ علامہ نووی نے اس کی شرح میں فرمایا اس کے معنے یہ ہیں
کہ صرف ثقات کی حدیث قبول کی جائے گی۔ امام بخاری نے علی بن ہاشم کوفی
کے بارے میں فرمایا وہ اور اس کا باپ دونوں اپنے مذہب میں حد سے
گزر گئے تھے۔ ابنِ حبان نے کہا وہ تشیع میں غلو رکھتا ہے۔ صاحبِ میزان
الاعتدال فی نقد الرجال نے کہا میں کہتا ہوں اس کے غلو کے باعث امام بخاری
نے اس کی حدیث روایت فرمانی ترک کر دی کہ وہ رافضیوں سے بہت بچتے
تھے۔ ظاہر یہ اندیشہ تھا کہ ان کے دین میں تقیہ ہے۔ احمد بن المقدام نے کہا ہم یزید

Marfat.com

بن زريع فقال من اتى جعفر بن سليمٰن وعبد الوارث فلا يقربنى

وكان عبد الوارث نسب الى الاعتزال وجعفر الى الرفض اه وايضًا

قال يزيد بن زريع فى شان عبد الوارث بن سعيد البصرى

من اتى مجلس عبد الوارث فلا يقربنى اه وذكر شهاب انه

سمع ابن عبيد يقول تركت جابرا الجعفى وما سمعت منه

قال العقلى جابر الجعفى رافضى يشتم اصحاب النبى صلى الله

عليه وسلم اه وعن سماك بن سلمة قال دخلت على كدير الضبى

اعوده فقالت امرأته ادن منه فان يصلى فسمعته يقول فى الصلوٰة

سلام على النبى والوصى فقلت لا والله لا يرانى الله عائدا اليك اه

وكان كدير الضبى من غلاة الشيعة وترك الدارقطنى عقيصا لانه

شيعى وقال مغيرة سلم ذر بن عبد الله الهمدانى على ابراهيم

النخعى فلم يرد عليه يعنى للارجاء وروى حمزة الزيات عن ابى مختار

الطائى قال شكى در سعيد بن جبير الى ابى البحترى الطائى قال سلمت

عليه فلم يرد على فكلمه فيه فقال سعيد بن جبير هٰذا يحدث

كل يوم دينا والله لا اكلمه ابدا اه وقال مؤمل بن اسمٰعيل مات

عبد العزيز بن ابى رواد وكان مرجئا وسفيٰن بمكة فما صلى عليه

وعارض الجنازة فذهب الناس يرونه فلم يصل وقال اردت

ان ارى الناس انه مات على بدعة اه ويقال ان

وكيعا رحمه الله تعالى لم يحضر جنازة ابى معاوية الضرير للارجاء اه

Marfat.com

بن زریع کی مجلس میں تھے انہوں نے فرمایا جو شخص جعفر بن سلیمان و عبدالوارث کے پاس جائے وہ میرے نزدیک نہ آئے۔ عبدالوارث منسوب بہ اعتزال تھا اور جعفر منسوب بہ فض انتہٰی۔ نیز یزید بن زریع نے عبدالوارث بن سعید بصری کے باب میں فرمایا جو اس کی مجلس میں جائے میرے پاس نہ آئے انتہٰی۔ شہاب کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سُنا کہ وہ کہتے تھے میں نے جابر جعفی کو ترک کر دیا اور اس سے کچھ نہ سنا عقیلی نے کہا جابر جعفی رافضی ہے صحابہ کو برا کہتا ہے انتہٰی۔ سماک بن سلمہ سے روایت ہے میں کدیر ضبی کے پاس اسکی عیادت کو گیا اس کی عورت بولی ان کے پاس آجاؤ کہ یہ نماز میں ہیں میں نے سنا کہ وہ اپنی نماز میں کہہ رہا تھا سلام نبی اور وصی پر میں نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالےٰ اب کبھی مجھے تیرے پاس آتا نہ دیکھے گا انتہٰی۔ کدیر ضبی تشیع میں غلو رکھتا تھا۔ امام دارقطنی نے عقیصا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ شیعی ہے۔ مغیرہ نے کہا ذر بن عبداللہ ہمدانی نے حضرت ابراہیم نخعی کو سلام کیا امام نے جواب نہ دیا یعنی اس لئے کہ وہ فرقہ مرجیہ سے تھا۔ امام حمزہ زیات ابومختار طائی سے روایت فرماتے ہیں ذر مذکور نے ابوالبختری طائی سے حضرت سعید بن جبیر کی شکایت کی کہ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب نہ دیا۔ ابوالبختری نے حضرت سعید سے اس کا تذکرہ کیا سعید نے فرمایا یہ روز ایک نیا دین نکالتا ہے خدا کی قسم میں کبھی اس سے کلام نہ کروں گا انتہٰی۔ مؤمل بن اسماعیل کہتے ہیں عبدالعزیز بن ابی رواد مرجی المذہب کا انتقال ہوا امام سفیان مکہ معظمہ میں تھے جنازے کی نماز نہ پڑھی اور ساتھ نہ چلے سامنے سے راہ کاٹ کر تشریف لے گئے۔ لوگ دیکھنے گئے کہ امام کیا کرتے ہیں امام نے نماز نہ پڑھی اور فرمایا میں نے چاہا لوگوں کو دکھا دوں کہ یہ شخص بدمذہبی پر مرا ہے اھ کہتے ہیں وکیع ابومعاویہ ضریر کے جنازے پر نہ گئے مذہب ارجاء کے باعث انتہٰی۔

Marfat.com

وقال ابن عيينة ان عبد الرحمٰن بن اسحٰق المدنى كان
قدريا فنفاه اهل المدينة فنزل ههنا مقتل الوليد فلم
نجالسه اه وكان عبد الوهاب بن عطاء الخفاف يرمى بالقدر فلذلك قام
من مسجده ابو سليمٰن الزاهد ولم يصل خلفه حكاها محمد بن احمد
بن ابى المثنى الموصلى وقال الحميدى بمكة لما قدم معاذ بن هشام لا تسمعوا
من هٰذا القدرى وقال محمد بن عبد الله بن نمير رمى محمد بن
اسحٰق بن يسار المخزومى بالقدر وكان ابعد الناس منه وقال
مالك فى شانه انظروا الى دجال من الدجاجلة وقال ابن عيينة
رأيت ابن اسحٰق فى مسجد الخيف فاستحييت ان يرانى معه
احد اتهموه بالقدر اه وقال حماد بن زيد كنت مع ايوب ويونس
وابن عون فمر بهم عمرو بن عبيد فسلم عليهم ووقف فلم يردوا
عليه السلام لانه كان معتزليا قدريا وكان يشتم الصحابة وكان
داعيا الى دينه وقال ابن حبان كان عمرو بن عبيد من اهل
الورع والعبادة الى ان احدث ما احدث فاعتزل مجلس
الحسن هو وجماعة معه فسموا المعتزلة قال وكان يشتم الصحابة
ويكذب فى الحديث اه وقال كامل بن طلحة قلت لحماد يا ابا سلمة رويت
عن الناس وتركت عمرو بن عبيد قال انى رأيت كان الناس يصلون يوم الجمعة
الى القبلة وهو مدبر عنها فعلمت انه على بدعة فتركت الرواية عنه و
اعرض البيهقى عن الرواية عن مسعود بن محمد الجرجانى لانه كان معتزليا

Marfat.com

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں عبد الرحمٰن بن اسحاق مدنی قدری تھا اہل مدینہ نے اسے شہر پاک سے نکال دیا وہ زمانہ قتل ولید بادشاہ میں یہاں ایک پانی پر اُترا۔ ہم لوگ اس کے پاس نہ بیٹھے انتہیٰ۔ عبدالوہاب بن عطا خفاف کو مذہب قدریہ کی طرف نسبت کیا جاتا اسی وجہ سے ابوسلیمان زاہد اس کی مسجد سے اٹھ گئے اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی یہ محمد بن احمد بن ابی مثنیٰ موصلی نے حکایت کی۔ جب معاذ بن ہشام آیا حمیدی نے مکہ معظمہ میں کہا اس قدری سے حدیث نہ سنو۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا محمد بن لیسار مخزومی مذہب قدریہ کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ سب سے زیادہ اس مسلک سے دور تھا۔ اور امام مالک نے اس کے بارے میں فرمایا دجالوں میں کے ایک دجال کو دیکھو۔ امام ابن عیینہ فرماتے ہیں میں نے ابن اسحٰق کو مسجد منیٰ شریف میں دیکھا مجھے شرم آئی کہ کوئی شخص مجھے اس کے ساتھ دیکھے لوگ اسے متہم بالقدر کرتے ہیں۔ حماد بن زید نے کہا میں ایوب و یونس و ابن عون کے پاس تھا عمرو بن عبید کا گزر ہوا وہ ٹھہرا اور ان ائمہ کو سلام کیا اماموں نے جوابِ سلام نہ دیا اس لئے کہ وہ معتزلی قدری تھا صحابہ کو برا کہتا اور اپنے مذہب کی طرف بلاتا۔ ابن حبان نے کہا عمرو بن عبید پہلے اہلِ تقوے و عبادت سے تھا یہاں تک کہ اس نے نیا مذہب نکالا۔ اب امام حسن بصری کی مجلس سے وہ اور اس کی جماعت معتزل و کنارہ کش ہوئے اس لئے معتزلہ کہلائے۔ ابن حبان نے کہا وہ صحابہ کو بُرا کہتا اور حدیث میں جھوٹ بولتا تھا۔ کامل بن طلحہ نے کہا میں نے حماد سے گزارش کی اے ابوسلمہ آپ نے لوگوں سے روایت کی اور عمرو بن عبید کو ترک کر دیا فرمایا میں نے خواب دیکھا گویا لوگ جمعہ کے دن رو بقبلہ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ قبلہ کو پشت کئے ہے تو میں نے جانا کہ وہ بدمذہب ہے لہٰذا اس سے روایت ترک کر دی۔ اور امام بیہقی نے مسعود بن محمد حرجانی کی روایت سے اعراض کیا اسلئے کہ وہ معتزلی تھا

Marfat.com

وقال ابوبكر بن عياش ماتركت الرواية عن فطر بن خليفة الكوفي
الا لسوء مذهبه وقال ابن الفرضي تركت محمد بن مفرح القرطبي لانه
كان يدعو الى بدعة وقال محمد بن عبد الله الانصاري كنا ننهى
عن مجالسة سليمٰن بن ارقم فذكر منه امرا عظيما اه وقال ابو الوليد
سمعت شريكا يقول ما لقينا من ابن عمنا يعني سليمٰن بن عمر يكذب
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال الحاكم سمعت محمد
بن يعقوب الحافظ غير مرة يقول كان ابو بكر الجارودي اذا مرّ بقبر
جده يقول يا ابت لو لم تحدث بحديث بهز بن حكيم لزريتك اه وعن
يحيى بن حرب الذماري وجماعة تركوا مسلمة بن علي الخشني و
قال ابن عدي ترك عامة مشائخنا الرواية عن محمد بن يونس
بن موسى القرشي الشامي وقال الامام البخاري في شان عبد الله
بن واقد ابي قتادة الحراني تركوه وايضا قال في شان عبد العزيز
بن ابان تركوه وايضا قال في شان عبد الغفور الواسطي
تركوه وايضا قال في شان عنبسة بن عبد الرحمٰن
تركوه وايضا قال في شان سالم بن عبد تركوه وعلى هذا
القياس وقال ابو حاتم ان ابراهيم بن المنذر التي خلط في
القرآن جاء الى احمد بن حنبل فسلم عليه فما رد عليه وروى
يعقوب بن شيبة انه بلغه ان عمران بن حطان كانت له بنت عم
كانت ترى رأي الخوارج فتزوجها ليردها عن ذلك فصرفته الى مذهبها اه

Marfat.com

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں میں نے فطر بن خلیفہ کوفی سے روایت صرف اس لئے ترک کی کہ وہ بدمذہب ہے ابن الفرضی نے کہا میں نے محمد بن مفرح قرطبی کو ترک کر دیا کہ وہ بدعت کیطرف دعوت کرتا تھا۔ محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سلیمان بن ارقم کے پاس بیٹھنے سے منع کئے جاتے تھے پھر اس سے ایک سخت بات نقل کی۔ ابوالولید نے کہا میں نے شریک کو کہتے سنا ہمیں اپنے چچا کے بیٹے سلیمان بن عمر سے کیسا صدمہ پہنچا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہے حاکم نے کہا میں نے محمد بن یعقوب حافظِ حدیث کو بارہا کہتے سنا کہ ابوبکر جارودی جب اپنے دادا کی قبر پر گزرتے کہتے اے باپ میرے اگر تم نے بہز بن حکیم کی حدیث روایت نہ کی ہوتی تو میں آپ کی زیارت کرتا۔ یحییٰ بن حرب ذماری اور ایک جماعتِ علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے مسلمہ بن علی خشنی کو ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں ہمارے عام مشائخ نے محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی شامی سے روایت ترک کر دی۔ امام بخاری نے عبداللہ بن واقد ابوقتادہ حرانی کے بارے میں فرمایا ائمہ نے اسے ترک کر دیا۔ نیز عبدالعزیز بن ابان کو فرمایا محدثین نے اسے ترک کر دیا نیز عبدالغفور واسطی کو فرمایا علماء نے اسے ترک کر دیا۔ نیز عنبسہ بن عبدالرحمٰن کو فرمایا حفاظ نے اسے ترک کر دیا۔ نیز سالم بن عبد کو فرمایا ناقدین نے اسے ترک کر دیا۔ اسی طرح اور لوگوں کے باب میں فرمایا ابوحاتم کہتے ہیں ابراہیم بن منذر حزامی سے تلاوت قرآن مجید میں غلطیاں واقع ہوئیں امام احمد بن حنبل کے پاس آئے سلام کیا امام نے جواب نہ دیا۔ یعقوب بن شیبہ روایت کرتے ہیں انہیں خبر پہنچی کہ عمران بن حطان کی ایک چچا زاد بہن خارجی مذہب تھی عمران نے اس سے نکاح کیا کہ اسے اس باطل مذہب سے پھیر دے اس نے خود اسی کو اپنے مذہب پر کر لیا

Marfat.com

وفى احياء علوم الدين فى كتاب اداب الاخوة والصحبة
والمعاشرة مع اصناف الخلق فى بيان مراتب الذين
يبغضون فى الله وكيفية معاملتهم اما الذمى الذى
تحت عقد المسلمين وجوارهم فانه لايجوز ايذاؤه
الا بالاعراض عنه والتحقير له فى المجالس وبالاضطرار
اى الالجاء الى اضيق الطرق ان كان ماشيا فى طريق فيه
زحمه بحيث لايقع فى وهدة ولايصدمه نحو جدار فان
ايذاءهم بلاسبب لايجوز وانما المراد ولاتتركوا لهم
صدر الطريق اكراما لهم وهذه السنة قد اميتت من
زمان فمن احياها فله الاجر وبترك المفاتحة بالسلام فلا
يقول السلام عليك تحقيرا لشانه ولا مما يقوم مقامه من
التحايا كان يقول صبحك الله بالخير او اسعد الله صباحك
ومثل ذلك مما جرت به العادات الآن واذا قال مبادئا السلام
عليك قلت وعليك وانما وجب الرد عليه بعليك فقط والاولى
الكف عن مخالطته ومعاملته ومواكلته فان فى كل من ذلك نوع
اعزاز له فاما الانبساط معه والاسترسال اليه كما يسترسل الى
الاصدقاء فهو مكروه كراهة شديدة يكاد ينتهى ما يقوى منه الى
حد التحريم قال الله تعالى فى كتابه العزيز لاتجد قوما يؤمنون
بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم او ابناءهم

Marfat.com

احیاء العلوم شریف کے ابواب میں ایک باب انواع مخلوق کے ساتھ بھائی چارے اور صحبت اور برتاؤ کے بیان میں ہے اس میں ان لوگوں کے جن سے اللہ کے لئے بغض رکھنا چاہئے ترتیب وار درجوں اور ان سے معاملہ کرنے کی کیفیت میں ارشاد فرمایا کافر ذمّی جو سلطنتِ اسلام کے عہد و پناہ میں ہے اس کو ستانا جائز نہیں مگر یوں کہ اس سے روگردانی کریں۔ مجلسوں میں اسے حقیر رکھیں راستہ چلتا ہو اور گنجائش کم ہو تو اسے نہایت تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کریں مگر نہ ایسا کہ کسی گڑھے میں گر جائے یا دیوار وغیرہ سے ٹکر کھائے کہ بے سبب انہیں صدمہ پہنچانا جائز نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ صدر راستہ ان کے لئے ان کے اعزاز کو نہ چھوڑا جائے اور یہ سنت مدت سے متروک ہوگئی ہے جو اسے زندہ کرے اس کے لئے ثواب ہے۔ اسے ابتداء بہ سلام نہ کی جائے اس کی تحقیر کے لئے نہ اس سے السلام علیک کہے نہ اس کے قائم مقام اور کوئی لفظ جو ملتے وقت کہے جاتے ہیں۔ مثلاً اللہ تیری صبح خیر کے ساتھ کرے یا تیری صبح نیک ہو یا اور الفاظ جن کی آج کل عادت ہو رہی ہے۔ اور جب وہ ابتداءً السلام علیک کہے جواب میں صرف وعلیک کہا جائے اور اس کے جواب میں فقط لفظ وعلیک کہنا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان سے میل برتاؤ ساتھ کھانے سے باز رہیں کہ ان سب امور میں اس کا ایک نوع اعزاز ہے رہا اس سے دل کھول کر بات کرنا اور دوستوں کیطرح بے تکلفی تو یہ سخت مکروہ ہے۔ قریب ہے کہ اس کی قوی صورت حرام کی حد کو پہنچے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کریم میں فرماتا ہے تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں سے اگرچہ وہ ان کے باپ دادا یا بیٹے پوتے ہوں۔

Marfat.com

والموادة مفاعلة من الود كما ان المحاددة من الحد وهو العداوة و -

قال النبى صلى الله عليه وسلم المؤمن والمشرك لا تتراأى نارا هما

قال الله تعالىٰ يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء

الأية اى لا تتخذوهم اولياءكم ولا تتوالوهم ولا تخالطوهم الثانى

المبتدع الذى يدعوا الى بدعته فان كانت البدعة بحيث يكفر بها

فامره اشد من امر الذمى لانه لا يقر بجزية ولا يسامح بعقد ذمة

بخلاف الذمى وان كان ابتداعه مما لا يكفر به فامره بينه و

بين الله اخف من امر الكافر لامحالة ولكن الامر فى الانكار عليه

اشد منه على الكافر لان شر الكافر غير متعد الى الغير فان

المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون الى قوله اذ لا يدعى لنفسه

الاسلام واعتقاد الحق واما المبتدع الذى يدعو الغير الى البدعة

ويزعم ان ما يدعو اليه حق فهو سبب لغواية الخلق واضلالهم .

فشره متعد فالاستحباب فى اظهار بغضه ومعاداته ومجافاته

والانقطاع عنه وتحقيره والتشنيع عليه ببدعته وتنفير

الناس عنه اشد وان سلم عليه فى خلوة عن الناس فلا بأس

بردجوابه فان علم ان فى الاعراض عنه والسكوت عن جوابه

يقبح فى نفسه بدعته التى هو فيها ويوئس ذلك

فى زجره وردعه فترك الجواب اولىٰ من الرد عليه لان جواب

السلام وان كان واجبا فيسقط بادنى غرض فيه مصلحة

Marfat.com

نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان اور کافر کے کھانا پکنے کی آگیں آمنے
سامنے نہ ہوں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے ایمان والو اپنے اور میرے دشمنوں کو اپنا
دوست نہ ٹھہراؤ یعنے ان سے دوستی اور میل نہ کرو۔ دوسری قسم وہ بد مذہب
کہ اپنی بدمذہبی کی طرف بلاتا ہو اگر وہ بدعت ایسی ہے جس کے باعث اس کی تکفیر
کی جائے تو اس کا حکم ذمی کے حکم سے سخت تر ہے اس لئے کہ اسے نہ جزیہ لے کر
رہنے دیں گے نہ عہد امان دینے کی نرمی کریں گے بخلاف کافر ذمی اور اگر اس کی
بدمذہبی حدِ کفر تک نہ پہنچے تو اس کا معاملہ اللہ کے یہاں کافر کے معاملے سے ضرور
ہلکا ہے مگر اس کے رَد کا حکم کافر کے رد سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ
کافر اوروں کی طرف بڑھتا نہیں کہ مسلمان اسے کافر سمجھے ہوئے ہیں تو اس کی بات
کی طرف التفات نہ کریں گے کہ وہ اسلام و اعتقاد حق کا اپنے لئے دعوی نہیں
کرتا مگر یہ بدمذہب جو دوسروں کو اپنی بدعت کی طرف دعوت کرتا اور بکتا ہے کہ
وہی حق ہے جس طرف وہ بلاتا ہے تو یہ مخلوق کے بہکنے گمراہ ہونے کا سبب ہے
تو اس کا شر پھیلتا ہے تو اس سے اظہارِ بغض و دشمنی و دوری و بے علاقگی اور اس
کی تحقیر اور اس پر اس کی بدمذہبی کے ساتھ طعن و تشنیع اور لوگوں کو اس سے نفرت
دلانے کا استحباب بہت زائد ہے اور اگر وہ اس پر تنہائی میں جہاں اور لوگ نہ ہوں
سلام کرے تو جواب دینے میں مضائقہ نہیں پس اگر جانے کہ اس سے منہ پھیرنے اور
جواب سلام نہ دینے کے باعث اپنی بدمذہبی کی برائی اس کے دل میں آئے گی اور اس
سے اس کے جھڑکنے للکارنے کا اثر پیدا ہوگا تو جواب نہ دینا ہی بہتر ہے کہ جوابِ
سلام اگرچہ واجب ہے ادنیٰ غرض سے جس میں کوئی بکار آمد مصلحت ہو

Marfat.com

مهمة حتى يسقط هذا الواجب بكون الانسان فى الحمام
وفى قضاء الحاجة وغرض الزجر اهتم من هذه
التى ذكروها فى اسقاط الوجوب فان كان فى ملأ اى
جماعة فترك الجواب اولى لتنفير الناس عنه و
تقبيحا لبدعته فى اعينهم وتحقيرا لشانه وكذلك
الاولى كف الاحسان اليه ومنع الاعانة له فى مهماته و
سيما فيما يظهر للخلق قال صلى الله عليه وسلم من انتهر
صاحب بدعة ملأ الله قلبه امنا وايمانا ومن اهان
صاحب بدعة امنه الله يوم الفزع الاكبر ومن الأن
له واكرمه اولقيه ببشر فقد استخف بما انزل على محمد
صلى الله عليه وسلم رواه ابو نعيم فى الحلية والهروى فى
ذم الكلام من حديث ابن عمر رضى الله عنهما ورواه ابو نصر
السجزى فى الابانة من حديث ابن عمر وابن عباس
من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام و
ورواه ابو نصر ايضا وابن عدى وابن عساكر من حديث
عائشة مرفوعا ورواه ابن عدى ايضا من حديث ابن
عباس مرفوعا الثالث المبتدع العامى الذى
لا يقدر على الدعوة اى دعاء الناس الى بدعته
ولا يخاف الاقتداء به فامره اهون واخف فالاولى

Marfat.com

ساقط ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی حمام یا قضائے حاجت میں ہو تو یہ واجب باقی نہیں رہتا اور اسے جھڑکنے کی غرض ان اغراض سے کہ علما نے وجوب ساقط ہونے کے لئے بیان فرمائیں زیادہ مہم ہے اور اگر وہ جماعت یعنی مجمع میں سلام کرے تو مطلقاً جواب نہ دینا ہی اولیٰ ہے کہ لوگوں کو اس سے نفرت ہو ان کی نگاہوں میں اس کی بدمذہبی کی شناعت اور اس بدمذہب کی حقارت ہو اسی طرح اولیٰ یہ ہے کہ اس کے ساتھ احسان سے باز رہیں اور اسکی ضرورتوں میں اس کی مدد سے منع کریں خصوصاً ایسے کام میں جس پر خلق کو اطلاع ہو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اس کا دل امن و ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالےٰ اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان بخشے اور جو اس سے نرمی یا اس کی عزت کرے یا بکشادہ پیشانی اس سے ملے اس نے وہ چیز ہلکی جانی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ حدیث ابونعیم نے حلیہ اور ہروی نے کتاب ذم الکلام میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی اور ابونصر سجزی نے ابانہ میں حدیث عبداللہ بن عمرو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی نیز اسے ابونصر و ابن عدی و ابن عساکر نے بروایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور نیز ابن عدی نے بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ تیسری قسم بدمذہب ناخواندہ کہ دعوت یعنی لوگوں کو اپنی بدمذہبی کی طرف بلانے پر قادر نہ ہو اور اسکا اندیشہ نہ ہو کہ لوگ اس کی پیروی کریں گے تو اس کا معاملہ آسان اور ہلکا ہے بہتر یہ ہے

Marfat.com

ان لايعالج بالتغليظ عليه والاهانة لـبـل يتلطف به بالنصح
والارشاد الى الحق فان قلوب العوام سريعة التقلب لانها
ساذج لم يرسخ فيها شيئ وان لم ينفع النصح فيه وكان ف
الاعراض عنه تقبيح لبدعته فى عينه وتحقير لشانها
تاكد الاستحباب فى الاعراض عنه فان علم ان ذلك لايؤثر
فيه لجمود طبعه وبلادة ذهنه ورسوخ عتوه فى قلبه
فالاعراض اولى لان البدعة اذا لم يبالغ فى تقبيحها و
الحط فى شانها شاعت بين الخلق وطار شررها وعم
فسادها وتحققت الغواية بها واما العاصى بفعله وعمله
لاباعتقاده فلا يخلو اما ان يكون بحيث يتاذى به غيره
كالظلم والغصب وشهادة الزور والغيبة والتضريب بين
الناس والمشى بالنميمة وامثالها من المعاصى اوكان
مما يقتصر عليه ولا يؤذى غيره وذلك ينقسم الى ما يدعو
غيره الى الفساد كصاحب الماخور وهو مجلس الفساق
الذى يجمع بين الرجال والنساء فى الحرام ويهيئ اسباب
الشرب والفساد لاهل الفساد ولا يدعو غيره الى فعله بل
يقتصر كالذى يشرب او يزنى وهذا الذى لا يدعو
غيره لا يخلو اما يكون عصيانه بكبيرة او صغيرة
وكل واحد اما ان يكون مصرا عليها او غير مصر

Marfat.com

کہ اس کا علاج اس پر سختی کرنے اور اسے ذلت دینے سے نہ کیا جائے بلکہ نرمی کے ساتھ نصیحت کریں اور راہِ حق دکھائیں اس لئے کہ ناخواندوں کے دل جلد بدل جلتے ہیں کہ وہ لوحِ سادہ ہیں جن میں کوئی نقش جما نہیں اور اگر نصیحت کارگر نہ ہو اور روگردانی میں اس کی بدعت کی برائی اور حقارت اس کی نگاہ میں پیدا ہو تو اس سے روگردانی کا استحباب مؤکد ہو جائیگا پس اگر معلوم ہو کہ یہ اس میں کچھ اثر نہ ڈالے گا کہ وہ ٹھوس طبیعت اور بھدے ذہن کا ہے اور اس کی سرکشی اس کے دل میں جم گئی ہے تو روگردانی اولیٰ ہے کہ جب بدمذہبی کی برائی ظاہر کرنے اور اس کی توہین و تنقیص میں کمال درجے کی کوشش نہ کی جائے گی وہ مخلوق میں پھیل پڑے اور اس کی چنگاریاں اُڑ کر دور دور جائیں گی اور اس کی خرابی عام ہو جائیگی اور لوگوں میں گمراہی راہ پائے گی رہا وہ جو صرف اعمال کا گنہگار ہے نہ اعتقاد کا وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اس سے دوسروں کو ایذاء ہو جیسے ظلم کرنا یا مال چھیننا جھوٹی گواہی دینا غیبت کرنا لوگوں میں فساد کرنا ایک کی دوسرے سے چغلی کھانا اور اسی طرح کے اور گناہ یا اس کا گناہ تنہا اس شخص کی ذات تک محدود رہے اس کا صدمہ دوسروں کو نہ پہنچتا ہو اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ اوروں کو خرابی کی طرف بلاتا ہے جیسے بھٹی والا کہ فاسقوں کی مجلس ہے جو مردوں سے عورتیں حرام کے لئے ملاتا اور شراب وغیرہ خراب کاموں کے اسباب خراب لوگوں کے لئے بہم پہنچاتا ہے دوسرا وہ جو اوروں کو اپنے کام کی طرف نہیں بلاتا بلکہ آپ ہی گناہ کرتا ہے جیسے شراب خور یا زناکار اور یہ جو دوسروں کو دعوت نہیں کرتا، دو حال سے خالی نہیں۔ اس کا گناہ کبیرہ ہوگا یا صغیرہ اور ان میں ہر ایک اس گناہ پر مُصر اور اس کا عادی ہوگا یا نہیں؟

Marfat.com

فهذه التقسيمات تتحصل منها ثلثة اقسام ولكل قسم منها رتبة
معلومة معينة وبعضها اشد من بعض فلا نسلك بالكل مسلكا
واحدا ولكن نفضل ونقول القسم الاول وهو اشدها اى اشد
الاقسام الثلاثة ما يتضرر به الناس كحال الظلم والغصب و
شهادة الزور والغيبة والنميمة فهؤلاء الاولى الاعراض عنهم
بالكلية وترك مخالطتهم والانقباض عن معاملتهم لان المعصية
شديدة فيما يرجع الى ايذاء الخلق اذ ليس بعد الشرك اشد
من الاضرار ثم هؤلاء ينقسمون الى من يظلم فى الدماء اى يقتل
النفوس والى من يظلم فى الاموال اى يلخذها من غير حق
والى من يظلم فى الاعراض اى يهتكها وبعضها اشد من بعض
فان قتل النفوس اشد من اخذ الاموال واخذ الاموال اشد من الوقوع
فى الاعراض والاستحباب فى اهانتهم واذلالهم والاعراض عنهم مؤكد جدا
ومهما كان يتوقع فى تلك الاهانة زجر لهم او لغيرهم كان الامر فيه اكد
واشد الثانى صاحب الملخور اى مجلس الفساق الذى يهيئ اسباب
الفساد بالجمع بين الرجال والنساء ويسهل سبيله ابى الفساد على
الخلق وفى نسخة ويسهل طرقها على الخلق اى الاسباب فهذا لا
يؤذى الخلق فى دنياهم ولكن يحتاج اى يستاصل بفعله دينهم
ويهلكهم وفى بعض النسخ يختلس بدل يجتاح وان كان على وفق
رضاهم فهو قريب من الاول ولكنه اخف منه فان المعصية بين الله

Marfat.com

ان تقسیموں سے تین قسمیں حاصل ہوتی ہیں ہر قسم کا ایک خاص مرتبہ معین ہے۔
اور ان میں ایک دوسرے سے سخت تر ہے تو ہم سب کے ساتھ ایک روش
نہ چلیں گے بلکہ تفصیل کریں گے اور یوں کہیں گے کہ پہلی قسم جو تینوں قسم میں
سخت تر ہے وہ ہے جس سے اوروں کا ضرر ہے جیسے ظلم غصب جھوٹی
گواہی غیبت چغلی ان لوگوں سے یک لخت روگردانی اور ان سے میل جول
کا ترک اور ان کے ساتھ معاملہ کرنے سے کشیدگی اولیٰ ہے کہ وہ گناہ
جس سے خلق کو ایذاء ہو سخت ہے۔ کفر کے بعد ضرر رسانی سے بدتر
کوئی چیز نہیں۔ پھر ان کی بھی قسمیں ہیں ظلم یا تو خون میں ہے کہ ناحق قتل
کرتا ہے یا مال میں کہ ناحق دبا لیتا ہے یا آبروؤں میں کہ ان کی بے حرمتی
کرتا ہے اور ان میں بعض بعض سے سخت تر ہیں ناحق مال لینے سے اور
مال لینا کسی کی آبرو پر زبان درازی سے ان لوگوں کی تذلیل و توہین اور
ان سے روگردانی کا استحباب سخت مؤکد ہے اور جب ان کی اس عادت
سے ان کا یا اوروں کا ایسے افعال سے باز رہنا متوقع ہو تو اور زیادہ
بشدت مؤکد ہو جائے گا۔ قسم دوم بھٹی یعنے مجلسِ فساق والا کہ فساد کے
سامان مہیا کرتا اور مردوں سے عورتیں ملاتا اور فساد کی راہ خلق پر آسان
کرتا ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ ان سامانوں کا راستہ سہل کرتا ہے۔
یہ لوگوں کو دنیوی ایذاء نہیں دیتا ہاں اپنے کام سے ان کے دین کی بیخکنی کرتا اور انہیں
ہلاکت میں ڈالتا ہے اور ایک نسخہ میں بیخکنی کی جگہ اچک لیجانا ہے اگرچہ یہ انکی رضامندی
سے ہو اسکا حکم پہلی قسم کے قریب ہے مگر اس کی بہ نسبت ہلکا کہ جو گناہ خاص اللہ

Marfat.com

تعالىٰ وبين العبد الى العفو اقرب بناء علىٰ ان حقوق الله
مبنية على المسامحة علىٰ قول ولٰكنه من حيث انه متعد على
الجملة الىٰ غيره فهو شديد لاجل تعديه وهٰذا ايضا يقتضى
الاهانة والاعراض والمقاطعة وترك جواب السلام له اذا
ظن ان فيه نوعا من الزجر له اولغيره الثالث الذى يفسق
فى نفسه كشرب خمر اوترك واجب اومقارفة محظور شرعى
يخصه فى نفسه فالامر فيه اخف ولٰكنه فى وقت مباشرته
ان صودف يجب منعه بما يمتنع به منه باى حال كان و
لو بالضرب ان امكن والاستخفاف والازدراء له فان النهى عن
المنكر واجب فاذا نزع عنه وعلم ان ذٰلك من عادته اللازمة
وهو مصر عليه فان تحقق ان نصحه يمنعه من العود اليه
وجب النصح حينئذ وان لم يتحقق ولٰكنه كان يرجو منه
فالافضل النصح والزجر بالتلطف او بالتغليظ ان كان هو
الانفع فاما الاعراض عن جواب سلامه والكف عن مخالطته
حيث يعلم انه مصر عليه وان النصح ليس ينفعه فهٰذا فيه
نظر وسير العلماء فيه اى طرائقهم مختلفة والصحيح ان ذٰلك
يختلف باختلاف نية الرجل فعند ذٰلك يقال الاعمال بالنيات
اذ فى الرفق والنظر بعين الرحمة الى الخلق نوع من التواضع لجلال
الله وكبريائه وفى العنف والاعراض نوع من الكبر والعجب

Marfat.com

تعالےٰ اور بندے کے معاملے میں ہو عفو سے زیادہ نزدیک ہے اس بنا پر کہ ایک قو[illegible] حقوق اللہ کی بنا نرمی و آسانی پر ہے مگر اس جہت سے کہ اس میں فی الجملہ اوروں پر دراز دراز ہے دوسروں کو ضرر پہنچنے کے باعث سختی رکھتا ہے اس کا مقتضی بھی وہی ذلت دنیا منہ پھیرنا قطع کرنا اس کے سلام کا جواب نہ دینا ہے جب گمان ہو کہ اس میں اس کے یا اوروں کے لئے ایک طرح کی جھڑکی ہے قسم سوم وہ کہ تنہا فسق کرتا ہے جیسے شراب پینا یا کسی واجب کا بجا نہ لانا یا کسی ممنوع شرعی کا مرتکب ہونا جو خاص اسی کی ذات سے خاص ہو اس کا معاملہ ملکلہ ہے مگر جس وقت گناہ میں مشغول ہے اس وقت ملے تو جس طرح بازرہے منع کرنا واجب ہے کسی حال پر ہو اگرچہ تذلیل و تحقیر سے بلکہ بن پڑے تو زدوکوب سے کہ امر ناجائز سے روکنا فرض ہے پھر جب وہ گناہ سے فارغ ہو لیا اور معلوم ہو کہ یہ اس کی عادت دائمی ہے وہ اس پر اصرار رکھتا ہے پس اگر تحقیق معلوم ہو کہ نصیحت کرنا اسے گناہ کی طرف بار دگر جانے سے روکے گا تو اس وقت نصیحت واجب ہے اور اگر یہ تحقیق نہ ہو مگر اس کی امید ہو تو افضل نصیحت کرنا اور باز رکھنا ہے نرمی کے ساتھ اور درشتی میں زیادہ نفع ہو تو درشتی سے۔ رہا اس کے جواب سلام سے روگردانی اور اس سے میل کرنے سے باز رہنا جب کہ معلوم ہو کہ اسے گناہ کی لت ہے اور نصیحت سودمند نہ ہوگی تو اس میں تامل ہے اور علماء کے برتاؤ طریقے اس میں مختلف رہے ہیں اور ٹھیک یہ ہے کہ یہ آدمی کی نیت کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے ایسی ہی جگہ کہتے ہیں کہ اعمال نیتوں پر ہیں اس لئے کہ نرمی برتنے اور خلق کی طرف بہ نگاہِ مہر دیکھنے میں جلال و عظمتِ الٰہی کے حضور ایک نوعِ تواضع ہے اور سختی و روگردانی میں

ایک طرح کا تکبر اور اپنے آپ کو اچھا جاننا

Marfat.com

والمستفتى فيه القلب الذى رد اليه الامر فيه فمايراه اميل
الى هواه ومقتضى طبعه فالاولى ضده وخلافه اذ قد يكون
استخفافه وعنفه عن باعث كبر وعجب والتذاذ باظهار
العلو عليه والادلال بالصلاح اى بصلاح نفسه وقد يكون
رفقه لينه عن باعث مداهنة واستمالة قلب للوصول به
الى غرض من الاعراض الدنيوية او الخوف من تاثير وحشة
ونفرة فى مال اوجاه سواء علم ذلك بظن قريب او بعيد و
كل ذلك تردد على اشارات الشيطان ورموزه وتخيلاته وبعيد
عن اعمال الاخرة فكل راغب فى اعمال الدين
مجتهد مع نفسه والتفتيش والبحث والتنفير عن هذه
الدقائق الخفية ومراقبة هذه الاحوال المختلفة والقلب
هو المستفتى فيه فيما يرد عليه وقد يصيب الحق فى
اجتهاده ان وافاه التوفيق وقد يخطئ عن الاصابة
وقد يقدم على اتباع هواه بما يهواه وهو عالم به و
قد يقدم وهو بحكم الغرور ظان انه عامل لله وسالك
طريق الاخرة وهو مغرور بما ظن اه مع شرحه اتحاف
السادة المتقين للعلامة الفاضل السيد محمد الزبيدى
رحمة الله عليه وفى هذا القدر كفاية. لمن عصمه الله
من الغواية. وهو ولى الهداية. وبه العصمة والحماية. والله

Marfat.com

اور اس میں فتوے دل سے پوچھنا چاہئے کہ یہ معاملہ اسی کے سپرد ہے تو جس بات کو اپنی خواہشِ نفس و مقتضائے طبع کی طرف زیادہ جھکتا دیکھتے تو بہتر اس کی ضد و مخالفت ہے اس لئے کہ کبھی اس کی تذلیل اور اس پر سختی، تکبر و خود پسندی اور اس پر اظہارِ بلندی میں لذت پائے اور اپنے نفس کی صلاح پر اترانے کے باعث سے ہوتی ہے اور کبھی رفق و نرمی مداہنت اور کسی دنیوی غرض پانے کے لئے دلداری یا اس خوف کے باعث سے ہوتی ہے کہ اس کی وحشت و نفرت سے ہمارے مال یا وجاہت پر کچھ اثر نہ پڑے خواہ اس بات کا گمان قریب یا دور ہو اور یہ سب شیطان کے اشاروں رمزوں خیال بندیوں پر چلنا اور عقبےٰ کے کاموں سے دور ہے تو جسے دینی کاموں میں رغبت ہے وہ اپنے نفس کے ساتھ جہاد اور ایسی پوشیدہ باریکیوں کی تفتیش و کدو کاوش اور ان مختلف حالوں کی نگاہ داشت میں رہتا ہے اور اس معاملے میں قلب ہی کا فتوے لیا جائے گا کہ اس پر کیا وارد ہوتا ہے اور وہ کبھی اپنے اس غور میں حق بات تک پہنچ جاتا ہے جب کہ توفیقِ الٰہی مساعد ہو اور کبھی حق سے خطا کر جاتا ہے اور کبھی دانستہ اپنی خواہش و رغبت نفسانی کی پیروی کر بیٹھتا ہے اور کبھی خطا میں پڑتا اور دھوکے کے باعث گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ کے لئے عمل کرتا اور آخرت کا راستہ چلتا ہے حالانکہ وہ اس گمان میں فریب کھائے ہوئے ہے۔ احیاء العلوم کی عبارت اس کی شرح اتحاف السادۃ المتقین تصنیف علامہ فاضل سید محمد زبیدی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے ساتھ ختم ہوئی۔ جسے اللہ تعالےٰ گمراہی سے بچائے اس کے لئے اسی قدر کفایت ہے۔ اور اللہ ہی مالکِ ہدایت ہے۔ اور اسی کی طرف سے حفظ و حمایت ہے اور اللہ

Marfat.com

سبحانه وتعالىٰ اعلم وعلمه اتم وصلى الله
على سيدنا محمد وعلىٰ اله وصحبه وسلم
كتبه حافظ كتب الحرم المكى.

---

(٤) الحمد لله رب العٰلمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدنا محمد
وعلىٰ اله وصحبه وسلم اما بعد فقد اطلعت علىٰ ما اجاب به
مفتى المدينة المنورة من انه لا ينبغى الاجتماع بمن ذكر
فى السوال المذكور فهو الصواب الذى لا ينبغى العدول عنه
حيث اتصف المذكورون بما ذكر نعوذ بالله من كيد الضالين
المضلين وحشرنا فى زمرة الهادين المهتدين قاله بفمه
ورقمه بقلمه راجى عفو ربه المنان الطولجى محمد سعيد
بن محمد بن سليمٰن خادم طلبة العلم الشريف بالمسجد الحرام

---

(٥) بسم الله الرحمٰن الرحيم

ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم. الحمد لله رب العٰلمين
والصلوٰة والسلام علىٰ سيدنا محمد وعلىٰ اله وصحبه اجمعين
ومحبيهم وتابعيهم الىٰ يوم الدين. ما قبل نصح النصيح. و
القول الصحيح. اما بعد فقد رأيت ما اجاب به مفتى المدينة المنورة على ساكنها افضل
الصلوٰة والسلام فوجدته هو الحق الصريح المؤيد بالنقل الصحيح فعلى كل مسلم

Marfat.com

سبحانہ وتعالےٰ سب سے اعلم اور اس کا علم ہر علم سے اتم۔ اور اللہ
کے درود وسلام محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل واصحاب پر
راقم محافظ کتب خانہ مکہ معظمہ

---

(۴) سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار اور درود وسلام ہمارے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب پر۔ زاں بعد میں نے مفتی مدینہ منوّرہ کا جواب دیکھا کہ سوال میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان کے ساتھ نہ ملنا چاہیئے یہی حق ہے جس سے سرتابی سزاوار نہیں جب کہ وہ لوگ اس حال پر ہوں۔ خدا کی پناہ گمراہان گمراہ گر کے مکر سے اللہ تعالےٰ ہمیں رہنمایان راہ یاب کے گروہ میں حشر دے۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے پروردگار عظیم الاحسان کے امیدوار عفو

طولجی محمد سعید بن محمد بن سلیمان نے کہ مسجد الحرام میں
طالبان علم شریف کا خادم ہے۔

---

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سب خوبیاں پروردگارِ عالم کو۔ اور درود وسلام ہمارے سردار محمد پر نازل ہو۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ اور ان کے دوستوں پیروؤں پر تا روزِ محشر۔ جب تک ناصح کی نصیحت مانی جائے۔ اور صحیح قول کی پیروی کی جائے۔ زاں بعد مفتی مدینہ منورہ علےٰ ساکنہا افضل الصلوٰۃ والسلام کا جواب میری نظر میں آیا۔ میں نے اسے حق وصریح ومؤید بہ نقل صحیح پایا۔ تو ہر مسلمان پر واجب ہے

Marfat.com

ان يدعن لقبوله. وينقاد لصحيح نقوله. نسأل الله تعالى ان يوفقنا وجميع اخواننا المسلمين. للتمسك بحبل الله المتين. واتباع سيد المرسلين. ومنابذة المبطلين. ومجانبة المبتدعة والمضلين. وان يعافينا في الدنيا والدين. ويصلح شؤن المسلمين. ويصلي و يسلم على شفيع المذنبين. وعلى آله وصحبه أجمعين. كتبه احد خدمة العلوم بالمسجد الحرام الامين.

محمد

محمد ابو حسين غفر الله له ولوالديه ولاساتذته ومن له حق عليه وللمسلمين اجمعين آمين.

---

(٦) من اجاب فقد اصاب والله اعلم بالصواب

العبد محمد يوسف

محمد يوسف ١٣٩٢

---

(٧) الحمد لله رب العلمين. والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين اللهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين. ولا مغيرين ولا مبدلين. آمين. اما بعد فقد سمعت هذا السوال وما اجاب به مفتى المدينة المنورة فهو الحق والصواب المفتقر الى ربه

المفتقر الى ربه القريب محمد سعيد اديب ١٣٠٣

القريب محمد سعيد اديب

Marfat.com

کہ اس کے قبول کے لئے گردن رکھے۔ اور اس کی صحیح نقول کے حضور سرِ اطاعت خم کرے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم اور ہمارے سب مسلمان بھائی توفیق پائیں۔ کہ اللہ کی مضبوط رسی تھامے رہیں۔ اور سید المرسلین کی پیروی کریں۔ اہلِ باطل کو دھکے دیں۔ بدمذہبوں گمراہ گروں سے پرہیز رکھیں۔ اور یہ کہ ہمیں دین و دنیا میں عافیت دے۔ مسلمانوں کا حال درست کرے۔ شفیع المذنبین اور ان کے آل واصحاب سب پر درود وسلام بھیجے۔ راقم امن والی مسجد حرام میں خادمانِ علوم سے ایک خادم محمد ابوحسین اللہ اسے اور اس کے والدین واساتذہ وحقداران وجملہ اہلِ ایمان کو بخشے آمین

صحیح

---

(۶) جس نے جواب دیا۔ باصواب دیا۔ اور اللہ تعالےٰ۔
حق کا خوب جاننے والا۔ العبد محمد یوسف

محمد یوسف
۱۲۹۲

---

(۷) سب تعریفیں اللہ پروردگار جہان کو۔ اور درود وسلام اشرفِ رسل پر نازل ہو۔ الٰہی ہمیں رہنما بنا راہ پانے والے۔ نہ بہکے ہوئے نہ بہکانے والے۔ نہ دینِ متین کے بدلنے والے۔ نہ تغییرِ سنت کی راہ چلنے والے۔ آمین۔ زاں بعد میں نے یہ سوال اور مفتی مدینہ منورہ کا جواب سنا۔ یہی حق وصواب ہے۔ محتاج پروردگارِ قریب محمد سعید ادیب

المفتقر الی ربہ القریب
محمد سعید
۱۳۰۳

Marfat.com

الدَّلَائِلُ القَاهِرَةُ

عَلَى

الكِفرَةِ النَّاشِرَةُ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرور و فقہائے نامور (کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم)
اس سوال میں کہ اس ملک کاٹھیاوار میں ایک مجلس بنام کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل
کانفرنس اعنی کاٹھیاوار کے مسلمانوں کی تعلیمی مجلس قائم ہوئی ہے جن کے محرک و
مختار متبعین و متعلقین علی گڑھ کالج ہیں۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ان کا پہلا جلسہ جونا گڈھ
(کاٹھیاوار) مقام پر ہوا جن کا صدر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد پروفیسر علیگڈھ کالج و
سیکریٹری منشی غلام محمد بیرسٹر ایٹ لاء کاٹھیاواری ایجنٹ علیگڈھ کالج و مؤید آل انڈیا
محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور واعظ مولوی سلیمان پھلواری جان جانان ندوہ
مخذولہ قرار پائے۔ اس کانفرنس کا مقصد بھی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس
کا ہے جن میں بلا رعایتِ سنی ہر کلمہ گو رافضی وہابی نیچری۔ قادیانی۔ چکڑالوی
وغیرہم رکن (ممبر) ہو سکتا ہے۔ ایسی مجلس (کانفرنس) کو بعض مسلمان اپنی دینی و
دنیوی ترقی کا سبب جان کر جان و مال سے امداد کرتے ہیں اور دینی مفسدہ و
مضرت سے آگاہ نہیں اور بلا تفریق و رعایت اہلِ سنت تمام بے دینوں مرتدوں
مدعیانِ اسلام کو مسلمان سمجھ کر رکن (ممبر) بنائیں بلکہ ان کے صدر اور سیکریٹری اور واعظ

Marfat.com

بنانے میں بھی خوفِ خدا نہ لائیں اور کوئی نصیحت کرے کہ ایسی پچرنگی مسلم کانفرنس خلافِ شرع شریف ہے تو یہ بہانا بتائیں کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے یہ تو دنیوی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے جو ہمارا ملک تعلیم میں سب سے پیچھے ہے۔ آیا سنیوں کو ایسی کانفرنس کا قائم کرنا اور جان و مال سے اس کی مدد کرنا۔ اس کے جلسہ میں شریک ہونا۔ بددین مرتدوں کو مسلمان سمجھنا اور ان سے میل جول پیدا کرنا اور ان سے ترقی کی امید رکھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟ وہ ہمارے ائمۂ دین (رحمہم اللہ تعالےٰ) وضاحت سے بیان کر کے ان سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہی کے گڑھے اور بے دینوں کے ہتھکنڈوں سے بچا کر نعمائے دارین حاصل کریں۔ جواب آنے پر انشاء اللہ تعالےٰ اس استفتاء کو چھپوا کر اس ملک کاٹھیاوار و گجرات و برما وغیرہا جگہ پر بغرضِ اشاعت مسلمانوں میں عام طور سے تقسیم کیا جائے گا۔ فقط

تاریخ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ ہجریہ مقدسہ پنجشنبہ۔ راقم اثم قاسم میاں عفی عنہ

از مقام گونڈل علاقہ کاٹھیاوار

الجواب

ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے اور اس بڑی آگ کی طرف کھینچ کر لے جانے والا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے

واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظٰلمین" اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے "تفسیراتِ احمدیہ میں ہے دخل فیہ الکافر والمبتدع والفاسق والقعود مع کلہم ممتنع" اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل

Marfat.com

ہے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار" ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی"، صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم" ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں" مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کی طرف بلائیں یقیناً ہمارے دونوں جہان کا اس میں بھلا ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلاشبہ سراسر ضرر و بلا ہے۔ مسلمان صورت میں ظاہر ہو کر جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقین جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تاویلوں پر ہرگز کان نہ رکھو۔ رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے۔ ضرور چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا اور ساتھ ہو لیا تو گردن مارے گا مال لوٹے گا، شامت اس بکری کی کہ اپنے راعی کا ارشاد نہ سنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑ کی اون پہنکر آیا اس کے ساتھ ہو لے۔ ارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں منع فرماتے ہیں وہ تمہاری جان سے بڑھ کر تمہارے خیر خواہ ہیں حریص علیکم تمہارا مشقت میں پڑنا ان کے قلبِ اقدس پر گراں ہے عزیز علیہ ما عنتم واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چہیتی ماں اکلوتے بیٹے پر بالمؤمنین رؤف رحیم ارے ان کی سنو ان کا دامن تھام لو ان کے قدموں سے لپٹ جاؤ۔ وہ فرماتے ہیں

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم

" ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ

Marfat.com

تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں" ابنِ حبان وطبرانی وعقیلی کی حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم" ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے رشتہ نہ کرو وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازہ پہ نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو"

امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نمازِ مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانۂ خلافت میں لے آئے۔ اس کے لئے کھانا منگایا جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھالیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوا دیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے آکر عرض کی فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا لا تقرأہ منی السلام فانی سمعت انہ احدث" میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بدمذہبی نکالی۔ سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا۔ کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، اپنا انگوٹھا چھنگیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا ولا نصف کلمۃ" آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے؛ فرمایا ازالیشاں منہم ہے۔ امام محمد بن سیرین شاگرد انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ

Marfat.com

کے پاس دو بد مذہب آئے عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیث نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سنائیں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا انہوں نے اصرار کیا فرمایا یا تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھا جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویلیں لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائیں تو ہلاک ہو جاؤں۔

ائمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور ایسی جگہ مال دینا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا یا عقل سے بہرہ نہیں" یکے نقصانِ مایہ دگر شماتتِ ہمسایہ۔ ہمسایہ کون وہ بئس القرین شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کوشمے میں دونوں جہان کا نقصان پہنچا یا مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا خسر الدنیا والاٰخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین۔ دیکھو امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بتائی ایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنوکم" ان سے دور رہو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں یہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں یہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں"۔ دیکھو نجات کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے رب عزوجل نے بتائی فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین" بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ"

ان مضامین کی تفصیل میں تمام اکابر علمائے حرمین شریفین کا فتوائے مسئلہ بہ

Marfat.com

فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین ۔ اور عامہ علمائے ہند کا فتوے مسمّٰی بہ
فتاوی الستۃ لالجام اھل الفتنہ اور فتاوی القدوہ اوالنذیر
الاحمد اوالنذیر المبین وغیرہا پچاس سے زائد کتابیں چھپ کر شائع
ہوچکیں اور ہدایت اللہ عزوجل کے ہاتھ واللہ یقول الحق ویھدی
السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ
سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ بالتبجیل واللہ
تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری

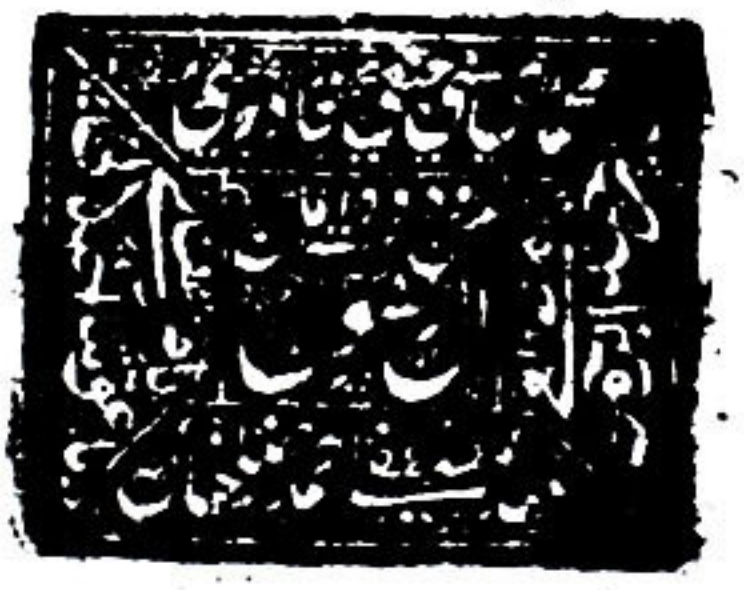

(۲) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد حامد رضا القادری البریلوی

(۳) الجواب صحیح والمجیب نجیح

حررہ مصطفےٰ رضا القادری البریلوی

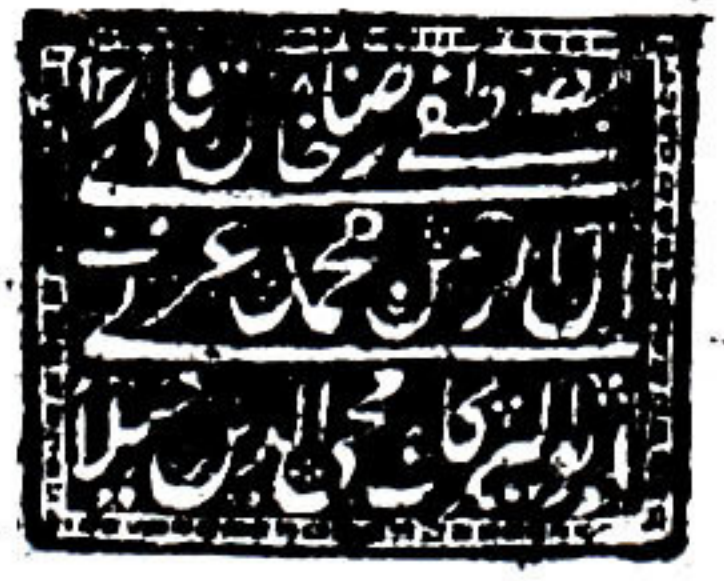

(۴) الجواب ھو الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ابوالعلا امجد علی الاعظمی الرضوی عفی عنہ

Marfat.com

(۵) الجواب صحیح

محمد ظہور الحسن الفاروقی الرامفوری

المدرس الاول لمدرسۃ اہل السنۃ والجماعۃ

(۶)

(۷) الجواب صحیح

فقیر محمد اللہ کمال الدین القادری البیشاوری عفی عنہ

(۸) الجواب صحیح

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعاصی

(۹) الجواب صحیح

ابو نصر محمد یعقوب عفی عنہ قادری بلاسپوری

(۱۰) الجواب صحیح

محمد عبد الرشید مظفر پوری

(۱۱) الجواب صحیح

فقیر عزیز الحسن القادری الرضوی عفا اللہ

عن ذنبہ الخفی والجلی

(۱۲) الجواب صحیح

رحم الٰہی مدرس مدرسہ اہل سنت

(۱۳) الجواب صحیح

احمد حسین رامپوری عفی عنہ

(۱۴) الجواب صحیح

محمد اکرام الدین بخاری واعظ الاسلام خطیب و

امام فے مسجد وزیر خان مرحوم لاہور

(۱۵) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

عبد السلام غفرلہ قادری اعظم گڈھی

(۱۶) الجواب صحیح

محمد رحیم بخش مظفر پوری

(۱۷) الجواب صحیح

فقیر محمد حامد علی عفی عنہ فاروقی الہ آبادی

(۱۸) الجواب صحیح

سردار علی خان بریلی

Marfat.com

(۱۹) اصاب من اجاب

محمد حسنین رضا البریلوی مدرس پنجم مدرسہ

اہل سنت وجماعت بریلی

(۲۱) اصاب من اجاب وھو مرشدی

الفاضل البریلوی

محمد خلیل الرحمٰن بہاری صدیقی رضوی

مدرس مدرسہ منظر الاسلام

(۲۳) الجواب صحیح

عمر النعیمی المرادآبادی

(۲۰) اصاب من اجاب

فقیر ابو المظفر محمد ایوب غفر لہ اللہ الذنوب درنگوی

(۲۲) الجواب قد کتب الحق وھکذا مذھب

اھل السنۃ والجماعۃ وانا اسلمہ ایضا و

من خالف ھذا فھو من الوھابیۃ۔

سید عبد اللہ الرضوی البہاری ثم البریلوی

القادری الرضوی البہاری

محمد عبد اللہ السنی الحنفی

(۲۴)

تصدیقات علمائے کلکتہ

الحمد للہ موفق اھل السنۃ للاھتداء بھدی الائمۃ المجتہدین

مصابیح الظلم وھداۃ الامۃ ؛ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم

النبیین ؛ سیدنا محمد بن عبد اللہ قامع الکفرۃ والمبتدعین

وعلیٰ آلہ الطیبین الطاھرین ؛ واصحابہ البررۃ الکرام المتقین

امابعد فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھذہ الجواب المستطاب

من الادلۃ الواضحۃ والبراھین الساطعۃ التی لاعذر لاحد بجھلھا

کیف لاوا لکتاب والسنۃ یحرمان صریحا وتلویحا الاشتراک

مع اھل البدع فی امر ما دینیا کان او دنیویا ونقل ما ورد فی

Marfat.com

هذا المعنى يطول شرحه والموفق يكفيه نقل الف كتاب منزلة
رهب الارباب قال الجلال فى تفسير الآية التى نقلها مولانا حفظه
الله وهى (ولا تركنوا) تميلوا (الى الذين ظلموا) بمودة اومداهنة
اورضا باعمالهم (فتمسكم) تصيبكم (النار وما لكم من دون الله)
اى غيره (من) زائدة (اولياء) يحفظونكم منه (ثم لا تنصرون)
تمنعون من عذابه انتهى قال العلامة الصاوى فى حاشيته
على الجلالين (قوله الى الذين ظلموا) اى بالكفر او المعاصى
(قوله بمودة) مصدر وادد كقاتل اى محبة (قوله ومداهنة)
اى مصانعة فالمداهنة بذل الدين واصلاح الدنيا
(قوله اورضا باعمالهم) اى وتزيينا لهم ولا عذر فى الاحتجاج
بضرورة الدنيا فان الله هو الرزاق ذو القوة المتين (قوله
فتمسكم النار) اى لان المرء مع من احب (قوله يحفظونكم
منه) اى من عذاب النار انتهت عبارته رضى الله عنه
اقول قد تبين جليا ان الآية الشريفة صريحة فى النهى
عن محبة المبتدعين ومعاونتهم وتكثير سوادهم و
مشاركتهم فى امور الدين والدنيا معا سواء كانت بدعهم
بدع كفر او عصيان على ان فيهم من بدعته مكفرة كالنيشرية
ونحوهم ومن بدعته مفسقه كالوهابية فيما يتعلق بغير
الدين فالمسئول عنهم جامعون لبدع الكفر والفسق وعلى

Marfat.com

کلهم من الذین ظلموا انفسهم وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم من مشی مع ظالم فقد اجرم رواہ الدیلمی و قال علیہ الصلاۃ والسلام من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام رواہ الطبرانی وبالجملۃ فالآیات والاحادیث واقوال ائمۃ الدین وفقہاء المذاھب الاربعۃ فی ھذا المعنی یعسر حصرھا وفیما اجاب بہ مولانا المجیب کفایۃ لمن القی السمع وھو شھید واللہ وحدہ المستعان بہ علی المبتدعۃ اولیاء الشیطان۔

قالہ بفمہ ونقلہ بقلمہ عبدہ المذنب احمد موسیٰ

المصری المنوفی امام وخطیب المسجد الجامع بکلکتہ

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اہل سنت کو توفیق بخشی کہ ائمۂ مجتہدین کی پیروی کریں کہ وہ تاریکیوں کے چراغ اور امت کے راہنما ہیں اور درود وسلام سب نبیوں کے ختم کرنیوالے ہمارے سردار محمد بن عبداللہ پر کہ کافروں اور بدمذہبوں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں اور ان کی آل طیب و طاہر اور ان کے اصحاب نیک و بزرگ و پرہیزگاروں پر، بعد حمد و نعت میں مطلع ہوا ان دلائلِ ظاہرہ اور براہین روشن پر جن پر یہ جواب مشتمل ہے کہ وہ ایسے نہیں کہ کوئی ان کے نہ جاننے میں معذور رہ سکے کیوں نہ ہو قرآن وحدیث صراحۃً واشارۃً بدمذہب کی شرکت کو حرام بتاتے ہیں، کسی معاملہ میں ہو دینی ہو خواہ دنیوی اور جو اس بارہ میں وارد ہوا اس کا نقل کرنا طویل شرح چاہتا ہے اور جسے توفیق ملی اسے وہ کافی ہے جسے ہمارے مولیٰ امام عالی ہمت نے نقل کیا اور جسے خدا نے بے مدد چھوڑا اس کے لئے خدا کی اتاری

Marfat.com

ہوئی ہزار کتاب کا نقل کر دینا بھی کافی نہیں جس آیت کو مولانا نے نقل فرمایا اس کی تفسیر میں امام جلال الدین فرماتے ہیں ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ ان سے دوستی یا چکنی چپڑی بات کر دیا ان کے اعمال پر راضی ہو کہ تمہیں آگ پہنچے گی اور خدا کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہیں کہ اس سے تمہیں بچائے پھر تمہاری مدد نہ ہوگی کہ اس کے عذاب سے روک دے جاؤ انتہیٰ ، علامہ صاوی جلالین کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ظالم سے مراد عام ہے کافر ہوں یا فاسق۔ مداہنت کے معنے کارستانی اور دین دیکر دنیا سنوارنی ان کے اعمال پر راضی ہونا یعنی ان کی زینت بڑھانا اور ضرورت دنیا کے ساتھ حجت لانا یہ عذر مسموع نہیں کہ اللہ ہی روزی دینے والا مضبوط قوت والا ہے، تمہیں آگ چھوئے گی اس لئے کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے۔ میں کہتا ہوں کہ بدمذہبوں کی محبت اور ان اعانت اور ان کی بدمذہبی کفر کی حد کو پہنچی ہو یا معصیت کو ، علاوہ اس کے ان میں وہ ہیں جن کی بدمذہبی کفر تک پہنچی ہوئی ہے جیسے نیچری وغیرہم اور وہ ہیں جن کی بدمذہبی میں فسق ہے جیسے وہ وہابیہ[1] جن کی وہابیت کا تعلق اصول دین کے ساتھ نہ ہو۔ تو جن کے بارے میں سوال ہے وہ جامع بدعت کفر و فسق ہیں اور ہر تقدیر پر وہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظالم کے ساتھ چلا اس نے جرم کیا۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو ظالم کے ساتھ چلا کہ اس کی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا۔ حاصل کلام آیات واحادیث اور ائمہ دین اور چاروں مذہبوں کے فقہا کے اقوال اس بارے میں اتنے ہیں کہ

---

[1] رہے وہابیۂ زمانہ کہ ضروریاتِ دین کے منکر اور اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں توہین کرنیوالے وہ قطعاً کافر ہیں جن کے بارے میں علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ۱۲ مصحح

Marfat.com

ان کا شمار مشکل ہے اور مولانا مجیب کے جواب میں کفایت ہے۔ اس کے لئے جو کان لگائے اور دل سے حاضر ہو۔ اور ایک اللہ سے مدد چاہی جاتی ہے بدمذہبوں پر کہ شیطان کے دوست ہیں اسے اپنے منہ سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اس کے بندۂ گنہگار احمد موسےٰ مصری منوفی نے کہ مسجد جامع کلکتہ کا امام وخطیب ہے۔

(۲۵) الجواب صحیح

محمد لعل خان عفی عنہ

نائب صدر انجمن اصلاح عقائد ومدرسہ عثمانیہ اہلسنت وجماعت، نمبر ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ

(۲۶) الجواب موافق بالصواب

ابوابراہیم محمد ابراہیم بہاری مدرس اول مدرسہ فیض عام اہلسنت وجماعت سیالدہ کلکتہ

مدرسہ فیض عام اہل سنت وجماعت

(۲۷) اقول وباللہ التوفیق ما تقرر ھٰکذا المجالس بین یدی سید الانبیاء والمرسلین واصحابہ واولیائہ الکاملین و العلماء المحققین والمدققین فی حین من الاٰن والاوان الحسرۃ فیہ ان الرجال فھموا ان فیہ اتساع الاسلام والامر لیس ھٰکذا وکلہ من فتور عقلھم ونقص ایمانھم واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب۔

حررہ سید علی حسن بہاری غفرلہ الباری

(ترجمہ) میں کہتا ہوں اور خدا ہی سے توفیق ہے کہ ایسی مجلس کا تقرر نہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا نہ صحابہ واولیاء وعلماءِ محققین ومدققین کے زمانوں میں افسوس کی بات یہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ اسلام کی اس میں اشاعت ہے حالانکہ

Marfat.com

یہ بات نہیں. یہ سب ان کی عقلوں کا فتور اور ایمان کا نقصان ہے اور اللہ صواب کی توفیق دینے والا ہے اور اسی کی طرف مرجع و بازگشت ہے.

(۲۸) الفتاوی التی صدرت من العلماء الکرام لاریب فیه الشرکة فی هٰذا المجلس بون من طرق رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لان فیه رائحة الاسلام و لو کان فی بادی النظر فارجو من اللّٰه تعالیٰ ان یبعدنا من الشین والفطن ویحفظنا من البلاء والمحن ویثبتنا ویمیتنا علیٰ ملة رسوله الکریم و اله واصحابه العظیم. فقط.

کتبه الراجی لطریان فیضان المباری

حکیم سید محمد راحت حسین بہاری عفی عنہ مہتمم مدرسہ فیض عام اہل سنت و جماعت سیالدہ کلکتہ

(ترجمہ) جو فتوے علمائے کرام کی جانب سے صادر ہوئے ان میں کچھ شبہ نہیں. اس مجلس میں شرکت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے دوری ہے کہ اس میں اسلام کی بُو تک نہیں اگرچہ بظاہر ہو. میں اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ ہم کو برائیوں اور فتنوں سے دور رکھے اور بلا اور محنتوں سے محفوظ رکھے اور اپنے رسول کریم اور ان کی آل و اصحاب بزرگ کی ملت پر ہمیں ثابت رکھے اور اسی پر ہمیں موت دے.

(۲۹) بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم. حامدا و مصلیا. قل ان کنتم تحبون اللّٰه فاتبعونی یحببکم اللّٰه خلاصہ کلام اگر محبوب بننا ہو تو اتباع شریعت سے کام لو اور ایسے خلاف مجالس سے پرہیز کرو کہ جس میں شرکت بھی

Marfat.com

منع ہے تو کجا امداد مالی واللہ الہادی۔ ان لوگوں کی باتوں اور لسّانی سے دامِ فریب میں مت آؤ جیسا کہ فتوے میں تحریر ہے وہی درست ہے۔ مولیٰ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اس فتوے پر کچھ اور حوالہ دینا اپنی کم لیاقتی کا ثبوت ہے ذٰلِكَ كَذٰلِكَ انی مصدق لذٰلك۔

حررہ مورضعیف فخرالحسن قادری غفرلہ مدرس عربی مدرسہ عثمانیہ کلکتہ

(۳۰) التائید والشرکۃ فی مثل ھٰذہ المجالس بل المیلان الیہا مالیا کان اوبدنیا بدلیل الکتاب والسنۃ وفقہ امام الامۃ ممتنع۔

الراقم فقیر ابونعیم محمد ابراہیم عفی عنہ سلہٹی مدرس اول مدرسہ عثمانیہ کلکتہ

(ترجمہ) ایسی مجلسوں کی شرکت بلکہ میلان خواہ مالی ہو یا بدنی بدلیلِ قرآن وحدیث وفقہ امامِ اعظم حرام ہے۔

(۳۱) قد اصاب ما اجاب مولانا العلام مجدد المائۃ الحاضرۃ مصباح الدین احمد عفی عنہ مٹیابرج کلکتہ

(۳۲) الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد فضل الرحمٰن غفرلہ المنان، مٹیابرج کلکتہ

(۳۳) البتہ بدعقیدے کے لوگوں سے پرہیز واجب ہے۔

محمد اسمٰعیل عفی عنہ، مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

تصدیقات علمائے جبل پور

(۳۴) بسمہ سبحٰنہ وتعالیٰ عزوجل

اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ بحر العلوم علامہ محقق بریلوی سلمہ اللہ القوی کا یہ

Marfat.com

مبارک فتوے جو گونڈل کا ٹھیا دار سے ہمارے پاس بغرضِ تصدیق بھیجا گیا ہے اور اسوقت ہمارے پیشِ نظر ہے مسئلہ مستفسرہ میں یہ مقدس فتوے اعلیٰ نصوصِ شریعت و فصوصِ حقیقت کا جامع سراپا حجتِ قاہرہ، اس کا ہر جملہ ہر فقرہ روشن دلیل و برہان، حق و ہدایت کا مہرِ رخشاں ہم ایسوں کی طرف مراجعات اور ہمارے مزید افادات سے مستغنی ہے۔ اس کے قبول و تسلیم میں وہی شخص تامل کر سکے گا جو دین و ایمان سے بے سروکار، حق و ہدایت و سبیل مؤمنین سے بیزار، ندوہ مخذولہ کا فضلہ خوار، وہابیت و نیچریت سے ہمکنار، اشرار اہل بدع و نار سے ہو میرے نزدیک اس نورانی فتوے پر ہم ایسوں سے اضافہ چاہنا یا بہ ضمن تصدیق، تحریر کلمات توثیق و تائید کا خواستگار ہونا، نصف النہار کے چمکتے ہوئے آفتاب کے آگے چراغ رکھوانا ہے۔ ہم اسوقت محض اپنے بعض محبان حضرات اہل سنت کی مخلصانہ استدعا پر مجبور ہو کر تعمیلاً للحکم اس محترم فتوے کی تصدیق میں صرف اس قدر عرض کر دینا کافی سمجھتے ہیں ان

هٰذا الجواب هو الصراط المستقيم وسبيل الشرع القويم والحمد لله الرب الرحيم وعلىٰ حبيبه ونبيه الكريم واله وصحبه افضل الصلوٰة والتسليم والله سبحٰنه وتعالىٰ اعلم وعلمه عز مجده اتم واحكم۔

کتبہ

الفقیر عبد الباقی
برہان الحق الرضوی الجبلفوری غفرلہ

محمد عبد الباقی
برہان الحق

(۳۵) ان هٰذا لهو الحق المبين، ومن اعتصم به فقد هدى الى الصراط المستقيم المستبين، قلما يوصل اليه، فضلاً عن المزيد

Marfat.com

علیہ فنسئل اللہ تعالیٰ ان یثبتنا علی الکتاب والسنۃ وان یمیتنا علی الایمان ویدخلنا بہ الجنۃ۔ امین، والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید المرسلین محمد و الہ واصحابہ اجمعین۔

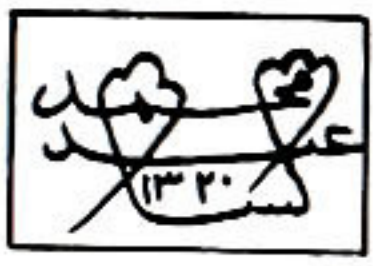

کتبہ الراجی عفو ربہ عبد السلام السنی الحنفی القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہ

ترجمہ، بیشک یہی حق مبین ہے اور جس نے اس کے ساتھ تمسک کیا اسے سیدھے راستہ ظاہر کیطرف ہدایت ہوئی اس تک پہنچنا ہی کم ہے اسپر زیادتی تو کجا، اللہ تعالےٰ سے ہم سوال کرتے ہیں کہ کتاب وسنت پر ہمیں ثابت رکھے اور ایمان پر موت دے اور جنت میں داخل کرے آمین، سب خوبیاں خدا کے لئے جو پروردگارِ عالم ہے اور اللہ تعالےٰ درود بھیجے اپنے حبیب رسولوں کے سردار محمد اور ان کی آل واصحاب سب پر۔

تصدیقات علمائے بہار

---

(۳۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلما

فقیر بارگاہِ رضوی عبید المصطفےٰ محمد ظفر الدین بہاری میجروی غفرلہ ومحقق اہلہ مدرس اول مدرسہ عالیہ سہسرام ناصر الحکام اس مبارک سراپا ہدایت فتوے کی تائید وتصدیق کرتے ہوئے (نہ معاذ اللہ اس خیال سے کہ اپنی تصدیق سے اس فتوے کو زینت دوں بلکہ حسبِ ارشادِ احباء اس نیت سے کہ اپنی تصدیق کی اس فتوے سے عزت افزائی کروں) عرض گزار ہے کہ بدشبہ اس قسم کی انجمنیں جس طرح دینی مضرتوں کی جالب، گناہ کی موجب ہیں یونہیں دنیوی

Marfat.com

حیثیت سے بھی اصلاً مفید نہیں سوا اس کے کہ غریب مسلمانوں کا بہت سا روپیہ صرف ہونے پر تین دن کی دل لگی رہے۔ نئی نئی صورتیں دیکھنے میں آئیں۔ کچھ لکچر اور تقریر کا لطف رہے اللہ اللہ خیر صلا۔ بہت بڑا کارنمایاں اس قسم کی انجمنوں کا رزولیشن پاس کرنا ہے۔ جب روداد دیکھئے یہی لکھا ہے یہ پاس ہوا وہ پاس ہوا مگر ان عقلمندوں کو اس کی خبر نہیں کہ اس زمانہ میں آدمی پاس ہو کر تو کچھ کر نہیں سکتا، رزولیشن پاس ہو کر کیا کرے گا، کہنے سے کام نہیں چلتا کرنے کی ضرورت ہے۔ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الطیور تصیح ولا تفعل والبازی یفعل ولا یصیح۔ "چڑیاں چیں چیں کرتی ہیں اور کچھ کرتی نہیں اور باز کرتا ہے چیں چیں نہیں کرتا ہے"۔ اگر واقعی قومی ترقی مقصود ہے تو یہ تقریرات اور رزولیشن ہرگز کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس وقت زیادہ نہیں تو مسلمان صرف انھیں چار باتوں پر کاربند ہو جائیں جو رسالہ مبارکہ "تدبیر صلاح و نجات و فلاح" میں مذکور ہیں پھر دیکھیے قوم کی کیسی ترقی ہوتی ہے اور ان کا آفتاب کس طرح بالائے افق ترقی بکمال اوج تاباں ہوتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو ان تمام رزولیشنوں میں بیکار امور اور رونا دھونا فلاں کے مرنے پر رنج فلاں کی موت پر سوگ اور فلاں کے انتقال پر ملال اور فلاں کے عطیہ پر واہ واہ اور فلاں کو فلاں خطاب ملنے پر اظہارِ مسرت سے قطع نظر کر کے سب کا لب لباب شاہراہ پر چلنے والوں کے لئے دن میں چراغ جلانا اور روزِ روشن میں روشنی کرنیکی ہدایت کرنا ہوتا ہے۔ یعنی قوم ترقی میں سب سے پیچھے ہے اس لئے آگے بڑھو یعنی انگریزی پڑھو حالانکہ زمانہ کی گردش سے انگریزی کی طرف لوگوں کا میلان طبعی اور عملی اس حد تک پہنچا ہوا ہے کہ اگر ان کو دھکے دیکر بھی باہر کیا جائے تو ہرگز ٹلنے والے نہیں، پڑھنے والوں

Marfat.com

کے لئے باوجودیکہ عربی مذہبی تعلیم میں ہرطرح کی آسانیاں اور کارآمد نتائج ہیں مگر پھر بھی سکیڑے میں ۱۵ کو اس کی طرف توجہ نہیں اور باوجود سیکڑوں موانعات ہزارہا دقّت و زحمت کے انگریزی پر لوگ گرے پڑتے ہیں۔ پھر ایسی حالت میں خاص اس غرض کے لئے انجمن قائم کرنا دنیوی حیثیت سے بھی تحصیل حاصل اور تضییع اموال و محاصل کے سوا اصلاً مفید نہیں۔ اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی وصلی اللہ علی المصطفی المرتضی وعلی آلہ وصحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلحمد رضا۔

سنی حنفی قادری رضوی
عبید المصطفی ظفر الدین احمد

کتبہ عبدہ العاصی ظفر الدین البہاری
عفی عنہ بمحمدؐ المصطفی النبی الامی

(۳۷) لاریب فیہ فلیتنافس المتنافسون
وانا عبدہ محمد ابو الحسن السہسرامی

مدرس دوم مدرسہ عالیہ
المرقوم ۷ فروری سنہ ۱۹۱۷ء

ابو الحسن ۱۳۰۹ھ

(۳۸) الجواب صحیح
ابو صالح ظہیر الدین احمد فریدی مؤخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۱۷ء
روز چہارشنبہ (انچارج مدرس دوم مدرسہ عالیہ)

(۳۹) المجیب مصیب
فرخندہ علی عفی عنہ مدرس چہارم
مدرسہ سہسرام

(۴۰) قد اصاب من اجاب
کمترین فہیم الدین عفی عنہ مدرس پنجم عربی

(۴۱) لقد اجاب المجیب واللہ اعلم بالصواب
محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ سہسرام، المرقوم ۷ فروری سنہ ۱۹۱۷ء

(۴۲) الجواب صحیح
سید عبد الرشید مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ
بانکے پور

سنی حنفی قادری
عبد الرشید عظیم آباد

Marfat.com

(۴۳) قد اصاب ما اجاب مولی العلماء امام الفقہاء مجدد المائۃ الحاضرۃ الفاضل البریلوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ فی ھٰذہ المسألۃ بان التائید والشرکۃ والحضور فی مثل ھٰذا المجلس القبیحۃ حرام و المعاونۃ فیہا اثم والمقاربۃ فیہا سھم قاتل للایمان فلیتنافس المتنافسون وفقنا اللہ تعالیٰ ایانا وجمیع المؤمنین للمفارقۃ والاجتناب عن مثل ھٰذا المجلس والتائید والشرکۃ فیہ۔

حررہ فقیر الی سید المرسلین ذی المنن المدعوبہ سید محمد غیاث الدین حسن الحنفی السنی الرجھتی البہاری عفی عنہ الباری۔

ابولذ کاشاہ سیدہ غیاث الدین حنفی سنی قادری رجھتی بہاری عفی عنہ بالنبی الامی

(ترجمہ) عالموں کے پیشوا فقہاء کے امام اس صدی کے مجدد فاضل بریلوی نے اللہ تعالیٰ ان کی بقائے دراز سے مسلمانوں کو بہرہ یاب کرے۔ اس مسئلہ میں جو جواب دیا ٹھیک دیا کہ اس جیسی بری مجلس کی تائید اور شرکت اور اس میں حاضری حرام ہے اور اس کی اعانت گناہ اور اس میں قریب ہونا ایمان کے لئے زہر قاتل۔ رغبت کرنے والوں کو چاہئے کہ اسکی رغبت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس سے جدا رہیں اور ایسی مجلس سے اور اس کی تائید و شرکت سے بچیں۔

(۴۳) اصاب من اجاب ۔ فقیر محمد رحیم بخش حنفی قادری رضوی مدرس اول مدرسہ فیض الغرباء آگرہ

تصدیقات علمائے کانپور

(۴۵) الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب ۔ نمقہ

Marfat.com

الفقیر الی اللہ تعالیٰ عبید اللہ عفا عنہ ماجناہ المدرس
بالمدرسۃ فیض احمدی فی الکانفور.

(۴۶) اصاب من اجاب واللہ سبحٰنہ اعلم بالصواب حقیق بان
یکتب بالذھب علی القرطاس.

نمقہ محمد عبد الرزاق عفی عنہ
المدرس مدرسہ امداد العلوم فی الکانفور

محمد عبد الرزاق

(۴۷) الجواب صحیح والمجیب نجیح،

حررہ الفقیر الی اللہ المنان المدعو محمد سلیمان الحنفی السنی
النقشبندی المجددی الافاقی فضل رحمانی المدرس
بالمدرسۃ دار العلوم فی الکانفور غفر لہ ولمشائخہ الغفور
بحرمۃ صاحب التاج والمعراج واللواء العقود فی المقام
المحمود علیہ والہ واصحابہ
الصلاۃ والسلام من ملک المعبود

باراں فضلِ رحمٰن
باریدبر سلیمان

(۴۸) اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب.

العبد فقیر محمد غفر لہ الصمد المدرس
مدرسہ احسن المدارس کانپور

تصدیقات علمائے سندھ حیدر آباد

(۴۹) فاضل مجیب نے جو تحریر فرمایا ہے وہ صحیح اور حق ہے۔ واقعی اس قسم کی مجالس اور جو لوگ

Marfat.com

اہل بدعت وہواسے ہیں ان سے دور رہنا ضرور چاہیے اس واسطے کہ ان کی ملاقات اور ان کی مجالس میں جانا علامت ضعفِ ایمان اور آئندہ کو منجر طرف الحاد کے ہے نعوذ باللہ من ذٰلك اللّٰھم احفظنا منھم بجاہ نبیك المصطفٰی ورسولك المرتضٰی

آمین یارب العٰلمین

احقر العباد نور محمد السندی الحیدرآبادی

تصدیقات علمائے محمود آباد ضلع سیتا پور

(۵۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ و السلام علی من لانبی بعدہ

اما بعد بے شک ایسی مجلس مقرر کرنا جہنم خریدنا اور سخت حرام و ناروا ہے مسلمان کی ترقی ہرگز اس میں نہیں۔ ایک صحیح واقعہ پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور چٹائی پر آرام فرماتے ہیں کہ اس کے نشان بدن اقدس پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ امیر المؤمنین کو بے اختیار رونا آگیا عرض کی یارسول اللہ! قیصر و کسریٰ کافرانِ مجوس و نصاریٰ اس ناز و نعمت میں اور حضور اللہ کے رسول اس تکلیف و محنت میں، فرمایا اے عمر کیا تو راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔

خود امیر المؤمنین فاروقِ اعظم با وصف فتوحات عظیم کے جب بیت المقدس تشریف لے گئے ہیں کہ وہاں کے پادریوں نے آپ کو دیکھنے کے لئے بلایا تھا حالت یہ ہے کہ پیش دشمناں اونٹ پر غلام سوار اور جناب کے دستِ اقدس میں اونٹ کی مہار بدن مبارک

Marfat.com

پر چمڑے کا کرتہ جس میں متعدد سترہ پیوند، اگر ایسی مجلس کے لوگ جو درج سوال ہیں اور جان و مال سے انجمن ظلم میں شرکت کو تیار ہیں حضرات صحابۂ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھتے کس کس طرح ہنستے اور احمق سمجھتے بلکہ دل میں تو اب بھی کہتے ہونگے کہ وہ ریگستانی جفاکش ناز و نعمت کے مزے کیا جانیں یہ لطف عجیب اور نظم و ترتیب و آراستگی و تہذیب کچھ دانایانِ یورپ ہی کو نصیب، ان خیالاتِ فاسدہ کے دل میں نہ آنے کے لئے تو ہمارے سلطان ہفت کشور شافعِ روزِ محشر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تجالسوھم الخ ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں. معاذ اللہ کہیں حضور کے خیالِ مقدس میں یہ بات نہ آئی تھی کہ ہمارے میل جول سے بدمذہب ہدایت پائیں گے، راہِ راست پر آئیں گے نہیں یہ منع فرمانا حضور کا از راہِ شفقت تھا جسطرح شفیق باپ از راہِ مہربانی اپنی پیاری اولاد کو آوارہ مزاجوں اور بدمعاشوں کی صحبت و میل جول سے روکے.

یہ چند حروف فقیر نے محض زبدۂ ارباب سنت و عمدۂ اصحاب جماعت اخی فی الدین قاسم میاں صاحب کے فرمانے سے لکھے ورنہ امامِ اہلِ سنت مجددِ مائۃ حاضرہ مؤیدِ ملت طاہرہ حماہ اللہ تعالیٰ عن الشر و الاعداء کے نورانی کلمات عوام تو عوام خواص کے لئے کافی ہیں. مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور فقیر ضعیف کو بھی دعائے خیر سے یاد کرنا چاہیے ختم اللہ لنا و لکم بالخیر والحسنی و وفقنا لما یحب و یرضی وحشرنا فی ظلال حمایات الاولیاء المقربین وتحت لواء سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علیٰ خاتم

Marfat.com

النبیین محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محمد اسمٰعیل سنی حنفی قادری محمود آبادی الحال پیش امام رسالہ نمبر ۴ دہلی

(۵۱) ذٰلک کذٰلک
رجب علی مدرس مدرسہ اسلامیہ محمود آباد

(۵۲) ذٰلک کذٰلک
خادم طلبہ محمد عبداللطیف مدرس مدرسہ اسلامیہ محمود آباد و پیش امام جامع مسجد محمود آباد

تصدیق حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی زیدت مکارمہم

(۵۳) الجواب صحیح

کتبہ عبدالرحیم بن پیر بخش السنی الحنفی القادری النقشبندی الاحمد آبادی المدرس الاول بالمدرسۃ القادریۃ

۱۳۱۵ عبدالکریم

تصدیق ناصرِ سنت قامعِ بدعت مولانا مولوی ابوالمساکین محمد ضیاء الدین صاحب زید مجدہم

(۵۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العزیز الکریم والصلاۃ والسلام علی حبیبہ الرؤف الرحیم

فتوائے مبارک فرستادۂ ناصرِ ملّتِ حقہ، ناشرِ سنت سنیّہ، قاطعِ اعناقِ بدعاتِ شنیعہ،

Marfat.com

قامع بیخ محدثات قبیحہ، سرشکن فرق باطلہ من الندویۃ والوہابیۃ والنیاچرہ، ماحی کفر وطغیان حاجی دین وایمان، جناب قاضی قاسم میاں امام جامع شہر گونڈل متعلق کاٹھیاوار صانہ المولیٰ الستار عن شرور الاشرار فقیر کی نظر سے گزرا، خلعتِ صدق وصواب سے آراستہ، زیورِ رشد وہدایت سے پیراستہ پایا ؎

جو کچھ لکھا ہے اس میں سراسر صواب ہے
اثباتِ مدعا پہ حدیث وکتاب ہے،
ہر لفظ اس کا گوہرِ کانِ رشاد ہے،
ہر سطر اس کی راہِ حصولِ مراد ہے

کیونکر نہ ہو یہ تحریر فرمایا ہوا اس بے نظیر کا ہے جس کا مثیل آج دنیا میں ملنا مشکل، جو فاضلوں کا فاضل، جس کا فتوے تمام روئے زمین پر جاری، جس کے فیوض وبرکات ہر گوشۂ عالم میں ساری، جو استاذوں کا استاذ مسلم، ہر عالم سے اعلم، مفتیوں کا سرتاجِ اکرم، سنیوں کا امامِ معظم، گلزارِ سنت کو شاداب فرمانے والا، داغ بدمذہبی وبدعت کو مٹانے والا، درختِ کفر وشرک کا قطع، شریعت وطریقت کا جامع، جس کا تمام ہندوستان مدح خوان، جسکی توصیف میں علمائے حرمین طیبین رطب اللسان، گمراہوں کا راہنما ہمارا آقا، ہمارا مولیٰ، ہمارا سردار، متقی پرہیزگار، حکیم امت، اعلیٰحضرت مولوی مفتی **احمد رضا خان** صاحب ادام فیضہ اللہ الواہب۔

یہ مسئلہ کیا ہے بہت بڑی کسوٹی حق وباطل کے پرکھنے، سنی وبدعتی کے جانچنے کی ہے جو صاحب اس کو پڑھ کر یا سنکر بخندہ پیشانی تصدیق فرمائیں، حق جانیں، حق مانیں، ان کا ضرور اہل سنت میں شمار، ورنہ اہل بدعت وکلاب اہل النار میں معدود ہوں گے

Marfat.com

ہمارے سنی بھائیوں پر لازم کہ ایسی مجلس ایسی صحبت سے بچیں، ایسے لوگوں سے خلط ملط ہرگز پیدا نہ کریں، یہ بہت بڑے شاطر و عیار ہوتے ہیں، وہ وہ سبز باغ دکھاتے ہیں کہ خواہ نخواہ آدمی ان کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ جب اس کا دل اپنی طرف لبھا لیا اور اپنا مطیع و مسخر بنا لیا پھر اس کا ایمان دھن دولت سب کچھ چھین لیا، دونوں جہان کے ٹوٹے میں ڈال دیا۔ و باللہ التوفیق وھو یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین امین

حررہ محمد ضیاء الدین المکنی بابی المساکین عفی عنہ

تصدیق عالمِ جلیل فاضلِ نبیل جناب مولانا مولوی سید دیدار علی صاحب الوری مفتی آگرہ

(۵۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاشبہ اس نازک وقت میں بہت سے علماء درویش طلب دنیائے دنی میں اتباعِ سنت ترک کر کے اتنے دنیا دار بن گئے ہیں کہ کوٹ پتلون والوں میں ان کی سی کہہ کر ان سے دنیا حاصل کرتے ہیں، اہلِ سنت میں لباسِ سنت پہنکر بزرگانِ دین مثل حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ و مولانا فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں ان میں مل کر ان کو گمراہ کرتے ہیں جنکا سبق ہمہ تن دنیا ہی دنیا ہے گو اہلِ دین اور بانیِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ مسلمانوں کی صورت بھی نہ رہے۔ سارے طریق سنت چھوٹ جائیں فقط برائے نام مسلمان رہ جاویں مگر تحصیلِ دنیا میں غیر قوموں سے پیچھے نہ رہیں۔ ایسی اغراض سے جو انجمنیں قائم کی گئی ہیں ایسی انجمنوں کے جو ممبر و سرگروہ ہیں ضرور

Marfat.com

ان سے مسلمانوں کو بچنا فرض ہے۔ ان کی میٹھی باتوں پر کبھی مسلمانوں کو فریفتہ نہ ہونا چاہیے خواہ وہ قرآن پڑھیں خواہ خوش لہجگی سے مثنوی شریف، ان کی مجالس سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مسلمانو! ان کے شہد میں زہر ملا ہوا ہے، مسلمانو کبھی تم کو بذریعہ شہد ہلاک نہ کردیں۔ ان احادیث صحیحہ سے ان کی حالتوں کو مطابق کرکے دیکھ لو اگر ان علامتوں مذکورہ احادیث سے ان میں کچھ بھی شائبہ پاؤ ان سے کوسوں جدا رہو۔ منتخب کنز العمال میں ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یأتی علی الناس زمان وجوھھم وجوہ الآدمیین وقلوبھم قلوب الشیاطین سفاکین للدماء لایرعون عن قبیح ان تابعتھم واربوک و ان ائتمنتھم خانوک صبیھم عارم وشابھم شاطر وشیخھم لایأمر بالمعروف ولاینھی عن المنکر السنۃ فیھم بدعۃ والبدعۃ فیھم سنۃ وذوالامر منھم غاو فعند ذلک یسلط اللہ علیھم شرارھم فیدعو اخیارھم فلایستجاب لھم رواہ الخطیب۔

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایسا زمانہ آوے گا کہ منہ تو اس وقت کے آدمیوں کے سے منہ ہوں گے اور دل ہونگے دل ان کے شیطانوں کے سے۔ خونریز لوگ نہ بچیں گے اور نہ بچا دیں گے بری بات سے، اگر پیروی کرے تو ان کی تباہ کر دیں وہ تجھ کو اور اگر امانت رکھے تو ان کے پاس خیانت کریں، بچے ان کے شوخ ہوں اور جوان انکے چالاک اور بیباک، بڈھے ان کے نہ بھلی بات کا

Marfat.com

حکم کریں نہ بُری بات سے منع کریں، سنت ان میں بدعت ہو اور بدعت ان میں سنت اور جوان میں سے صاحبِ حکم ہوں خواہ وہ عالم ہوں یا حاکم گمراہ ہوں پس ایسے وقت میں غلبہ دے گا ان پر اللہ شریروں کو اور مقرر کرے گا ان پہ شریر حاکموں کو پس نیک لوگ جوان میں ہوں گے پکاریں گے مگر کوئی ان کی نہ سنے گا۔"

عن عابس الغفاری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادروا بالاعمال ستا امارۃ السفہاء وکثرۃ الشرط وبیع الحکم واستخفافا بالدم وقطیعۃ الرحم ونشوٗ یتخذون القرآن مزامیر یقدمون احدھم یغنیھم وان کان اقلھم فقھا رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

"عابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ چھ باتوں کے ظہور سے پہلے عمل کرلو یعنی پھر نیک عمل کرنا دشوار ہو جاوے گا، حکومت اور امارت بے عقلوں کی ہو، زیادتی چپراسیوں کی ہو اور حکمِ حاکم بکے یعنی جس نے رشوت دے دی اپنے موافق حکم حاکم سے حاصل کرلیا۔ اور بیع الحکم بالکسر اگر پڑھا جاوے یہ معنی ہوں گے کہ حکمت کی بات کو اہلِ حکم بیچیں اور دین دنیا کے عوض بکے، خون کرنے کو ہلکی بات سمجھیں خویش اور اقرباء سے قطع اور جدائی ہو، ایسی پیدائش ہو کہ قرآن کو بانسری کی آواز سمجھکر ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنائیں کہ وہ گانے کے طور سے ان کو سنا دے خواہ سمجھ قرآن کی یعنی اسے نماز روزہ حج زکوٰۃ بیع وشرا، حلال وحرام، میراث وغیرہ مسائل کے بیان کرنے پر ان سب میں سے بہت ہی کم سمجھ رکھتا ہو، اس سے سنیں گے اور جاننے والے عالم سے پرہیز کریں گے۔"

Marfat.com

عن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل انفا فقال انا للہ وانا الیہ راجعون قلت اجل انا للہ وانا الیہ راجعون فسم ذاک یا جبرئیل فقال ان امتک مفتتنة بعدک لقلیل من الدھر غیر کثیر قلت فتنة کفر او فتنة ضلالة قال کل ذلک سیکون قلت ومن این ذاک وانا تارک فیھم کتاب اللہ قال بکتاب اللہ یضلون واول ذلک من قتل قراءھم وامرائھم بمنع الامراء الناس حقوقھم فلا یعطونھا فیقتتلوا ویتبع القراء اھواء الامراء فیمدون فی الغی ثم لا یقصرون قلت یا جبرئیل فبم سلم منھم قال بالکف والصبر ان اعطوا الذی لھم اخذوہ وان منعوا ترکوہ رواہ الحکیم۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، یعنی تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور اس کی طرف رجوع کرنے والے ہیں"، یہ ایک کلمہ ہے جس کو تکلیف اور مصیبت کے وقت کہنا موجبِ دفعِ بلا اور ترقی حسنات ہے لہذا میں نے بھی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مگر اس وقت اس کے کہنے کی کیا وجہ ہے اے جبرئیل؟ کہا آپ کی امت آپ کے تھوڑے ہی زمانہ بعد فتنہ میں مبتلا ہو گی۔ میں نے کہا فتنہ کفر کا یا فتنہ گمراہی کا؟ کہا سبھی کچھ ہو گا یعنی بعض مرتد بھی ہو جاویں گے اور بعض گمراہ بھی

Marfat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ دونوں فتنے کیونکر ہوں گے میں تو ان میں اللہ کے پاک کلام کو چھوڑ جاؤں گا۔ کہا کلام اللہ ہی سے گمراہ ہوں گے یعنی اسی کے معنیٰ من گڑھے جوڑ کر جماعت اہلِ اسلام میں توڑ پھوڑ کریں گے اور اول یہ فتنہ قاریوں سے یعنی قرآن کے جاننے والوں دنیا دار مولویوں سے اور امیروں سے شروع ہوگا، امیر لوگوں کے حق نہ دیں گے اور بند کریں گے، مولوی بھی انھیں کی سی کہیں گے حلال حرام کے احکام بیان کرنے میں ان سے ڈریں گے اور ان کے پیچھے لگیں گے پس گمراہی میں بڑھتے چلے جاویں گے پھر کمی نہیں کریں گے۔ میں نے کہا اے جبرئیل اس وقت ان سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ کہا صبر جو کچھ وہ لے لیں اور نہ دیں تو چپ چاپ صبر کر بیٹھیں۔"

اور اس سے زیادہ تصریح اس مضمون کی مشکوٰۃ شریف کی اس حدیث میں ہے:۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی یتفقھون فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیاھم ونعتزلھم بدیننا ولا یکون ذٰلک کما لا یجتنی من القتاد الا الشوک کذٰلک لا یجتنی من قربھم الا یعنی الخطایا، رواہ ابن ماجۃ۔

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شک بہت لوگ امت میری سے سمجھ حاصل کریں گے دین کی اور پڑھیں گے قرآن کو اور مولوی بن کر کہیں گے کہ امیروں کے پاس آکر ان کی دنیا سے کچھ لیں اور اپنے دین کو ان سے بچا لیں اور یہ ہو نہیں سکتا جس طرح کانٹے دار درخت سے نہیں چُنے جاتے مگر

Marfat.com

کانٹے ، ان کے قرب سے بھی نہیں حاصل ہو سکتا مگر ، یہی خطائیں ۔"

عن علی کرم اللہ وجھہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس زمان ھمتھم بطونھم وشرفھم متاعھم قبلتھم نساءھم ودینھم درھمھم ودینارھم اولئک شرار الخلق لاخلاق لھم عند اللہ رواہ الدیلمی۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے ایسا زمانہ آوے گا کہ لوگوں کی تمام ہمت اپنے پیٹ بھرنے کی ہوگی جس کے پاس مال و متاعِ دنیا زیادہ وہی سب میں بزرگ ہے جو رَوین ان کا قبلہ ہوں اور درہم و دینار انکا دین یہ لوگ بری مخلوقات کے ہیں ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کے پاس آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے ۔"

اور اگر اس سے زیادہ تصریح منظور ہو میرا رسالہ مختصر المیزان جس میں تقریباً چالیس حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ حضور نے فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کرنا اور جو بڑی جماعت سے جدا ہو جہنم میں پڑے گا ، اور چالیس کے قریب اس مضمون کی حدیثیں ہیں کہ میری سنت اور میرے اصحاب کی سنت پر عمل کرنے والا ناجی فرقہ وہی ہوگا جو سوادِ اعظم مؤمنین کا پیرو ہوگا ، اور جو بڑی جماعت سے جدا ہوا جہنمی ہوگا ۔ اور چند حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ ہر اخیر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے کہ نماز تمہاری نماز سے اچھی پڑھیں گے اور قرآن بہت پڑھیں گے مگر دین سے بالکل خارج ہوں گے ۔ پھر حدیثیں بدمذہب مولویوں کی علامات میں نقل کی گئی ہیں جن کو اگر ملاحظہ فرماویں اور لوگوں کو دکھلاویں انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا ۔

حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ ابو محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع الاکبر آباد

Marfat.com

تصدیقاتِ علمائے کاٹھیاوار

(۵۶) الجواب صحیح و المجیب مصیب للّٰہ درہ حیث اجاب ما اجاب ما اجابہ الا من کتاب اللّٰہ تعالیٰ عن وجل وحدیث الحبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولہ بذلک عند اللّٰہ الجلیل الاجر الکثیر والثواب الجزیل۔

حررہ محمد اسمٰعیل عفی عنہ

القرشی سنی حنفی ثم النشاوری حالا نزیل الحمام

جودھ فور ملک کاٹھیاوار

---

(۵۷) بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ الکرام واصحابہ العظام۔ اما بعد بے شبہ ایسی مجلس مقرر کرنا اور اس میں دامے درمے قدمے معاونت کرنا، اپنے ہاتھوں دروازۂ دوزخ کھولنا اور عذابِ خدا کو اپنی طرف بلانا ہے۔ پیارے سنّی بھائیو اگر آنکھوں میں نورِ ایمان ہے تو یہ محترم فتوے دیکھو مقدس و مقبول فتویٰ علامۂ دوراں امامِ اہلِ ایماں جناب مولانا مولوی مفتی حاجی قاری حضرت شاہ **احمد رضا خان** صاحب قبلہ بریلوی ادام اللّٰہ تعالیٰ فیوضہ آنہ ومتع المسلمین بطولِ حیاتہ کا تحریر شدہ ہے۔ یہ وہ رکن اعظم اسلام ہے کہ ہمیشہ نصرت و احیائے دینِ متین میں فرید اور اماتت و ازالۂ بدعت وضلالتِ کفر و شرک میں وحید ہے۔ آپ کے علم و فضل کی نہریں علاوہ ہندوستان کے اور ممالک میں بھی جاری ہیں۔ آپ کے فیوضِ جلیلہ کا آفتاب تمام عالم میں چمکتا ہے، کشتیِ دین و اسلام کے آپ ناخدا ہیں۔ اہل سنت و جماعت

Marfat.com

کے پشت و پناہ ہیں۔ آپ نے اپنی عمر شریف کا اتنا حصہ حمایتِ مذہبی ہی میں صرف کیا، خدمتِ دینی کے سوا ایک ساعت بھی کسی اور کام کی طرف توجہ نہیں فرماتے اسلام و مسلمین کو فائدۂ کثیرہ پہنچاتے ہیں، ہر مہینے دور دور سے سینکڑوں استفتاء آتے اور جواب باصواب سے مزین کر کے روانہ فرماتے ہیں، نامور علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ آپ کے فتاوے سے موافقت کرتے اور آپ کی جلالت و تبحرِ علمی کو مانتے ہیں۔ علامۂ وحید فاضلِ فرید آپ کی جناب میں تحریر فرماتے اور موجودہ صدی کا مجدد جانتے ہیں، القابِ جلیلہ سے ملقب کرتے، طرح طرح دعائیں دیتے اور آپ کے مدائح سے جلیل القدر فضلائے عرب رطب اللسان رہتے ہیں۔ مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان مدرس حرم مکہ مکرمہ بعد بیانِ مدائحِ کثیرہ فرماتے ہیں الذی شهد له علماء البلد الحرام بانه السيد الفرد الامام سيدى وملاذى الشيخ احمد رضا خان البريلوى،

مولانا سید اسمٰعیل بن خلیل آفندی حافظِ کتب حرم مکہ معظمہ بعد بہت سے مدائح و ذکرِ اسمِ گرامی اعلیٰحضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں وقد شهد له عالمو مكة بذلك ولو لم يكن بالمحل الارفع لما وقع منهم ذلك بل اقول لو قيل فى حقه انه مجدد هذا القرن لكان حقًا وصدقا۔ اسیطرح علمائے مدینہ منورہ بھی آپ کے مداح ہیں اور کئی جلیل القدر فاضلوں نے اہلِ حرمین سے کتنے ہی علوم میں آپ سے سندیں لیں اور کئی حضرات نے بیعت بھی فرمائی

Marfat.com

ذٰلك فضل اللّٰه یؤتیه من یشاء و اللّٰه ذوالفضل العظیم۔

یہ مسئلہ کیا ہے بڑا امتحانِ خدا ہے جو سنّی ہوگا وہ اس فتوے پر عامل رہکر قہرِ مولیٰ سے بچے گا اور اگر نفسِ امّارہ کی شامت یا انجان پُنے سے کانفرنس میں شامل ہوا ہوا ور فتوے دیکھنے کے بعد کانفرنس کی شرکت سے تائب ہوا تو ماشاء اللّٰہ جیسا کہ اپنے ہاتھوں سے دروازۂ دوزخ کھولا تھا لاجرم امید قوی ہے کہ اس کی توبہ کو مولیٰ تعالیٰ جل جلالہ مفتاح درِ جنت بنا دے کہ حدیث شریف میں وارد ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ بلکہ بمصداق اس آیتِ شریف کے من تاب و اٰمن عمل عملا صالحا فاولٰئك یبدل اللّٰه سیاٰتهم حسنات و کان اللّٰه غفورًا رحیما۔ خداوندا تو توفیق رفیق گردان غربائے امت خصوصًا اہلِ سنت وجماعت کے تئیں اس طوفانِ بے پایاں سے بچا بجاہِ سید الشافعین آمین یارب العٰلمین۔

آج میری زہے قسمت کہ یہ مقدس فتوے شہر گونڈل کا ٹھیادار سے برادرِ دینی ومحب یقینی اخی فی اللّٰہ حامی سنت ماحی فتن نیچری فگن ندوی شکن دافع الفتن مولانا مولوی حاجی شاہ محمد قاسم صاحب دام بالعز والرفعۃ والجاہ ومن کل سوء وشر حماہ ووقاہ نے بغرضِ تصدیق وتحسین وتصویب اس ناسزا سگِ بارگاہِ احمد رضا کے پاس بھیجا اور اپنے نامۂ نامی وصحیفۂ سامی میں تحریر فرمایا کہ ماقلّ و دلّ اور اپنے مہر و دستخط کر کے سیدھا کلکتہ نزد محب سنت،

Marfat.com

عدو بدعت سرتاج اہلِ سنت حامی دین متین قاطع جیوش المبتدعین جناب معلّی القاب حضرت
منشی حاجی حکیم محمد لعل خان صاحب کے رجسٹری کرکے بھیجدیا کہ وہاں طبع ہوجاوے واللہ
فقیر اس پُرانوار خورشید سے مقبول وچمکدار فتوے کی تحسین وتصویب کے کب لائق و
حقدار مگر سکہ می قاضی صاحب والامناقب اعلی مناصب دام بالمواہب کی تعمیل حکم کے
لئے اسپر کفایت کرتا ہوں ما اجاب المجیب المصیب العالم
العلامۃ الدراکۃ الفہامۃ ذو التحقیق الباہرۃ مجدد
المائۃ الحاضرۃ مولانا احمد رضا خان فہو حق
وصواب و ذلک حکم السنۃ و الکتاب جزاہ اللہ
تعالی عنا و عن جمیع المسلمین خیر الجزاء ونفعنا
و جمیع اہل السنۃ بعلومہ الی یوم الجزاء و اللہ
تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم.

عبدہ المذنب محمود دجان سنی حنفی قادری البرکاتی
الرضوی البیشاوری ثم الجام جودھپوری کاٹھیاواری عفی عنہ

بمحمدہ المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمود جان ابن حافظ غلام رسول ۱۳۰۲

(۵۸) ما کتب العلماء المحققون والفضلاء المدققون فی
ھذا الاستفتاء قد اجابوا بالحجج القویۃ و بالدلائل
الصحیحۃ من عبارات الکتاب والسنۃ فاثابہم اللہ
تعالی ثوابا کثیرا و اجرا وفیرا فی یوم القیمۃ وقلع
اللہ تعالی اساس المبتدعین و محافل المنکرین

Marfat.com

المطرودین وسود اللہ وجوھھم فی الدنیا والدین بحرمۃ سیدنا ومولانا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالحق احق عند الحق۔

حررہ الاثیم عبد الکریم ابن المولوی حامد صاحب المغفور متوطن فی بلد دھوراجی۔

(ترجمہ) علمائے محققین اور فضلائے مدققین نے اس فتوے میں جو کچھ تحریر فرمایا وہ قوی حجتیں اور صحیح دلائل عبارات قرآن وحدیث سے جواب دیا اللہ تعالیٰ بروز قیامت ثوابِ کثیر اور اجرِ وافر انہیں عطا فرمائے اور بدمذہبوں اور منکرین مردودوں کی محفل کی بنیاد قطع کرے اور ان کے منہ دنیا و دین میں سیاہ کرے بحرمت ہمارے سردار و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے، تو حق خدا کے نزدیک زیادہ سزاوار ہے۔

(۵۹) الحمد للہ علیٰ کل حال والشکر للہ علیٰ کل نوالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا ومولٰنا وسندنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین آمین وبہ نستعین اما بعد اقول: کیا خوب جواب ان سوال کا عالمِ محقق وفاضلِ مدقق اعلیٰحضرت مولانا مولوی حاجی الحرمین الشریفین احمد رضا خان صاحب البریلوی نے دیے ہیں جن کی تحریریں دیکھنے سے معلوم ہوا جو کچھ حق جواب کا تھا وہ لکھے اللہ پاک ایسے علمائے دین کو قائم و ترقیٔ درجات میں رکھے آمین ثم آمین۔ چونکہ بمصداق لولا العلماء لھلک الجھلاء سچ تو یہ ہے کہ آجکل بدمذہب ذالوں کا اظہار ہو رہا ہے یہ

Marfat.com

چوہے ہیں دینِ اسلام کی کترنی کر رہے ہیں، ایسے چوہوں کے سرکوب بلکہ نابود کرنے والے علمائے دین اہل السنت والجماعت جیسے یہ ہمارے اعلیٰحضرت وغیرہم کہ ان کا نفرنس کے توڑنے والے ہیں بدلائل قرآن شریف و باحادیث صحیح و باقوال فقہائے فصیح کے چندیا اڑادی۔ ہاں ذرا غور کر کے دیکھو صاف کلامِ پاک صاحبِ لولاک شافعِ محشر کا ہمیں راہِ راست بتلا رہا ہے حدیث افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔ اللہ پاک جمیع مسلمانوں کو نیک ہدایت بخشے اور راہِ سنت جماعت پر مستقیم رکھے آمین ثم آمین۔

کتبہٗ خادم العلماء والفقراء احقر العباد عبدالحکیم خلف مولوی عبدالکریم ساکن دھوراجی بآباء واجداد

---

(۶۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ علیٰ ما ھدی والصلوٰۃ علیٰ رسولہ المصطفیٰ وآلہ المجتبی وعلمائہ الذین احکموا بنیان الحق والتقی وقلعوا اساس البدع والھویٰ

اما بعد اس عاجز و احقر خادم العلماء نے تحقیق انیق مشفقان مجیبان کی از ابتداء تا انتہاء دیکھی۔ خداوندِ کریم ان سب کو اجرِ عظیم نصیب کرے اور جناب قاضی وحاجی قاسم میاں کو جو خیر خواہ اور سچے عاشقِ اسلام اور اہلِ اسلام ہیں جنہوں نے بڑی جانفشانی کی ہے اور ان کے ہوا خواہوں کو بھی ثوابِ جمیل عطا کرے۔

المجیب مصیب وله فی الاٰخرة نصیب

حررہ: احقر العباد محمد طاہر ولد مولوی ایوب عفی عنہما کاٹھیاوار دھوراجی

Marfat.com

تصدیق جناب مولانا مولوی غلام محی الدین عرف فقیر صاحب ساکن راندیر ضلع سورت

(۶۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ علٰی سیدنا محمدن المصطفٰی وعلٰی آلہ واھل بیتہٖ واصحابہٖ الاجتباء وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی ۔ امابعد حمد وصلاۃ کے واضح ولائح کہ فقیر نے یہ تحقیق انیق مجیبان و مصحفان شفیق کی ابتداء سے انتہا تک دیکھی سو حق محقق ہے اللہ جل شانہ وعم نوالہ ان سب کو اور خاص کر کے جناب برادر بلکہ از جان بہتر دین کے عاشق اہل اسلام کے خیر خواہ محب صادق جناب قاضی وحاجی قاسم میاں اور ان کے معاونوں سب کو جزائے خیر عطا فرماوے حالًا و مالًا ، بیشک اس زمانہ پرفتن میں اظہار کرنا اور حق کو حق کر دکھانا اور اپنے دینی برادروں کو بچانا یہ ہر مسلمان با ایمان کا فرض ہے اور یہ قرآنی حکم محکم ہے جو اس کو نہ مانے اور اصرار کرے وہ قابلِ جہنم ہے ۔ دیکھو سورۂ بقرہ پارۂ دوم ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا ۔ پس یہ ندوہ اور کانفرنس اور ایسی ویسی خلافِ شرع مجلسیں سمّ قاتل ہیں اِن میں شریک ہونا مدد دینا گناہ کبیرہ ہے خدا سب مسلمانوں کو بچائے اور توفیق نیک رفیق عطا فرمائے آمین ، الراقم الحروف خادم خلق اللہ فقیر صاحب سید غلام محی الدین بن مولانا مولوی سید رحمت اللہ عفا عنہما بدستِ خود ۔

بندہ غفورم
امت رسول جہاں غلام محی الدین
بمذہب نعمان

Marfat.com

(۶۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العلیم العلام وعلیٰ نبیہ و الہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام اما بعد میں ناچیز اس لائق نہیں ہوں کہ ایسے علماء کے فتووں پر تصحیح لکھوں اور میری تحریر سے فتوے کچھ زیادہ معتبر ہو مگر دو باتوں نے مجھے لکھنے پر ابھارا اور جرأت دلوائی، ایک تو برادر ایمانی کے اصرار نے اور دوسرے اس امید نے کہ علمائے راسخین کی متابعت اور مشابعت سے مجھ گنہگار کا حشر بھی ان کے ساتھ ہو جائے اور ع ان کے پیچھے پیچھے قصد جنت الماوے کروں لہٰذا لکھواتا ہوں کہ:

ما افتوا العلماء العظام والفقہاء الکرام فہو حق وصحیح وانا اضعف عباد اللہ الجلیل المحمود ابن الحافظ الاسمٰعیل المغفور المرحوم تابع لاقوالہم وفتواہم فی ہٰذا المرام والصلاۃ علیٰ نبیہ و الہ وصحبہ والسلام وکان ذلک فی ۲۵ من شہر ذی القعدۃ الحرام من السنۃ الہجریۃ

تقریظ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب ملتانی

(۶۳) قد اصاب ما اجاب مولانا العلام وحید العصر فرید الدہر امام الفقہاء رأس الاتقیاء مجدد المائۃ الحاضرۃ الفاضل البریلوی متع اللہ المسلمین والمؤمنین بطول بقائہ فی ہٰذہ المسألۃ بان التائید و الشرکۃ فی مثل ہٰذہ المجالس الشنیعۃ ممنوع کما قال اللہ تعالیٰ

Marfat.com

لایتخذ المؤمنون الکافرون اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذٰلک فلیس من اللہ فی شیئ۔ وفقنا اللہ تعالیٰ وایانا ولسائر المسلمین والمؤمنین للمفارقۃ والشرکۃ من ھٰذہ المجالس والیہ التوفیق وھو احسن رفیق۔

حررہ : العبد الجانی ابوالمقبول غلام رسول الملتانی عفی عنہ

(ترجمہ) درست ہے جو اس مسئلہ میں جواب دیا مولانا علام یکتائے زمانہ تہلئے روزگار فقہا کے امام پرہیزگاروں کے سردار اس صدی کے مجدد فاضل بریلوی نے اللہ تعالیٰ مسلمین ومؤمنین کو ان کی درازیٔ عمر سے متمتع کرے کہ اس جیسی بری مجلس کی تائید و شرکت ممنوع ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے وہ رحمتِ خدا سے کسی شئے میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمین ومؤمنین کو توفیق دے کہ ان مجلسوں کی شرکت سے جدا رہیں اور اسی کی طرف توفیق ہے اور وہ اچھا ساتھی۔

تقریظ علمائے مراد آباد

(۶۴) الحمد للہ علی الخبیر سقطت والی العلیم ظفرت

بیشک بلا ارتیاب جواب صحیح وصواب ایسے مجالس کا انعقاد بلا نزاع حرام جو دنیا کو دین پر ترجیح دیتے ہیں یا ایسوں کا کام اس میں بذل جاہ ومال تو کجا نفس شرکت ہی ناروا تو ہب، تبجر، تشیع کی معجون مرکب کہیں اپنے زہریلے اثر سے تجھے ہلاک نہ کردے اپنے ایمان کی خبر لے فرقِ مبتدعہ وہابیہ، نیاچرہ، مرزائیہ وغیرہ ضالہ کے ساتھ مجالست ومؤانست ہرگز ہرگز جائز نہیں، جسے وہ ترقی سمجھے وہ عین تنزل ہے دار فانی کے عیش وتفاخر کو

Marfat.com

پیشِ نظر رکھ کر نعیمِ آخرت بھلا دیں بے شک مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت میں وہی اصلح و انفع ہے جو ان کے لئے رب تبارک و تعالےٰ اور حضور پُر نور شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ مجیبِ معظم و مفخم و مصیب مدظلہم الاقدس نے مبرہن فرمایا مفتی صاحب موصوف الصدر کا علم و فضل ظاہر و آشکار جس سے ہدایت کے چشمے اکنافِ عالم میں نمودار اصل تو یہ ہے کہ حضرت والا کی ذاتِ بابرکت ہرگز کسی واصف کے وصف اور مادح کی مدح کی محتاج نہیں جبکہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک شہر مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے علمائے عظام و فضلائے کرام نے ایسا گہرا احترام فرمایا کہ جس کا بیان حیطۂ تحریر سے باہر، میں یہ بھی کیوں کہوں یہ اکرام علمائے بلدِ امین نے فرمایا نہیں نہیں بلکہ یقیناً یہ مجد و شرف اسی آقائے نامدار سرکارِ ابد قرار فداہ روحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقار سے ہے جن کے صدقہ میں ہر ذی عزت بنا، جس کو جو ملا ان سے ملا، وہ وہی آفتابِ رسالت ہیں جنہوں نے بعضے مقربانِ درگاہِ علیا متع اللہ المسلمین بطول بقائہم کو عالمِ رؤیا میں اپنے نور بار جلوہ کی جھلک دکھا کر زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ " احمد رضا کی خدمتیں قبول ہیں " والحمد للہ علی ذٰلک، اربابِ سنت پر لازم کہ حضرت ممدوح کے فتوے کے موافق عمل فرمائیں اور بدعقیدہ بدمذہبوں کی صحبت سے اجتناب رکھیں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ ہم سب کو ہدایت پر قائم رکھے آمین ثم آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین شفیع المذنبین راحۃ العاشقین واٰلہ وصحبہ الطیبین الطاھرین کلھم اجمعین الیٰ یوم الدین۔

Marfat.com

حررہ : العبد المذنب ابوالمکارم محمد عماد الدین عفی عنہ

محمد عماد الدین ۱۳۳۷ھ

(۶۵) الجواب صحیح وصواب والمجیب المعظم المکرم مصیب و مثاب

فقیر ابوالبرکات عبید المصطفٰے سید احمد غفرلہ الصمد

(۶۶) الجواب صحیح

حقیر سید اولاد علی عفی عنہ

تصدیقات علمائے پیلی بھیت

(۶۷) جو کچھ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین عون الاحناف والدین امام علمائے اہلسنت عالم کتاب و ملت، عارف باللہ، نائب رسول اللہ، مجدد مائۃ حاضرہ صاحب حجۃ قاہرہ مؤید ملت طاہرہ سیدنا و مولانا الحاج اعلیحضرت مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم و متع اللہ المسلمین بطول بقائہ نے دربارۂ مسئلہ ہذا تحریر فرمایا ہے وہ سب حق و صواب ہے اور احق بالاتباع ہے مسلمانوں کو اسپر عمل لازمی ضروری اور خلاف اس کا ضلالت و موجب ہلاکت۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وھو الھادی بحرمۃ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فقیر قادری حکیم عبدالاحد الشہیر بسلطان الواعظین خادم و مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت ابن علامۂ اوحد محدث ارشد فقیہ امجد حضرت مولانا مولوی وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العلی۔

(۶۸) حضرت عظیم البرکت عالم اہل سنت قامع بدعت ومحی سنت مولانا وبالفضل اولانا

Marfat.com

المولوی احمد رضا خان صاحب متع اللہ المسلمین ببقائہ کا جواب صحیح ہے۔

حررہ العبد الحقیر ابو سراج عبد الحق رضوی عفی عنہ

(۶۹) الجواب صحیح و المجیب الفاضل نجیح۔

فقیر قادری حبیب الرحمٰن مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت

تصدیقات علمائے شاہجہانپور

(۷۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الاعلیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ المجتبی وعلیٰ الہ و اصحابہ الذین ھم اسانید الھدیٰ

امابعد یہ فتوے عالم اکمل فاضل اجل حامی دین غرا حضرت مولانا مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کا دیکھنے میں آیا نہایت صحیح اور درست پایا۔ بلاشبہ یہ مجلسِ منحوس مکرہ اور فریب سے دین اور دنیا دونوں برباد کرنے والی، اگر مسلمان ان کی صحبت اور معاونت اور شرکت سے باز نہ آئیں گے تو بالیقین اپنے دین و دنیا دونوں خراب کریں گے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ، قال فی تفسیر روح البیان تحت ھذہ الآیۃ الکریمۃ والمراد ممن حاد اللہ ورسولہ المنافقون والیھود والفساق و الظلمۃ و المبتدعۃ والمراد بنفی الوجدان نفی الموادۃ علیٰ معنی انہ لاینبغی ان یتحقق ذٰلک وحقہ ان یمتنع ولا یوجد

Marfat.com

بحال انتہیٰ وایضا فیہ عن سہل بن عبد اللہ التستری قدس سرہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الیٰ مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظہر من نفسہ العداوۃ و البغضاء انتہیٰ۔

اور یہ ان کا کہنا کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے تو یہ دنیوی ترقی کے لئے قائم کی ہے بالکل فریب اور دھوکا دہی اور رہزنی ہے کیونکہ اگر عزت اور ترقی دنیا کی پیدا کرنے کے واسطے ہے تب بھی ان[1] سے اختلاط اور مداہنت ممنوع ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے۔ ومن داھن مبتدعا سلبہ اللہ حلاوۃ السنن ومن تحبب الیٰ مبتدع لطلب عن فی الدنیا او عرض منہا اذلہ اللہ بتلک العزۃ و افقرا للہ بذلک الغنیٰ انتہیٰ وایضاً قال سبحٰنہ تعالیٰ تقدس و لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار) قال فی جواہر التنزیل تحت ھذہ الآیۃ الکریمۃ وھی نار جہنم والرکون ھو المیل الیسیر فما ظنک بمیل الیہم کل المیل ویتھالک علیٰ مصاحبتہم ویتعب قلبہ و قالبہ فی ادخال السرور علیہم ویستنہض الرجل والخیل فی جلب المنافع الیہم ویبتہج بالتزیٰ بزیہم والمشارکۃ فی غیبہم ویمد عینیہ الیٰ ما تمتعوا بہ من زہرۃ الدنیا الفانیۃ ویغبطہم

[1] یعنی زید بالا سے ۱۲

Marfat.com

بما اوتوا من القطوف الدانية غافلا عن حقيقة ذٰلك
ذاهلا عن منتهى ماهنالك وينبغى ان يعد مثل ذٰلك
من الذين ظلموا انتهٰى۔

اس شاہجہانپور میں عرصہ چودہ پندرہ سال کا ہوا ہوگا کہ اس ندویہ نے مجلس قائم کی تھی مکر و فریب دے کر ساٹھ ہزار روپیہ نقد اور زیورات اور جائیداد دیہات وغیرہ حاصل کیا کہ اتنا کسی شہر سے حاصل کرنے کا سنا نہیں گیا اور سب خُرد بُرد کر ڈالا یہاں تک کہ طلاب جو مدرسہ ندویہ میں پڑھنے جاتے تھے تو اُنسے خوراک کی تنخواہ لے لیتے تب داخل کرتے۔ اسی وجہ سے مولوی مسیح الزمان خان صاحب اور اعزاز حسین صاحب وغیرہ ان سے علٰحدہ ہو گئے اور فقیر سے اور اہلِ ندویہ سے کئی گھنٹے مباحثہ رہا۔ انہوں نے تسلیم کیا اور وعدہ کیا کہ ہم غیر مقلدوں اور وہابیوں اور رافضیوں اور نیچریوں کو اپنا شریک نہ کریں گے اور پھر بھی انہوں نے شرکت ان فرقۂ باطلہ کی قائم رکھی، اس سے بڑھ کر کیا فریب ہوگا اب ان شہروں میں ان کا داؤں چلتا نہیں، انجان شہروں میں جا کر فریب دہی دنیا اور دین کی اختیار کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ سچے مسلمان تو بعد علم کے ان کے فریب میں ہرگز نہ آویں گے۔

مُہر

حررہ الخاطی محمد ریاست علی شاہجہانپوری عفی عنہ

(۷۱) اصاب من اجاب — العبد نور احمد عفی عنہ

(۷۲) الجواب صحیح — محمد فراست اللہ عفی عنہ

(۷۳) الجواب صحیح — ظہور احمد شاہجہانپوری عفی عنہ

Marfat.com

تصدیقات علمائے رامپور

(۷۴) الجواب صواب

محمد نور الحسین الرامفوری المدرس الاول للمدرسۃ العثمانیۃ الواقعۃ ببلدۃ کلکتہ

۲۷ جمادی الاولیٰ سنہ ۳۶ الہجریۃ المقدسۃ

(۷۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی الھدایۃ والرشاد ، ونعوذ باللہ من البغی والعناد ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ المصطفیٰ و آلہ وصحبہ الذین اجتباھم و اصطفیٰ اما بعد فقیر حقیر اعلیٰحضرت مجددِ دین وملت ، قامع شرک وبدعت ، مجددِ مائۂ حاضرہ ، مؤیدِ ملتِ طاہرہ امامِ اہل سنت حضرتِ فاضل بریلوی ادام اللہ وابقاہ ، کے حرف حرف سے متفق ہے نیچری ایجوکیشنل کانفرنسیں یا ان کے فضلے ندوۂ مخذولہ کی شرکت بدنی ہو یا مالی قطعی حرام اور اس کا حلال اور دینی خدمت سمجھنے والا کافر مبین ہے . ملعون نیچریوں نے خوشنودیٔ نصاریٰ کے لئے حُبِّ جاہ میں گرفتار ہو کر انگریزی تعلیم کا جال پھیلا رکھا ہے جس سے اس گروہ نابکار بندۂ کفار کی غرضِ فاسد صرف یہ ہے کہ جوہرِ ایمان مسلمان نادان بچوں کے سینے سے مٹ جائے مگر ان اشرارِ ناہنجار کو اس رہزنی کے صلے میں کوئی منصب یا جہنمی خطاب مل جائے ۔ ہنوز ایک ماہ نہیں گزرا کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مدراس میں منعقد ہوئی جس کے صدر آنریبل خان بہادر عزیز الدین احمد سی . آئی . اے کلکٹر اف ویلور نے خطبۂ صدارت تلاوت فرماتے ہوئے کہا کہ مسلمان بچوں کو ابتداء میں قرآن خوانی سے جو نقصانات پیدا ہو جاتے ہیں

Marfat.com

آگے چل کر وہ انگریزی تعلیم میں حارج ہوتے ہیں۔ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ جو مادرِ وطن کے فرزند ایم۔اے، یا بی۔اے کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہوں تو ان کو ایامِ رمضان شریف میں روزہ بالکل نہ رکھنا چاہئے کیونکہ بوجہ صوم طالبعلموں کے قوائے عقلی وحسی کمزور پڑجاتے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون، (ملاحظہ ہو مزید کیفیت کے لئے اخبار وکیل)۔

جن خبیث کانفرنسوں ونیچری جلسوں میں ان کے معین ومددگار بیٹھ کر خلافِ نصوصِ قرآنی واحادیثِ محبوبِ ربّانی ریزولیشن پاس کرتے ہوں ان کانفرنسوں کی شرکت مسلمانوں کو قطعی حرام ہے ایسی کفریہ کانفرنسوں میں اس گروہِ شقاوت پژوہ کی شرکت کرنا یا مالی مدد کرنا اسلامی بنیاد کو ڈھانا اور آتشِ کفر کا بھڑکانا ہے جس کا انجام جہنم ہے۔ رب العزت ارشاد فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا اٰبائکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظّٰلمون (۲) ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب، حدیث صحیح میں ارشاد ہوتا ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجّالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (۲) من اعرض عن صاحب بدعۃ فضالہ ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا (۳) من مشی الیٰ صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام۔

Marfat.com

غرض آیات واحادیث اس بارے میں مالا مال ہیں۔ خداوندِ کریم برادرانِ اہلسنت کو ان خبیث جلسوں کی شرکت سے محفوظ رکھے اور گروہِ نیاچرہ سے ہم مسلمانانِ اہلسنت کو بچائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

فقیر محمد شفاعت الرسول سنی حنفی قادری رضوی برکاتی کان اللہ لہ رامپوری ابن شیر بیشۂ سنت عمدۃ المتکلمین سیف المسلول حضرت ابوالوقت مولانا شاہ محمد ہدایت الرسول مرحوم مغفور رامپوری۔

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد علیم صاحب میرٹھی زید مجدہ

مبسملاً وحامداً ومحمداً (جل وعلا) ومصلیاً ومسلماً محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم)

امابعد کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسلمانانِ کاٹھیاوار کی ایک تعلیمی انجمن ہے مسلمانوں میں علوم کی روشنی پھیلانا اور ان کو جہالت کے قعرِ مذلت سے نکالنا ایک ایسا ضروری واہم امر ہے جس کے متعلق قرآنِ عظیم میں یوں وارد ہوتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر نیز ارشاد ہوتا ہے کہ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت۔ طلبِ علم کے متعلق فرمانِ حضور عالمِ ماکان ومایکون صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہوتا ہے کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ نیز اطلبوا العلم ولو بالصین لیکن سب سے اہم سوال یہ ہے کہ یہاں علم سے مراد کونسا علم ہے کیونکہ مدینۃ العلوم حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ارشاد ہے کہ العلوم خمسۃ

Marfat.com

الفقہ للادیان والطب للابدان والھندسۃ للبنان والنحو للسان والنجوم للزمان کذا فی مدینۃ العلوم وقال الامام الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ العلم علمان علم الطب للابدان وعلم الفقہ للادیان۔

سوال مذکورۃ الصدر کا جواب آیات کلامِ عظیم واحادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مضامین کو ترتیب دینے سے بادنیٰ توجہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اس علم سے مراد علمِ دین ہی ہے چنانچہ اسی پر مفسرین ومحدثین کا اجماع۔ اور اگر بعض مأولین معانی آیات و احادیث کہتے ہیں کہ علمِ ابدان بھی اس میں داخل ہیں تو بھی یہ امر یقینی ہے کہ علومِ دینی کو بہ نوع علومِ ابدان پر اولیت ان مأولین کے نزدیک بھی مسلّم ہوگی اس لئے معاملات تعلیم وتعلم علوم پر غور کرنے والے کے لئے منکم ہونا ہی نہیں بلکہ بقولئے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون اہلِ ذکر ہونا اور شانِ رفع کا مورد بننے کے لئے الذین اٰمنوا کا ہونا نیز طلبِ علم کی فرضیت کا حکم پانے والوں کے لئے مسلم ومسلمہ کا ہونا لابدّ ہے پس جہاں مسائل تعلیم و تعلیم پر غور کرنیکے لئے امت مرحومہ کے وہ افراد جمع ہوں جو یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر اور اھل الذکر کے مصداق کہلائے جاسکیں اور تعلیمی مشورے میں یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم کی آیت کو ملحوظ رکھ کر تحفظ ایمان و اسلام واشاعتِ علوم دین کے فرض اہم واولین کو محسوس کرتے ہوئے ضمناً ضرورتِ زمانہ کے لئے تجارت وزراعت وصنعت وحرفت نیز ایسی السنہ وکتب کے تعلم وتعلیم کے متعلق بھی مشورہ کریں جن کے حصول سے دین میں نقصان آنے کا احتمالِ اضعف بھی نہ ہو تو ان کی انجمن محمود اور اس انجمن کی شرکت مسعود کہی جائے گی البتہ اگر ارکانِ انجمن معرّا عن الدین و

Marfat.com

الایمان ہوں اور مبحثِ مشورہ تعلیم وتعلمِ علوم مخربِ دین وایمان تو وہ انجمن یقیناً مردود اور اس کی شرکت سے اہلِ ایمان کے لئے بہر نوع گریز واجب ، جیسا کہ اکابر علماء کے فتاوے سے بوضاحت ثابت ہو چکا.

واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اکمل واتم۔

فقیر محمد علیم رضا القادری غفرلہٗ

(۷۷) تصدیقات علمائے پنجاب

عنایت فرمائے من جناب قاسم میاں صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ :

یہاں پر استفسارات کے اجوبہ علمائے کرام مقیمانِ زیارت شریف لکھتے ہیں۔ آپ کا دعا گو عرصۂ ممتدہ سے بوجہ کم فرصتی علیحدہ ہے ۔ آپ کے استفسار کے متعلق جواباً گذارش ہے کہ اہل السنت کو اہل ہوا و بدعت کے لئے اشاعت امورِ ہوائیہ و بدعیہ میں امداد دینی نہ چاہئے میں چونکہ مفتی نہیں ہوں لہذا مہر بھی نہیں رکھتا۔

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو

بمہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

(۷۸) الجواب صحیح والمجیب مصیب

حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی عبد النبی الامی

السید حیدر شاہ القادری الحنفی المتوطن کچھ بھوج

المعروف بہ پیر پھڑوالہ النزیل فی الکلکتۃ المرقوم

۲۷ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ

(۷۹) فرمان ہادی السبل سید الانبیاء والملائکہ والرسل رسول الکل عزیز از جان و دل حبیب لبیب پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بعد ما ہو المکتوب فی اللوح والقلم فی کل یوم و لیلۃ ولمحۃ وساعۃ ونفس الف الف مائۃ الف مرۃ الی یوم العلم جُز اہل السنت والجماعت کلہم فی النار ہو، پس ایسے مجمع میں شریک ہونا حرام ہے۔ ہاں ہاں جیسے جہنمی رقعہ خرید کرنا ہوا سے جائز ہے کہ اپنا حال رائگاں کرکے دنیا میں ناموری پائے اور اگر وہ " ما انا علیہ واصحابی " و سوادِ اعظم سے خارج ہوکر گروہ اہلِ البدعت والنار میں اپنا نام لکھوائے۔ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا الاٰیۃ ومن کان فی ھٰذہ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی۔

کتبہ : خاکپائے سیدنا رسول الرب الغفور عبد الشکور کیسو دراز ابن المرحوم المغفور مولوی دادمیاں محمدی سنی حنفی چشتی صابری دیسی دھوراجوی عفا اللہ عنہ۔

Marfat.com

تمت الرسالة المسمّاة

بالدلائل القاهرة

على الكفرة النياشرة

Marfat.com

اطائبُ الصَّیّب

علیٰ

ارض الطیّب

مؤلفہ ومترجمہ

مولانا مولوی سیّد محمد عبدالکریم قادری مجیدی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی نصر المقلدین للائمۃ المجتہدین بالاحسان فی الدین علی الطغام المارقین واظہر عجز المفسدین وجہل الابلدین الغیر الفارقین بین الدائن والمدین والصلاۃ والسلام علیٰ سید الانام سند الکرام وآلہ العظام وصحبہ الفخام وائمۃ الاسلام والاولیاء الاعلام المتصرفین باذنہ فی الارواح والاجسام وعلینا بہم یا ذا الجلال والاکرام۔ آمین۔ بعد حمد وصلاۃ حضرت عظیم البرکۃ، صاحب حجتِ قاہرہ وصولتِ باہرہ وتصانیفِ زاہرہ مجدد المائۃ الحاضرۃ تاج الفقہاء، غیظ السفہاء، محمود الکملاء، محسود الفضلاء، ماحی الفتن، حامی السنن، زین الزمن، حبرِ شریعت، بحرِ طریقت، ناصرِ ملت، حضرت عالمِ اہلسنت

Marfat.com

دام ظلّہٗ ومدّ فضلہ وکثرت احبابہ وکسرت اعدابہ بالنبی الکریم علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آخر رسالۂ فیض مقالہ " ازالۃ العیار بحجر الکرائم عن کلاب النار" میں تمیز سنّی و وہابی کے لئے چند کلماتِ مجملہ ارشاد فرمائے کہ جو ان کو مانے وہابیت سے پاک ہو سنّی بن جائے از انجملہ فرمایا (۴) تقلیدِ ائمہ فرضِ قطعی ہے بے حصولِ منصبِ اجتہاد اس سے روگردانی گمراہ بد دین کا کام ہے غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا تارکِ تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اپنے سے بھی اجہلوں کو ترکِ تقلید کا اغواء کرنا صریح گمراہی وگمراہ گری ہے۔

(۵) مذاہبِ اربعۂ اہل سنت سب رشد و ہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلے میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں۔ ان میں سے ہر مذہب انسان کے لئے نجات کو کافی ہے۔ تقلیدِ شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالّین متبع غیر سبیل المؤمنین ہیں۔ (۶) متعلقات انبیاء واولیاء علیہم الصلاۃ والثناء مثل استعانت ونداء وعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات واحیاء میں نجدی و دہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور عامۂ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انہیں استحقاقِ عذاب وغضب ہے۔ ایک بزرگوار تقریباً تیس سال سے خاکی رامپور ہیں۔ زبان عوام میں "مولوی طیب عرب" کے نام سے مشہور ہیں، یہیں کچھ پڑھا پڑھایا، انقلابِ زمانہ نے پرنسپل بنایا، بیس برس ہوئے ۱۳۰۰ھ سے

Marfat.com

پہلے حضرت عالمِ اہلسنت دام ظلہ رامپور تشریف لے جاتے۔ اس زمانہ میں عرب صاحب کچھ ایسی ہی شُدبُد جانتے اور کج مج عربی بول لیتے، خدمتِ اقدس میں اکثر حاضر آتے۔ یہی ہندوستانی انگرکھا وغیرہ پہنتے ہوتے مگر عرب کہلانے کے باعث حضرت والا اعزاز فرماتے ہاں اس وضع کے سبب قلب میں اندیشہ تھا کہ دیکھئے ہندوستان کا پانی عرب صاحب پر کیا اثر ڈالے۔ ابھی تو افضل البلاد کی وضع بدلی ہے آگے کیا کچھ پرپُرزے نکالے۔ جب ۱۳۰۲ھ میں جناب منشی محمد فضل حسن صاحب مرحوم مغفور نے انتقال فرمایا حضرت کا رامپور تشریف لے جانا نہ ہوا کہ ان سے قرابتِ قریبہ داعی زیارت تھی اور جس بندۂ خدا کو فضل الٰہی تمام امصار و اقطارِ ہند کے علاوہ بنگالہ و کشمیر و برہما وغیرہا ملکوں کا مرجعِ فتوے بنائے اسے بے ضرورت سفر کی کب فرصت تھی جب سے عرب صاحب کا کچھ حال نہ ملا مگر ادھر حضرتِ والا کی فراست صادقہ کا رنگ کھلا، پرنسپلی نے زور لگایا، عرب صاحب کو مجتہد بنایا، وہ رسالہ مبارکہ کہیں ان بزرگوار نے بھی مطالعہ کیا، تقلیدِ ائمہ کو فرضِ قطعی دیکھ کر نئی مجتہدی کا تنتھا ساکلیجہ دھک سے ہوگیا۔ حضرتِ والا کی خدمتِ اقدس میں عریضہ لکھا۔ یہاں سے جواب مع دلائل صواب کا افاضہ اور مجتہدی کی قلعی کھولنے کو بعض سوالات کا اضافہ ہوا عرب صاحب نے جواب تو عاجزانہ قبول کیا مگر سوالوں کا جواب اصلاً نہ دیا بلکہ دوسرے مسئلۂ تصرفِ اولیائے کرام میں سوال کا راستہ لیا۔ ادھر سے اس کے جواب کا بھی افادہ اور دربارۂ تقلید سلسلۂ سوالات زیادہ ہوا۔ اب عرب صاحب سو گئے۔ اُن سوالوں کو پانچ، اِن کو تین مہینے ہو گئے۔ آخر ادھر سے تقاضائے جواب ہوا عرب صاحب کو پیچ و تاب ہوا، تہذیب کے رنگ بدل گئے، بھرے بیٹھے تھے اُبل گئے،

Marfat.com

کذب وجہل سے کام لیا مگر روزِ موعود گزرا جواب نہ دیا، یہاں فضلِ الٰہ ہے، ایسوں ویسوں کی کیا پرواہ ہے، اکناف واقطار سے ہزاروں مستفیدانہ پوچھتے فیض پاتے ہیں جو معاندانہ اول جھے منہ کی کھاتے ہیں، روز افزوں فضلِ باری ہے یہی کارخانہ جاری ہے، ایسوں کا مخاطبہ کیا شے تھا کہ قابلِ اشاعت سمجھا جاتا، خصوصاً وہ خوش فہم جنہیں بدیہیات کا بھی ادراک نہیں، تنبیہ کے بعد بھی احتیاج تأمل سے انفکاک نہیں، حضرات ناظرین ازالۃ العار کی عبارت آپ کے پیشِ نظر ہے ملاحظہ ہو کہ نمبر (۴) میں مطلق تقلید بے تخصیص وتقیید جلوہ گر ہے، تقلید خاص کے بیان میں مستقل جداگانہ پانچواں نمبر ہے۔ یہ مجتہد صاحب ایسے سلیس اردو کلام، جُدا جُدا نمبر تک کے انتظام کو نہ سمجھے اور خط اول میں پوچھنے بیٹھے کہ آپ تقلید کی کونسی قسم کو فرض قطعی فرماتے ہیں (دیکھو اس رسالہ کا صفحہ)

آخر حلیمانہ جواب عطا ہوا کہ ہم مطلق تقلید کو فرض قطعی بتاتے ہیں (دیکھو صفحہ ۱۵)
اس پر بھی دوسرے خط میں بولے کہ مجھے آپ کے جواب میں غور وتامل کرنے سے یہ کھلا کہ آپ نے وہاں مطلق کا حکم لکھا (دیکھو صفحہ ۲۳) انا للہ وانا الیہ راجعون ع
چہ خوش چرا نباشد آخر نہ اجتہاد ست ۔ مگر معتمدین سے خبر مسموع ہوئی کہ مجتہد صاحب کو خود اپنی تشہیر مطبوع ہوئی۔ اس بارے میں اور ان کی کوئی تحریر چھپنی شروع ہوئی، دو چار ہی دن جاتے ہیں کہ وہ نامطبوع مطبوع ہوئی اس پر یہاں بھی احباب نے مناسب جانا کہ خطوط بعینہا شائع ہوں کہ ناظرین اصل واقعے پر مطلع ہوں، اگر مجتہد صاحب نے کچھ غیرتِ اجتہاد سے کام لیا، تحریر میں تمام سوالات سے جواب دیا فبہا، یہ رسالہ بعونہ تعالےٰ رسالۂ جواب کا مقدمۂ ممہد ہوگا اور اگر جوابوں سے

Marfat.com

راہ کترائی ، میز بحری بچائی ، خارجی باتوں میں اڑان گھائی بتائی تو یہی رسالہ ان کی تحریر کا پیشگی رد ہو گا کہ حضرت پہلے سوالات کا جواب دیجئے اس کے بعد کچھ کہنے کا نام لیجئے لہذا توکلاً علی اللہ یہ رسالہ جمع کیا اور عمومِ فائدہ کو خطوط کا سلیس ترجمہ کر دیا

الصلوٰۃ والسلام علیٰ نبی الھدیٰ وآلہ وصحبہ دائما ابدًا۔

خط اول عرب صاحب بنامِ نامی حضرت عالم اہلسنّت مدظلہ السامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الیٰ حضرۃ الفاضل العلامۃ الشیخ احمد رضا مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : بعد السؤال عن عزیز خاطرکم نعرفکم بانا قد اطلعنا فی بعض تصانیفک انک تقول ان التقلید فرض قطعی فتعجبت وحق لی ان اتعجب لانی قد قضیت نحوا من ثلثین سنۃ فی خدمۃ طلبۃ العلم فلم اھتد الی استحباب التقلید فضلا عن وجوبہ فکیف بفرضیتہ لا مطلقا بل فرضیتہ قطعیۃ فلھذا ارغب الیک ان تعلمنی ادلۃ ذٰلک وعین لی ان ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا ثم اخبرنی ان علم المکلف بفرضیۃ التقلید کیف یحصل لہ ا بتقلید او باجتہاد ثم اخبرنی کیف یختار احد المجتہدین ا بتقلید ام باجتہاد

Marfat.com

ھٰذا، واللہ یھدینا و ایاکم الی سبیل الرشاد۔

محمد طیب ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ از رامپور

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدربارگاہ فاضل علامہ حضرت احمد رضا مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسشِ مزاج گرامی کے بعد ہم جناب کو معرفت کراتے ہیں کہ ہم نے آپ کی بعض تصنیفوں میں آپ کا یہ قول دیکھا کہ تقلید فرض قطعی ہے اس سے مجھے تعجب ہوا اور مجھے سزاوار تھا کہ تعجب کروں اس لئے کہ میں نے تیس برس کے قریب طالب علموں کی خدمت میں گزاری، مجھے تقلید کو مستحب جاننے کی ہدایت نہ ہوئی چہ جائے وجوب پھر کہاں فرضیت وہ بھی مطلق نہیں بلکہ فرضیت قطعیہ اس وجہ سے میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے اس کے دلائل تعلیم فرمائیے اور معین کیجئے کہ تقلید کی کونسی قسم فرض قطعی ہے پھر مجھے بتائیے کہ مجتہدوں میں سے کسی کو کیونکر اختیار کرے؟ آیا تقلید سے یا اجتہاد سے! بات یہ ہے اور اللہ ہمیں اور آپ کو راہِ ہدایت دکھائے۔

محمد طیب ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ از رامپور

مفاوضہ اول از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ الاکمل بجواب خطِ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Marfat.com

الى الفاضل الكامل الشيخ محمد طيب المكى سدده الله بقلب ملكى

اما بعد فانى احمد الله اليك ، سلام عليك وصل الكتاب وحصل الخطاب ، غب ما طال امد ، وزال ابد ، وظن الوداد ان قد نفد ، او كان قد ، ومما يسر ان التخاطب فى امر دينى ، والسوال عن فرض يقينى فلحببت الجواب رجاء للثواب ، واظهارا للصواب ، وقضاء لحق اخوة الاحباب ولو انك يا اخى رجعت فى هذا الى الكلام المبين لاغناك عن مراجعة مثلى من المقلدين كما به تغنيت فيما تمنيت عن الائمة المجتهدين ، رضوان الله تعالى عليهم اجمعين الم تر الى ربك كيف يقول وقوله الحق

وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل

فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فى الدين ولينذروا قومهم

اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون فقد فرض التفقه فى الدين واعفى منه عامة المؤمنين ولم يترك احدا منهم سدى فانما ارشد للتقليد من اهتدى الم تعلم ان لله على خلقه فرائض لا تترك ومحارم لا تنتهب وحدودا من تعداها فقد ظلم وهلك ولكلها اوجلها شرائط وتفاصيل لا يهتدى اليها الا قليل وما يعقلها

الا العالمون فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

Marfat.com

بل لو رجعت الى نفسك لالغيت غدك هذا كمثل امسك
وانا اجيرها بالله ان تبهت او تكابر او تتعامى عن
البدر وهو زاهر سَلها هل لله سبحانه وتعالى
على العباد ما لا يدرك علمه اول ما يدرك الا بنص
او اجتهاد فان ابت فمنكرا انت وان سلمت سلمت
واسلمت فسلها اترين الناس كلهم عالمين بما لهم
وعليهم من امور الدين لاحاطتهم جميعا بمعانى النصوص
واقتدارهم طرا على استنباط المسكوت عن المنصوص
فان عممت فقد عميت وان احجمت فقد هديت
فسلها عن الذين لا يعلمون ولا يبصرون ولا على
الاجتهاد يقتدرون اولئك متروكون سدى فان انعمت
فقد ضللت الهدى وان ابصرت فانكرت فسلها ما لهم
من السبيل الى ان يعلموا احكام الجليل ا ان يروا
بانفسهم وهم لا يبصرون ويستنبطوا وهم لا يقدرون
او يرجعوا الى العلماء المرشدين فيعتمدون عليهم
فى امور الدين ويعلموا بقولهم منقادين فان بالاول

اجابت فقد بهتت وخابت لا يكلف الله نفسا الا وسعها
وان أبت وثابت الى الاخر اصابت وقد وجدت ضالة
ضلت ربعها. ثم من العجب سؤلك عما لا يسأل عنه

Marfat.com

مثلك، ان علم المكلف بفرضية التقليد كيف يحصل
له اباجتهاد اوبتقليد فلقد قصرت ولا قصر وزعمت
الحصر حيث لاحصر اما علمت ان الضروري في علمه
عنهما جميعا الغني أليس ان كل مسلم يعلم ضرورة
من الدين علما لايخالطه ظن ولاتخمين ان لله عليه
فرائض وحرمات وحدودا وتكليفات ويعلم منهم
من لا يعلم علما وجدانيا ان لا يعلم وانه لايقدر
ان يعلم الا ان يعلم ويعلم ان لابراءة ذمة الابالعمل
ولاعمل الا بالعلم ولاعلم الا لمن تعلم فينقدح
في ذهنه بداهة ان عليه سؤال من اذا سئل هدى
وعلم وهذا سيدنا رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم قائلا وقوله اصدق مقال الا سألوا اذا لم يعلموا
فانما شفاء العي السؤال وقد تواتر ذلك من لدن
الصحابة رضي الله تعالى عنهم وهلم جرا تواتر كتابة
الصلوات وسائر المكتوبات علانية وجهرا بل هو امر
مجبول عليه اجيال البشر من امن منهم ومن كفر
فترى عوام كل فرقة تأتي علماءها والباءها وتسأل
دواء داء جهلها من تحسبهم اطباءها علما من لديهم
بان القاضي ما عليهم فاسألهم ابتقليد كان ام باجتهاد

Marfat.com

مسائلك بالاخبار من لم تزوده بالازواد او انت
بنفسك انبئنى عن قولك لى ارغب اليك ان تعلمنى
وانا عائذ بالله ان يكون سؤلك سؤل متعنت عنيد
بل سؤل طالب للحق مستفيد فباجتهاد اتيتنى
ام بتقليد فان الامر دين والعبث فيه من صنيع المفسدين
فليس عن اعتقاد حكم محيد ولا اعتقاد الا عن منشأ
سديد وقد انحصر فى الاجتهاد والتقليد ثم اذ لم
تهتد وانت تخدم الطلبة مذ ثلثين عاما الدليل
يدلك على استحباب التقليد فضلا عن وجوبه فضلا
عن افتراضه قطعا وابراما فسواء عليك ان يكون
عندك حكم فى القضية من تحريم او كراهة او اباحة
شرعية او انت شاك فيما هناك او شاك وشاك
فى انك شاك ايّا ما كان فلا محيد لك من تجويز
جواز ترك التقليد وتلقى الاحكام من الكتاب المجيد
لكل عامى جهول بليد لا يعرف الغث من السمين و
لا الشمال من اليمين ولا الظلمات ولا النور ولا الظل
ولا الحرور اذ لولاه لما اعتراك شك شائك فى وجوب
التقليد على اولئك فضلا عن الاستحباب فضلا عن
الزام الاجتناب فضلا عن التيقن الكذاب بخصوص

Marfat.com

نوع من اضداد الايجاب ولا وربك لن يستقيم لك ذلك
الا باحد مسلكين من اشنع المسالك موقعين السالك
فى اسوء المهالك زعم ان الناس عن اخرهم من اهل
الاجتهاد فى جل ما يحتاجون اليه فلهم بد ان باستنباط
الاحكام او ابتداع سبيل اخر الى تعرفها غير التقليد
والاجتهاد فيعلمون من دون علم ولا استعلام وانا
اعيذك برب المشرقين ان تقول بشئ من هذين
الشططين وان وجدت احدا من رعاع الجاهلين يتفوه
بمثل الباطل المبين فانته انته خذ بيده والى استعلاج
الدماغ ارشده واهده فقد اخذه جنون والجنون فنون
والدين نصح والنصح يثيب والطيب اللبيب الحاذق
الاريب الاجمل منك قريب دع عنك العوام نبئنى عن
نفسك فى تلك الاعوام كيف عبدت الله وعاملت
العبيد اباجتهاد ام بتقليد وعلى كل فالانسان على
نفسه بصيرة ولو القى معاذيره هل انت من شروط
الاجتهاد ملى قادر عليه ام عاجز خلى على الاخر ما انت
وايش انت حتى لا يجب عليك التقليد ايسوغ الاجتهاد
لعار بليد عائر بائر ذى عمى شديد هل هو الاعمى بعيد
ام لتعرف الاحكام سبيل جديد وها انت حاصره فى

Marfat.com

اجتهاد وتقليد وعلى الاول هل يسوغ لك الاجتهاد
فى جميع غصون الشرع ام فى بعض دون بعض من
فنون الاصل والفرع على الاخير ما انت فيه مجتهد
فعين وما لا فسبيلك فيه فبين وعلى الاول بل هو
المتعين وعليه المعول اذ لو لم يحل لك الاجتهاد
فى جميع المواد لوجب التقليد فى بعض الفنون وبالخلو
من اهتدائه لم تخل سنون فيا قريب مالك ورقيب
ابن ادريس هات هنيهاتك وافتح الكيس فأت بعشر
صور مفتريات من مسائل فقه اجتهاديات تكون انت
اباعذرها لا تستند باحد فى بناء حجرها لا فى
بطن ولا فى ظهر ولا فى ورد ولا فى صدر ولا فى جرح
ولا تعديل ولا تفريع ولا تأصيل فيظهر الحق ويزول
الغرور ولا يغرنك بالله تعالى الغرور وكأنى بك
مسترشد مما وعيت ان القيت السمع وانت شهيد
ان كلامى كان فى نفس التقليد من حيث هو لا اثر فيه
للتقييد فلا معنى للسوال عن خصوص نوع وتعيينه
وما بان محملا وما كان مجملا فما الاقتراح لتبيينه
اما ان المكلف هل يتخير ام يخير فبحث اخروا الكلام
فيه فاش مشتهر ولهما ثالث فى الالتزام والكل خارج

Marfat.com

عن هٰذا المرام فاياك ثم اياك ان تخلط الكلام
وتخرج المقال عن النظام وعليك بالانصاف خير
الاوصاف ، فآن رأيت ما التمسته انت ولم يأتك بدءً
انه هو الطريق القويم فذاك المأمول من طبعك السليم
وودك القديم ولا فانى اعوذ بربي و ربك ان تكابر تحقيقا
اوتدابر صديقا وان ابيت فما انا بآت ما اتيت
ولعلك تجد من يجازى بمثل و لا يمل مكابرة و
لايخشى مدابرة والله الهادى و له الحمد فى
الاولى والأخرة وصلى الله تعالىٰ على سيدنا ومولانا
الامان الامين فاتح الخلق وخاتم النبيين محمد
شارع الاجتهاد للماهرين و امر التقليد للقاصرين
وعلىٰ اله الطاهرين وصحبه الظاهرين و مجتهدى
ملته والمقلدين لهم باحسان الىٰ يوم الدين
وبارك وسلم ابد الأبدين ٰامين ٰامين و الحمد لله
رب العٰلمين.

كتبه عبده المذنب احمد رضا البريلوى
عفى عنه بمحمد المصطفى النبى الامى صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم لعشر بقين من جمادى الأخرة
سنه ١٣١٩ھ

Marfat.com

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بنام فاضل کامل شیخ محمد طیب مکی سدہ اللہ بقلب ملکی

بعد حمد وصلوٰۃ میں آپ[1] سے حمد الٰہی بیان کرتا ہوں۔ سلام علیک۔ خط آیا، مخاطبہ لایا۔ بعد اس کے کہ ایک زمانہ گزرا اور مدت دراز نے انقضا پایا اور دوستی نے گمان کر لیا تھا کہ جا چکی یا اب گئی اور ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ گفتگو ایک امرِ دینی میں ہے اور سوال ایک فرض یقینی سے تو میں نے جواب دینا چاہا، بامید ثواب و اظہار صواب و ادائے حق محبت احباب، برادرم اگر آپ اس معاملے میں قرآنِ عظیم کی طرف رجوع کرتے تو مجھ جیسے مقلد کی جانب رجوع کی حاجت نہ ہوتی جیسا کہ آپ اپنے خیال میں قرآن فہمی کے باعث حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سے بے نیاز ہو گئے ہیں، آپ نے دیکھا کہ آپ کا رب کیا فرما رہا ہے اور اسی کا قول سچا ہے و ما کان المؤمنون لینفروا کافۃ الآیۃ یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھتے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سناتے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں تو اللہ تعالیٰ نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مؤمنین کو اس سے معاف فرمایا اور مہمل اور آزاد

---

[1] یہ مزاج پرسی کے جواب میں شکر الٰہی کا اظہار ہے ۱۲ مترجم

Marfat.com

کسی کو نہیں رکھا ہے تو ضرور اہلِ ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد[1] ہوا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عزوجل کے لئے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہوا اور ہلاکت میں پڑے، اور ان سب یا اکثر کے لئے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنہیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو تو اہلِ ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ بلکہ آپ اپنی عقل ہی کی طرف رجوع لاتے تو اپنی اس آئندہ[2] کل کو گذشتہ کل کی طرح پاتے اور میں آپکی عقل کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں اس سے کہ انہوئی جوڑے یا ڈھٹائی کرے یا چمکتے چاند ماہِ تمام سے اندھی بنے اپنی عقل ہی سے پوچھئے کیا اللہ تعالیٰ کے لئے بندوں پر کچھ ایسے احکام ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بغیر تصریح شارع یا اجتہاد مجتہد کے حاصل نہیں ہوتا۔ اگر وہ انکار کرے تو واجب الانکار شناعت لائی اور اگر مانے تو سلامت رہی اور طاعت لائی۔ اب اس سے پوچھئے کیا تیرے خیال میں تمام آدمی حلال و حرام و جائز و واجب دین کے جتنے احکام ان پر ہیں سب کے عالم ہیں نصوصِ شریعت کے معانی کا سب کو احاطہ ہے، منصوص سے مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے پس اگر وہ تعمیم کرے تو یقیناً اندھی ہے اور اس سے باز رہے تو ضرور مہتدی ہے۔ اب اس سے ان کا

---

[1] یعنی جب احکام الٰہیہ ہر عام و عامی پر ہیں، آزاد کوئی نہ چھوڑا گیا اور فقہ سیکھنے کو صاف فرما دیا کہ سب سے نہیں ہو سکتا ہر گروہ سے بعض اشخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائیں کہ وہ مخالفتِ حکم سے بچیں تو صاف صاف عام لوگوں کو ان فقیہوں کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی فرضیت قرآنِ عظیم کی نص قطعی سے ثابت ہوئی ۱۲ مترجم [2] آئندہ کل کا حال مخفی ہے اور گزشتہ کا ظاہر یعنی دل ہی میں سوچتے تو تقلید کی فرضیت کہ آپ پر مخفی ہے ظاہر ہو جاتی ۱۲ مترجم

Marfat.com

حکم پوچھے جنہیں نہ علم ہے نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت کیا وہ شتر بے مہار[1] بنا کر چھوڑ دیئے گئے ہیں؟ اگر ہاں کہے تو قطعاً گمراہ ہوئے اور اگر آنکھ کھولے اور بے مہاری سے انکار کرے تو اب اس سے پوچھئے کہ ان کے لئے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے آیا یہ کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے، اجتہاد کریں حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت وارشاد والے علماء کی طرف رجوع لائیں، امورِ دین میں ان پر اعتماد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر کاربند رہیں۔ اگر جواب میں پہلی بات کہی تو یقیناً بہتان اٹھاتی ہے اور نامراد رہی، اور اگر اس سے انکار کر کے دوسری طرف پلٹی تو راہِ صواب پر آئی اور جس گم شدہ کا مکان نہ جانتی تھی اسکی ملاقات پائی پھر عجب بات ہے آپ کا ایسے امر سے سوال جسے آپ جیسا دریافت نہ کرتا کہ مکلف کو تقلید فرض ہونے کا علم اجتہاد سے ہے یا تقلید سے، آپ نے قصر کیا اور قصر نہ تھا اور حصر سمجھے جہاں حصر نہ تھا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ بدیہی بات اپنے جاننے میں ان دونوں سے یکسر بے نیاز ہے۔ کیا ہر مسلمان بالبداہۃ ایسے یقین سے جس میں کسی گمان وتخمین کی آمیزش نہیں اپنے دین کا یہ حکم نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے لئے اس پر کچھ فرض ہیں کچھ حرام کچھ حدیں ہیں کچھ احکام، اور ان میں جو جاہل ہے وہ اپنے وجدان سے جانتا ہے کہ جاہل ہے اور یہ کہ جب تک اسے بتایا نہ جائے خود جان لینے سے عاجز ہے اور خوب جانتا ہے کہ بے عمل کئے چھٹکارا نہیں اور بے علم عمل کا یارا نہیں اور بے سیکھے علم نہ آئے گا تو بداہۃً اس کے ذہن میں خود آجائیگا۔

---

[1] یعنی ان پر شریعت کے کچھ احکام نہیں ۱۲ مترجم

Marfat.com

کہ اس پر ایسے سے پوچھنا لازم ہے جو مسئلہ بتا کر ہدایت فرماتے اور یہ ہیں ہمارے مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہوئے اور ان کا ارشاد ہر قول سے زیادہ صحیح ہے الا سألوا الحدیث یعنی کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ اور بے شک وہ زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر فرضیت نماز و دیگر فرائض کی طرح علانیہ و ظاہر متواتر ہے بلکہ وہ ہر انسان کی جبلّی بات ہے خواہ وہ مؤمن ہے خواہ کافر ہے لہذا ہر گروہ کے عوام کو دیکھو گے کہ اپنے یہاں کے اہل علم و دانش کے پاس آتے اور جنہیں اپنا طبیب سمجھتے ان سے مرضِ جہل کی دوا پوچھتے ہیں اس لئے کہ وہ یقیناً اپنے دل سے جان رہے ہیں کہ ہم اسی طور پر اپنے فرض سے ادا ہوں گے اب ان سے پوچھئے یہ تقلید سے تھا یا اجتہاد سے، عنقریب تمہیں وہ خبریں لاکر دے گا جسے تم نے توشہ نہ بندھوا دیا تھا یا آپ خود ہی اپنے اس کا حال بولئے جو آپ نے مجھے لکھا کہ میں آپ کیطرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے تعلیم فرمائیے اور میں اللہ عزوجل کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ آپ کا سوال کسی باطل کوش سرکش کا سوال ہو بلکہ حق طلب فائدہ خواہ کا سوال ہے تو اب آپ میرے پاس اجتہاد سے آئے یا تقلید سے کہ یہ معاملہ دین کا ہے اور دین میں لہو مفسدوں کا کام ہے تو کسی نہ کسی حکم کے اعتقاد سے چارہ نہیں اور اعتقاد حاصل نہ ہوگا مگر منشا درست سے اور وہ اجتہاد و تقلید میں منحصر ہو چکا پھر جب کہ آپ نے اس تیس برس کی خدمت طلبہ میں دلیل استحباب تقلید کیطرف ہدایت نہ پائی چہ جائے وجوب چہ جائے فرضیت قطعیہ یقینیہ تو اب آپ پر یکساں ہے خواہ آپ کو تقلید کا کوئی حکم معلوم ہو کہ وہ شرعاً حرام یا مکروہ یا مباح ہے یا آپ کو

Marfat.com

شک ہو یا حکم میں شک ہو اور اسمیں بھی شک ہو کہ آپ کو شک ہے. بہر حال
اس سے مفر نہیں کہ آپ تقلید چھوڑنا اور قرآنِ مجید سے احکام نکالنا ہر ایسے
عامی جاہل احمق کے لئے جائز جانیں جسے نہ لاغر و فربہ میں تمیز ہو نہ دہنے بائیں
میں نہ اندھیری پہچانے نہ روشنی نہ سایہ نہ دھوپ کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان لوگوں پر تقلید
خود واجب ہونے میں کوئی خلش ڈالتا ہوا شک آپ کو پیش آتا کہ استحباب نہ کہ
تقلید سے بچنے کا ایجاب نہ کہ وجوب تقلید کی کسی خاص ضد پر جھوٹا یقین ، اور تمہارے
رب کی قسم یہ تمہیں راست نہ آئیگا مگر دو راہوں میں ایک سے جو سخت بری راہوں
سے ہیں اور اپنے چلنے والے کو نہایت بد مہلکے میں ڈالنے والی ہیں یا تو گمان اس کا
کہ تمام لوگ ہر مسئلے میں جس کی انہیں حاجت ہو اہلِ اجتہاد سے ہیں انہیں احکام
نکالنے پر دسترس ہے یا یہ کہ تقلید و اجتہاد کے سوا ان تمام احکام پہچاننے کا اور کوئی طریقہ
گھڑیئے کہ یہ جہال بے علم بے سیکھے احکام جان لیں اور میں آپ کو پروردگار مشرقین
کی پناہ دیتا ہوں کہ آپ ان دونوں ظلموں میں سے کسی کے قائل ہوں اور اگر آپ
کسی کمینے جاہل کو پائیں کہ ایسا صریح باطل بکتا ہے تو للہ خدا کو مان کر اس کا ہاتھ پکڑیئے
اور علاج دماغ کی طرف اسے ہدایت کیجئے کہ اسے جنون نے آلیا اور جنون طرح
طرح کا ہوتا ہے اور دین خیر خواہی ہے اور خیر خواہی پر ثواب ملتا ہے اور طبیب
حاذق عاقل زیرک اجمل اکمل آپ کے پاس موجود ہیں عوام سے درگزریے خود اپنے
حال سے خبر دیجئے آپ نے ان برسوں میں اللہ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس
طرح معاملہ کیا آیا اجتہاد سے یا تقلید سے اور بہر تقدیر آدمی کو اپنے حال پر خوب نگاہ
ہے اگرچہ حیلے کتنے ہی بنائے. آپ شروطِ اجتہاد سے پُر ہیں، اجتہاد پر قادر ہیں یا

Marfat.com

عاجز و خالی ہیں، برتقدیر اخیر آپ کیا اور آپ کی حقیقت کتنی کہ آپ پر تقلید واجب نہ ہو کیا ایسے کے لئے اجتہاد جائز ہوگا جو عاری بے عقل متزلزل ہالک سخت عاجز ہو تو یہ دُور کی گمراہی ہے۔ یا احکام پہچاننے کے لئے کوئی نئی راہ اور ہے اور یہ ہیں آپ کہ خود اجتہاد و تقلید میں اس کا حصر کر چکے ہیں۔ برتقدیر اول کیا آپ کو علومِ شرعیہ کے تمام اصول و فروع کی شاخوں میں اجتہاد پہنچتا ہے یا کسی میں پہنچتا ہے کسی میں نہیں۔ برتقدیر اخیر جسمیں آپ مجتہد ہیں اسکی تعیین کیجئے اور جس میں مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ بتائیے۔ اور برتقدیر اول (بلکہ وہی خواہ مخواہ ماننی ہے اس لئے کہ اگر تمام مواد میں آپ کے لئے اجتہاد حلال نہ ہوتا تو بعض فنون میں ضرور تقلید واجب ہوتی اور یہ برس کے برس اس کی طرف ہدایت پانے سے خالی نہ جاتے) تو اب امام مالک کے قریب امام شافعی کے رقیب اپنی پونجیاں دکھائیے اور تھیلی کھولئے۔ فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپنے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و اول و آخر و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل کسی بات میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں ابھی ابھی حق ظاہر ہوا جاتا اور دھوکا زوال پاتا ہے اور دیکھو تمہیں اللہ کے معاملے میں فریب نہ دے وہ فریبی، اور مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا بیان آپ نے حضورِ قلب سے کان لگا کر سنا تو راہ پا لئے ہوں گے کہ میرا کلام نفس تقلید کی محض ذات میں تھا اس میں کوئی اثر کسی قید کا نہ تھا تو خاص کسی نوع کی تعیین سے سوال کے کوئی معنی نہیں اور جس کلام کا مطلب صاف تھا کوئی اجمال نہ تھا اس کی شرح چاہنا کیا۔ رہا یہ کہ مکلف بسر کو چھانٹے یا مختار ہے، یہ دوسری بحث ہے اور اس میں کلام مشہور و معروف ہے اور ان دو کے لئے مسئلۂ التزام میں تیسرا اور ہے اور سب

Marfat.com

اس مطلب سے باہر ہیں تو دیکھو خبردار کلام کو خلط نہ کرنا اور بات کو اس کے سلسلے سے باہر نہ لے جانا اور آپ پر انصاف لازم ہے کہ وہ بہترین اوصاف ہے۔ پس اگر آپ دیکھیں کہ یہ جواب جو آپ کی خواہش پر آیا اور اس نے خود پہل نہ کی یہی سیدھا راستہ ہے جب تو آپ کی طبع سلیم و دوستی قدیم سے اس کی امید ہے ورنہ میں اپنے اور آپ کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ آپ تحقیق کے ساتھ مکابرہ کریں یا دوست سے قطع دوستی۔ اور اگر نہ ملیئے تو میں ایسا نہ کروں گا اور کیا عجب کہ آپ کو کوئی ایسا ملجائے جو آپ ہی جیسا برتاؤ کرے، نہ مکابرے سے تھکے نہ قطعِ محبت سے ڈرے۔ اور اللہ ہادی ہے اور دونوں جہان میں اسی کے لئے حمد ہے، اور اللہ کی درودیں ہمارے سردار و مولےٰ و پناہ و امین، آغازِ خلقت و انجامِ رسالت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنہوں نے ماہروں کے واسطے اجتہاد مشروع کیا اور کوتاہ دستوں کو ان کی تقلید کا حکم دیا، اور ان کی پاکیزہ آل اور غلبہ والے اصحاب اور مجتہدینِ ملت اور خوبی کے ساتھ قیامت تک ان کے مقلدین پر اور اللہ کی برکتیں اور اس کا سلام ہمیشگی والوں کی ہمیشگی تک۔ آمین آمین، اور ساری خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتبہ

عفی عنہ بمحمد ن المصطفےٰ النبی الامی صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بستم جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ ہجری

خط دوم عرب صاحب بقبول ہدایت اُولیٰ و استفادۂ مسئلۂ اُخریٰ

بخدمت حضرت العالم الفاضل جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری سلمہ

لہ ھٰکذا بخطہ ۱۲ سے ھٰکذا بخطہ ۱۲ سے ھٰکذا بخطہ ۱۲

Marfat.com

اما بعد حمد الله العظيم والصلوٰة والسلام على نبيه الكريم فاقول بعد السلام عليك ورحمة الله و بركاته ان كتابك المنبئ عما عندك فى التقليد وفرضيته القطعية قد وصل و به السرور قد حصل لازلت موفقا ومهديا و لكن قد بقيت مسئلة اخرٰى هى قرينة لمسئلة التقليد و هى مسئلة القول بان لاولياء الله رضى الله عنهم تصرّف فى العالم بمعنى ان الكاملين من البشر قد فوض اليهم انتظام جزء من العالم ومنهم من فوض اليه العالم كله فمنهم من هو مثل الوزير ومنهم من هو مثل العمال ومنهم من هو مثل الاعوان ولا اقول ان التصرف ليس له الا هٰذا المعنى بل انا لا استشبع الا هذا المعنى فان كان على التصرف بهٰذا المعنى دليل من الشرع فافدنى به وان كان للتصرف معنى غير بشع فعلمنيه . والسلام محمد طيّب .

و ياسيدى انى لما تأملت جوابك عن مسئلة وجوب التقليد وجدتك تقول ان كلامك فى التقليد المطلق لا فى المقيد افتريد ان التقليد الخاص لشخص معين غير واجب فان كان هٰذا مرادك فعرفنا به والا فبين لنا مطلبك وليس مرادنا من مخاطبتك الا الاطلاع

له فكذا بخطه ١٢

Marfat.com

علیٰ ما عندك ونسئلك المسامحة فی التکلیف۔

ترجمہ

بخدمت حضرت عالم فاضل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب قادری سلمہٗ

اللہ عظیم کی حمد اور اس کے نبی کریم پر درود وسلام کے بعد میں السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد کہتا ہوں کہ آپ کا نامۂ تقلید اور اس کی فرضیتِ قطعیہ میں آپ کے اعتقاد سے خبر دینے والا آیا اور خاص اسی کے سبب بیشک سرور حاصل ہوا آپ ہمیشہ توفیق پائیں اور ہدایت کے ساتھ رہیں۔ لیکن ایک مسئلہ اور باقی رہ گیا ہے وہ اسی مسئلۂ تقلید کے متصل مذکور ہے اور وہ مسئلہ اس کہنے کا ہے کہ اولیاء اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے لئے عالم میں تصرف حاصل ہے اس معنیٰ پر کہ کامل آدمیوں کو ایک حصۂ عالم کا انتظام سپرد ہوا ہے اور بعض کو تمام جہان سپرد ہے تو ان میں کوئی وزیر کی مانند ہے اور ان میں کوئی کارکنوں کی طرح اور ان میں کوئی سپاہی کی مثل ہے اور میں نہیں کہتا کہ تصرف کے لئے بس یہی معنیٰ ہیں بلکہ میں ناخوش نہیں سمجھتا مگر اسی معنی کو تو اگر اس معنی تصرف پر شرع سے کوئی دلیل ہو تو مجھے افادہ فرمائیے اور اگر تصرف کے کوئی اور معنی ہوں کہ ناخوش نہ ہوں تو مجھے تعلیم کیجئے والسلام۔ محمد طیب۔

اور اے میرے آقا جب میں نے مسئلۂ وجوبِ تقلید میں آپ کے جواب کو غور کیا تو آپ کا یہ بیان پایا کہ آپ کا کلام مطلق تقلید میں ہے نہ مقید میں تو کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخصِ معین کی خاص تقلید واجب نہیں؟ پس اگر آپ کی یہ مراد ہے تو ہمیں اس کی معرفت دیجئے ورنہ ہم سے اپنا مطلب بیان کیجئے اور آپ کے مخاطبے سے ہماری اسی قدر مراد ہے کہ جو کچھ آپ کے نزدیک حکم ہے وہ ہمیں معلوم ہو جائے اور ہم اس

Marfat.com

تکلیف دہی میں آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ فقط

مترجم غفراللہ لہ گزارش کرتا ہے کہ عرب صاحب کا یہ دوسرا خط ایک مدت کے بعد ماہِ رجب میں آیا۔ حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم اندر تشریف فرما تھے۔ دروازے پر ایک سید صاحب تشریف رکھتے تھے۔ عرب صاحب کا فرستادہ کوئی لڑکا انہیں خط دے کر روانہ ہوا۔ جب خط ملاحظۂ عالیہ حضرت مکتوب الیہ میں حاضر ہوا، اگرچہ مدت سے دورۂ دردِ کمر شروع ہو گیا اور بخار بھی تھا مگر فوراً جواب دینا چاہا۔ خط لانیوالے کے لئے ارشاد ہوا ذرا ٹھہریں، معلوم ہوا کہ وہ تو اسی وقت چلتا ہوا اور وہ سید صاحب اسے پہچانتے بھی نہیں کہ کون تھا کہاں گیا۔ حکیم مولوی خلیل اللہ خاں صاحب بریلوی رامپور سے وطن تشریف لانے والے تھے ان کا انتظار کر کے دوسرا مفاوضہ عالیہ ان کے ہاتھ مرسل ہوا۔

مفاوضۂ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بجواب خطِ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سمع سامع حسن بلاء اللہ فینا، فلوجھہ الکریم الحمد حمدا یکفینا۔ ومن کل داء باذنہ یشفینا۔ ومن کل عاھۃ بمنہ یقینا، ویزیدنا بفضلہ ھدی ویقینا والصلوٰۃ والسلام علیٰ والینا۔ وسیدنا وھادینا، وشافعنا وشافینا الارأف بنا من امھاتنا وابینا خلیفۃ اللہ الاعظم فی

Marfat.com

العالمينا، المولى علينا وعلى ماخلفنا وما بين ايدينا
وعلى اله وصحبه الفائزين فوزا مبينا، و اوليائه
المتصرفين فى العالم باذنه تمكينا، وعلينا بهم ولهم
اجمعينا، و يرحم الله من قال امينا.

اما بعد فجاء الكتاب وسر به قلوب الاحباب
لما فيه افصاح بقبول الصواب و اقتراح فى مسئلة
اخرى لكشف الحجاب وهكذا ديدن اولى الالباب
يردون ناهلين مناهل العباب ليرتووا ويروا
من يروه فى تباب فاردت وحق لى من فورى الجواب
وان كان للحمى بحماى اقتراب ووجع فى الخاصرة قد
طال وطاب كفارة للذنوب ان شاء الوهاب وآلى
الان منه بقية للذهاب فانبئت ان الاتى بالكتاب
اب وغاب و لم ادر من هو والى اين ثاب حتى جاء
اخى وانسى وسرور نفسى الحكيم المولوى خليل الله خان
حفظه الله الى يوم الحساب فاحببت ان ارسل على
يديه الجواب لان مثل الكتاب لا احب ان يكون
الا باصطحاب وبرنا نستعين فى كل باب، نعم
قد قلت واقول ان مقولى الذى كان عنه السؤال انما
كان فى التقليد من دون تقييد لكن يا اخى هل يشعر الحكم

Marfat.com

علىٰ مرسل بنفيه عن شيئ فى حوزه دخل فمع قطع
النظر عن ان سوالك هٰذا المجدد عسىٰ ان لا يُرىٰ
له منشؤ مسدد ان اشعر اشعر بنفى الفرضية اية قرينة
للقطع مرضية فماذا الوثوب الى الوجوب وهٰا انت
ذا ذو قريحة سليمة قد ابان ابن اخت خالتك
الكريمة انّ البون بين الواجب والفرض كمثله
بين السماء والارض بل قد اظهر ان الفرض علمى
وعملى وان الكلام هٰهنا فى العلمى فمالى اراه يعرف
وينكر ويخبر ويذهل عما يخبر وآن اولته
بالافتراض القطعى فلم يقل به احد فى الخصوص
النوعى نعم اذا اتضح لك الحق فى مبحث قد سبق
فاعلن بافتراض التقليد المطلق فمثلك بالاعتراف
للحق احق ثمّ ان اردت ان تصدر بالحق عما وردت
فاجبنى اولا عما سألتك وطوبيت الجواب ان كيف
عملك وعلمك بمحلك ومجالك فى هٰذا الباب الىٰ
غير ذٰلك مما فصلته فى اول كتاب ثمّ اذا انت من
اخوان العلم وقد قلت اخدمه مذ ثلثين سنة
فلا يظن بك انت لا تعمل او تعمل وانت عن حكم
سبيله فى غفلة وسنة وقد علمت ان ابناء الزمان

Marfat.com

فى ذا المنهج ليسوا على شان بل هم بين مكفر
ومحرم ومجوز وملزم ومخير ومتخير ومطلق
وحاصر فى الاربعة الاكابر وقائل بالتلفيق ومائل
فيه الى التفسيق ومبيح فى اعمال لا فى عمل ومرخص
وناهٍ بعد العمل فهذه عدة مواضع ولهم فى
كلها مشارع ومنازع ومن طلب الحق وجانب المراء
فليس الكلام معهم على حد سواء فعين لى ثانيا فى
جميعها ما انت سالكه لتخاطب على منسك انت
ناسكه ثم أنت اخاك سائلا مستفيدا الا صائلا
عنيدا ولِنْ فى يده وانقد بقوده فمهما سألك
عن شيئ فاجب وانما سار بك فاقصد واقترب
فبعون الله ليسلكن بك صراطا سُوى ويستدرجنك
حتى يوقفك على منزل الهدى ولربما لا يعرف بدءُ
بعض مقاصده ثم يحمد اخرا حسن موارده فمن
طلب الحق فهذا السبيل وحسبنا الله ونعم الوكيل.
اما سؤلك عن تصرف الاولياء فى العالم واعترافك
انك لا تستشبع من معانيه الا ما تعلم فان كان
مرادك بتفويض امر ما يوجب معاذ الله تعطيل ذى
امر كملك فى الدنيا ولى ائمة امر الى بعض الامراء

Marfat.com

فتنفذ احكامه فيه غنية عن احكام الملك في
خصوص ما جرى بل من دون عمله بما حدث
واعترى وكذلك بالعون والوزير من هو للملك
معين ونصير يتحمل عنه بعض ما عليه من
الاوزار والاثقال ويفيده عونا فيما يهمه من
الاعمال والاشغال فهذا الاشك بشع شنيع لامحص
بشع بل كفر فظيع وحاش لله ان يتوهمه احد
من المسلمين بل كافرا ايضا اذا كان من الموحدين
فاستبشاعك اذن انما يرجع الى معنى باطل اخترعه
توهم عاطل ماله في المسلمين عين ولا اثر
ومن ساء بهم ظنا فقد كذب وفجر وان كان
معناك واجيرك بالله ان يكون مرماك ان البشع
ان يكون المولى سبحنه وتعالى شرف جمعا من عباده
المكرمين بان اذن لهم في التصرف في العلمين من
دون ان يجري في ملكه الا ما يشاء او يكون لغيره
ذرة من ملك في ارض او سماء او يتوهم هناك شيئ من
تعطيل او تحمل وزرا وتخفيف ثقيل كما اذن سبحنه
لجبريل وميكال وعزرائيل وغيرهم من مقربي
حضرة الجليل عليهم الصلوة والسلام بالتبجيل

Marfat.com

فی تدبیر القطر والمطر والزرع والنبات والریاح
والجنود والحیٰوة والممات وتصویر الاجنة فی
بطون الامهات وتیسیر الرزق وقضاء الحاجات
الیٰ غیر ذٰلك من حوادث الکائنات وهم فیما بینهم
علیٰ منازل شتی کما انزلهم ربهم حتما وبثا
سلاطین و وزراء و اعوان و امراء فهٰذا ما یقوله
المسلم وَ لا مراء و هٰذا کلام الله قولا فصلا وحکما
عدلا قائلا فالمدبرات امرا ه توفته رسلنا قل
یتوفٰکم ملك الموت الذی وکل بکم وهو القاهر
فوق عباده ویرسل علیکم حفظة لہ معقبٰت من
بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امر الله اذ
یوحی ربك الی الملٰئکة انی معکم فثبتوا الذین اٰمنوا
انه لقول رسول کریم ه ذی قوة عند ذی العرش مکین ه
مطاع ثم امین ه انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما
زکیا ه انی جاعل فی الارض خلیفة یاٰدا ؤد انا جعلنٰك
خلیفة فی الارض انا سخرنا الجبال معه یسبحن
بالعشی والاشراق ه والطیر محشوره کل له اواب ه
فسخرنا له الریح تجری بامره رخاء حیث اصاب ه
والشیاطین کل بناء وغواص ه واٰخرین مقرنین

Marfat.com

فى الاصفاده هٰذا عطاؤنا فامنن اوامسك بغيرحساب
ابرئ الاكمه والابرص واحى الموتى بان الله ولكن
الله يسلط رسله على من يشاء اغناهم الله ورسوله
من فضله حسبنا الله سيؤتينا الله من فضله
ورسوله يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا
الرسول واولى الامر منكم ولو رودوه الى الرسول والى
اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم
فنبئنى بعلم ماذا تستبشع فيه انما عهدى بك
عقولا غيرسفيه والله الهادى وولى الايادى و
للعبد الضعيف فى هٰذا الباب كتاب جامع نافع
مستطاب يهدى المستهدى الى الصواب ويردى
المستهوى الى التباب حارطبعه باذن الوهاب سميته
الامن والعلى لناعتى المصطفى بدافع البلاء ولقبته
باكمال الطامه على شرك سوى بالامور العامه
تجد فيه ستين اية وثلث مائة احاديث تميز
الطيب من الخبيث وفيما تلوت كفاية لاولى الدراية
وبالله الهداية والحفظ والوفاية والحمد لله
فى البداية والنهاية وصلى الله تعالى على الوالى
الاعظم والمولى الاكرم والمولى الاقدم واله وصحبه

Marfat.com

فادۃ الامم وا ولیائہ المتصرفین باذنہ فی العالم

وعلینا بھم وبارک وسلم آمین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدؐ النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

للیلتین خلتا من شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جو کان رکھتا ہو ہم پر اللہ تعالیٰ کی خوبی نعمت سنے اسی کی وجہ کریم کے لئے وہ حمد ہے جو ہمیں بس ہو اور باذنِ الٰہی ہمیں ہر مرض سے شفا بخشے اور باحسانِ ربّانی ہمیں ہر آفت سے بچائے اور بفضلِ خداوندی ہمیں ہدایت و یقین زیادہ فرمائے ، اور صلوٰۃ و سلام ہمارے والی ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی ہمارے شافع ہمارے شافی پر جو ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں تمام جہان میں سب سے بڑے نائب خدا ہیں ہم پر اور تمام آئندہ مخلوق اور گذشتہ خلقت سب پر والی و حاکم ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر کہ روشن کامیابی سے کامیاب ہیں اور ان کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے قابو پا کر عالم میں تصرف کرتے ہیں اور ان سب کے صدقے میں ان کی برکت سے ہم پر ، اور اللہ کی مہر آمین کہنے والے پر۔ بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور دل دوستاں نے سرور پایا کہ اس سے قبولِ حق صاف پیدا تھا اور ایک اور مسئلے

Marfat.com

سے پردہ کشائی کی درخواست تھی اور خردمندوں کا یہی دستور رہے کہ پیاسے ہوں تو دریائے عظیم کے گھاٹ پر آتے ہیں کہ آپ سیراب ہوں اور جسے ہلاک ہوتا دیکھیں اسے سیراب کریں میں نے چاہا اور خود یہی مجھے سزاوار تھا کہ فوراً جواب دوں اگرچہ تپ کو میرے بدن سے قرب تھا اور کمر میں درد کہ مدّتوں رہا اور اچھا ہوا اللہ چاہے تو گناہوں کا کفارہ تھا اور ابھی اس کا بقیہ جانے کو باقی ہے اتنے میں مجھے خبر ملی کہ خط آرندہ پلٹ گیا اور غائب ہوا اور مجھے نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھا اور کہاں واپس گیا یہاں تک کہ میرے برادرِ مونس و سرورِ قلب حکیم مولوی خلیل اللہ خان کہ اللہ تعالےٰ قیامت تک ان کا نگہبان ہو، آئے تو میں نے ان کی معرفت جواب بھیجنا چاہا کہ ایسے خطوط میں مجھے یہی پسند ہے کہ کسی کے ساتھ ہی مرسل ہوں اور ہم معاملے میں اپنے رب کی مدد چاہتے ہیں۔ ہاں بیشک میں نے کہا اور اب کہتا ہوں کہ میرا وہ کلام جس سے سوال ہوا، بے تخصیص کے محض تقلید میں تھا مگر برادرم کیا کسی مطلق پر حکم ایسی کسی شے سے نفی بتانا ہے جو اس کے احاطہ میں داخل ہے تو قطع نظر اس سے کہ آپ کے اس سوالِ تازہ کا شاید کوئی صحیح منشا نظر ہی نہ آئے وہ کلام اگر بالفرض مشعر ہوگا تو خاص سے نفی فرضیت کا کیسی فرضیت جو یقین کے لئے پسندیدہ ہے تو یہ وجوب کی طرف کُود جانا کیسا؟ اور یہاں یہ ہیں آپ سلیم طبیعت والے خود آپ کی خالہ کریمہ کا بھانجا ظاہر کر چکا کہ واجب و فرض میں زمین آسمان کا فرق ہے بلکہ یہ روشن کر چکا کہ فرض دو قسم ہے علمی و عملی اور یہاں گفتگو علمی میں ہے تو اب کیا وجہ ہے کہ میں اسے پاتا ہوں کہ پہچان کر شناسا ہوتا ہے اور خود خبر دے کر بھولا جاتا ہے۔ اور اگر آپ اسے فرضیتِ قطعیہ سے تاویل کریں تو خاص نوع میں اس کا کوئی قائل نہیں۔ ہاں جب کہ گذشتہ بحث میں آپ پر حق واضح

Marfat.com

ہوگیا ہے تو تقلید مطلق کی فرضیت کا اعلان دیجئے کہ آپ جیسے کو حق کا اقرار زیادہ سزاوار ہے پھر اگر آپ چاہیں کہ جہاں آئے وہاں سے حق کے ساتھ پلٹیے تو اولاً ان امور کا جواب دیجئے جو میں نے سوال کئے اور آپ نے جواب نہ دیے کہ اس باب میں آپ کا عمل کیونکر رہا اور آپ اس میں اپنا مرتبہ و اقتدار کہاں تک جانتے ہیں اور اس کے سوا اور سوالات جو نامۂ اول میں میں نے بہ تفصیل لکھے۔ پھر جبکہ آپ برادرانِ علم سے ہیں اور خود اپنے منہ سے تیس سال سے اسکے خادم رہے ہیں تو یہ تو آپ پر گمان نہ ہوگا کہ آپ عمل ہی نہیں کرتے یا عمل کرتے ہیں تو اس طرح کہ اس کی راہ کے حکم سے غفلت و خواب میں ہیں۔ اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ ابنائے زمان اس مسلک میں ایک حال پر نہیں بلکہ کوئی کفر کہتا ہے، کوئی حرام، کوئی جائز کوئی واجب، کوئی تخییر کی راہ چلتا ہے، کوئی تخیّر کی، کوئی مطلق کہتا ہے کوئی چار اکابر میں محصور کرتا ہے، کوئی تلفیق مانتا ہے کوئی اسے فسق بتانے کی طرف جھکتا ہے، کوئی کہتا ہے مختلف اعمال میں جائز ہے نہ ایک میں کوئی عمل کے بعد رخصت دیتا، کوئی منع کرتا ہے۔ تو یہ متعدد مواضع میں اور لوگوں کے لئے ان سب میں مختلف راہیں مختلف ماخذ ہیں اور جو حق کا طالب اور جدال سے مجتنب ہو تو ظاہر ہے کہ ان سب کے ساتھ گفتگو ایک روش پر نہیں تو ثانیاً ان تمام مواضع میں اپنا مسلک معین کیجئے کہ آپ سے اسی روش پر کلام ہو۔ اس کے بعد اپنے بھائی کے پاس طلب فائدہ کے لئے آئیے نہ حملہ آور ہٹ دھرم بن کر اور اس کے ہاتھ میں نرم ہو جائیے اور جدھر وہ کھینچے کھنچ جائیے، جو کچھ پوچھے بتائیے، جہاں لے چلے قصد کیجئے اور قریب ہو جائیے تو قسم ہے کہ وہ اپنے رب کی مدد سے آپ کو سیدھی راہ لے جائے گا اور آپ کو آہستہ آہستہ چلائے گا یہاں تک کہ منزلِ ہدایت پر کھڑا کر دیگا

Marfat.com

اور بیشک بارہا ابتداء میں اس کے بعض مقصد پہچان میں نہ آئینگے پھر انجام کار اس کی خوبی مورد کی حمد ہوگی تو جو طالب حق ہو تو راہ یہ ہے اور اللہ ہمیں کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا ، رہا عالم میں تصرف اولیاء سے آپ کا سوال اور آپ کا اقرار کہ اس کے معانی سے آپ وہی ناخوش سمجھتے ہیں جو آپ کے علم میں ہے اگر سپرد کر دینے سے آپ کی وہ مراد ہو جو معاذ اللہ مالک امر کو معطل کر دینے کی موجب ہو جیسے دنیا کا کوئی بادشاہ کسی کام کی باگیں ایک امیر کو سپرد کر دے تو اس میں اس امیر کے احکام نافذ رہیں گے اور خاص خاص وقائع میں احکام شاہی کے محتاج نہ ہوں گے بلکہ جو واقعہ نیا پیدا ہوا اور جو پیش آیا بادشاہ کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی اور ایسے ہی سپاہی و وزیر سے وہ مراد ہو جو بادشاہ کی اعانت و یاوری کرے اس پر سے بعض بوجھ اور بار اٹھالے بعض کار و شغل میں جن کی بادشاہ کو فکر تھی اسے مدد دیکر فائدہ پہنچائے تو بے شک ناخوش و قبیح ہے ، نہ صرف ناخوش بلکہ سخت ہولناک کفر ہے اور خدا کی پناہ کہ اس کا وہم گزرے مسلمان بلکہ کسی کافر کو بھی جب کہ خدا کو ایک جانتا ہو۔ اس تقدیر پر آپ کا ناخوش جاننا ایک ایسے معنی باطل کی طرف راجع ہے جسے بے اصل وہم نے گھڑ لیا مسلمانوں میں نہ اس کا وجود نہ نشان اور جو مسلمانوں پر بدگمانی کرے وہ جھوٹا اور بدکار ہے اور اگر آپ کی مراد یہ ہو (اور میں آپ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں کہ یہ آپ کی مراد ہو) کہ ناخوش یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے گرامی بندوں سے ایک گروہ کو شرف بخشے اور انھیں عالم میں تصرف کا اذن دے بغیر اس کے کہ اس کے ملک میں بے اس کے چاہے کچھ ہو سکے یا اس کے غیر کے لئے زمین یا آسمان میں کوئی ذرہ بھر ملک ہو یا یہاں کسی قدر معطل ہونے یا

Marfat.com

بوجھ اٹھانے یا بار ہلکا کرنے کا وہم گزرے جیسے اس پاک بے نیاز نے جبریل و میکائیل
وعزرائیل وغیرہم مقربانِ بارگاہِ عزت علیہم الصلاۃ والسلام والتحیۃ کو بوندوں اور بارش
اور روئیدگی اور ہواؤں اور لشکروں اور زندگی اور موت کی تدبیر اور ماؤں کے
پیٹ میں بچوں کی تصویر اور خلق کے لئے روزی آسان اور حاجتیں روا کرنے
اور ان کے سوا اور حوادث وکائنات کا اذن دیا ہے اور وہ قطعاً یقیناً اپنے آپس
میں مختلف مرتبوں پر ہیں جیسے اس کے رب نے جو مرتبہ بخشا ہے بادشاہ و وزیر و
سپاہی و امیر، تو یہ بات بے شک مسلمانوں کے کہنے کی ہے اور یہ ہے اللہ کا
کلام فیصلہ کرنے والا، ارشاد اور عدالت والا حاکم کہ فرما رہا ہے. قسم ان کی جو کاموں
کی تدبیریں کرتے ہیں اسے ہمارے رسولوں نے وفات دی تو فرما تمہیں ملک الموت
وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر فرمایا گیا ہے۔ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور
بھیجتا ہے تم پر نگہبان، آدمی کے لئے بدلی والے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ
اس کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم سے۔ جب وحی بھیجتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ
میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم ثابت قدمی بخشو ایمان والوں کو۔ بے شک وہ ایک
عزت والے زبردست رسول کی بات ہے کہ مالک عرش کے حضور جس کی عزت
ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے، امانت والا ہے میں تو یہی تیرے رب کا رسول ہوں
کہ میں تجھے ستھرا بیٹا عطا کروں، بے شک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں. اے
داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا بے شک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں
کو قابو میں کر دیا، پاکی بولتے ہیں پچھلے دن اور سورج چمکتے اور پرندوں کو مسخر کر دیا
گروہ کے گروہ جمع کئے ہوئے سب اس کی طرف رجوع لاتے ہیں تو ہم نے سلیمان

Marfat.com

کے قابو میں ہوا کو کر دیا کہ سلیمان کے حکم سے نرم نرم چلتی ہے جہاں وہ چاہے اور دیو مسخّر
کر دیئے ہر راج اور غوطہ خور اور بندھنوں میں جکڑے ہوئے ۔ یہ ہماری دین ہے تو
چاہے دے چاہے روک رکھ بے حساب ، میں مادر زاد اندھے اور سپید داغ
والے کو اچھا کرتا ہوں اور میں مردے جِلا دیتا ہوں خدا کے حکم سے ، لیکن اللہ اپنے
رسولوں کو قابو دیتا ہے جس پر چاہے ۔ انہیں غنی کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے
اپنے فضل سے ۔ ہمیں خدا بس ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا
رسول ، اے ایمان والو ! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں کاموں
کے اختیار والے ہیں ۔ اور اگر اسے لاتے رسول کے حضور اور اپنے ذی اختیاروں
کے سامنے تو ضرور اس کی حقیقت جان لیتے وہ جو ان میں بات کی تہ کو پہنچ جانیوالے
ہیں تو اب علمی راہ سے کہیئے اس میں آپ کو کیا برا لگتا ہے اور میں نے آپ کو جب
دیکھا تھا عاقل غیر سفیہ ہی پایا تھا اور اللہ ہادی اور نعمتوں کا مالک ہے اور بندۂ ضعیف
کی اس باب میں ایک کتاب جامع نافع مستطاب ہے کہ ہدایت چاہنے والے
کو راہِ حق دکھاتی اور تباہی میں گرنے والے کو ہلاک کرتی ہے بحکمِ الٰہی زیرِ طبع ہے
میں نے " الامن والعلی لناعتی المصطفٰے بدافع البلاء " ۱۳۱۱ھ اور اس کا نام اور
" اکمال الطامہ علے شریک سُوِّے بالامور العامہ " ۱۳۱۱ھ لقب رکھا ہے ۔ اس میں ساٹھ آیتیں
اور تین سو حدیثیں پائیے گا کہ طیّب کو خبیث سے جدا کرتی ہیں اور جو آیتیں اس وقت
میں نے تلاوت کیں عاقلوں کو وہی کافی ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے ہدایت اور حفظ
و نگہبانی ہے ۔ اور سب تعریفیں اللہ کو آغاز و انجام میں ، اور اللہ کی درود یں والیٔ اعظم
و مولائے اکرم و حاکمِ اقدم اور ان کے آل و اصحاب پیشوایانِ امت اور ان کے

Marfat.com

اولیاء پر کہ ان کے حکم سے عالم میں تصرف فرماتے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم پر اور اللہ کی برکت اور سلام آمین۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم دوم شعبان ۱۳۱۹ھ

مترجم کہتا ہے غفرلہٗ، اس صحیفہ شریفہ کے بعد تین مہینے کامل انتظار ہوا۔ عرب صاحب کی طرف سے جواب نہ آیا۔ آخر تین مہینے تین دن کے بعد عالیجناب نواب مولوی محمد سلطان احمد خان صاحب قادری دام مجدہم کے ہاتھ کہ پنجم ذی القعدہ کو رامپور تشریف لئے جاتے تھے تیسرا صحیفہ شریفہ بہ تقاضائے جواب سوالات مرسل ہوا۔

مفاوضۂ سوم از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بتقاضائے جواب سوالات دو مفاوضہ سابقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وبعد فھذا رابع شھر مذ ارسلت الکتاب ولم تُحر الجواب وقد کان کصاحب السابق الماضی علیہ خمسۃ شھور مشتملا علیٰ اسئلۃ دینیۃ لامعۃ النور فلم تجب عن ھذا ولا عن ذاک مع انک انت البادیٔ فیما ھناک وانا امھلک عدۃ ایام اُخر لتجیب مفصلا عن کل مستطر فان مضی

Marfat.com

یوم الخمیس تاسع ھٰذا الشھر النفیس ولم یأت
منك الجواب تبین انك غلقت الباب وطویت
الصحف وجف القلم بما سیجف و للّٰہ الحمد
فی الاولیٰ والأخرة والصلوات الزاھرة والتحیات
الفاخرة علیٰ سیدنا وصحبه وعترته الطاھرة
آمین۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتب
عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی صلی اللّٰہ
تعالیٰ علیہ وسلم الخمس خلون من ذی القعدة
یوم السبت سنہ ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعد حمد وصلوٰۃ یہ چوتھا مہینہ ہے کہ میں نے خط بھیجا اور آپ نے جواب نہ دیا اور یہ خط بھی پہلے کیطرح جسے پانچ مہینے گزر رہے ہیں روشن و تاباں سوالاتِ دینیہ پر مشتمل تھا آپنے نہ اسکا جواب دیا نہ سکا حالانکہ یہ سلسلہ خود آپ ہی نے شروع کیا تھا میں آپکو چند دن کی اور مہلت دیتا ہوں کہ جتنے سوالات لکھے ہیں سب کا مفصل جواب دیجئے اگر روز پنجشنبہ کہ اس نفیس مہینے کی (دسویں[1]) ہوگی گزر گیا

---

[1] پنجشنبہ کی دسویں خود اسی صحیفۂ شریفہ کی تاریخ سے ظاہر تھی کہ پنجم روز شنبہ ارشاد فرمائی۔ لفظ تاسع سبقِ قلم تھا اور خود پنجشنبہ صراحۃً مذکور ہونا رفع التباس کو بس تھا۔ مہلت پنجشنبہ تک عطا ہوئی وہ تاسع ہو یا عاشر ۱۲ مترجم

Marfat.com

اور آپ کی طرف سے سوالات کا جواب نہ آیا تو ظاہر ہوگا کہ آپ نے دروازہ بند کرلیا اور دفتر لپیٹ دیے اور قلم خشک ہو جائے گا جس بات پر عنقریب خشک ہونے والا ہے اور اللہ ہی کے لئے اول و آخر میں حمد ہے اور چمکتی درودیں اور گرامی تحیتیں ہمارے مولےٰ اور ان کے اصحاب و آلِ طاہرین پر، آمین۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پنجم ذی القعدہ بروز شنبہ ۱۳۱۹ھ

مترجم غفرلہٗ کہتا ہے مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ اس صحیفۂ منیفہ میں سوا تقاضائے جواب کے کیا تھا، عرب صاحب کی نسبت کونسا سخت کلمہ تھا مگر ہوا یہ کہ عرب صاحب جوابوں کے عجز سے بھرے بیٹھے تھے وہ سوال ان پر پہاڑ سے زیادہ گراں تھے ڈر تھا کہ مبادا جواب طلب ہوا تو کیا کہوں گا، جب پہلے کو پانچ اور دوسرے کو تین مہینے گزر گئے دل میں کچھ مطمئن ہوئے ہوں گے کہ شاید قسمت کا لکھا ٹل گیا مگر افسوس کہ ناگاہ ادھر سے تقاضوں کا پہاڑ ٹوٹ ہی پڑا، اب رنگ بدل گیا اور وہ عجز جس سے بھرے بیٹھے تھے جہل بن کر اُبل گیا۔ اس صحیفہ شریفہ کا پہنچنا اور طیب صاحب کا نام کی طیب و پاکیزگی سے اپنی ذاتی اصالت کی طرف پلٹ جانا، اگلے مراسلات میں طرفین کے محاورات دیکھئے اور اب اس تحریر ثالث کو ملاحظہ کیجئے۔

خط سوم عرب صاحب بہ تبدیل رنگ و اظہار خشم بے درنگ

وصلنی خطك المؤرخ ۵ ذو[1]القعده" ذو[2]القعدة فكيف

[1] هكذا بخطه دام فی خبطه ۱۲ [2] هكذا بخطه لازال فی خبطه ۱۲

Marfat.com

اجیبك یوم التاسع ولكن امتثالا لامرك سیأتیك الجواب
الذی تعلم به اننی ماسكت عن الجواب الاصیانة
لاغلاطك ان تظهر ولجهلك ان یشهر ؎
ستعلم لیلیٰ ای دین تدینت
وای غریم فی التقاضی غریمها

محمد طیب

ترجمہ

مجھے تمہارا خط پانچویں ذوالقعدہ کا لکھا گیا رہویں ذوالقعدہ کو پہنچا تو میں نویں تاریخ کو کیسے تمہیں جواب دوں مگر آپ کا حکم ماننے کو عنقریب آپ کے پاس وہ جواب آتا ہے جس سے تمہیں معلوم ہوگا کہ میں جواب سے صرف اس لئے خاموش رہا تھا کہ تمہاری غلطیوں کو ظاہر ہونے اور تمہاری جہالت کو تشہیر سے بچاؤں"۔ اب جانا چاہتی ہے لیلیٰ کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرض خواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرض خواہ ہے"۔ محمد طیب ۱۱۔

مترجم غفرلہ کہتا ہے کہ تقاضائے جواب پر عجز کی جھنجھلاہٹ نے عرب صاحب کو ایسے غیظ میں ڈالا کہ ذرا سے کارڈ میں متعدد بدحواسیاں صادر ہوگئیں، مثلاً پہلی بدحواسی کہ ابتداء میں القاب وآداب درکنار اللہ عزوجل کا نام بھی چھوٹا پہلے دونوں خط مسلمانی طریقے پر بسم اللہ شریف یا حمد وصلوٰۃ سے آغاز تھے اس کی ابتداء یہیں سے ہے کہ وصلنی خطك (تمہارا خط پہنچا) دوسری بدحواسی براہِ طنز وسخریہ

Marfat.com

ایک[1] پرانا شعر لکھدینے کا شوق چرّایا تو ایسے بہکے کہ اپنے ہی کو لیلےٰ بنایا، حق برزبان

---

[1] یہ شعر ایک عجیب قصیدے کا ہے جس کی تفصیل مضامین جناب مولوی عبدالحق صاحب خیرآبادی بیان کرتے تھے اگرچہ قصیدہ یہاں سے متعلق نہیں مگر "الشیئ بالشیئ یذکر" بات پر بات یاد آجاتی ہے دوستان علم و ادب کے لئے اس کے بعض اشعار کہ اس وقت یاد آئے تحریر ہوتے ہیں۔ زبان عرب کا مستند شاعر اپنی ایک کنیز کی شکایت میں کہتا ہے :۔

عجبت للیلیٰ زنجبار اشتریھا — وکاتبتھا کیما یتم نعیمھا

فما صنعت الا الاباق مدینۃ — وما ابقیت الا دینی ندیمھا

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت — وای غریم فی التقاضی غریمھا

تمکّت بحکم الرقّ ثم تنھدّت — اباقا وسیما الزنج فی القلب سیمھا

تودُّ ولو درس الخیانۃ لیتنا — مُدَرِّسۃ للغدر فینا نقیمھا

ترفّضتِ الخنّاء ثم تنشّرتْ — تعدّی الدواء الداء عی حکیمھا

فلیلیٰ وان کان اسمھا طیبا غدت — خبیثۃ نفس یرتضیھا لئیمھا

ورُبّ مسمّی کاذب یعبق اسمہ — برائحۃ ما فی المسمّی نسیمھا

کمھلکۃٍ تدعی بعکس مفازۃً — وکافورۃ زنجیۃ بان شیمھا

اَلیلی الیلیٰ ای دفارِ ھجوتِ من — اتتہ المعالی صفوُھا وصمیمھا

دعی عنکِ تَمْجاءَ الرجال واَقبِلی — لکِ الحظ لا للاَخْیَلَیّۃ

ترجمہ مجھے زنجبار کی لیلیٰ سے تعجب آتا ہے میں نے اسے خریدا اور مکاتب کیا تھا کہ اسکی آسائش پوری ہو (یعنے اتنا مال اپنے کسب سے کما دے تو تو آزاد ہے) اس نے کچھ نہ کیا سوا اس کے

Marfat.com

جاری شود ، یہ نہ دیکھا کہ کون مدیون ہے کون قرضدار ہے سوالات کا قرضہ کس پر سوار ہے کس سے تقاضا ہے کس پہ چڑھائی ہے غریم نے کس کی جان پر بنائی ہے ع چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر ، غیر ع مہرباں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر ۔ تیسری بدحواسی خط تقاضا پہنچتے ہی یاران سر پل میں کچریاں پکیں ، وہابیت کی فوج مقہوریت موج میں (جو حضرت نواب خلد آشیاں مرحوم مغفور کے عہد سنیت مہد میں کتے جوتے کے نیچے دبی تھی سر اٹھانے بلکہ مذہب بتانے کی جان نہ تھی اب کچھ کچھ کھل کھیلی اور گریز کر کے پر پرزے نکال چلی ہے) ہل چل مچی پرانے

اس کے کہ میرا دَین لے کر بھاگ گئی اور وہ نہ بھاگی مگر اس حال پر کہ میرا دَین اس کے ساتھ ہے اب جانا چاہتی ہے لیلےٰ کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرضخواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرضخواہ ہے ۔ کنیزی کے باعث مکیہ بنی پھر بھاگ کر ہندیہ ہو گئی اور زنگی صورت کی ملامتیں دل میں موجود ہیں خیانت کے درس والے تمنا کرتے ہیں کاش ہم اسے اپنے یہاں بیوفائی کی تعلیم دینے پر مدرس مقرر کریں وہ سڑا ہندی پہلے تو رافضن بنی پھر نیچریہ ہو گئی ، دوا کی حد سے مرض بڑھ گیا ۔ اس کا حکیم اس کے علاج سے عاجز آیا تو لیلیٰ اگرچہ نام کی پاکیزہ ہے نفس کی خبیثہ ہے کہ اسے نفس کا کمینہ پسند کرے گا اور بہت جھوٹے نام کے مسمے ہوتے ہیں کہ نام ایسی خوشبو سے مہکتا ہے کہ مسمے میں جس کی ہوا بھی نہیں جیسے جائے ہلاک کو برعکس مفازہ یعنی جائے نجات کہتے ہیں اور زن زنگیہ کو جس کی سیاہیاں ظاہر ہیں کافورہ نام رکھتے ہیں اے لیلےٰ اے لیلےٰ ری گندی تو نے اس کی ہجو کہی جسے صاف و خاص بلندیاں ہوئیں ، مردوں کی بدگوئی سے درگزرا و آ کہ ..... میں لیلےٰ اَخیلیہ کا نہیں تیرا حصہ ہے ۱۲ مترجم

Marfat.com

پرانوں کے سہارا لگانے سنت کے خلاف پر ندوہ منانے سے کمیٹی میں یہ رائے پاس ہوئی کہ عرب صاحب نے بہت مدتوں سے دشمنی تقلید میں سر کھپایا ، برسوں دو دو چراغ کھایا کچھ خرافات مزخرفات کا ملغوبا جمع کر پایا ہے۔ سوالات کے جواب کو تو اڑان گھائی بتائے اور وہ پچھلی محنتوں کا سارا نتیجہ بنام جواب آگے لائیے۔ جب لعون اللہ تعالے دندان شکن رد ہوگا ، اس وقت تو عوام کے آگے ناک رہ جائے گی کہ دیکھو ع ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں ۔ خط تقاضا چھٹی ذی القعدہ روز یک شنبہ کو پہنچا تھا ، آٹھویں تک کمیٹی میں یہ رائے جم پائی اور وہ جواب بہ صد پیچ و تاب تحریر ہوا کہ جواب پیچھے سے دیں گے ، صحیفۂ تقاضا میں پنجشنبہ تک کی مہلت مقرر فرمادی تھی۔ اس کا یہ جواب سوچا کہ خط ہمیں ۱۱ ذی القعدہ روز جمعہ کو پہنچا ہم پنجشنبہ تک جواب کیونکر دیتے یہاں تک تو عیاری و چالاکی سے کام لیا گیا ، اب عجز کی بدحواسی اپنی جھلک دکھاتی ہے کمیٹی دہا بیت نے ایسے کذب صریح کی رائے دی تھی تو لفافے میں بھیجنا تھا کہ کذب پر لفافہ رہتا عام شخصوں پر ثبوت نہ ہو سکتا مگر بدقسمتی سے کارڈ لکھا جس پر روانگی و وصول کی مہر ہائے ڈاک نے واضح کر دیا کہ بعنایتِ الٰہی حضرت کا یہ قریب نامہ سہ شنبہ ۸ ذی القعدہ کو ڈاک خانۂ رامپور سے روانہ ہو کر چہار شنبہ نویں ذی القعدہ کو خدمت اقدس بندگان حضرت مکتوب الیہ میں باریاب ہو لیا یعنی لکھے جانے سے دو دن پہلے ہی پہنچ گیا ، انا للہ وانا الیہ راجعون ، عرب صاحب کی ان خوبیوں پر بھی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی نے اسی حلم سے کام لیا جو ارباب علم کو اہل جہل کے ساتھ شایان ہے بغور ملاحظۂ فریب نامۂ مذکورہ ڈاک خانہ سے رسید لے کر یہ صحیفہ چہارم امضاء ہوا۔

Marfat.com

مفاوضۂ چہارم حضرت عالمِ اہلسنّت دام ظلّہ بجواب خط سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وبعد فجاء الکتاب ولم یأت الجواب ولست متفرغا للجھل والسباب ووصولہ قبل وجودہ بیومین عجب عجاب وبعد قد بقی علیک من الیوم الی الغد الوقت الموعود فان مضی ولم یأت الجواب علم ان بابک مسدود وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک علیٰ صاحب المقام المحمود والہ وصحبہ الغرّ السعود والحمد للہ الغفور الودود۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتب

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لتسع خلون من

ذی القعدۃ سنہ ۱۳۱۹ھ یوم الاربعاء

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور جواب نہ آیا اور جہالت کی باتوں اور گالی گلوچ کی

Marfat.com

مجھے فرصت نہیں اور اس خط کا عالمِ ایجاد میں آنے سے دو دن پہلے یہاں پہنچ جانا سخت تعجب کا اچنبھا ہے اور ہنوز آج سے کل تک آپ کے لئے روزِ موعود کا وقت باقی ہے اگر وہ گذر گیا اور جواب نہ آیا تو معلوم ہوگا کہ آپ کا دروازہ بند ہے اور اللہ تعالیٰ کے درود و سلام و برکات صاحب مقامِ محمود اور ان کے آل و اصحاب نور و سعادت والوں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو گناہ بخشے اور اپنے بندوں سے محبت فرمائے۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمد ن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

روز چہارشنبہ

مترجم غفرلہٗ کہتا ہے کہ روزِ موعود گزرا اور جمعہ گزرا اور جواب نہ آیا تو اس صحیفۂ پنجم نے امضا مانا۔

مفاوضۂ پنجم حضرت عالمِ اہلسنّت دام ظلہٗ باعلام تمامی حجّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وبعد فقد مضی امس یومك الموعود بل زاد علیہ الیوم الموجود یوم الجمعة المبارك المسعود ولم یأت منك شیئ من المردود فانجلی الحجاب وسم لخطاب والحمد للہ الکریم الوھاب ولایقبل

Marfat.com

منك بعد هذا الا الانقياد لما ارشدناك اليه من الحق والرشاد والحمد لله العلى الجواد والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الاسياد محمد والٰه وصحبه الامجاد آمين۔

كتبه عبده المذنب احمد رضا البريلوى
عفى عنه بمحمدؐ المصطفىٰ النبى الامى
سنہ ۱۳۱۹ھ
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاحدى عشرة مضين من ذى القعدة

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علىٰ رسولہ الکریم

بعد حمد وصلاۃ بلاشبہ کل آپ کا روزِ موعود گزر گیا بلکہ آج کا دن روز مبارک و ہمایوں جمعہ اور زائد ہوا اور آپ کی طرف سے کچھ جواب نہ آیا تو پردہ کھل گیا اور مخاطبہ تمام ہوا اور سب خوبیاں اللہ کریم بہت عطا فرمانے والے کو، اور آپ سے کچھ پذیرا نہ ہوگا مگر اس حق وصواب کے لیے مطیع ہونا جس کی طرف ہم نے آپ کو ہدایت کی اور سب تعریفیں اللہ بالا و بے غرض بخشندہ کو اور درود وسلام سب سرداروں کے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب معززین پر، آمین

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدؐ المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یازدہم ذی القعدہ سنہ ۱۹ھ

Marfat.com

مترجم غفرلہٗ کہتا ہے الحمدللہ حضرت عالمِ اہلسنت کے ساتھ عرب صاحب کا مکالمہ ختم ہوا اور عرب صاحب کا جوابوں سے عجز روشن و آشکارا ہوگیا ذٰلک بان اللّٰہ ھو الحق وان اللّٰہ لا یھدی کید الخائنین و الحمد للّٰہ رب العٰلمین وقیل بُعدا للقوم الظّٰلمین۔

زیادتِ افادت

عرب صاحب کی خوبیِ تہذیب اور اس کے جواب میں حضرت عالمِ اہلسنت کا حلمِ عجیب ناظرین نے ملاحظہ فرمایا اب مستفیدانِ بارگاہِ سنت کا ادب اجمل اور کریمہ و اعرض عن الجٰھلین پر کریمانہ عمل بنظرِ اعتبار مشاہدہ کیجئے۔ مکرمنا مولوی محمد واعظ الدین صاحب اسلام آبادی قادری برکاتی سلمہ الہادی نے اگرچہ عرب صاحب کے خط سوم میں کلماتِ جہل و اشتلم ملاحظہ فرما کر آیہ کریمہ واغلظ علیھم پر عمل چاہا مگر اثرِ تادیب و کمالِ تہذیب کہ عرب صاحب کو معذور ہی رکھا اور ان کی نسبت کلام خوبی و اکرام ہی لکھا سارا قصور نفسِ امّارہ پر طویلے کی بلا بندر کے سر۔

نامی نامۂ مولانا واعظ الدّین صاحب بجواب ہماں خط سوم عرب صاحب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الیٰ جناب الفاضل الوسیع المناقب السنیع المناصب

المولوی طیب صاحب دامت عنایتھم

اما بعد فاتت الیوم کریمتکم المسطورۃ ونمیقتکم الغیر

Marfat.com

المستورة ضحى تاسع ذى القعدة يوم الاربعاء فوجدناها
علىٰ خلاف ماهو المامول من العلماء وايضًا علىٰ
خلاف ماعهد منكم فى اختيها السالفتين فعلمنا
انها ليست من قبل قلبكم بل رشحة من النفس
الامارة بالشين اذ ليس فيها جواب سؤل الاكذب
وفحش وجهل بضلال فسيدنا العلامة عالم
اهل السنة مدظله ودام فضله لما كشف عن
خدرها ووقف علىٰ هذرها وهجرها لم يجد
عليكم لاجلها بل تبسم ضاحكا من قولها وقال

رب اوزعنى ان اشكر نعمتك التى انعمت علىّ و
علىٰ والدى وان اعمل صٰلحا ترضٰىه وادخلنى

برحمتك فى عبادك الصّٰلحين ه علما منه بان
لا معصوم الا من عصم الله فكيف يؤخذ بجهل النفس
صديق قديم ما كان يرضاه ولكنا نحن خدام العتبة
العلية فى عجب عاجب من هٰذه القضية كتاب
يكتب ١١ ذى القعدة الحرام ويصل لحضرة المكتوب
اليه تاسع الشهر من ذٰلك العام وانا لموقنون انكم
من مثل هٰذا الكذب الجلى معزولون وانما هو من
تعاجيب نفس امّارة ولم تدر السفيهة ان منها علىٰ

Marfat.com

كذبها الدليل و امارة فان تاريخ ارسال القرطاس فى
طابع بوسطه رامفور ٨ر فروری یوم الثلثاء وتاریخ وصوله
فی طابع بوسطة بریلی ١٩ر فروری یوم الاربعاء وهی
تزعم انها کتبت ٢١ر فروری یوم الجمعة الغراء
فیا لها من ولادة قبل الحمل ما لها نظیر فی خارج
ولا عقل ولا یخفی علیٰ جنابکم الرفیع ان مثل هٰذا
الاحتیال الشنیع لا تقضی الا بوقاحة المحتالة ولا تفضی
الا الیٰ فضیحة النعالة وما هی الا النفس الامارة امّا
قلبکم فلم یرض عاره ولا عواره فتبین انها لو ارسلت
الجواب لجاء قبل یوم الخمیس کهٰذا الکتاب ولٰکنها
عجزت فمکرت وکذبت و هجرت و زعمت انها بهٰذا
سترت فواحش جهلها ولا والله ظهرت فیا مولانا
الفاضل الکامل انا اسألك بما رزقت من العلم
والفضائل ان تکبح عنانها عن الجهل والفحش والرذائل
وقل لها یا هٰذه تمضی الشهور وتنقضی الدهور ولا
تردین الجواب ولو ان السؤال کان طلاقا علیكِ لخرجتِ
من العدة وحللتِ للخُطّاب ثمّ اذا طولبتِ فحشتِ و
هذرتِ وخدعتِ و مکرتِ و الی الاٰن علیك باقیة من
الزمان الی انقضاء الخمیس الیوم الموعود فان مضٰی

Marfat.com

ولم یصل جوابکِ ففحشکِ وجهلکِ علیک مردود ولا
واللہ یا امارۃ جهلت علی عالم واحتملتِ اثما احتملتِ
لن یقبل منک الا الجواب عن کل ما سُئلت ولا تظنی
ان یلتفت العلماء الفحول الی ما تنشحنین به جرابکِ
من الجهل والفضول نعم ان طغیتِ وبغیتِ و الجهل
بغیتِ فلعلک تجدین من یجهل علیک فوق ما تجهلین
فتعضّی علی یدیک وسیعلموا الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ؎

دعی عنک تهجاء الرجال واقبلی الخ

والسلام علی من اتبع الهدی وصلی اللہ تعالی وسلم و
بارک علی المولی المصطفی وآله وصحبه دائما ابدا

کتبه الفقیر واعظ الدین القادری الاسلام آبادی
غفرله المولی الهادی لتسع خلون من ذی القعدہ سنہ ۱۹

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بجناب فاضل فراخ مناقب نیکی مناصب مولوی طیب صاحب دام عنایتہم

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو آج نہم ذی القعدہ روز چارشنبہ وقت چاشت آپ کی گرامی کتابت
اور بے پردہ[1] تحریر آئی۔ ہم نے اس رنگ کے خلاف پائی جس کی علماء سے توقع تھی نیز اس طرز

[1] بے پردہ دو وجہ سے ایک تو کارڈ پر تھی دوسرے برہنہ گوئی ۱۲ مترجم

Marfat.com

کے مخالف آئی جو اس کی دو اگلی بہنوں میں آپ کی طرف سے معروف رہے تو ہم نے جانا کہ وہ آپ کے قلب کی طرف سے نہیں بلکہ نفسِ امارہ کے چھینٹوں سے جو بکثرت عیب کی طرف داعی ہے اس لئے کہ اس تحریر میں جھوٹ اور زبان درازی اور بہکی ہوئی جہالت کے سوا کسی سوال کا جواب نہ تھا تو ہمارے سردار علامہ علم السنت مدظلہ و دام فضلہ نے جب کہ اس کا پردہ کھولا اور اس کی بیہودہ سرائی و پریشان گوئی پر وقوف پایا اس کے سبب آپ پر کچھ غضب نہ فرمایا بلکہ اس کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرائے اور دعا کی کہ اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو کہ تو نے مجھ پر اور میرے باپ دادا پر فرمائیں اور میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمالے وجہ یہ کہ حضرتِ والا کو معلوم ہے کہ معصوم تو وہی ہے جسے اللہ عزوجل نے عصمت عطا فرمائی تو نفسِ امارہ کی جہالت کے باعث ایک پرانے دوست پر جو ایسی باتوں کو ناپسند رکھتا تھا کیا مواخذہ ہو مگر خادمانِ آستانہ والا اس معاملے میں سخت عجب میں ہیں خط لکھا تو جائے ذی القعدہ الحرام کی گیارہویں کو اور حضرت مکتوب الیہ کے پاس پہنچے اسی سال اسی ذی القعدہ کی نویں کو، ہم کو یقین ہے کہ آپ ایسے سفید جھوٹ سے برکنار ہیں یہ تو اسی نفسِ امّارہ کی انوکھیاں ہیں اور وہ احمق یعنی[1] نفسِ امّارہ کی شرارت یہ نہ سمجھی کہ اس کے جھوٹ پر خود اس کی طرف سے دلیل و علامت موجود ہے کہ مہر ڈاک ڈاکخانہ رامپور میں روانگی کارڈ کی تاریخ ۱۸ فروری روزِ شنبہ

---

[1] نفس زبان عربی میں مونث ہے یہاں مطابقت ترجمہ کے لئے شرارت نفس یا شریرہ مکتوب ہوئی ۱۲ مترجم

Marfat.com

ہے اور مہر ڈاکخانہ بریلی میں پہنچنے کی تاریخ ۱۹ فروری روز چارشنبہ اور وہ شریرہ یہ
بکتی ہے کہ اس نے یہ کارڈ ۲۱ فروری روز روشن جمعہ کو لکھا تو یہ پیش از حمل ولادت
تو نہایت ہی عجیب ہے جس کی نظیر نہ خارج میں ہے نہ ذہن میں، اور آپ کی جناب میں
پوشیدہ نہیں کہ ایسے بُرے حیلے کا حکم نہیں ہوتا مگر اس حیلہ کرنیوالی کی بے حیائی اور نتیجہ
نہیں ہوتا مگر اس سخت بدافعال کی رسوائی اور وہ حیلہ گر بدکار کون ہے یہی نفسِ امّارہ کی
شرارت آپ کا قلب تو اس کذب ومکر کے عار وعیب پر راضی نہیں تو ظاہر ہوا کہ وہ
شریرہ اگر جواب بھیجتی تو اس کارڈ کی طرح جمعرات سے پہلے آجاتا مگر وہ تو عاجز آئی
لہذا فریب کیا اور جھوٹ بولی اور بیہودہ بکا اور سمجھی کہ اس تدبیر سے اس کے جہل
کی بے حیائیاں چھپ گئیں حالانکہ خدا کی قسم ظاہر ہوگئیں، تو اے مولانا فاضل کامل
آپ کو جو علم وفضائل ملے انہیں ذریعہ بنا کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جہل اور
فحش اور کمینہ باتوں سے اس شریرہ کی باگ روکئے اور فرمائیے کہ اے فلانی! مہینے
گذریں، زمانے پلٹیں اور تو جواب نہ دے۔ اگر بالفرض وہ سوال تجھ پر طلاق بھی ہوتے
تو تُو ضرور اتنی مدت میں عدت سے نکل کر پیام دینے والوں کے لئے حلال ہوگئی ہوتی
پھر جب تجھ سے جوابوں کا مطالبہ ہو تو تُو فحش وبیہودہ بکے اور مکر وفریب کرے اور
ابھی روزِ موعود پنجشنبہ گزرنے تک تجھ پر کچھ زمانہ باقی ہے پس اگر وہ گزر گیا اور تیرا
جواب نہ پہنچا تو تیرا فحش وجہل تیرے ہی منہ پر مارا جائے گا اور قسم بخدا اے وہ امّارہ
جو ایک عالم سے جہل کے ساتھ پیش آئی اور حاملہ ہوئی جس گناہ کی حاملہ ہوئی زنہار
تجھ سے پذیرا نہ ہوگا مگر ان تمام سوالات کا جواب دینا جو تجھ سے کئے گئے ہیں اور یہ گمان
نہ کرنا کہ علمائے فحول اس جہل وفضول کی طرف التفات کریں جس سے تو اپنی بوری

Marfat.com

بھر رہی ہے ہاں اگر تو سرکشی اور زیاتی کرے اور جہل ہی چاہے تو کیا عجب کہ تجھے کوئی ایسا
مل جائے جو تیرے جہل سے بڑھ کر تجھ پر جہل کرے پھر تو اپنے ہاتھ چباتی رہ جائے اور اب
جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں ، مردوں کی ہجو گوئی سے درگزر اور آ ، الخ
اور سلام ان پر جو ہدایت کے پیرو ہوئے اور اللہ تعالےٰ کے درود و سلام و برکات ہو لے
مصطفےٰ و ران کے آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

راقم فقیر واعظ الدین قادری اسلام آبادی غفرلہ المولے الہادے نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

Marfat.com

خاتمہ

وہ سوالات کہ عرب صاحب سے کئے گئے اور انہوں نے جواب دیئے اور انہیں بار بار مطلع کر دیا ہے کہ بے ان کے جواب کے آپ کی خارجی باتیں مسموع نہ ہونگی

س۱ کچھ احکام شرع ایسے ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بے نص صریح یا اجتہاد مجتہد کے نہ ملیگا؛ **س۲** کیا تمام آدمی جمیع احکام کے عالم، معانی نصوص کو محیط، اجتہاد پر قادر ہیں۔ **س۳** کیا جاہلان عاری شتراں بیمار ہیں ان پر شریعت کے احکام نہیں **س۴** ان کے لئے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے اس سبیل کا اختیار ان پر فرض واجب جائز کیا ہے۔ **س۵** آپ نے اپنی عمر تک اللہ تعالیٰ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا اجتہاد سے یا تقلید سے آپ شروط اجتہاد سے پُر ہیں یا خالی؛ **س۶** آپ کو علومِ شرعیہ کے تمام اصول و فروع میں اجتہاد پہنچتا ہے یا بعض میں، برتقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں اس کی تعیین کیجئے اور جس میں نہیں اس میں اپنی راہ بتائیے، برتقدیر اول فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپنے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں **س۷** تقلید شخصی آپ کے نزدیک کفر ہے یا حرام یا مباح یا واجب؛ **س۸** ائمہ و اقوال میں ہر مکلف نامجتہد کو تخییر ہے یا حکم تخییرؒ اور اس کی کیا سبیل؛ **س۹** یہ تخییر یا تخییرِ مطلق ہے یا چار اکابر میں محصور؛ **س۱۰** تلفیق فسق ہے یا جائز؛ **س۱۱** مختلف اعمال میں یا ایک میں بھی؛ **س۱۲** قبل عمل یا بعد بھی؛

عرب صاحب کو اب ہم طالبانِ حق اپنی طرف سے از سرِ نَو دو ہفتے کی مہلت دیتے ہیں ختم سال تک ان مسائل کا مفصل جواب دے دیں جس بات میں اجمال رہے گا یا آپ کے

Marfat.com

بیان پر ایضاح حق کے لئے اور سوال پیدا ہوگا پھر عرض کر کے صاف کر لیا جائے گا یہاں تک کہ بعونہ تعالےٰ حق واضح ہو واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین اٰمین۔

سید عبدالکریم قادری غفرلہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ

تنبیہ : جواب مفصل ہوں مواقعِ ضرورت وعدم ضرورت وغیرہا قیود وتخصیصات جو مکنون خاطر ہوں مصرح ہوں ورنہ مطلق اطلاق پر محمول رہے گا اور بعد ورود اعتراض دعائے تخصیص وتقیید وتاویل مسموع نہ ہوگا۔

تنبیہ : ہر سوال کا جواب مدلل ہو اور اپنے لئے جو منصب قرار دیجئے دلائل اس منصب کے نصاب پر مکمل ورنہ بے محل سرود مطبوع نہ ہوگا۔ والحمد للہ اولا واٰخرا والصلوٰۃ علیٰ رسولہ واٰلہ باطنا وظاہرا اٰمین۔

عرب صاحب کی تہذیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اس کے بعض نمونے تو عرب صاحب کے خط سوم میں جو آپ کو اسی رسالہ کے صفحہ ۳۲۴ پر ملے گا ملاحظہ ہوں مگر عرب صاحب کی جو روداد تہذیب وانسانیت اب رامپور میں چھپ رہی ہے اس کی نسبت بعض علمائے کرام ساکنانِ رامپور کی مرسلہ تحریر نے عجب خبریں دی ہیں ذرا استماع فرمایئے بملاحظہ مخدومی مکرمی جناب مولوی سید عبدالکریم صاحب زید مجدہم۔ تسلیم۔ مولوی مطیب

Marfat.com

صاحب عرب ایک رسالہ بنام "ملاطفۃ الاحباب" چھپوا رہے ہیں۔ اس کے بیانات کی بے حد غلطیاں تو اہلِ علم جانیں گے مگر طرزِ کلام میں نہایت تہذیب و انسانیت کو کام فرمایا ہے۔ میں نے حضرت عالمِ اہلسنّت کے خطوط انہیں کے رسالے میں دیکھے جس میں صرف عالمانہ کلام ہے مگر ان صاحب کی غصہ ناک تحریر نے کوئی دقیقہ بدزبانی کا اٹھا نہ رکھا۔ اس کے بعض اوراق چھپ گئے ہیں۔ اُنہی سے کچھ انتخاب ملاحظہ ہو :۔

ص۴ یہ شخص خود اپنا کہا نہیں سمجھتا۔ ص۶ یہ شخص مسلمانوں کا بھی مخالف ہے اور عاقلوں کے بھی خلاف۔ ص۱۲ یہ شخص ان لوگوں میں ہے جو اپنا گھر اپنے ہاتھوں بھی خراب کرتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی۔ یہ یہودی کا بیان ہے۔ ص۱۴ بیڑیاں پاؤں میں ہیں اور مکر کرتا ہے۔ ص۳۰ ناصرِ بدعت دشمنِ موحّدین مکفّرِ محدّثین، ص۳۱ علمی مذاکرے کے لائق نہیں ص۳۲ آپ کاٹے اور چلّائے۔ ص۳۳ مردہ بے حیات یہاں تک کہ ص۱۵ سطر ۱۱ میں صریح فسق تک تجاوز کیا ہے۔

ایسی ناپاک تحریر کا اگر آپ یا اور کوئی صاحب رد لکھیں تو بہتر یہ ہے کہ حلم سے کام لیں جو شانِ علم ہے۔ والسلام۔ ۱۵ ذی الحجہ ۱۹ھ انتہیٰ

ہمیں اپنے معزز دوست کی یہ رائے بجان و دل منظور ہے۔ تحریر دیکھی جائے گی۔ اگر سوا ایسی ہی خرافات کے کچھ نہ ہوا تو اہلِ علم بلکہ ہر عاقل کے نزدیک وہ آپ ہی اپنا جواب ہے ورنہ اس کی زبان درازیوں سے اعراض ہوگا اور اس کی جہالتوں پر لعون اللہ تعالیٰ اعتراض عرب صاحب اپنی تہذیبوں کا جواب اگر عرب کی مثل سے چاہیں تو اول العی الاحتلاط یعنی جو ماجز آتا ہے غصے میں بھر جاتا ہے ومن اطلع غضبہ اضاع ادبہ جو غصے پر چلے گا ادب ہاتھ سے کھوئے گا البغل التغل وھو لذلک اھل یعنی لؤم اصلہ

Marfat.com

فخبث فعلہ۔ اگر اشعار سے چاہیں تو کثیر عزّہ کے یہ دو شعر بس ہیں ؎

یکلفہا الخنزیر شتمی وما بہا ۔۔۔ ھوانی ولکن للملیک استذلت

ھنیأً مریئًا غیر داء مخامر ۔۔۔ لغزۃ من اعراضنا ما استحلت

یعنی ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی ! ۔۔۔ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

یہ تو عرب صاحب کی طرز پر امثال و اشعار سے جواب تھے اور ہمارا تیسرا پورا سچا جواب یہ ہے جو ہمارے رب عزوجل نے ہمیں تعلیم فرمایا کہ سلٰمٌ علیکم لا نبتغی الجٰھلین ۝ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلٰمًا ۝ واذا مرّوا باللغو مرّوا کرامًا ۝

والسلام

عرب صاحب کی عربی دانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرب صاحب کی تحریراتِ ثلاثہ کا مجموعہ صرف اُنتیس سطریں ہیں اُنھیں میں ملاحظہ ہو کہ عربیت و فصاحت کی کیا بہتی نہریں ہیں مثلاً بطورِ نمونہ معروض (۱) اَنْ ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا۔ انّ کی خبر منصوب۔ (۲) جمادی الثانی مؤنث کی صفت مذکر لا (۳) حضرت نے جمادے کا کوئی تیسرا بھی دیکھا ہوگا کہ عرب ثانی بے ثالث نہیں بولتے۔ (۴) مہینے کا عَلَم جمادے الآخرہ ہے اَعلام میں تصرف کیسا ؟ (اگر زبر زیر اور آنکھ پر پھیلی نہ ہو، فافہم) (۵) بخدمت حضرۃ العالم بہ تائے کشیدہ (یہ متعلق املا ہے، خط کی خطا ہے، بحث فصاحت

Marfat.com

سے جدا ہے مگر علم کا پتا ہے۔ (۶) جناب[۱۷] مولوی، الف مضم ہوا تو ہوا لام تو ٹیڑھی کیر تھا۔ (۷) قادری[۱۸] موصوف معرفہ صفت نکرہ۔ (۸) القول[۱۹] بان لاولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تصرف۔ ان کا اسم مرفوع، مگر ہاں ادعائے محدّثی ہے۔ (۹) ۵ ذوالقعدہ[۳۲] - (۱۰) ۱۱ ذوالقعدۃ۔ مضاف الیہ مرفوع، مگر یہ کہیئے کہ قلم ہی مرفوع۔

ان کے سوا اور بھی بعض مواقع محل کلام اور خود عشرۃ کاملۃ ہی کیا کم ہیں جو آدمی ۲۹ سطریں لکھے اور ۱۰ غلطیاں کرے وہ ضرور فصیح ادیب ہوا، خصوصاً جہاں عربی الاصل ہونے کا ادعاء، بات یہ ہے کہ عرب صاحب کو عرب شریف میں رہنے کا اتفاق بہت کم ہوا۔ عمر کا زیادہ حصہ ہندوستان میں گزرا۔ بہتر ہو کہ آئندہ عربی کو کم تکلیف دیں، اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو ہی خرچ کریں۔ تاویلات کا دروازہ کشادہ ہے لا تعدم خرقاء حیلۃ، مگر سعتِ کلام میں مجروح و مطروح و شاذ و نامدوح کا دامن پکڑنا تسلیم اعتراض ہے گو پردے کے اندر۔

لطیفہ

عرب صاحب کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء

آپ نے اپنی ادب دانی کھولنے کو چند اوراق کی اہاجی[۱۲] لکھی ہے جس میں اطفال مکتب سے کچھ لے دے کر، کچھ ادھر ادھر سے سیکھ سکھا کر دادِ ادب دی ہے اس میں ان مکسوہ سے شاذ نادر نصب خبر میں حدیث ان قعر جھنم سبعین خریفا تحریر کی اور بیدھڑک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر دی کہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ، علیٰ آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا ان قعر جہنم سبعین حـ

Marfat.com

مجتہد صاحب نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر یہ کھلا افتراء، متداول کتاب تک رسائی محال اور اجتہاد کا ادعاء! جنابِ من یہ قول ابوہریرۂ فارسی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور اس کی نسبت باقی کلام کی ان سطور میں وسعت نہیں۔ آپ کو ہوس ہوئی تو پھر معروض ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ وباللہ التوفیق۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یہ مجتہد صاحب تو نیچری کانفرنس کے رکنِ رکین نکلے

جب سے پہلے خط کا جواب گیا رامپور سے عرب صاحب کی بدمذہبی کی نسبت متعدد خبریں آیا کیں جن کے سبب اگرچہ حکم بالجزم میں احتیاط رہی مگر کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ طرزِ کتابت میں تبدیل ہوئی، نامۂ دوم سے القاب وسلام تحریر نہ فرمائے گئے کہ مبتدع کو سلام اور اس کا اعزاز واعظام شرعاً حرام، فقیر کا یہ رسالہ ۱۵ ذی الحجہ کو تمام وکمال چھپ چکا کہ خبر وثوق تام کے ساتھ آئی کہ عرب صاحب نے نیچریوں کی ممبری پائی۔ اب ان کی روداد تلاش کی گئی، یہاں نہ ملی، نیچریوں سے ویلو منگائی انہوں نے نہ دی بمشکل بعض صاحبوں کے یہاں سے منیجۂ کانفرنس رامپور ۱۹۰۰ء ملا دیکھا تو صفحہ ۲۷ پر ط کی ردیف میں سب سے اونچے جلوہ گر ہیں۔ حرص کے نمبر ۲۹۸ دے کر لکھا ہے مولوی محمد طیب صاحب عرفؔ[1] مدرس اعلےٰ مدرسۂ عالیہ رامپور پانچ روپے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ! اب غیر مقلدی کی شکایت کیا ہے وہاں چوکھا رنگ نیچریت کا چڑھا ہے، افسوس عرب کا نام بدنام

---

[1] مطبع مفید عام میں تصحیح کا بھی اہتمام ہے۔ یہ لفظ یونہی (عرف) چھپا ہے شاید (عرب) صاحب برج ستارہ ممبری کی (ب) کثرتِ استعمال سے (ف) ہوگئی ۱۲

Marfat.com

کیا۔ ممبری کی اوبیج اوپجی تھی تو اسلامی نام کے بہت جلسے تھے مگر یہ فخر کہاں سے کہ جہاں مولوی طیب صاحب پانچپر وپے پر ہیں وہیں طابق النعل بالنعل لالہ بھگوتی پرشاد (نمبر ۱۲۹) بابو پربھو دیال (نمبر ۱۳۳) لالہ بنارسی داس (نمبر ۱۲۴) بھی برابر وہمسر ہیں بلکہ لالہ برج کشور (نمبر ۲۴) منشی بلاقیداس (نمبر ۲۷) منشی پیارے لال (نمبر ۲۸) وغیرہ وغیرہ آپ سے کمتر ہیں کہ عرب صاحب پانچپر وپے کے ممبر، وہ دو دو روپے کے وزیٹر ہیں اگرچہ بابو برہمانند (نمبر ۱۳۰) بابو بھولا ناتھ (نمبر ۱۳۶) لالہ برج بھوکن سرنداس (نمبر ۱۲۵) طیب صاحب کے اوپر ہیں کہ یہ پانچ ہی کے ہوئے وہ دس اور پچیس پچیس روپے کے اعلیٰ ممبر ہیں۔ طیب صاحب معاف فرمائیں، انہیں ختم سال تک مہلت تھی کہ تلاشِ روئیداد ہی میں ختم ہوئی۔ ۱۵ محرم ۱۳۲۶ھ تک مہلت سہی اگرچہ جب نیچریت ٹھہری تو اس بحث کی کیا حاجت رہی۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ آمین۔

○

تمام شُد

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

دفع زیغ وزاغ

مُلقب بلقب تاریخی

رائے زاغیان

حافظ القلم

۱۳۲۰ھ

یہ وہ سوالات ہیں کہ مجدّدِ دین وملّت حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ **احمد رضا خاں** رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو حلتِ غراب پر بھیجے اور وہ جواب سے عاجز رہے۔ صاف انکار لکھ دیا

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ الذی احل لنا الطیبات وحرم علینا الخبیثات وجعل الفواسق لایمیل لاکلہا الاکل فاسق فان الجنس للجنس شواق والشبیہ الی الشبیہ باشواق والصلاۃ والسلام علی من بین الحلال والحرام واحل قتل الفواسق فی الحل والحرام للحلال و الحرام فلا یستطیبہا من بعد ماجاءہ من العلم الا من زاغ والی الخبث والفسق مثلہا ۱۲ غ وعلی الہ وصحبہ وعلماء حزبہ وعلینا معہم وبہم ولہم اجمعین الی یوم الدین امین یاارحم الراحمین۔

فقیر غلام محی الدین عرف محمد سلطان الدین حنفی قادری برکاتی سلہٹی عاملہ للہ بلطفہ الحقی الوفی خدمت برادران دین میں عرض رسا اس زمانہ فتن و محن میں کہ علم ضائع اور جہل ضائع ہے۔ بعض شوخ طبیعتیں پیرانہ سالی میں بھی نچلی نہیں بیٹھتیں آئے دن ایک نہ ایک ایسی بات نکالتی رہتی ہیں۔ جن سے مسلمانوں میں اختلاف پڑے فتنہ پھیلے اپنا کام بنے نام چلے۔ جناب گرامی القاب وسیع المناقب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے پہلے مسئلہ امکان کذب نکالا کہ معاذ اللہ اللہ عزوجل کا سچا ہونا ضروری نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتایا ان کے یہ دونوں مسئلے براہین قاطعہ کے صفحہ ۲، صفحہ ۳ پر ہیں پھر بحکم آنکہ ع

قدم عشق بیشتر بہتر

Marfat.com

ایک مہری فتوے میں تصریح کردوں کہ اللہ تعالےٰ کو بالفعل جھوٹا ماننا فسق بھی نہیں اگلے امام بھی خدا کو ایسا مانتے ہیں۔ جو خدا کو بالفعل جھوٹا کہے اسے گمراہ فاسق کچھ بھی نہ کہنا چاہیئے۔ ہاں ایک غلطی ہے۔ جس میں وہ تنہا نہیں بلکہ وہ بہت اماموں کا پیرو ہے۔ حضرت کا یہ ایمان ان کے مہری فتوے میں ہے۔ جو برسوں سے بمبئی وغیرہ مع رد بار ہا چھپ گیا۔ اور علما نے صریح حکم کفر دیا اور جناب گرامی القاب سے جواب نہ ہوا یوہیں دو مسئلہ اولین کے رد میں علما کے متعدد رسائل سالہا سال سے چھپ چکے اور لاجواب رہے۔ ادھر سے کان ٹھنڈے ہوئے تھے۔ کہ حضرت کی اختراعی طبیعت نے کوّا پسند کیا اس کی حلت کا غوغا بلند کیا پھر بھی غنیمت ہے۔ کہ کفر و ایمان سے اتر کر حرام و حلال میں آئے۔ مسلمانوں کے قلوب میں اس پر بھی خام شورش و نفرت پیدا ہوئی اگر حق سبحانہٗ و تعالےٰ توفیق عطا فرماتا تو بصیر اسی سے اندازہ کر لیتا کہ کوئے کو اسلامی طبیعتیں کیسا سمجھتی ہیں۔ تمام قلوب میں اس کی حلت سن کر ایسی شورش پیدا ہوتی۔ آخر بچیرے نیست قمری یا کبوتر کو حلال بتانے پر کبھی اختلاف پیدا ہوا۔ علما و عامہ نے اسے نیا مسئلہ سمجھ کر تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ ہندوستان پر انہیں چند سال میں قحط کے کتنے حملے ہوئے یہ سیاہ پوش صاحب ہر گلی کوچے میں کثرت سے ملتے ہیں۔ عام مسلمین جن کی طبائع میں منجانب اللہ اس فاسق پرند کی خباثت و حرمت مرکوز ہے۔ ان کا خیال تو ادھر کیوں جاتا مگر افسوس کہ اس وقت تک جناب کو بھی اس مسئلہ کا الہام نہ ہوا ورنہ اور نہیں تو آپ کے معتقدین قحط زدوں کو تو مفت کا حلال طیّب گوشت ہاتھ آتا اور چاروں طرف کاؤں کاؤں کا شور بھی کچھ کمی پاتا۔ اب حال وسعت و فراخی میں آپ کو صحیح

Marfat.com

کہ کوّا حلال نہ صرف حلال بلکہ حلال طیّبت ہے۔ متعدد بلاد میں اہلِ علم نے اس کے رد لکھے یہاں تک کہ بعض معتقدین جناب گنگوہی صاحب نے بھی ان کے خلاف تحریریں کیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد دین وملت حضرت عالم اہل سنت مدظلہ العالی کے حضور میرٹھ، سہارن پور، گلاوٹی کان پور وغیرہا آٹھ دس بلاد نزدیک و دور سے اس کے بارے میں سوالات آئے اکثر جگہ مختصر جواب عطا ہوئے کہ یہ کوا فاسق ہے خبیث ہے۔ حرام بحکم قرآن واحادیث ہے۔ اور بایں لحاظ کہ متعدد بلاد میں اہلِ علم کا اس طرف متوجہ ہونا حلت کے رد لکھنا صحیح خبروں سے معلوم تھا اور یہاں کثرت کا بیرون از شمار تصنیف کتب دین ورد طوائف مبتدعین کے علاوہ بنگال سے مدراس اور بمبئی سے کشمیر تک کے فتاوے کا روزانہ کام ایک ایک وقت میں دو دو سو استفتا کا اجتماع و ازدحام لہٰذا بایں لحاظ کہ لوگ اس مجہلہ تازہ کا رد کر رہے ہیں۔ خود زیادہ توجہ فرمانے کی حاجت نہ جانی۔ اسی اثنا میں متعدد تحریرات مطبوعہ طرفین کی نظر سے گزریں ان کے ملاحظہ سے یہ واضح ہوا کہ یہ مسئلہ بھی اعلیٰ حضرت دام ظلہم کے التفات خاص کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ بعض تحریرات معتقدین جناب گنگوہی صاحب میں بھی تھا۔ کہ یہ مسئلہ ان کے علمار سے طے کر لیا جاتا یہ امر پسند خاطر عاطر تھا۔ اور ایک معاوضہ عالیہ چالیس سوالات شرعیہ پر مشتمل جناب گنگوہی صاحب کے نام ارسال فرمایا۔ یہ سوالات حقیقۃً حرمت غراب کے دلائل بازغ اور ارحام طائفہ جدیدہ مغرابیہ کے ردّ بالغ تھے۔ جو ذی علم بدستیاری انصاف وفہم انہیں مطالعہ کرے۔ اس پر حقیقت حال اور حلت زاغ کے جملہ ارحام کا زیغ وضلال روشن ہو جائے۔ جناب مولوی گنگوہی صاحب بھی سمجھ لئے کہ واقعی سوالات لاجواب اور خیالات زاغیہ سب نعیق بلکہ نقش بر آب ہیں۔ مفاد فتوٰی عالیہ

Marfat.com

بصیغہ رجسٹری رسید طلب مرسل ہوا تھا منجانبہ رسید تو دیتے ہی براہِ عنایت اس کے ساتھ ایک کاغذ بھی بھیجا۔ کہ آپ کا طویل مسئلہ پہنچا میں نے نہ سنا نہ سننے کا قصد ہے۔ اِنَّا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ہزار افسوس نام علم وحالت علماء پر بے سمجھے بوجھے ایک نیا مسئلہ نکالنا مسلمانوں میں اختلاف ڈالنا اور جب علماء مطالبہ دلیل وافادہ حق فرمائیں۔ یوں چپ سادھ لینا ارشاد قرآن واذ اخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننّہٗ للناس کو بھلا دینا ایسے ہی شیوخ الطائفہ کو زیبا ہے۔ جنہیں خود ان کا معتقد فرقہ اپنا پیر مغاں لکھتا ہے۔ افسوس معتقدین کی بھی نہ چلی۔ کہ ہمارے علما سے طے کر لو۔ ڈکس سے کیجئے وہاں تو آواز زندارد۔ سوالات میں ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ فلاں فلاں پرچے جو حلت زاغ میں چھپے آپ کی رائے اور رضا سے ہیں۔ یا نہیں، ان کے مضامین آپ کے نزدیک مقبول ہیں یا مردود جناب گنگوہی صاحب نے فرمایا کہ مقبول کہتا ہوں تو سب بار مجھی پر آتا ہے۔ مردود بتاؤں تو اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوا جاتا ہے لہٰذا صاف کانوں پر ہاتھ دھر گئے۔ کہ میں نے اس وقت تک اس مسئلہ میں کوئی تحریر موافق نہ مخالف اصلا نہ سنی نہ سننے کا قصد ہے۔ مجھے تو آج تک یہ بھی نہ معلوم تھا۔ کہ اس بارے میں کسی طرف سے کوئی تحریر چھپی ہے چلیئے فراغت شد ؎

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے
پسینہ پوچھیئے اپنی جبیں سے

حضرت جناب گنگوہی صاحب اور ان سے قربت رکھنے والے خوب جانتے ہوں گے۔ کہ یہ کیسا صریح صحیح ارشاد ہوا ہے۔ مگر وہاں اس کی کیا پرواہ ہے جو اپنے معبود کو جھوٹا بالفعل کہنا سہل جانیں بندوں پر جھوٹ بولنا آپ ہی واجب بالدوام

Marfat.com

مانیں عالم اہل سنت دام ظلہ العالی نے فوراً اس کارڈ کا رد رجسٹری رسید طلب کے ساتھ روانہ فرمایا فراستہ المؤمن سے گمان تھا کہ گنگوہی صاحب پہلا مفاوضہ انجانی میں لے چکے ہیں۔ اور قوت سوالات دیکھ کر تحقیق مسئلہ شرعیہ سے بچتے ہیں۔ عجب نہیں کہ اس بار رجسٹری واپس فرمائیں۔ لہٰذا واضح قلم سے لفافے پر یہ الفاظ تحریر فرما دیئے تھے دینی مسئلہ ہے صرف تحقیق حق مقصود ہے۔ کوئی فحاصمہ نہیں اگر رجسٹری واپس کر دی تو حق پرستی کے خلاف ہوگا۔ اور عجز پر دلیل صاف مگر بندگانِ خدا، اے صادق کی فراست ایمانی بحمد اللہ تعالےٰ صادق ہی ہوتی ہے۔ وہی گل کھلا کر جناب مولوی گنگوہی صاحب نے انکاری ہو کر مفاوضہ واپس دیا اہالی ڈاک نے لکھ دیا کہ حضرت کو انکار ہے لہٰذا واپس انا للہ وانا الیہ راجعون فقیر محض بنظر تحقیق حق ورفع اختلاف مسلمین وہ مفاضات اور کارڈ بعینہٖ شائع کرتا۔ اور اب چھاپ کر جناب مولوی گنگوہی صاحب سے سوالات شرعیہ کا جواب مانگتا ہے۔ جناب گنگوہی صاحب نام مناظرہ سے خائف ہوئے تھے۔ کہ سبحن السبوح میں حضرت عالم اہل سنت مدظلہ العالی کا حملہ شیرانہ دیکھ چکے تھے۔ یہ فقیر محض بطور استفادہ، مسئلہ شرعیہ آپ سے جواب سوالات پوچھتا ہے جب آپ کے نزدیک کوّا حلال ہے اور لوگ اس حلال خدا کو سمجھے ہوئے ہیں۔ اور خاص آپ سے اس دینی مسئلہ کی تحقیق چاہتے ہیں۔ تو جواب نہ دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ پہلے بھی مفاوضہ عالیہ نے آپ کو سنا دیا تھا۔ اور اب فقیر بھی گذارش کئے دیتا ہے۔ کہ خاص آپ کا جواب درکار ہے۔ اسی سے رفع نزاع ممکن ہے زید و عمرو سے غرض نہیں ایں و آں پر التفات نہ ہوگا۔ آپ سے مسائل شرعیہ کا سوال ہے آپ پر جواب حاضر ہے۔ آخر ماہ رمضان مبارک تک چالیس دن کی مہلت نذر ہے

Marfat.com

اگر عید ہو گئی اور جناب نے ہر سوال کا مفصل جواب اپنا مہری نہ بھیجا۔ تو واضح ہوگا۔ کہ آپ کو حلال وحرام کی پرواہ نہیں آپ مسائل شرعیہ پوچھنے والوں کے جواب سے عاجز ہیں۔ آپ بے سمجھے مسائل منہ سے نکالتے۔ اور مسلمانوں میں اختلاف ڈالتے اور جواب کے وقت خموشی پالتے ہیں۔ اور اگر آپ نے جواب تفصیلی بھیجے اور اسی قدر یا استفادہ مکرر سے فقیر کو اطمینان ہو گیا۔ تو میں وہ نہیں کہ جو چاہوں مان لوں۔ اور عجز کے وقت سکوت کی امان لوں۔ میں وعدہ دیتا ہوں کہ حلال خدا کو کبھی حرام نہ کہوں گا۔ آپ کی طرف سے ایک تحقیق حاصل ہونے کا ممنون ہونگا آئندہ اختیار بدست مختار وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالےٰ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ بالتبجیل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

نبظر خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

السلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

حلت عزاب کے دو پرچے خیر المطابع میرٹھ کے چھپے کہ کسی صاحب ابو المنصور صاحب منظر میرٹھی کے نام سے شائع ہوئے ایک عنوان تردید ضمیمہ اخبار عالم مطبوعہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء دوسرے کی پیشانی تردید ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء بعض احباب نے بھیجے۔ اس کا یہ فقرہ واقعی لائق پسند ہے کہ شرعی مسئلہ کا صرف علماء میں طے ہونا لہٰذا لغرض رفع شکوک عوام وتمیز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور ایک ہفتے میں جواب مامول چار روز آمد ورفت ڈاک کے ہوئے

Marfat.com

اگر تین دن کامل میں بھی آپ نے جواب لکھا تو چاردہم شعبان روز چارشنبہ تک آجانا چاہیئے۔ کہ آج شنبہ ہفتم شعبان اور اگر اس مہلت میں نہ ہو سکے تو اس کا مضائقہ نہیں ؎

نکو گو اگر دیر گوئی چہ غم

مگر اس تقدیر پر بواپسی ڈاک وعدہ جواب وتعیین مدت سے اطلاع ضرور ہے ورنہ سکوت متصوّر ہوگا۔ جواب میں اختیار ہے۔ کہ اپنے جن جن معاونین سے چاہیئے استعانت کیجئے بلکہ بہتر ہوگا کہ سب کو جمع کر کے مشورے مشورے سے جواب دیجئے کہ دس کی سوجھ بوجھ ایک سے کچھ اچھی ہی ہوگی۔ مگر بہرحال مجیب خود آپ ہی ہوں۔ زید وعمرو کے نام سے جواب جواب کو جواب ہوگا۔ نہ جواب کے مقصود توان امور میں آپ کی رائے معلوم ہونا ہے۔ زید وعمرو کی خوش نوائیاں تو اخباروں اشتہاروں میں ہو ہی چکیں تحریر پر مہر بھی ضرور ہو کہ جحود وجاحد کا احتمال دور ہو مسئلہ مسئلہ دینیہ ہے۔ اور مسئلہ دینیہ میں بیغور کامل وفحص بالغ آنکھیں بند کر کے منہ کھول دینا سخت بددیانتی تو ضرور ہے کہ آپ اس مسئلہ کے سب اطراف وجوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع ومالہ وماعلیہ پر تال کر چکے ہوں گے۔ تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سب ہی کچھ کر لی ہوگی۔ تو ان سوالوں کے جواب میں آپ کو دقت یا معذوری چشم کا عذر نہ ہوگا خصوصًا اس حالت میں کہ علمگیری جیسی بیس۲۰ کتابیں آپ کے سینے شریف میں بند ہیں۔ جیسا کہ مشتہر صاحب نے ادعا کیا ہر سوال کا صاف صاف جواب ہو اگر کسی امر میں خفا رہے یا جواب سوال سے پورا متعلق نہ ہوا یا کسی جواب پر کوئی سوال تازہ پیدا ہوا تو دوبارہ سوال کر لیا جائے گا۔ کہ مقصود وضوح حق ہی نہ خالی ہار جیت کی زق زق اللہ الہادی الی صراط الحق۔ سوال اول پہلے یہی معلوم ہو کہ دونوں پرچۂ مذکورہ اور وہ کاغذات

Marfat.com

جن کے طبع کا پرچہ اخیرہ میں وعدہ دیا۔ آپ کی رائے واطلاع ورضا سے ہیں یا بالائی لوگوں نے بطور خود شائع کیے۔ ان کے کل مضامین آپ کو قبول ہیں۔ یا کل مردود یا بعض علی الثالث مردود کی تعیین۔ بحال سکوت دہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے۔ خبر شرط ست خبر شرط ست مَنْ انذر فقد اعذر اور اگر صرف اتنا جواب دیا کہ ان کا نفس حکم منظور تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ ان کے دلائل وابحاث آپ کے نزدیک مردود ومطرود ہیں۔ ورنہ قبول میں تخصیص حکم نہ ہوتی اور نسبت دلائل وابحاث اجمالی بات کہ مثلاً بعض یا اکثر تصحیح میں کافی نہ ہوگی۔ وہ لفظ یاد رہے کہ علی الثالث مردود کی تعیین۔ سوال دوم شاہی وطحطاوی وحلبی وغیرہا میں کہ عقعق والبقع وغداف واعصم وزاغ کی طرف غراب کی تقسیم ہے صحیح وحاصر ہے یا غلط وقاصر علی الثانی اس میں کیا کیا اغلاط کتنا قصور ہے اور ان پر کیا دلیل۔ سوال سوم غراب حب مطلق بولا جائے ان متعارف متنازع فیہ کو دن کو شامل ہے یا نہیں۔ کیا غراب کا ترجمہ کوّا نہیں۔ سوال چہارم۔ اقسام خمسہ میں ہر ایک کی جامع مانع تعریف کیا ہے۔ خصوصاً البقع وعقعق کی رسم صحیح کہ طرداً وعکساً ہر طرح سالم ہو مع بیان ماخذ سوال پنجم اگر تعریفات میں کچھ اختلاف واقع ہوئے ہیں۔ تو ان میں کوئی ترجیح یا تطبیق ہے یا اختیار ہے کہ جزاً فاً جو چاہئے سمجھ لیجئے۔ علے الاول آپ نے کیا کیا اختلاف پائے اور ان میں کس ذریعے سے ترجیح یا تطبیق دے کر کیا قول منقح نکالا۔ سوال ششم متنازع فیہ کوّا اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے۔ جو قسم معین کی جائے اس کی تعیین اور مابقی سے امتیاز مبین کی دلیل کافی بملاحظہ جملہ جوانب مبین کی جائے۔ سوال ہفتم یہ کوّے جس طرح اب دائر وسائر ہیں۔ کہ ہر جگہ ہر شہر وقریہ میں بکثرت واقرہ ہمیشہ

Marfat.com

ملتے ہیں اور ان کا غیر شہروں میں نادر کیا۔ اس پر کوئی دلیل ہے کہ ان کی یہ شہرت وکثرت اور امصار میں ان کے غیر کی ندرت اب حادث ہو گئی ہے۔ فقہائے کرام اصحاب متون وشروح فتاوے کے زمانے میں نہ تھی۔ وہ حضرات ان کوّوں سے واقف نہ تھے۔ یا نادر الوجود ہونے کے باعث ان کا حکم بیان فرمانے کی طرف متوجّہ نہ ہوئے جو ان کے زمانے میں کثیر الوجود تھے۔ ان کے حکم بیان کیئے۔ آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ جو شق چاہیئے اختیار کر لیجئے۔ مگر ان کے سوا کوئی راہ چلئے تو ان دونوں کو بطلان اور اس کی صحت پر اقامت برہان ضرور ہو گی۔ سوال ہشتم متون وشروح وفتاوے میں اختلاف ہو تو ترجیح کسے ہے۔ اصل مذہب صاحب مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہے۔ جو متون لکھیں یا وہ کہ بعض فتاوے یا شروح حاکی ہوں۔ علمار نے ہدایہ کو بھی متون میں شمار فرمایا ہے۔ یا نہیں یاد کر کے کہیئے۔ سوال نہم۔ غداف جب اقسام غراب میں مذکور ہوا اس سے نسر یعنی گدھ مراد ہے یا کیا۔ سوال دہم کیا کوئی کوّا شکاری بھی ہے کہ زندہ پرندوں کو نیچے سے شکار کر کے کھاتا ہے۔ اگر ہے تو اس کا کیا نام ہے اور وہ ان اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے۔ یا ان سے خارج کوئی نئی چیز ہے علی الاول وہ قسم مطلقاً شکاری ہے۔ یا بعض افراد علی الثانی شکاری وغیر شکاری ایک نوع کیوں ہوئے سوال یازدہم۔ جیفہ وشکار جدا جدا چیزیں ہیں یا ہر شکار کر کے کھانے والے جیفہ خوار ہے۔ سوال دوازدہم۔ پہاڑی کوّا کہ اس کوّے سے بڑا اور یک رنگ سیاہ ہوتا اور گیہوں میں آتا ہے۔ کیا ان کوّوں کی طرح آپ کے نزدیک وہ بھی حلال ہے۔ یا حرام علی الاوّل کس کتاب میں حلال لکھا ہے۔ علی الثانی اس کی حرمت کی وجہ کیا ہے۔

سوال سیزدھم: بعض کتب طبیہ جو عقعق کو مہو کا لکھا اور وہ ایک

Marfat.com

اور جانور کوّے کے مشابہ ہے نجاست وغیرہ کھاتا ہے۔ اور شہر میں کم آتا ہے اور ہدایہ وتبیین و فتح اللہ المعین میں جس قدر باتیں عقعق کی نسبت تحریر فرمائی ہیں۔ سب اس میں موجود ہیں۔ آپ کے پاس اس کی تکذیب پر کیا دلیل ہے۔

سوال چاردہم۔ حدیث خمس من الفواسق تقتلین فی الحل والحرم سے تحریم فواسق پر استدلال مذہب حنفی کے مطابق و مقبول ہے یا باطل و مخذول سوال پانزدہم۔ قول صحابی اصول حنفی میں حجت شرعی ہے یا نہیں خصوصًا جبکہ اس کا خلاف دیگر صحابہ سے مسموع نہ ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ سوال شانزدہم آپ حمار یعنی خر کو حلال جانتے ہیں۔ یا حرام۔ اگر حرام ہے تو علت حرمت کیا ہے حالانکہ وہ صرف دانہ گھاس وغیرہ پاک ہی چیزیں کھاتا ہے۔ یالا عقل خلط تو کرتا ہے۔ سوال ہفدہم۔ کیا جلالہ کہ کثرت اکل نجاسات سے بو لے آئی ہو حرام و ممنوع نہیں جبکہ کبھی گھاس بھی کھا لیتی ہو۔ اگر نہیں تو کیوں۔ حالانکہ نجاسات اس کے رگ و پے میں ایسی ساری ہوگئی کہ باہر سے بو دینے لگی۔ تنہا اکل نجاسات بھی اور اس سے زیادہ کیا۔ وصف موثر فی التحریم پیدا کرے گا۔ اور اگر ہے تو کیوں۔ حالانکہ خلط تو پایا گیا۔ سوال ہیجدہم۔ ترک استفصال عند السؤال دلیل عموم ہے۔ یا نہیں۔ ذرا فتح القدیر دیکھے ہوئے۔ سوال نوزدہم۔ جس شے میں علت حلت و حرمت جمع ہوں حلال ہوگی یا حرام یا مشتبہ۔ علی الثالث اس پر اقدام کیسا اور وہ طبیات میں معدود ہوگی یا نہیں سوال بستم۔ نہ جاننے والا ایک حکم شرعی عالم سے استفسار کرے۔ شرعًا اس مسئلہ میں تفصیل ہو کر بعض سورہ جائز بعض ناجائز تو ایک حکم مطلق بیان کر دینا اضلال ہے یا نہیں۔ سوال لبست دیکم۔ حل اگر معلول قرار پائے تو علت حلت عدم جمیع علل

Marfat.com

حرمت ہے یا صرف کسی وصف وجودی کا ثبوت کیا شرع میں اس کی کوئی نظیر ہے کہ امر وجودی کے محض تحقق کو مناط حل قرار دے دیا ہو۔ جب تک کہ اس کا وجود ارتفاع جمیع وجوہ خطر کو متلزم نہ ہو۔ سوال بست و دوم کوئے کہ بالاتفاق حرام ہیں۔ فقہائے کرام نے ان کی تحریم کی تعلیل صرف اکل محض نجاست سے کی ہے۔ یا اور بھی کوئی علت ارشاد ہوئی ہے۔ سوال بست و سوم۔ کیا اکل میں خلط نجس و طاہر ارتفاع جملہ وجوہ تحریم کو متلزم ہے۔ کہ جہاں خلط پایا جائے وہاں کوئی تحریم نہیں ہو سکتی کہ با وصف وجود ملزوم انتفائے لازم قطعاً معلوم سوال بست و چہارم۔ غذا پر نظر کرنا اور یہ اصل کلی باندھنا کہ جو جانور صرف نجاست کھائے حرام اور جو نرا طاہر یا دونوں کھائے حلال ہے۔ خاص اس صورت میں ہے۔ جب دیگر وجوہ حرمت سے کچھ نہ ہو یا یونہی عموم و اطلاق پر ہے۔ کہ صرف غذا دیکھیں گے۔ باقی سبعیت یا فسق یا خبث وغیرہا کسی بات پر نظر نہ ہوگی شق ثانی ماننے والا عاقل مصیب ہے یا جاہل دیوانگی نصیب۔ سوال بست و پنجم۔

قاعدہ مذکورہ امام کے کسی کلام سے استنباط کیا گیا ہے۔ یا خود امام نے اس کلیئے پر نص فرمایا ہے۔ علی الثانی ثبوت علی الاوّل وہ کلام امام کیسی چیز سے متعلق تھا اور قاعدہ مستنبط اسی کے نظائر سے متعلق ہو سکے گا۔ یا اپنے ماخذ سے بھی عام ہو جائے گا۔ علی الثانی صحت استنباط کیونکر۔ سوال بست و ششم وصف البقع یعنی دو رنگا ہونا۔ خود مؤثر فی التحریم ہے یا سلباً و ایجاباً مدار حرمت یا علامت ملزومہ یا لازمہ تحریم یا ان سب سے خارج ہے۔ جو کہئے سمجھ کر کہئے۔ سوال بست و ہفتم۔ پانی کو مطہر کہنا ٹھیک ہے یا نہیں۔ کیا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ پانی تو مائے مضاف بھی ہے اس سے وضو کب جائز ہے۔ اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں۔ حالانکہ مضاف بھی مطلق نہ سہی

Marfat.com

مطلق مار میں تو ضرور داخل ہے۔ اور اس کلام میں پانی مطلق ہی تھا۔ یعنی لا بشرط شیء نہ مقید بالطلاق یعنی بشرط لا۔ سوال بست و ہشتم۔ اگر شارح یا محشی کسی کلام کو ایسے محل سے متعلق کردے جو اصول مسئلہ شرعیہ کے خلاف تو اس کی یہ توجیہ خطائے بسری ٹھہرے گی۔ یا اس کے سبب اصل شرعی رد کردی جائے گی۔

سوال بست و نہم۔ کیا حنفیہ کلام شارع میں مفہوم صفت معتبر رکھتے ہیں سوال سیم مذہب حنفی میں کوّے کی کوئی نوع نفسہ بھی حرام ہے۔ جیسے حرمت لازم ہو یا حقیقۃً سب انواع حلال ہیں۔ حرام کی حرمت صرف بعارض و زوال پذیر ہے۔ علی الثانی ہمارے ائمہ سے ثبوت علی الادل علت حرمت کا بیان۔ سوال سی و یکم۔ غیر حواکی میں نوعیت صوت حیوانات کا خاصہ شاملہ ہے یا نہیں۔ حتیٰ کہ منطقیوں نے جب ادراک ذاتیات کا رستہ نہ پایا اسے فصول قریبہ سے کنایہ بنایا اور حیوان ناطق حیوان صاہل حیوان ناہق کو انسان و فرس و حمار کی حد ٹھہرایا ان شہروں میں گھوڑا ہنہناتا کتا بھونکتا ہے۔ کیا کہیں اس کا عکس بھی ہے۔ کہ گھوڑا ہنہناتا کتا بھونکتا ہے۔ سوال سی و دوم۔ کیا وجہ تسمیہ میں تعدد محال ہے یا ایک وجہ دوسرے کے معارض سمجھی جائے کیا اس میں اطراد" و شرط" ہے۔ ریش کو جرجیر اور پیٹ کو قارورہ کہیں گے۔ سوال سی و سوم۔ کوئی کوّا آپ نے ایسا دیکھا یا کسی معتمد سے دیکھنا سنا ہے۔ کہ سوا نجاست کے کبھی دانے وغیرہ کسی پاک چیز کو اصلاً نہ چھوئے۔ یہاں دو قسم کے کوّے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ اور کگار کیا کگار دانہ کھاتے نہیں دیکھا جاتا۔ سوال سی و چہارم عق عق عق عق اور غاق غاق یا ہندی کہیے کُچ کُچ کُچ کُچ اور کاؤں کاؤں کیا یہ دونوں حکایتیں متبائیں آوازوں کی نہیں کیا کوئی سمجھ والا بچہ بھی کاؤں کاؤں کرنے والے کو کہے گا کہ عق عق عق کہہ رہا ہے۔

Marfat.com

سوال سی و پنجم۔ کیا لونِ حیوانات اختلاف بلاد سے مختلف نہیں ہوتا اگرچہ بنظر حالت معہودہ اس سے شناخت حیوان کرائیں مثلاً توتے کی رسم میں سبز رنگ حالانکہ سپید بھی ہوتا ہے تو کیا صرف موضع لون میں اختلاف نوع حیوان کو بدل دے گا۔ حالانکہ نوعیت لون بھی نہ بدلی خصوصًا جہاں خود کلماتِ راسمین تعیین موضع مین ایک وجہ پر نہ آئے ہوں۔ بہت نے مطلق کہا بعض نے ایک طرح تخصیص محل کی بعض نے دوسری طرح تو کیا صرف ان بعض مخصصین میں بعض کا قول دیکھ کر خصوص موضع میں ایک فرق قریب پر تبدل ذاتِ حیوان کا زعم جنون ہے یا نہیں۔ سوال سی و ششم کراہت و ممانعت کہ بوجہ اکل نجاست ہو الذاتہ ہوتی ہے۔ یا اسی وصف کے سبب یہاں تک کہ اگر وصف زائل ہو کراہت زائل ہو ہمارے ائمہ نے دجاجۂ مخلاۃ و بقرۂ جلالہ میں بعد حبس اور امام ابو یوسف کی روایت میں عقعق کی نسبت کیا فرمایا ہے۔

سوال سی و ہفتم۔ جامع الرموز کتب ضعیفہ نا معتمدہ سے ہے یا نہیں وہ اگر کسی بات میں ہدایہ و کافی و تبیین و ایضاح و لباب و جوہرہ وغیرہا متون و شروح معتمدہ معتبرہ کے معارض مانی جائے تو ان کے مقابل کچھ بھی التفات کے قابل ٹھہر سکتی ہے۔ بلکہ ان سب عمائد کی تصریحات جلیہ سے اگر کوئی معتبر کتاب بھی مخالفت کرے جس کا مصنف نہ مجتہد فی الفتوے مانا گیا۔ نہ ان میں بہت اکابر کا ہم پایہ تو ترجیح کس طرف ہے۔ راجح کو چھوڑ کر مرجوح پر فتوے دنیا کو علماء نے جہل و خرق اجماع بنایا یا نہیں۔ سوال سی و ہشتم جانوروں میں فسق کے کیا معنی ہیں۔ بازو شکرہ دگر یہ و کلب معلم بھی فاسق ہیں یا نہیں علی الاول ثبوت علی الثانی ان میں اور زاغ میں کیا فرق ہے۔ جس کے سبب شرع مطہر نے کوّے کو فاسق بتایا نہ ان کو۔ سوال سی و نہم: طہر کا ترجمہ کمر کہاں کی زبان ہے کیا

Marfat.com

اگر کوّے کی کمر پر سپیدی نہ ہو تو وہ فاسق ہے۔ نہ خبیث بلکہ مطلقاً حلال طیب ہے یہ کس کا مذہب ہے۔ کمر کی سپیدی کو حلت حرمت میں کیا اور کتنا اور کیوں دخل ہے۔

سوال چہلم۔ ایذا کہ حیوانات میں فسق ہے۔ اس سے مطلقاً ایذا مراد ہے۔ انسان کو ہو یا حیوان کو ابتدائً ہو مقاومۃ طبعًا عادتًا ہو یا تاوّرًا وکیف کان شکاری جانور ہونا بھی اس ایذا میں شرعًا داخل ہے۔ یا نہیں علی الاوّل ثبوت درکار کہ علماء نے ایذائے مناط فی الفسق میں اسے مطلقاً داخل کیا یا باز وغیرہ شکاری پرندوں کو خود اسی بنا پر کہ وہ شکاری ہیں۔ فاسق بتایا ہو شرع کی کس دلیل کس امام معتمد کی تصریح سے ثابت ہے کہ طیور و بہائم میں مناط فسق و مناط سبعیت واحد ہے کیا فسق و سبعیت میں یہاں کچھ فرق نہیں۔ نیز غیر طیور و بہائم میں مناط کس قسم کی ایذا ہے اور وہ یہاں صلوح مناطیت سے کیوں معزول ہوئی۔ تنبیہ بہت سوالوں میں کئی کئی سوال بہت میں متعدد شقوق ہیں۔ نمبر وار ہر سوال کی پوری باتوں کا جواب درکار واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ اجمعین۔

Marfat.com

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ، ، شعبان معظم ۱۳۲۲ ہجریہ

علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ

نقل کارڈ مولوی گنگوہی صاحب بجواب

مفاوضۂ عالیہ

از بندہ رشید احمد گنگوہی۔

بعد سلام مسنون آنکہ آپ کی تحریر طویل دوبارہ مسئلہ زاغ ببدہ کے پاس پہنچی۔ بندہ نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ لوئی موافق تحریر سنی ہے۔ نہ مخالف اور نہ آئندہ ارادہ سننے کا ہے۔ اور نہ مسئلہ حلتہ غراب موجودہ دیار میں مجھے کسی قسم کا شبہ یا خلجان ہے جس کے رفع کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہو۔ ایام طالبعلمی سے یہ مسئلہ بندہ کو معلوم ہے۔ اسی وقت بغرض الطمینان اپنے اساتذہ کرام سے بھی پوچھ لیا تھا۔ اور نہ کتب متداولہ درسیہ سے اس کی حلت خود ظاہر ہے اور متدبر کو ذرا غور سے واضح ہو جاتا ہے۔ بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ملی۔ البتہ نفس مسئلہ حلتہ وحرمتہ مجھ سے بارہا سینکڑوں ہزاروں مرتبہ مجھ سے کسی نے پوچھا اور میں نے بتلا دیا۔ اب نہ معلوم پچاس سال کے بعد یہ شور و غل

لہ املائے شریف میں کوی کا لفظ یونہی مکرر ہے۔ اور ہونا ہی چاہیئے تھا کہ محبوب تازہ یعنی کوّے کے ہم شکل ہے۔ اس کی لذت نے اسے تند مکرر کر دیا حبك الشیء یعمی ویصم۔ محبت آدمی کو اندھا بہرہ کر دیتی ہے۔ ۱۲۔ سے غراب کی ثانیت عجب محاورہ ہے۔ شاید یہی خیال باعث ہفت ہوا ہو۔ کالا سر تو کبھی دیکھا ہی تھا اگرچہ۔ سے تزا برف بارید پر پر زاغ ۔۔ نشاید چو بلبل تماشائے باغ۔

سے یہ مجھ سے مکرر ہے (کوی مجھ سے کوئی مجھ سے) دو بار فرمایا ہے۔ گویا وہ کمال محبت میں عرب کا محاورہ

Marfat.com

کیوں ہوا. میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سنا ہے. اور نہ سننے کا قصد ہے مگر چونکہ آپ[1] نے ٹکٹ نہیں بھیجا اس لئے اس کو واپس نہیں کیا. صرف یہ کارڈ آپ کے رفع انتظار کے لئے بھیجا ہے. ورنہ اس کی بھی حاجت نہ تھی. مجھے[2] اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی. کہ اس مسئلہ میں کوئی تحریر کسی طرف سے چھپی ہے. البتہ مجھ سے سینکڑوں آدمیوں نے پوچھا ہے میں نے اسی قدر جسقدر ہدایہ[3] وغیرہ میں درج ہے لکھ دیا ہے. والسلام

بقیہ. ادا کر کے ارشاد ہوا ہے. کہ الغراب منی دانا من الغراب ۱۲۔

[1] سوالات جواب آنے کو بھیجے تھے. نہ واپس دینے کو اگر فقط ٹکٹ کی ناچاری جواب دینے کی سد راہ ہے. تو آپ جواب ہیرنگ دیں بلکہ رجسٹری کرا کر آپ کی جو دوان اٹھے اتنے کا دیلو بھیجیں. دو آنے وہ اور نذرانے کے میں حاضر کردونگا. ۱۲۔ [2] وہ دیکھئے جھلک دے گئی اس وقت سے پہلے کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ اب معاوضہ معاوضہ عالیہ سننے سے خبر ہوئی حالانکہ آپ فرماتے ہیں میں نے سنا ہی نہیں ۱۲۔ [3] ہدایہ میں صریح روشن بیان واضح طور سے آپ کا رد لکھا ہے. مگر زیغ زاغ میں مدیہ سوجھے بھی۔ ۱۲۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

بنظر خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

سلم علی المسلمین اجمعین۔

آپ کا کارڈ مشعر رسید مسائل مرسلہ فقیر آیا۔ عجلت ارسال رسید باعث مسرت ہوگی۔ مگر ساتھ ہی جواب دینے سے انکار پر حسرت۔ میری اپنی مخالفت اصول عقائد میں ہے جس میں فقیر محمد ربہ القدیر جل جلالہ یقیناً حق وہدی پر ہے۔ الحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق حق لا امکان فیہ للکذب ولا احتمال فیہ للریب فضلاً عن ادعاء فعلیتہ الکفر المطلق۔ مگر یہ مسئلہ دائرہ محض فرعی فقہی ہے۔ فقہ میں فقیر بحمدہ تعالےٰ حنفی ہے اور آپ بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ تو ان مسائل کو ان جلائل پر قیاس کر کے پہلو تہی کرنے کی حاجت نہیں۔ آپ کا جواب کہ نہ مسئلہ حلت غراب موجودہ دیار میں مجھے کسی قسم کا شبہ یا خلجان ہے۔ جس کے دفع کیلئے مزید تحقیق کی ضرورت سو ئے اتفاق سے سخت بے محل واقع ہوا۔ فقیر نے کب کہا تھا۔ کہ آپ کوّے کے مسئلے میں حالت شک میں ہیں۔ بلکہ صاف لفظ تھے۔ کہ بغرض رفع شکوک عوام وتمییز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور آپ کی نسبت یہ الفاظ تھے۔ ضرور ہے کہ آپ اس مسئلہ کے تمام اطراف وجوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع الاما علیہ پر تال چکے ہوں گے۔ تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سبھی کچھ کر لی ہوگی۔ جن سے صاف روشن تھا۔ کہ آپ کو حلت میں مشاک ومتردد نہ جانا نہ آپ کے خلجان کے لئے مراسلہ بھیجا۔ آپ کو شک نہیں عوام کو تو شکوک ہیں۔ مسلمانوں میں اختلاف

Marfat.com

پڑا ہے آتش خشام شعلہ زا ہے۔ ایک طائفہ آپ کا مقلد آپ کے فتوے سے حلت
کا معتقد ہے۔ تو کیا رفع نزاع بین المسلمین سے آپ کو غرض نہیں۔ نگاہ انصاف صاف
ہو تو یہ جواب بے محل ہی نہیں بالکل برعکس آیا آپ اس مسئلے میں حالت شک میں
ہوتے تو یہ جواب کچھ قرین قیاس ہوتا کہ میں اس میں کیا کہوں میں تو خود تردّد و شک
میں پڑا ہوں اور جبکہ آپ کو حکم شرعی تحقیق ہے شبہ و خلجان اصلا باقی نہیں تو جو
آپ کے خیال میں خلافِ حق پر ہیں حلال خدا کو حرام جانتے ہیں۔ آپ پر لازم ہے
کہ حق ان پر واضح کیجئے۔ نہ کہ بعد سوال بھی جواب نہ دیجئے۔ دیکھئے تو خود آپ کے
معتقدین اسی مذکور اشتہار پر چۂ دوم میں کیا کہتے ہیں۔ حق میں باطلان کو ملانے کی
کوشش جن کی طرف سے ہوئی ان کو جواب دینے اور عین دقت پر دودھ پانی علیحدہ کر
دینا فرض منصبی آپ اس مراسلہ فقیر کو مسئلہ دائرہ میں سوال سائل سمجھے مناظرہ مقابل
یا ما ولا یعنی کچھ نہ کھلا۔ بر تقدیر اول۔ اس جواب کا حسن آپ خود جان سکتے ہیں جسے
یہ سمجھے کہ دلیل شرعی سے مسئلہ شرعیہ کی تحقیق پوچھتا ہے۔ اس کا یہ کیا جواب ہوا کہ ہمیں
تحقیق ہے۔ جی وہ آپ کی اس تحقیق کو ہی تو پوچھتا ہے کہ کیا ہے ان شبہات کا اس میں
کیوں کر انتفا ہے نہ یہ کہ آپ کو تحقیق ہے یا نہیں ماوھل کے مقاصد میں فرق نہ
کرنا خامی سے بھی بعید ہے۔ نہ کہ مدعیان علم۔ بر تقدیر ثالث جو کلام آپ نے نہ سنا نہ
سمجھا اس پر جزافًا یہ جواب کیسا بے سنے سمجھے کیوں کر معلوم ہو کہ اس نے کیا کہا۔ اور آپ
کو جواب میں کیا کہنا چاہیئے۔ وہی تقدیر ثانی یعنی گمان مناظرہ اس پر بھی یہ جواب نہایت
عُجاب۔ کیا حلت غرابِ موجود پر کوئی نص قطعی آپ کے پاس تھا۔ یا جانے دیجئے مخاص
ان کوؤں کا نام لے کر ائمہ مذہب نے حکم حل دیا تھا۔ جس کے سبب آپ کو ایسا تیقّن کلی تھا

Marfat.com

کہ مناظر کلام بھی سننے کا دماغ نہ ہو اکبری یقینی ہونا درکنار یہاں سرے سے اپنے صغری ہی پر آپ کسی کتاب معتمد کا نص دکھا سکتے مثلاً عقعق کو کتابوں میں اختلافی حلال ضرور لکھا۔ مگر یہ کس کتاب میں ہے کہ یہ کوّے جن میں گفتگو ہے عقعق ہیں یہ تو آپ یا آپ کے اساتذہ نے اپنی اٹکلوں ہی سے ٹھہرا لیا ہوگا۔ پھر اٹکلوں پر ایسا تیقن کہ مطلق شبہ نہیں اصلاً خلجان نہیں مزید تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں مناظر کی بات سنیں گے بھی نہیں یعنی چہ۔ کیا کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن نہیں کیا آپ یا آپ کے اساتذہ کی اٹکل میں غلطی ممکن نہیں۔ آپ کے معتقدین تو اسی اشتہار غراب پرچۂ اولے میں آپ کی خطائیں نگاہِ عوام ہلکے ٹھہرانے کے لئے حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا تک بڑھ گئے۔ کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں۔ اور بشریت سے ولیا کیا معنی انبیا علیہ السلام بھی خالی نہیں حالانکہ ایسی جگہ اکابر کو ضرب المثل بنانا سوئے ادب ہے۔ اور قائل مستحق تعزیر شدید شفا شریف میں ہے۔ الوجہ الخامس ان لا یقصد نقصا ولا یذکر عیبا ولا سبا لکن ینزع بذکر بعض اوصافہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ویستشہد ببعض احوالہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الجائزۃ علیہ فی الدنیا علی طریق ضرب المثل والحجۃ لنفسہ اوغیرہ اوعلی التشبہ بہ اوعند ھضیمۃ نالتہ اوغضاضۃ لحقتہ کقول القائل ان قیل فی السوء فقد قیل فی النبی او ان کذبت فقد کذب الانبیاء او انا اسلم من السنۃ الناس ولم تسلم منہم انبیاء اللہ وانما کثرنا بشاھدھا مع اشتقانا حکایتہا الساھل کثیر من الناس فی ولوج ھذا الباب الضنک وقلۃ علمھم بعظیم ما فیہ من الوزر یحسبونہ ھینا وھو عند اللہ عظیم فان ھذہ۔

Marfat.com

کلها وان لم تتضمن سبا ولا اضافت الی الملئکۃ والانبیاء نقصًا ولا قصد قائلها غضا فما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ حتی شَیَّہَ فی کرامۃ نالها او معرۃ قصد الانتفاع عنها او ضرب مثلا بمن عظم اللہ خطرہ فحق هذا ان درئ عنه القتل الادب والمسجن وقوۃ تعزیرہ بحسب شنعۃ مقالہ ۵ مختصرا۔ خیر یہ باتیں تو وہ جانتے ہیں جنہیں حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے اپنے محبوبان کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا حسن ادب بخشا ہے۔ کلام اس میں ہے کہ انبیا تک کا آپ کی خاطر یوں ذکر لایا جائے تو سخت عجیب ہے کہ آپ کا خیال اس سے بڑھ کر اپنے آپ یا اپنے اساتذہ کو بالکل بشریت سے خالی بنائے میرے پاس آپ کی مہری تحریر ہے جس میں آپ نے بزعم خود یہ مان کر کہ کتب فقہ میں الّو کو حلال لکھا ہے پھر ان کے حکم کو محض غلط کہا اور فقہا کو بے تحقیق کئے حکم شرعی لکھ دینے کی طرف نسبت کر دیا۔ اسی کو یاد کر کے آپ نے مناظر کا کلام بگوش ہوش سنا ہوتا کہ جیسے اگلے فقہائے کرام نے آپ کے زعم میں الّو کی حلت بے تحقیق لکھ دی۔ شاید یوں ہی کوّے کے باب میں آپ کو اور آپ کے اساتذہ کو دھوکا لگا اور بے تحقیق حرام کو حلال سمجھ لیا ہو۔ یا آپ اور آپ کے اساتذہ بشریت سے بالکل خالی ہیں یہ خطا بھی فقہا ہی کے ماتھے جائے شاید انہوں نے

بقیہ حاشیہ ۵ بے ادبی کی پانچویں صورت یہ ہے۔ کہ قائل نہ تو توہین کا ارادہ کرے نہ کوئی برائی یا دشنام زبان پر لائے مگر ذکر بعض اوصاف نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف جھکے یا بعض احوال کو کہ حضور پر دنیا میں روا تھے۔ دستاویز بنائے ضرب المثل کے طور پر یا اپنے یا دوسرے کے لئے حجت لانے یا حضور سے تشبیہ دینے کو یا اپنے یا دوسرے پر سے کسی نقص یا قصور کا الزام اٹھاتے وقت (۲ صفحہ ۲ پر دیکھئے)

Marfat.com

الو کی طرح کوّے کو بھی حلال لکھ دیا ہو مناظر کے کلام سے کشف خطا ہو اس کی بدولت حق کی معرفت عطا ہو۔ عرض اصلاً نا سننا اور یہ جواب دیدینا کہ ہمیں تحقیق ہے کسی وجہ پر کوئی معنی نہیں رکھتا مجھے معلوم نہیں کہ یہ لاتسمعوا لھذا کا صیغہ آپ کی اپنی طبیعت کا تقاضا یا معتقدین کا مشورہ تھا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ جب ہرقل کے پاس فرمانِ اقدس پہنچا اور اس نے پڑھنا چاہا۔ اور اس نے پڑھنا چاہا۔ اور اس کا بھائی یا بھتیجہ بالغ آیا تو اس نے کیا جواب دیا یہ کہا انك لضعیف الرائے اتریدان ارمی الکتاب قبل ان اعلم ما فیہ تو ضرر ناقص العقل ہے۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں بے مضمون معلوم کئے خط ڈال دوں ہرقل اگرچہ نبوت اقدس سے آگاہ تھا۔ مگر اسے ظاہر نہ کرتا تھا۔ ایک عام تہذیب کی بات بتا کر اس احمق کا رد کیا۔ مدعی تہذیب و عقل اسلامی کو ایک نصرانی کی فہم، انسانیت سے کم

صفحہ آئندہ حاشیہ صہ) جیسے قائل کا کہنا ہے کہ مجھے برا کہا گیا تو نبی کو بھی تو لوگ برا کہتے تھے۔ یا مجھے جھٹلایا تو لوگوں نے انبیاء کی تکذیب کی ہے یا میں لوگوں کی زبان سے کیا بچوں کہ انبیا تک ان سے سلامت نہ رہے۔ (امام فرماتے ہیں ہم نے یہ الفاظ باآنکہ ان کی نقل ہم پر گراں تھی۔ اس لئے بکثرت ذکر کئے کہ بہت لوگ اس تنگ دروازے میں گھس پڑنے کو سہل سمجھے ہوئے ہیں۔ اور اس میں جو سخت وبالا ہے اس سے کم واقف ہیں۔ اُسے آسان جانتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے نزدیک سخت بات ہی ہے۔ تو یہ اقوال اگرچہ زد دشنام پر مشتمل ہے نہ ان میں انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کی طرف کسی نقص کی نسبت ہے۔ نہ قائل نے تنقیص شان کا ارادہ کیا پھر بھی اس نے نہ نبوت کا تقدس کیا نہ رسالت کی تعظیم کہ جن کے شرف کو اللہ عزوجل نے عظمت دی ان کے ساتھ ایں و آں کو تشبیہ دی کسی فضیلت میں کر اسے ملی یا کسی نقص کا الزام اٹھانے کو یا ان کے ذکر پاک کو ضرب المثل بنایا تو ایسے سے اگر قتل دفع بھی کریں تو وہ تعزیر و قید اور اپنے قول کی برائی کے لائق سخت سزا کا مستحق ہے۔

Marfat.com

نہیں رہنا چاہیئے ہاں یَنّاق ارزق احمر احمق کی رائے پسند ہو تو جدا بات ہے۔ رہا آپ کا فرمانا کہ بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ تجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ' دراسی بنا پر یہ جبر دتی حکم کہ میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سنا ہے۔ اور نہ سننے کا قصد ہے۔ براہین قاطعہ تو خاص رد مجادلہ کا رسالہ ہے اس کی تقریظ میں آپ لکھتے ہیں۔ احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ مناظرہ و مباحثہ کا شوق نہ ہونا اگر تحریرات مناظرہ نہ دیکھنے کو مستلزم تو اتنے حجم کا طومار حرف بہ حرف بغور آپ نے کیوں کر دیکھا اور مستلزم نہیں تو فقیر کا ایک ورق کا رسالہ ملنے سے کیوں اجتناب ہوا۔ اگر کہیئے کہ وہ رسالہ پسند نہ تھا۔ یہ ناپسند لہٰذا اسے بغور دیکھا اسے بے غوری سے بھی نہ سنا تو صراحۃً گو نہ ہے پسند و ناپسند دیکھے سننے پر متفرع ہے۔ بے دیکھے سنے رجما بالغیب استحسان و استہجان کس خواب کی تعبیر سمجھا جائے علاوہ بریں مناظرہ میں خود آپ کے چند اوراقی رسائل مثل ردا الحفیان و رسالہ نزادیح و ہدایۃ الشیعہ چھپے ہیں۔ مگر یہ کہیئے کہ بحمد اللہ تعالیٰ فرق بیّن ہے۔ جس پر یہ شوق و بے شوقی مبتنی ہے۔ یعنی نہ ہر جائے مرکب والے آخرہ آپ کا فرمانا کہ میں نے آپ کا مسئلہ نہ سنا۔ ع

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا۔

گر کارڈ دیکھنے والے اس پرچہ پر چیختے اور کہتے ہیں یہ فرمانا کہ بندے نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ کوئی موافق تحریر سنی ہے نہ مخالف نہ آئندہ ارادہ سننے کا ہے مجھے اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی۔ کہ اس مسئلہ میں کوئی تحریر کسی طرف سے چھپی ہے۔ اسی امر کی پیش بندی ہے جو مراسلہ کے سوال اول میں معروض ہوا تھا کہ دونوں پرچہ مذکورہ آپ کی رائے سے ہیں یا بالائی لوگوں نے بطور خود شائع کیے علی الثانی ان کے

Marfat.com

سب مضامین آپ کو قبول ہیں یا کل مردود یا بعض بحال سکوت وہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے ظاہر یہ ہے کہ آپ نے ضرور یہ شقوق سنیں اور ان سے مفر اصلا نظر نہ آئی سوا اس صورت کے کہ سرے سے کانوں پر ہاتھ دھر لئے کہ میرے کان تک ان کی خبر بھی نہ پہنچی مضمون سننا تو بڑی بات ہے یہ میں کیسے کہہ دوں کہ مقبول ہیں۔ یا مردود اور واقعی قبول کرنے میں سارا بار اپنے سر آتا تھا اور نہ قبول کرنے میں معتقدین کا دل دکھتا بلکہ غالبًا اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوتا تھا۔ ناچار سوا اس انکار کے علاج کیا تھا ورنہ کیوں کر قرین قیاس ہو کہ آپ کا مسئلہ آپ کا معاملہ آپ کا فرقہ آپ کا سلسلہ شہروں شہروں دشور و غلغلہ اور آپ کو کانوں کان خبر نہیں اور طرفہ یہ کہ آپ خود اسی کارڈ میں فرما رہے ہیں نفس مسئلہ مجھ سے ہزاروں مرتبہ مجھ سے کسی نے پوچھا اور میں نے بتلا دیا۔ اب نہ معلوم پچاس سال کے بعد یہ غل شور کیوں ہوا۔ غل شور کی خبر ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ غل کیا اور کس پیرایہ میں ہے۔ لطف یہ کہ معتقدین معرض بیان میں سکوت سے عرفًا اقرار دے چکے ہیں کہ ان کے مضامین آپ ہی کی تعلیم ہیں۔ ضمیمہ شحنہ ہند کے اس بیان پر کہ یہ لچر اعتراضات مجوزین اکل زاغ ہذا کے ہیں۔ جو غالبًا ان کے کسی تعلیم دہندہ نے ہدایت فرمائی ہے جن کے ارشاد کے موافق بحکم ع

بکے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید

اس موذی خبیث زاغ کا کھانا اس فریق نے اختیار کیا ہے آپ کو معلوم ہو کہ یہ پیر مغاں باتفاق فریقین آپ ہیں۔ خود آپ کے معتقدین پرچہ ادلے میں فرماتے ہیں شک نہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں۔ لیکن یہ کون سعادت مندی ہے کہ ملا سوچے سمجھے ایسے پیر مغاں فقیہ مسلم پر اعتراض کر بیٹھے واہ رے زمانہ غافل و مدہوش میں یہ

Marfat.com

شورد خردش اور پیر مغاں در خواب خر گوش۔ خیر یہ تو آپ جانیں یا آپ کے مرید کلام اس میں ہے کہ ضمیمہ شحنہ کا یہ کلام تردید والوں نے دیکھا اور آپ کا تبریہ نہ کیا اب ظاہر تو یہ ہے کہ جو ظاہر تھا وہ ظاہر تھا۔ وہ ظاہر ہو لیا۔ ع

نہاں کے ماند آں رازے الخ

کتب متداولہ درسیہ سے کوا حلال ہونے کا ادعا اسی وقت تک سزا ہے کہ جواب سوالات سے دامن کھینچا ہے۔ نمبر وار ہر سوال کا جواب صاف صاف بے پیچ و تاب دیتے ہیں تو بعونہ تعالےٰ کھلا جاتا ہے کہ یا غراب البین بالیت بینی وبینک بعد المشرقین آپ فرماتے ہیں۔ صرف یہ کارڈ آپ کے رفع انتظار کے لئے بھیجا ہے۔ ورنہ اس کی بھی حاجت نہ تھی۔ میں کہتا ہوں کہ حاجت تو کوا کھانے کی بھی نہ تھی۔ اب کہ واقع ہو لیا۔ مسائل شرعیہ کا جواب دینے کی ضرور حاجت ہے۔ تقریر بالا یاد کیجئے۔ خیر یہ تو آپ کے عذر کا ضروری جواب تھا۔ جس سے مقصود مسئلہ شرعیہ میں وضوح حق کا فتحباب تھا۔ اگر آپ بنظر مخالفت اسے اپنے کارڈ کا رد سمجھیں بلکہ گلوئے کارڈ پر کارد جانیں۔ مجھے اس سے بحث نہیں مجھے اپنی نیت معلوم ہے میں آپ سے پھر گزارش کرتا ہوں کہ مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے سے رفع اختلاف بھلا ہے۔ آپ کا معتقد گروہ دوسرا قرآن سے کہے تو نہیں سنتا آپ کی بے دلیل کی سنتا ہے۔ اور وہ خود بھی اشارے اشارے میں کہہ چکا کہ ہمارے مولوی سے ملے ہو جانا اولیٰ ہے۔ اور اب تو آپ کو پچاس برس سے یہ مسئلہ چھان رکھنے کا ادعا ہے آپ نے اساتذہ سے بھی تحقیق کر لینا لکھا ہے۔ دوسرا آپ سے وضوح حق کے لئے سوالات شرعیہ کر رہا ہے۔ اور حق سبحنہ وتعالےٰ نے قرآن عظیم میں حق صاف بیان فرمانے کا عہد لیا ہے قال تعالےٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ

Marfat.com

اوتوا الکتب لتبیننہٗ لِلنّاسِ پھر سوالات نہ سننے اور جوابات نہ دینے کی وجہ کیا ہے آپ مناظرہ کا خوف نہ کیجئے میں اطمینان دلاتا ہوں کہ یہ سوالات مخاصمانہ نہیں صرف ظہورِ حق کے لئے ہیں آپ کا کارڈ پانچویں دن بعد ظہر آیا آج رجسٹری کا وقت نہیں یہ خط انشاء اللہ تعالٰے کل رجسٹری شدہ حاضر ہوگا. شنبہ ۱۶ شعبان تک جواب جُملہ سوالات تین روز آئندہ میں آنے کا مژدہ یا تعیین مدت کا وعدہ ملے ورنہ فقیر اتمام حجت کر چکا ہے سوالات شرعیہ کا جواب نہ دینے اور مسلمانوں میں اختلاف ڈال کر الگ ہو بیٹھنے کا مطالبہ حشر میں ہوا تو جب ہوگا یہاں بھی عتلا اس پہلو تہی کو جواب عجز پر محمول کریں گے۔ آئندہ اختیار بدست مختار جواب میں جملہ شرائط مراسلہ سابقہ ملحوظ رہیں اور سوال اوّل کا جواب دینے کو وہ دونوں پرچے اور جو تحریرات چھپی ہوں امر دین در رفع نزع مسلمین کے لئے ایک گھڑی بھر کی کلفت اٹھا کر براہین قاطعہ کی طرح اوّل سے آخر تک بغور سُن لیجئے اور جلد جواب دیجئے۔ واللہ یقول الحق ویھدی السبیل وحسبنا اللہ، نعم الوکیل وصلے اللہ تعالٰے علی السید الجلیل الہٗ ومحبہٗ اولی الیقین آمین والحمد للہ رب العالمین

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہٗ یازدہم شعبان معظم

سنہ ۱۳۲۰ھ

واٰخِرُ دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علٰی سیدنا ولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

Marfat.com

رسالہ حرمتِ تصویر

عَطَایَا الْقَدِیْر فِیْ حُکْمِ التَّصْوِیْر

۳۱ ھ ۱۳

تصنیفِ لطیف

مجدد مائۃ حاضرہ مؤیدِ ملتِ طاہرہ مولانا الشاہ محمد احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ و الصلوٰۃ والسلام علیٰ

من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ المکرمین عندہ

مسئلہ از احمد آباد محلہ جمالپور متصل مسجد کانیج مرسلہ مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب ۲۹ر صفر ۳۱ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ان دنوں شہر احمد آباد میں کاپیاں فوٹوگراف کی ۲۰ر آنے کو بک رہی ہیں اور نمونہ اصلی خدمت میں آپ کی مرسل ہے۔ آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں۔ یہ فوٹو حضرت پیر ابراہیم بغدادی عم فیضہ الصوری والمعنوی سجادہ نشین خانقاہ حضرت غوثِ اعظم حضرت پیرانِ پیر قدس اللہ سرہ العزیز کا ہے۔ اس کو احمد آبادی وغیرہ تبرک کے طور پر رکھتے ہیں۔ اس کا رکھنا مکانوں میں حرام ہے یا نہیں اور جس مکان میں یہ فوٹو ہوگا اس میں رحمت کے فرشتے آئیں گے یا نہیں اور اس فوٹو کے رکھنے سے برکت نازل ہوگی یا نہیں اور برزخِ شیخ جمانے کے لئے فوٹو شیخ کا سامنے رکھ کر اس کا برزخ جمانا شریعت وطریقت میں جائز ہے یا نہیں؟ بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الخالق البارئ المصور الذی صورنا فاحسن

Marfat.com

صورنا وخلق وحده العالم نقیره وقطمیره وقضی بالعذاب و شدید العقاب علی الذین یضاهئون خلق اللّٰه فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او لیخلوا شعیرة والصلوٰة والسلام علیٰ من اتی بمحق الاوثان وحرم التصویر صغیره وکبیره و جعله کبیرة وعلیٰ اٰله وصحبه وابنه الاکرم الغوث الاعظم و سائر حزبه صلاة وسلاما تواریان عزه و توقیره۔ رب انی اعوذ بک من همزات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضرون۔

اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے۔ دنیا میں بت پرستی کی ابتدا یونہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی، شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ وقالوا لا تذرن اٰلهتکم ولا تذرن وَدًّا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا کی تفسیر میں ہے قال کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطٰن الیٰ قومهم ان انصبوا الیٰ مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا وسموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلک اولئک ونسخ العلم عبدت۔

عبد بن حمید اپنی تفسیر میں ابوجعفر بن المہلب سے راوی قال کان ود رجلا مسلما وکان محببا فی قومه فلما مات عسکروا حول قبره

Marfat.com

فی ارض بابل وجزعوا علیه فلما رأی ابلیس جزعهم
علیه تشبه فی صورة انسان ثم قال اری جزعکم
علیٰ هٰذا فهل لکم ان اصور لکم مثله فیکون فی
ناديکم فتذکرونه به قالوا نعم فصور لهم مثله و
وضعوه فی ناديهم وجعلوا یذکرونه فلما رأی ما بهم
من ذکره قال هل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل
رجل منکم تمثالا فیکون فی بیته فتذکرونه
قالوا نعم فصور لکل اهل بیت تمثالا مثله
فاقبلوا فجعلوا یذکرونه به قال وادرك ابناؤهم
فجعلوا یرون ما یصنعون به وتناسلوا ودرس امر
ذکرهم ایاه حتی اتخذوه الٰها یعبدونه من دون
الله قال وکان اول ما عبد غیر الله فی الارض ود الصنم
الذی سموه بودّ۔

نیز صحیحین بخاری و مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے لما
اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر بعض
نسائہ کنیسۃ یقال لها مارية وکانت ام سلمة
وام حبيبة رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتتا ارض حبشة
وذکرنا من حسنها وتصاویر فیها فرفع صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم رأسه فقال اولئك اذا مات فیهم الرجل

Marfat.com

الصالحین بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صوروا فیہ تیک الصور اولئک شرار خلق اللہ ۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے صوروا فیہ تیک الصور ای صور الصلحاء تذکیرا بھم وترغیبا فی العبادۃ لاجلھم ثم جاء من بعدھم فزین لھم الشیطٰن انما لھم وقال لھم سلفکم یعبدون ھذہ الصور فوقعوا فی عبادۃ الاصنام۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ لاتدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو" رواہ الائمۃ احمد والستۃ والطحاوی عن ابی طلحۃ والبخاری والطحاوی عن ابن عمر وعن ابن عباس ومسلم وابوداؤد والنسائی والطحاوی عن ام المؤمنین میمونۃ ومسلم وابن ماجۃ والطحاوی عن ام المؤمنین الصدیقۃ واحمد ومسلم والنسائی والطحاوی وابن حبان عن ابی ھریرۃ والامام احمد و الدارمی وسعید بن منصور وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابویعلی والطحاوی وابن حبان والضیاء والشاشی وابونعیم فی الحلیۃ عن امیر المؤمنین علی والامام مالک فی المؤطا والترمذی والطحاوی عن وسعید الخدری و حمد والطحاوی والطبرانی فی الکبیر

Marfat.com

عن اسامۃ بن زید و الطحاوی الحاوی عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم و فصلناھا فی فتاوٰنا۔ اور اس میں کسی معظم دینی کی تصویر ہونا نہ عذر ہو سکتا ہے نہ اس وبالِ عظیم سے بچا سکتا ہے بلکہ معظمِ دینی کی تصویر زیادہ موجب وبال و نکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے گی اور تصویرِ ذی روح کی تعظیم خاص بت پرستی کی صورت اور گویا ملتِ اسلامی سے صریح مخالفت ہے ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جس پر ان کو بدترین خلق فرمایا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا اور نبی بھی کون حضرت شیخ الانبیاء خلیلِ کبریا سیدنا ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم، کہ ہمارے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام جہان سے افضل و اعلیٰ ہیں ان کی اور حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلاۃ والسلام کی تصویریں دیوارِ کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بھیجکر وہ سب محو کرادیں جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے، پانی منگا کر بنفسِ نفیس انہیں دھودیا۔ اور بنانے والوں کو "قَاتَلَ اللّٰہُ" فرمایا اللہ انہیں قتل کرے۔ ھٰذا معنی ما روی البخاری فی صحیحہ و الامام الطحاوی عن ابن عباس والامام احمد وابوداؤد عن جابر بن عبد اللہ وعمر بن شیبۃ والامام الطحاوی عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کما فصلناہ فی فتاوٰنا۔

ہاں بادی النظر میں یہاں یہ شبہ گزر سکتا ہے کہ صاحبزادہ موصوف کی یہ تصویر صرف

Marfat.com

سینے تک ہے اور انسان اتنے جسم سے زندہ نہیں رہتا۔ اور دُرِ مختار میں ہے کہ جب تصویر سے وہ حصہ محو کر دیا جائے جس کے بغیر حیات نہ ہو تو وہ ممانعت سے مستثنیٰ ہے حیث قال لو کانت صغیرۃ لا تتبین تفاصیل اعضائھا للناظر قائما وھی علی الارض ذکرہ الحلبی او مقطوعۃ الرأس او الوجہ او ممحوۃ عضو لا تعیش بدونہ (او لغیر ذی روح لا یکرہ) اور بنانے کے بعد مٹا دینا اور سر سے نہ ہونا دونوں کا ایک حکم ہے۔ ردالمحتار میں ہے قولہ او مقطوعۃ الرأس ای سواء کان من الاصل او کان لھا رأس ومحی۔

اقول و باللہ التوفیق و بہ الوصول الی ذری التحقیق۔

یہاں یہ قول اس کا ہو سکتا ہے جس نے خدمتِ فقہ و حدیث نہ کی، نہ اسے مقاصدِ شرع پر نظر ملی۔ اوّلاً مقامِ تنقیح میں سرے سے یہ عبارت در ہی محلِ نظر ہے، فقیر نے جس قدر کتبِ فقہیہ متون و شروح و فتاویٰ حاضر ہیں سب کی طرف مراجعت کی، بیانِ حکم میں اس تعمیم پر دُرِ مختار کا سلف نہ پایا یہاں تک کہ بحر و دُرر کہ اکثر ماخذ کتاب ہیں ان میں بھی اس کا نشان نہیں عامہ کتب مثل ہدایہ[1] و وقایہ[2] و نقایہ[3] و کنز[4] و وافی[5] و غرر[6] و اصلاح[7] و ملتقی[8] و منیہ[9] و نور الایضاح[10] و ہدایہ[11] و شرح وقایہ[12] و برجندی[13] و تبیین[14] و کافی[15] و دُرر[16] و ایضاح[17] و مجمع الانہر[18] و مراقی الفلاح[19] و فتح القدیر[20] و عنایہ[21] و خانیہ[22] و خزانۃ المفتین[23] و ہندیہ[24]، حتی کہ خود جامع صغیر محررِ مذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ میں صرف ذکر رأس پر اقتصار فرمایا کہ اگر تصویر بے سر کی ہو یا اس کا سر کاٹ دیں تو کراہت نہیں۔ اور خلاصہ[25] پھر اس کی تبعیت سے تنویر الابصار[26] و حلیہ[27] و بحر الرائق[28] و جامع الرموز[29] و غنیہ[30] و صغیری[31] و شرنبلالیہ[32] و عبد الحلیم علی الدرر[33] میں "وجہ" کا اضافہ کیا کہ چہرہ مٹا دینا بھی سر کاٹ دینے کے مثل ہے

Marfat.com

ذخیرۃ[۳۵] العقبی و شلبی[۳۶] علی الزیلعی و حسن[۳۷] عجیمی علی الدرر و سعدی افندی[۳۸] علی العنایہ سے مسکین[۳۹] علی الکنز حتی کہ ابوالسعود ازہری نے بھی کہ درمختار سے کثیر الاخذ ہیں، زیادت سے اصلاً تعرض نہ کیا۔

اقول اور ذکر وجہ حقیقۃً زیادت نہیں کہ رأس کا اطلاق اکثر چہرے پر آتا ہے، گردن جدا کردینے کو سر کاٹنا ہی کہتے ہیں، تو مقصود خلاصہ اس کا افادہ ہے کہ محو بھی مثل قطع ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے ان کان مقطوع الرأس لاباس بہ و لو محی وجہ الصورۃ فھو کقطع الرأس۔

ثم اقول دیگر اعضاء وجہ و رأس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدارِ حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویرِ جاندار میں اصل ہے، ولہذا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسی کا نام تصویر رکھا اور شک نہیں کہ فقط چہرے کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اسی پر اقتصار کرتے ہیں۔ ملوکِ نصاریٰ کہ سکّے میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرے تک رکھتے ہیں اور بے شک عامہ مقاصد تصویر چہرے سے حاصل ہوتے ہیں و انما الشیئ بمقاصدہ امامِ اجل ابوجعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی قال الصورۃ الرأس فکل شیئ لیس لہ رأس فلیس بصورۃ اور اسی طرف عبارتِ ہدایہ ناظر، حیث قال اذا کان التمثال مقطوع الرأس فلیس بتمثال۔ بلکہ یہ جامع صغیر میں نص امامِ کبیر ہے محمد عن یعقوب عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم اذا کان راس الصورۃ مقطوعا فلیس بتمثال۔ لاجرم امامِ نسفی نے وافی و کافی میں تصریح فرمائی کہ اگر تصویر کا سر مقطوع نہیں، کراہت مدفوع نہیں، وھذا نصہ لو کان فوق رأسہ فی السقف او بین یدیہ او بحذائہ صورۃ غیر مقطوع راسھا کرہ۔ ظاہر ہے کہ نیم قد یا سینہ تک

Marfat.com

کی تصویر پر بھی صادق ہے کہ اس کا سر مقطوع نہیں تو حکم منع مرفوع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ثانیاً قول درمختار ہے یعیش جس پر محشیوں نے تقریراً درخادی نے حاشیہ درمیں تبعیت کی حیث قال مقطوعة الرأس والمراد ممحوة عضولا تعیش بدونه کالوجه۔ بیانِ مسئلہ میں اگرچہ یہ تعمیم فقیر نے کہیں نہ پائی مگر ایک مسئلہ کی دلیل میں کلامِ فتح سے اس کی طرف اشارہ سمجھا گیا اذ قال لو قطع یدیها ورجلیها لاترتفع الکراهة لان الانسان قد تقطع اطرافه وهو حی۔ علامہ طحطاوی نے اس سے وہ تعمیم استنباط فرمائی، حاشیہ مراقی الفلاح میں لکھا افاد بهذا التعلیل ان قطع الرأس لیس بقید بل المراد جعلها علی حالة لاتعیش معها مطلقا۔ **اقول** اس استنباط میں نظر ظاہر ہے فان حاصل کلام الفتح ان هذا مکروه لکونه علی حالة یعاش معها وکل ما کان کذا فهو مکروه ولا یلزم منه ان کل ما هو مکروه فهو کذا فان الموجبة الکلیة لاتنعکس کنفسها ووجدت نظیره فی فی الهدایة اذ قال الطلاق علی ضربین صریح وکنایة فالصریح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا یقع به الطلاق الرجعی لان هذه الالفاظ تستعمل فی الطلاق ولا تستعمل فی غیره فکان صریحا وانه یعقب الرجعة بالنص ولا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة الاستعمال **اقول** فمناط الصراحة هو غلبة الاستعمال کما افاد

Marfat.com

اخرا فما لم يستعمل فى غير الطلاق كان اولى بالصراحة
فيه فلذا علل به الصراحة فى الالفاظ الثلاثة وهو
لا يفيد ان هذا يستعمل فى غيره نادرا لا يكون صريحا
فيه وبالجملة هو تعليل بما يتضمن العلة مع شيئ
زائد يفيده من باب اولى كذا ههنا مناط المنع هو
الرأس ولو وحده فاذا كان جميع ما يحتاج اليه للحيوة
باقيا تضمن العلة مع زائدا افاد المنع بالاولى فلا
تدافع بين كلامى الهداية اولا و اخرا وقد كان افاد
هذا فى الفتح نفسه اذ قال ما غلب استعماله
فى معنى بحيث يتبادر حقيقة او مجازا صريح فان
لم يستعمل فى غيره فاولى بالصراحة فلذا رتب
الصراحة فى هذه الالفاظ على الاستعمال فى الطلاق
دون غيره اه ثم زعم التدافع مع انه قد اندفع
بما قرر و لله الحمد۔

اسی طرز پر ایک بحث میں ان کے تلمیذ امام ابن امیر حاج کے کلام سے اشارہ نکل سکتا ہے
اور ویسا ہی اس کا جواب ہے حيث يقول اما قطع الرأس عن الجسد
بخيط مع بقاء الراس على حاله فلا يبقى الكراهة لان
من الطير ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك كذا
ذكروه وهو قاصر على الطير والظاهر ان الكراهة

Marfat.com

لاتنتفی فی غیره من الحیوانات بهذا الصنیع کما لاتنتفی
فیه فیحتاج الغیر الی توجیه غیر هذا ولعل الاولیٰ
ان یقال لان الحیوان الحی قد یجعل علیٰ رقبته شیئ
ساتر لها من خیط اوغیره لغرض من الاغراض فیکون
هذا بمنزلته فلا تزول به الکراهة ثم لم اقف
علیٰ انه لوفصل بین نصفه الاعلیٰ والاسفل
بخیط حتی صار کانه مقطوع شطرین هل تزول
الکراهة الظاهر انها لاتزول کما فی الرأس لنحو
ماذکرنا انفا فی الرأس ولاسیما فی الآدمی فان ذلک
یکون فیه بمنزلة شد الوسط والله تعالیٰ اعلم اھ

اقول والاتیان بلفظ الظاهر فی الموضعین من شدة
ورعه رحمه الله تعالیٰ والا فالحکم مقطوع به فیهما
ولایتوهم احد ان لو ربط خیط فی عنق صورة انسان او
بهیمة اوفی وسطها ذهب الحکم الشرعی وجاز اقتناؤها
ثم لیس حاصله الامثل ما فی الفتح ان کل ما لاینافی
الحیلوة لاینفی الکراهة ولایلزم منه ان کل ما ینافی
الحیلوة ینفی الکراهة کما لایخفی الاتری ان کل ما
لاینافی الانسانیة لاینفی الحیوانیة اذ لو نفی الحیوانیة
لنافی الانسانیة ولیس ان کل ما ینافی الانسانیة

Marfat.com

ینفی الحیوانیۃ کالصھیل والنھیق والتوھب فان کل ذلک ینافی الانسانیۃ ولاینفی الحیوانیۃ۔

عجب نہیں کہ مدقق علائی نے انہیں عبارات فتح وحلیہ کو دیکھ کر یہ تعمیم اضافہ فرمائی ہو حالانکہ وہ مفید تعمیم نہیں، ہاں کلام امام ابوجعفر طحاوی میں فقیر نے اس کی طرف اشارہ پایا، حیث قال رحمہ اللہ تعالیٰ بعد ما احتج علی من قال بکراھۃ الصورۃ مطلقا ولو لغیر حیوان کشجر مثلا باحادیث فیھا الامر بقطع رأس التماثیل مانصہ فلما ابیحت التماثیل بعد قطع رأسھا الذی لو قطع من ذی الروح لم یبق دل ذلک علی اباحۃ تصویر ما لا روح لہ وعلی خروج ما لا روح لمثلہ من الصور مما قد نھی عنہ فی الآثار التی ذکرنا فی ھذا الباب وقد روی عن عکرمۃ فی ھذا الباب ایضا ما حدثنا محمد بن النعمٰن (فذکر بسندہ) عن عکرمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الصورۃ الرأس الی آخر ما تقدم۔

کلام دُر کے لئے یہ غایت ابدائے سند ہے۔ **اقول** اگرچہ ان کا آخر کلام اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استناد بتا رہا ہے کہ تصویر نہ رہنا حکم منع سے خارج کرنے کا مدار ہے اور یہی چاہیئے کہ شرع نے حکمِ منع تمثال ظاہر غیر مستھان پر فرمایا۔ تو جب تک تمثال بلا اہانت ظاہر ہے منع باقی ہے۔ ہاں جب تمثال نہ رہے یا اہانت ہو منع نہ رہے گا کہ مناطِ منع منتفی ہو گیا۔

Marfat.com

قطع سر میں تمثال نہیں رہتی جیسا کہ حدیث ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وعبارت ہدایہ وخود کلام امام اعظم سے گزرا بخلاف دیگر اعضاء کہ جب تک چہرہ باقی تصویر باقی اگرچہ اور اعضاء نہ ہوں و لہذا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حدیث آئندہ اور محرر مذہب امام محمد نے جامع صغیر اور جملہ کتب مذکورہ مذہب متون وشروح وفتاویٰ میں صرف نفی راس پر اقتصار فرمایا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ بہرحال اگر اسی پر چلیے **فاقول** وباللہ التوفیق۔ تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی نہ وہ کسی حال میں جملہ اعضاء مدار حیات کا استیعاب کرتی ہے عکسی میں تو ظاہر کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایکطرف کی سطح بالا کا عکس لائے گی۔ طول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادۃً حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے اور ڈاکٹری کی ایک تصویر خاص لیجیے جس میں اندر باہر کے رگ پٹھے تک سب دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئے گا؟ غرض تصویر کسی طرح مابہ الحیوٰۃ نہیں کرسکتی فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتا دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں، میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

سنن ابی داؤد، جامع ترمذی وسنن نسائی وصحیح ابن حبان وشرح معانی الآثار امام طحاوی ومستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی جبریل قال اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان

Marfat.com

فی البیت کلب فمن برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کھیأۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطآن ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دیکھئے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہی عرض کی کہ ان تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم فرمادیجئے جس سے ان کی ہیأت درخت کے مثل ہوجائے حیوانی صورت نہ رہے اس کا صریح مفاد تو وہی ہے کہ بے قطع رأس حکم منع نہ جائے گا کہ بغیر اس کے نہ پیڑ کی مثل ہوسکتے ہیں نہ صورتِ حیوانی سے خارج۔ اور اگر تنزل کیجئے تو اس قدر تو لازم کہ ایسا کردیجئے جس سے وہ ایک بے جان کی صورت معلوم ہو اس سے حالت بے روحی مفہوم ہو ولہذا علامہ سیّد طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی قولِ دُرّ کی شرح میں فرمایا قولہ۔ لا تعیش بدونہ انما لا تکرہ الصلوٰۃ الیہا لانہا صورۃ میت وھو لا یعبد اھ **اقول** والاولیٰ وھی لا تعبد لان المشرکین انما یعبدون المیت قال تعالیٰ اموات غیر احیاء نعم لا یصورونہم صورۃ میت بل حیّ۔ اور شک نہیں کہ عکسی تصویریں اگرچہ نیم قد یا سینے تک بلکہ اگرچہ صرف چہرہ کی ہوں ہرگز نہ مثل شجر ہوتی ہیں نہ موت ذوالصورۃ کی حکایت کرتی ہیں بلکہ یقیناً جیتے جاگتے کی صورت دکھاتی ہیں اور ناظر کا ذہن ان سے حالت حیات ذوالصورۃ ہی کی طرف جاتا ہے۔ کوئی نہیں سمجھتا کہ یہ مردہ کی صورت ہے اور مدارِ حکم اسی فہم پر تھا، نہ حیات و موت حقیقی پر جس سے تصویر کو بہرہ نہیں۔ آیا نہیں دیکھتے کہ سلاطینِ نصاریٰ اپنی ایسی ہی ناقص تصویریں سکّہ پر منقوش کراتے ہیں اگر اس سے حالتِ موت مفہوم

Marfat.com

ہوتی تو کبھی نہ چاہتے کہ سکتے میں اپنے مردہ کی صورت دیکھیں تو انصافاً یہ عبارتِ درِ مختار بھی ان تصویروں سے نفی ممانعت نہیں کرتی وہ اس تصویر کے لئے ہے جسے توڑ پھوڑ کر اس حالت پر کر دیں کہ اس میں حالت حیات کی حکایت نہ رہے جو اسے دیکھے میت بے روح کی صورت جانے۔

اقول اور اب عجب نہیں کہ چہرہ کے سوا دیگر اعضاے مدارِ حیات کے عدم اصلی و اعدام نقض و ابطال میں معنی مقصود بحکایۃ الحیاۃ عرفاً مفہوم ہونے نہ ہونے سے بعض صُوَر میں فرق پیدا ہو بخلاف چہرہ کہ سرے سے نہ بنایا یا بنایا ہوا توڑ دیا۔ بہرحال حکایت نہیں ہوتی کما لا یخفی فلیتأمل و باللہ التوفیق۔

ثالثاً بتوفیق اللہ عزوجل وہ تحقیق بیان کریں جس سے اس بحث کے تمام علل و احکام و اصول و فروع متجلّی ہوں، تصویر ممنوع میں کراہت نماز و حکمِ ممانعت کی علّت مشائخِ کرام رحمہم اللہ تعالٰی نے مشابہت عبادت صنم بتائی۔ ہدایہ میں صراحۃً اسی میں حصر فرمایا حیث قال لأن یصلی و بین یدیہ مصحف معلق او سیف معلق لانہما لا یعبدان و باعتبارہ تثبت الکراھۃ۔ فتح القدیر میں ہے قولہ و باعتبارہ تثبت الکراھۃ قدم المعمول لقصد افادۃ الحصر۔ تبیین الحقائق میں ہے لانعبد اذا کانت صغیرۃ بحیث لا تبدو للناظر والکراھۃ باعتبار العبادۃ فاذا لم یعبد مثلہا لا یکرہ۔ اور مصلّی کے کپڑوں پر تصویر ہونے کی ممانعت کو حاملِ صنم کی مشابہت سے تعلیل فرمایا جیسا کہ ہدایہ و کافی و تبیین میں ہے۔ واللفظ للھدایۃ لو لبس ثوبا فیہ تصاویر یکرہ لانہ یشبہ حامل الصنم والصلوٰۃ جائزۃ فی جمیع ذٰلک

Marfat.com

لاستجماع شرائطها وقعا وعلیٰ وجہ غیر مکروہ۔

اس حصر کے منافی نہیں کہ وقتِ عبادت حاملِ صنم سے مشابہت بھی عبادتِ صنم سے مشابہت ہے مگر انہیں کتب سے تعلیل مسائل میں دو علّتیں اور مفہوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ جہاں تصویر ممنوع رکھی ہو ملائکہ اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملائکۂ رحمت نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے۔ دوسرے تعظیم تصویر ہدایہ میں ہے یکرہ ان یکون فوق رأسہ فی السقف اوبین یدیہ او تحتہ تصاویر اوصورۃ معلقۃ لحدیث جبریل انا لا ندخل بیتا فیہ کلب اوصورۃ۔ کافی میں اتنا زائد کیا وبیت لا تدخل فیہ الملائکۃ شر البیوت امام زیلعی نے دونوں تعلیلوں کو جمع فرمایا حیث قال لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب و لاصورۃ ولانہ یشبہ عبادتھا فیکرہ۔ نیز کتبِ ثلاثہ میں ہے لوکانت الصورۃ علیٰ وسادۃ ملقاۃ او بساط مفروش لا یکرہ لانہا تداس و توطأ بخلاف ما اذا کانت الوسادۃ منصوبۃ او کانت علی الستر ۃ لانہ تعظیم لہا اھ۔ ھٰذا لفظ الھدایۃ ولفظ الکافی و التبیین او کانت علی الستر اعنی بدون التاء وھو اولیٰ کما لا یخفی۔

محقق نے فتح القدیر میں صرف مکان میں تصویر ممنوع بروجہ اکرام رکھے ہونے کی کراہت کو نماز کی طرف ساری بتایا اگرچہ تشبہ عبادت نہ ہو حیث قال لو کانت الصورۃ خلفہ

Marfat.com

او تحت رجليه ففى شرح عتاب لاتكره الصلوٰة
ولكن تكره كراهة جعل الصورة فى البيت للحديث
ان الملئكة لاتدخل بيتا فيه كلب او صورة
الا ان هذا يقتضى كراهة كونها فى بساط مفروش
وعدم الكراهة اذا كانت خلفه وصريح كلامهم
فى الاول خلافه وقوله راى صاحب الهداية)
اشدها كراهة ان تكون امام المصلى الى ان قال
ثم خلفه يقتضى خلاف الثانى ايضا لكن قد يقال
كراهة الصلوٰة تثبت باعتبار التشبه بعبادة
الوثن وليسوا يستدبرونه ولا يطئونه فيهما ففيما
يفهم مما ذكرنا من الهداية راى من الكراهة اذا كانت
خلف المصلى) نظر وقد يجاب بانه لابعد فى ثبوتها
فى الصلوٰة باعتبار المكان كما كرهت الصلاة فى الحمام
على احد التعليلين وهو كونها مأوى الشياطين
فان قيل فلم لم يقل بالكراهة ان كانت تحت
القدم وما ذكرت يفيده لانها فى البيت وبه يعترض
على المصنف ايضا حيث يقول لايكره كونها فى
وسادة ملقاة فالجواب لايكره جعلها فى المكان
كذلك ليتعد الى الصلوٰة وحديث جبريل مخصوص

Marfat.com

بذٰلك اھ ملخصا۔

انؒ کے تلمیذ محقق ابن امیر الحاج نے حلیہ میں صرف امتناعِ ملائکہ کے علت ہونے کا استظہار اور تشبہ پر مدار سے انکار فرمایا۔ ہاں اسے موجبِ زیادتِ کراہت بتایا وھٰذا نصه فان قيل ان كانت العلة فى الكراهة كون المحل الذى تقع فيه الصلوٰة لا تدخله الملائكة حينئذ لان شر البقاع بقعة لا تدخل الملائكة فينبغى ان تكره الصلاة فى بيت فيه الصور سواء كانت مهانة اوغير مهانة فان ظاهر نص الصحيحين عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة يقتضى انه لا تدخل الملائكة هٰذا البيت ايضًا راى ما فيه الصورة مهانة) لان النكرة فى سياق النفى عامة غاية الامر ان كراهة الصلاة فيما اذا كانت الصورة فى موضع سجوده او امامه اوفوق اشد وان كانت العلة فى الكراهة التشبه بعبادة الصورة فلا تكره اذا لم تكن امامه ولا فوق رأسه لان التشبه لا يظهر الا اذا كان على احد هٰذين الوجهين فالجواب ان الذى يظهر ان العلة هى الامر الاول واما الباقى فعلاوة تفيد اشدية الكراهة غير ان عموم النص

Marfat.com

المذکور مخصوص باخراج ما تقدم اخراجه من الکراهة اھ ملخصا۔

اسی بنا پر صورِ صغار سے نفی کراہت کی دلیل پر کہ ہدایہ وکافی وتبیین وعامہ مشائخ کرام نے افادہ فرمائی اوران کے شیخ محقق علی الاطلاق نے اس پر تقریر کی ،اعتراض فرمایا فقال اما عدم الکراھة اذا کانت الصورة صغیرة لاتظھر للناظر علی بعد فقالوا لانھا لاتعبد والکراھة انما باعتبار شبه العبادة و قدعرفت مافی ھذا۔

بحر نے بحر میں ان کی تبعیت کی بلکہ ان کے استظہار پر جزم کیا فقال انما لم تکره الصلوٰة فی بیت فیه صورة مھانة مع عموم الحدیث ان الملائکة لاتدخله وھو علة الکراھة لوجود مخصص (الی ان قال) الا ان تکون صغیرة لان الصغار حدّا لاتعبد والکراھة انما کانت باعتبار شبه العبادة کذا قالوا وقدعرفت مافیه اھ قال فی منحة الخالق مافیه ای ان العلة لیست التشبه بل عدم دخول الملائکة علیھم السلام اھ اقول کل کلامه ھٰھنا ماخوذ عن الحلیة وان لم یعز الیھا ولم یقدم ماقدم ھو لنفی علیة التشبه من لزوم ان لاتکره اذا لم تکن امامه ولا فوقه فلم یستقم له قوله قدعرفت مافیه۔

Marfat.com

پھر محقق حلبی نے اثنائے کلام میں دو علت باقی اعنی تشبہ و تعظیم کی طرف بھی میل فرمایا یہاں تک کہ صورت تشبہ و شبہ تعظیم کو موجب ٹھہرایا اور بحر نے بدستور اتباع کیا وھذا نص الحلبیۃ بعد ما قدمنا عنھما و ذکر الاحادیث المخصصۃ قال نعم علی ھذا یقال ینبغی ان لا تکرہ الصلوٰۃ علی بساط فیہ صورۃ و ان کانت فی موضع السجود لان ذلک لیس بمانع من دخول الملائکۃ کما افادتہ ھذہ النصوص۔

فان قلت الکراھۃ فی ھذہ الصورۃ انما ھی معللۃ بالتشبہ بعبادۃ الاصنام لا غیر قلت یمکن ان یقال وجود التشبہ المذکور فی ھذہ الصورۃ ممنوع فان عباد التماثیل و الصور لا یسجدون علیھا و انما ینصبونھا و یتوجھون الیھا بل الذی ینبغی ان یکرہ علی ھذا اما اذا کانت الصورۃ امامہ لا فی موضع سجودہ اللّٰھم الا ان یقال انھا اذا کانت امامہ فی موضع سجود تکون فی الصلاۃ صورۃ التشبہ بالعبادۃ لھا فی حالۃ قیامہ و رکوع ثم فی حالۃ السجود علیھا ان لم یوجد التشبہ بعبادتھا فھو لا یعری عن نوع شبہ بعضھم فان ذلک یشبہ فی الصورۃ الخضوع لھا و تعبیھم ۔ سأس بھذا التوجیہ و ان لم یذکروہ

Marfat.com

علامہ شامی نے تشبیہ و تعظیم دو علتیں رکھیں اور اتباعِ ملائکہ سے تعلیل کو نامناسب ٹھہرایا، اوّلاً باتباع ہدایہ وغیرہا، فرمایا علة كراهة الصلوٰة بها التشبه، پھر چند قول کے بعد لکھا قد ظهر من هٰذا ان علة الكراهة في المسائل كلها اما التعظيم او التشبه على خلاف ما يأتي، پھر ایک صفحہ کے بعد کلامِ مذکور حلیہ و بحر تلخیص کر کے فرمایا اقول الذي يظهر من كلامهم ان العلة اما التعظيم او التشبه كما قدمناه والتعظيم اعم كما لو كانت عن يمينه او يساره او موضع سجوده فانه لا تشبه فيها بل فيها تعظيم وما كان فيه تعظيم و تشبه فهو اشد كراهة وخبر جبريل عليه الصلوٰة والسلام معلول بالتعظيم بدليل الحديث الآخر وغيره فعدم دخول الملائكة انما هو حيث كانت الصورة معظمة وتعليل كراهة الصلوٰة بالتعظيم اولىٰ من التعليل بعدم الدخول لان التعظيم قد يكون عارضا لان الصورة اذا كانت على بساط مفروش تكون مهانة لا تمنع من الدخول و مع هٰذا الوصلي على ذلك البساط وسجد عليها تكره لان فعله ذٰلك تعظيم لها والظاهر ان الملائكة لا تمتنع من الدخول بذالك الفعل العارض۔

عجب یہ کہ علامہ قوام کاکی نے :۔ یہیں بعض صُور میں تعظیم و تشبہ دونوں منتفی مان کر کراہت

Marfat.com

ثابت مانی۔ درمختار میں ہے اختلف فیما اذا کان التمثال خفیفۃ والاظھر الکراھۃ۔ ردالمحتار میں ہے لکنھا فی البیسر لانہ لاتعظیم فیہ ولا تشبہ معراج۔ علامہ شامی نے اس نفی کی یہ توجیہ کی قلت وکان عدم التعظیم فی التی خلفہ وان کانت علی حائط او ستر ان فی استدبارھا استھانۃ لھا فیعارض ما فی تعلیقھا من التعظیم بخلاف ما علی بساط مفروش ولم یسجد علیھا فانھا مستھانۃ من کل وجہ۔

اقول اور عجب تر یہ کہ باوصف انتفائے وصفین اثبات کراہت کی یہ توجیہ فرما کر اس کے متصل ہی وہ لکھا کہ قد ظھر من ھذا ان علۃ الکراھۃ فی المسائل کلھا التعظیم او التشبہ وھل ھو الا تفریع علی النقیض۔

یہ ہیں بظاہر سات رنگ کے اقوال وانا اقول وباللہ التوفیق و بہ الوصول الی ذری التحقیق افادات مشائخ کرام کہ ہدایہ واتباع ہدایہ میں مذکور ہوئے ضرور حق وصحیح اور ہر غبار سے پاک ونجیح ہیں۔ بے شک سوا تشبہ کے کچھ علت نہیں اور بے شک تعظیم علت ہے اور بے شک انتفاع ملتکہ علت ہے متاخرین کے اختلافات وبُردِ وہمات کا منشا ان امورِ ثلثہ میں تفارق سمجھنا ہے حالانکہ ان میں باہم تلازم ہے

تشبہ عبادت بے تعظیم ناممکن ہونا تو بدیہی کہ عبادت غایت تعظیم ہے جہاں اصلا کسی طرح شائبہ تعظیم نہ ہو وہاں شبہ عبادت کیا معنی، ولہذا اگر بساطِ مفروش میں تصویر ہو اور وہ بساط جانماز

Marfat.com

نہ بنائی گئی تو تشبہ عبادت کہ یہی علت تھا متحقق نہ ہوا کما تقدم عن الکتب الثلثۃ ومثلہ فی سائر ھن ، یونہی تعظیم تصویر تشبہ عبادت کو مستلزم کہ تعظیم دونوں کو جامع ہے جب اس کا درجہ اعلیٰ عبادت ہے ادنیٰ میں اس سے مشابہت ہے ۔

اقول یہ اس لئے کہ تصویر کو کوئی علاقہ رب عزوجل سے نہیں اور حقیقی مستحق ہر تعظیم وہی حقیقی جلیل عظیم عزجل جلالہ ہے معظمانِ دینی کی تعظیم اس کی طرف نسبت وعلاقہ سے ہے وہ غایت عظمت میں ہے تو غایت تعظیم اعنی عبادت اسی کے لائق ۔ دوسرے کہ اس سے منتسب ہیں اپنی اپنی نسبتوں کے قدر اس کے حکم سے دیگر تعظیماتِ نازلہ کے مستحق تو یہ تعظیمیں "اعطاء کلِ ذی حق حقہ" کے قبیل سے ہوئیں بلکہ حقیقۃً اسی کی تعظیم ہیں ولہذا حضور سید العالمین عظیم المعظمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ والجافی عنہ واکرام السلطان المقسط ۔ بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیمیں اللہ ہی تعظیم ہیں رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔ مگر جس وجہ کو اس عظیم حقیقی سے علاقہ نہیں وہ اصلا لائقِ تعظیم نہیں ورنہ اب جو اس کی ذرا بھی تعظیم کی جائے گی استقلال کی بُو دے گی کہ علاقہ تبعیت منتفی ہے لاجرم قسم عبادت سے خالی نہ ہوگا ولہذا امام علام فخر الاسلام نے شرح جامع صغیر میں فرمایا امساک الصورۃ علی سبیل التعظیم ظاہر امکروہ لان ذلک یشبہ عبادۃ الصنم اھ نقلہ عنہ فی الحلیۃ ۔ یونہی اتباع ملائکہ حسن گھر میں کے بانے سے ہوگا جہاں تصویر بروجہ تعظیم رکھی ہو ورنہ ہرگز نہیں

Marfat.com

حدیث مذکور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں نصِ صریح ہے۔ امین الوحی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے نہ حاضر ہونے کی وجہ یہ عرض کی کہ پردہ پر تصویریں منقوش تھیں اور اس کا علاج یہ گزارش کیا کہ سر کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالی اور پاؤں سے روندی جائیں، اگر اس کے بعد بھی امتناع باقی رہتا تو علاج کیا ہوا؟ فانتفی قول العتالی فیما کانت تحت قدمیہ انہا تکرہ کراھۃ جعلہا فی البیوت لاجل الحدیث وقد تقدم عن الفتح انہ خلاف صریح کلامہم اقول بل خلاف صریح کلام محرر المذہب محمد حیث قال فی مؤطاہ بعد ما روی حدیثا فی المعنی و بھذا ناخذ ما کان فیہ من تصاویر من بساط یبسط او فراش یفرش او وسادۃ فلا بأس بذٰلک انما یکرہ من ذلک فی الستر وما ینصب نصبا وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہاءنا اھ وقد روی الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ رخص فیما کان یوطأ وکرہ ما کان منصوبا۔

ردالمحتار نے ٹھیک کہا کہ عدم دخول الملٰئکۃ انما ھو حیث کانت الصورۃ معظمۃ۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے قال الخطابی انما لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او صورۃ مما یحرم اقتناؤہ من الکلاب والصور وامّا ما لیس بحرام من ذٰلک

Marfat.com

صيد والزرع والماشية ومن الصورة التى تمتهن
فى البساط والوسادة وغيرهما فلا يمنع دخول الملائكة
بيته قال النووى والاظهر انه عام فى كل كلب وصورة
وانهم يمتنعون من الجميع لاطلاق الاحاديث ولان
الجبر والذى كان فى بيت النبى صلى الله تعالى عليه
وسلم تحت السرير كان له فيه عذر ظاهر لانه لم يعلم
به ومع هذا امتنع جبريل عليه الصلاة والسلام
من دخول البيت وعلله بالجبر واه ما نقله القارى مقرا
عليه . **اقول** ما قاله الامام النووى رحمه الله تعالى
ورحمنا به محتمل فى الكلب على نزاع ظاهر فيما
استدل له به وان تبعه فيه الشيخ فى اشعة اللمعات
ورحم اخر الى استثناء كلب يحل اقتناؤه و
ذلك لانه كم من فرق بين ما رخصه الشرع
لحاجة وبين ما وقع من غير المرخص بدون علم
وما مثله الا كنجاسة معفوة شرعا واخرى كثيرة
صلى معها من دون علم بها امتا ما ذكر فى الصورة
فلا لصريح حديث جبريل المذكور وايضا اخرج
بخارى والامام احمد عن ام المؤمنين انها اتخذت
على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتك النبى

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالت فاتخذت منہ
نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیھما فرادا احمد
ولقد رأیتہ متکئا علیٰ احدیھما و فیھا صورۃ اھ
وما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لیترک فی البیت شیئا یسمع دخول جبریل علیہ
الصلوٰۃ والتسلیم بل فی حدیث رضی اللہ تعالیٰ
عنھا عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقۃ فیھا
تصاویر فلما دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرأھا تغیر ثم قال یا عائشۃ ما
ھذہ فقلت نمرقۃ اشتریتھا لک تقعد علیھا قال
انا لا ندخل بیتا فیہ تصاویر فالحق ان
الامتناع مختص بغیر الممتھنۃ ۔ واللہ تعالیٰ
اعلم۔

تو ظاہر ہوا کہ تینوں علتیں متلازم ہیں اور تینوں سے تعلیل صحیح ہے اور ان میں سے ہر ایک میں حصر بھی کر سکتے ہیں اور مغزِ تحقیق یہ ہے کہ اصل علت تعظیم ہے، تعظیم ہی سے تشبہ پیدا ہوتا ہے اور تعظیم ہی سے ملائکہ رحمت نہیں آتے ولہذا اہانت کی صورتیں جائز رکھی گئیں کہ فرش میں ہوں جس پر بیٹھیں کھڑے ہوں پاؤں رکھیں یہ تقریر کلام مشائخ ہے وللہ الحمد۔

ثم اقول جب کہ ہر تعظیم تشبہ عبادتِ صورت ہے اور ہر تشبہ عبادت ملائکہ کے لئے قطعاً موجبِ نفرت تو عارض ولازم میں تفرقہ محض بے اصل تعلیق ونصب میں بھی تعظیم اسی فعل سے عارض ہوئی

Marfat.com

ہ کہ نفس ذات صورت کو لازم تھی تو بساطِ مفروش میں جب تصاویر کو موضع سجود میں رکھ کر ان پر سجدہ کیا جائے گا بعینہٖ انہیں معلق و منصوب کرنے کے مثل ہوگا اور اس وقت دخولِ ملئکہ کو منع کرے گا کہ ان کا امتناع بوجہ تعظیم تھا اور تعظیم پائی گئی فما استظهره الشامی غير ظاهر فان فرق بان جعلها فی المفروش اهانة لها فتعارض تعظيم السجود عليها فذلك امر اخر غير كون التعظيم عارضا وستعلم ما فيه بعون الله تعالىٰ اما قول الحلية ذلك ليس بمانع من دخول الملائكة كما افادته هذه النصوص.

اقول لم تفد النصوص ان مجرد جعلها فی فراش او وسادة يخرجها عن منع الملائكة بل قيدته بقوله منبوذتين توطأن وللنسائی فی روایة يجعل بساطا يوطأ وللطبرانی فی الاوسط رخص فيما كان يوطأ فمن جعلها فی بساط ثم علقه علی الجدار كالاستار او وضعه علی الراس حرم قطعا فمنع الملائكة من الدخول فكذا من جعلها فی بساط ثم سجد عليها وبالجملة القصد هو الامتهان المطلق ولم يحصل الا ترى الى ما فی البحر عن المحيط اذا كانت علی الوسادة ان كانت قائمة يكره لانه تعظيم لها وان كانت مفروشة لا يكره اه والى ما فی الحلية من شرح الجامع

Marfat.com

الصغير للامام البزدوی یکرہ ما یکون علی الوسائد الکبار (ای لانتصابہ بکبرھا) وکذلک کل شیئ ینصب فیصیر تعظیما لہ فاما اذا کان تحقیرا لہ فلا بأس کالبساط المفروش و الوسادۃ الملقاۃ لان فی ذلک استہانۃ بالصورۃ اھ وقد تقدم معناہ عن الھدایۃ و الکافی و التبیین۔

ثم اقول تصویر کہ مصلی کے پس پشت ہو اسی حالت میں مکروہ ہے کہ منصوب یا معلّق یا دیوار پر منقوش یا چسپاں یا آئینہ میں لگی ہو اور یہ قطعاً تعظیم ہے فانتفی قول المعراج لا تعظیم فیہ و لا تشبہ کما تقدم و لیت شعری اذا انتفیا فما الموجب للکراھۃ فان میل الی التمسک بامتناع الملائکۃ قلنا اذ لا تعظیم فلا امتناع۔

ثم اقول شرع مطہر نے جس شئے کی تعظیم حرام اور توہین واجب کی اس سے اگر ایسا برتاؤ کیجئے جس میں ایک جہت سے توہین اور دوسری جہت سے تعظیم ہو وہ حرام و ناجائز ہی ہوگا اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ تعظیم و توہین متعارض ہو کر برابر ہو گئیں اذ لا یجتمع الحلال و الحرام الا غلب الحرام و اعتبر ھذا بمن یقبل الوثن و یضربہ بالنعل فھل یقال تکافا التقبیل والضرب فیجوز کلام بل یحرم لانہ خلط عملا صالحا و اخر سیئا ولہذا محرر المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ و رحمنا بہ نے کتاب الاصل میں

Marfat.com

سجادہ یعنی جانماز میں تصویر کا ہونا مطلقاً مکروہ ٹھہرایا اگرچہ تصویر پر سجدہ نہ ہو کہ جانماز معظم ہے تو اس میں تصویر ہونا تصویر کی تعظیم ہے اور یہ لحاظ نہ فرمایا کہ جانماز زمین پر بچھائی جائے گی اور زمین پر بچھانا تصویر کی توہین ہے اس پر پاؤں رکھا جائے گا اور یہ غایتِ توہین ہے تو وجہ وہی ہے کہ تعظیم مطلقاً مکروہ ہے اگرچہ اس کے ساتھ توہین بھی ہو جیسے معظمانِ دینی کی توہین مطلقاً حرام ہے اگرچہ اس کے ساتھ ہزار تعظیمیں بھی ہوں۔ ہدایہ میں ہے اطلق الکرھ فی الاصل لان المصطفی معظم۔ عنایہ میں ہے معناہ ان بساط الذی اعد للصلوٰۃ معظم من بین سائر البسط فاذا کان فیہ صورۃ کان نوع تعظیم لھا ونحن امرنا باھانتھا فلا ینبغی ان تکون فی المصلی مطلقا سجد علیھا او لم یسجد۔ اسی طرح تبیین وغیرہ میں ہے فانتفی ما وجہ بہ العلامۃ الشامی عدم التعظیم فیما اذا کانت خلفہ علی سترا و حائط و استقر عرش التحقیق علی تلازم لعسر لثلاث وللہ الحمد۔

ثم اقول و باللہ التوفیق۔ تشبہ دو قسم ہے ایک عام کہ مطلقاً تصویر ممنوع کو بر وجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے کما تقدم تحقیقہ والتصریح بہ عن الامام فخر الاسلام۔ دوسرا تشبہ خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلی کے کسی فعل وہیأت سے ظاہر ہو مثلاً تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعالِ نماز بجا لانا یہ اشد واخبث ہے یہ ضرور نفس تعظیم سے اخص ہے وعلیہ یصدق قول الشامی ان التعظیم اعم وقول الحلبۃ ان لیس مدار ابل یوجب

Marfat.com

الزیادۃ جہاں یہ ہو نماز میں کراہت تحریم ہوگی ورنہ مکان میں اس کا بروجہ تعظیم رکھنا تو قطعاً ممنوع وگناہ ہے فی الحلیۃ والبحر و رد المحتار ھٰذہ الکراھۃ کراھۃ تحریم زاد البحر ینبغی ان یکون حراما لا مکروھا ان ثبت الاجماع او قطعیۃ الدلیل لتواترہ اور اس کے سبب نماز میں کراہت تنزیہی آئے گی۔ عنایہ میں ہے لان تنزیہہ مکان الصلوٰۃ عما یمنع دخول الملائکۃ مستحب حاشیۂ علامہ سعدی آفندی میں ہے فتکون الکراھۃ تنزیھیۃ یہ ہے وہ کراہت جو محقق نے مکان سے نماز کی حرف ساری مانی ہمارے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ مسئلۂ نصادیہ میں در بارہ نماز جو لفظِ کرہ کتب میں ارشاد ہوا اس سے مراد کراہت تحریمی وتنزیہی سے عام ہے و علیہ یستقیم قول الشامی ظاھر کلام علمائنا ان ما لا یؤثر کراھۃ فی الصلوٰۃ لا یکرہ ابقاؤہ وقد صرح فی الفتح وغیرہ بان الصورۃ الصغیرۃ لا تکرہ فی البیت اھ والافعلۃ کراھۃ التحریم فی الصلاۃ ھو التشبہ الخاص وفی الابقاء ھو التعظیم وقد اعترف انہ اعم من التشبہ وانتفاء الاخص لا یوجب انتفاء الاعم۔

اقول وظھر بما قررنا ان السؤال الذی ذکرہ المحقق لم یکن واردا من اصلہ فان المنتفی عند الاستدبار ھو التشبہ الخاص ولا تنحصر الکراھۃ فیہ **واقول** ظھر ایضا ان الجواب الذی ابداہ لیس مما ابداہ بل

Marfat.com

هو مفاد كلام المشائخ وتعليلهم بامتناع الملائكة

واقول ظهر ايضا ان السؤال الذى اورد اسمحقق الحلبى على مسئلة السجود على التصوير لم يكن من الوارد ايضًا لانه إن انتفى فيه فالتشبه الخاص بل لانسلم انتفاؤه ايضا فان السجود على التصوير يشبه عبادة قطعا كما نص عليه فى الكافى ولفظه السجود عليها يشبه عبادة الاوثان والتبيين ونصه لسجود عليها يشبه عبادتها فيكره فانتفى ماذكر العلامة الشامى ان لا تشبه فيه **اقول** وظهر ايضًا ان تنزلنا وسلمنا انتفاء الخاص ان الجواب الذى ابداه فى الحلية وظن انهم لم يذكروه كلامهم محيط به كما علمت ولله الحمد.

اقول وبتحقيقنا هذا يحصل التوفيق فى مسألتين الاولى كراهة الصلاة حيث كانت الصورة خلف فمن اثبت وهم الاكثرون وجعله فى التنوير الاظهر اثبت كراهة التنزيه ومن نفى وهو الذى مشى عليه صدر الشريعة فى شرح الوقاية وجزم به فى متنه النقاية واعتمده فى الغاية كما فى التبيين والدرر والامام العتابى كما فى الفتح وتبعه ابن كمال باشا فى الايضاح

Marfat.com

نفى كراهة التحريم

والثانية الصلوٰة على سجادة فيها تصاوير اذا لم يسجد عليها نفى الامام محمد الكراهة فى الجامع الصغير واثبتها فى الاصل و الكل صحيح بالتوزيع اى يكره تنزيها لا تحريما و الوجه فيهما وجود التشبه العام دون الخاص وذلك ظاهر فى الاولى اما الثانية فلان وضع التصوير فى المصلى تعظيم له كما سمعت و كل تعظيم له تشبه بعبادته كما سمعت و كل صلوٰة كان معها التلبس بهذا التشبه كرهت ولا ينافيها وجود الاستهانة بوجه اخر كما قدمنا فانتفى ماذكرهنا فى الحلية حيث قال قلت يلزم على هذا ان يكون ما فى الاصل موضوعا فى المصلى لا غير و ما فى الجامع فيما عداه وفيه ما لا يخفى اه **اقول** بل كلاهما فى المصلى ولا بعد فيه و التطبيق ما ذكرنا قال رحمه الله تعالىٰ والاحسن ان يقال ظاهر الكتاب بين التعارض فيما عدا موضع السجود فاما ان يكون ما فى الجامع من القيد المذكور فيدا اتفاقيا واما ان يكون ما فى الاصل مقيدا بما فى الجامع ويريد ان التوفيق ما بارجاع ما فى عدم الى ما فى الاصر من اطلاق الكراهة سوا كان فى محل السجود

Marfat.com

اوغيره والتقييد بكونها فيه وقع وفاقا اوبارجاع
ما فى الاصل الى ما فى الجامع بحمل المطلق على المقيد
اقول وكانه عند هذا التحرير لم يتيسر له مراجعة
جامع الصغير فان عبارته لاتحتمل ما ذكر من الغاء
القيد وانما كان مساغه لوكان منطوقه كراهة الصلوٰة
مقيد بكونها صورة فى محل السجود فكان يفيد عدم
كراهتها فى غيره بطريق المفهوم فيقال ان القيد اتفاقى
وليس كذلك بل صل منطوقه ما بينا فى الاصل
اعنى عدم كراهة فاين المساغ لما ذكر وهذا نص
جامع رضى الله تعالى عنه ان يصلى على بساط فيه تصاوير ولا
يسجد على التصاوير اه قال رحمه الله تعالى وهذا
ولى (اى الثانى) لانه لايظهر وجه القول بكراهة الصلوٰة
على بساط كبير فيه صورة تحت قدم المصلى وهو
لازم الاول بخلاف الثانى اه
اقول قد افدناك الوجه فتشكر ثم لاوجه يظهر لتقييده
بالكبير بعد فرض الصورة تحت القدم والله تعالى
اعلم وتبعه البحر فى هذا البحث كله غير انه
قال اطلق الكراهة فى الاصل فيما اذا كان على البساط
المصلى عليه صورة لان الذى يصلى عليه معظم فوضع

Marfat.com

الصورة فيه تعظيم لها بخلاف البساط الذى ليس
بمصلى اه فحمل البساط على السجادة كما حملنا ثم
تبع الحلبي فقال و تقدم عن الجامع الصغير التقييد
بموضع السجود فينبغي ان يحمل اطلاق الاصل عليه
وانها اذا كانت تحت قدميه لا يكره اتفاقا اه
اقول قوله وانها معطوف على قوله ان يحمل داخل تحت
ينبغي فهو بحث منه بناء على ما حمل عليه كلام
الاصل وقد علمت ما فيه بل تكره في المصلى مطلقا
وان كانت تحت القدم و ما في الدر وغيره لا يكره لو
كانت تحت قدميه او محل جلوسه انها مهانة
اه مخصوص بغير السجادة بدليل الدليل وقد نقلوا
قاطبة عن الاصل الاطلاق المرسل في المصلى وما
عللوه به شامل لكل صورة كما لا يخفى نعم في بساط غيره
لا يكره اذا صلى عليه و لم يسجد عليها وان لم تكن
تحت قدمه بل ولو كانت امامه لوجود الاهانة مطلقا
مع عدم التعظيم بوجه قال في الحلية نقلا عن شرح
الجامع الصغير لفخر الاسلام لا يكره ان يصلي دون
وسادة عليها تصاوير اه اقول هو نص نفس الجامع
الصغير ثم المراد بالوسادة الصغيرة دون كبيرة نورث

Marfat.com

للصلوٰۃ انتصابا کما تقدم۔

ثم لایخفی علیک ان التوفیق الذی ذکرہ الفقیر اولی مما اختارہ ھذا المحقق لان فیہ اھمال احدھما فی بعض متناولاتہ وفیما ذکرت اعمال کلیھما فی کل فانظر وکثرۃ الفوائد فی کلام المشائخ رحمہ اللہ تعالی وھکذا کلامھم اذا امعن فیہ النظر وساعد بتوفیق من اللطیف الخبیر عز جلالہ وللہ الحمد۔

ثم اقول وبہ استعین تنقیح علت اگرچہ بفضلہٖ تعالےٰ بروجہِ احسن ہولی مگر ابھی یک دریقیح عظیم باقی ہے جبکہ علتِ کراہت تشبہ عبادت ہے خاص ہو یا عام، تو ضرور ہے کہ وہ تصویر جنس "مایعبدہ المشرکون" سے ہو کہ جسے مشرکین پوجتے ہی نہیں وہ بت کے حکم میں نہیں کہ اس کے بروجہ تعظیم رکھنے یا اس کی طرف نماز پڑھنے میں معاذ اللہ عبادتِ بت سے تشبہ ہو ولہذا جابجا کراہت کو عبادت اور اس کے عدم کو عدم سے تعلیل فرماتے ہیں کہ مشرک اس کی عبادت نہیں کرتے لہذا کراہت نہیں مثلاً اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ کر دیکھو تو اعضاء کی تفصیل نہ معلوم ہو۔ مورث کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی کی عبادت مشرکین کی عادت نہیں۔ ہدایہ وکافی وتبیین میں ہے لو کانت الصورۃ صغیرۃ بحیث لاتبدو للناظر لایکرہ لان الصغار جدا لاتعبد۔ فتح القدیر میں ہے فلیس لھا حکم التوثن فلا تکرہ فی البیت اور اس بارے میں امیر المؤمنین فاروقِ اعظم وحضرت عبداللہ بن مسعود وحذیفہ بن الیمان ونعمان بن مقرن وعبداللہ بن عباس وابوہریرہ وابوموسےٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم صحابہ اور سیدنا دانیال نبی علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام سے آثار مروی و مذکور ہیں کما بینہا فی الحلیۃ۔

(۲) سر بریدہ یا چہرہ محو کردہ کہ اس کی عبادت نہیں ہوتی اور بھویں اور آنکھیں مٹا دینا کافی نہیں نہ چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دینا نفی کراہت کرے تبیین و بحر میں ہے مقطوعۃ الرأس لاتکرہ لانہا لاتعبد بدون الرأس عادۃ و لاعتبار بازالۃ الحاجبین او العینین لانہا تعبد بدونہما ہدایہ میں فرمایا ممحوا الرأس لیس بتمثال لانہ لا یعبد بدون الرأس۔ عنایہ میں ہے انہ لا یعبد بلا رأس فکان کالجمادات خلاصہ و فتح و حلیہ و بحر میں ہے و اللفظ لہ لا اعتبار بقطع الیدین او الرجلین اھ وکذا ھو فی الخلاصۃ ثم الحلیۃ بحرف التردید و لفظ المحقق لو قطع یدیہا و رجلیہا لا ترتفع الکراھۃ اھ اعنی بحرف الجمع وھو المراد۔ غنیہ میں دونوں مسئلہ صغیرہ و مقطوعۃ الرأس کی تعلیل میں لکھا لانہا لاتعبد فانتفی التشبہ الذی سبب الکراھۃ۔

(۳) شمع یا چراغ یا قندیل یا لمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ یا دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی نماز میں سامنے ہو تو مکروہ کہ مجوس اس کو پوجتے ہیں۔ عنایہ میں بعد عبارتِ مذکورہ آنفا ہے فصار کالصلوٰۃ الی شمع او سراج فی انہما لا یعبد و یکرہ لو کان بین یدیہ کانوا فیہ جمر او نار موقدۃ فتح میں زیرِ مسئلہ شمع ہے لانہم لا یعبدونہ بل الضراد جد

Marfat.com

وسر۔ تبیین الحقائق و بحر الرائق میں ہے قال رحمہ اللہ تعالیٰ او
شمع و سراج لانہما لا یعبدان و الکراھۃ باعتبارھا
و انما یعبدھا المجوس اذا کانت فی الکانون و فیھا الجمر
او فی التنور فلا یکرہ التوجہ الیھا علیٰ غیر ذلک الوجہ اھ
اقول ابحر تبع التبیین فی قولہ و الکراھۃ باعتبارھا
فرجع الی الصواب۔ کافی میں ہے ان قطع الرأس فلا بأس بہ
لانہ لا یعبد بلا رأس و لھذا لو صلی الی تنور او
کانون فیہ نار کرہ لانہ یشبہ عبادتھا و الی
قندیل او شمع او سراج لا لعدم التشبہ۔ محیط امام شمس الائمہ
سرخسی پھر منیہ میں ہے من توجہ فی صلاتہ الی تنور فیہ نار
تتوقد و کانون فیہ نار یکرہ و لو توجہ الی قندیل
او الی سراج لم یکرہ۔ فتاوے امام اجل قاضی خان میں ہے یکرہ ان
یصلی و بین یدیہ تنور او کانون فیہ نار موقدۃ لانہ
یشبہ عبادۃ النار و ان کان بین یدیہ سراج او قندیل
لا یشبہ عبادۃ النار، اسی طرح اس سے لایکرہ تک خزانۃ المفتین میں ہے
اقول ھذہ نصوص الائمۃ الاجلۃ فسقط ما فی القنیۃ
مجوس یعبدون الجمر لا النار الموقدۃ اھ و ان
حق در و التمرتاشی ثم السید ابو السعود الزھری
ثم السید الطحطاوی فی حاشیۃ المراقی و الدرر و لفظہ

Marfat.com

لان المجوس لا یعبدون اللهب بل الجمر اھ ومثلہ فی مجمع الانھر واشار الیہ الشرنبلالی فی مراقیہ ثم الزاھدی نفسہ اظھر ضعفہ اذ قال بعدہ حتی قیل لا تکرہ الی النار الموقدۃ اھ **اقول** ان کان صحیحا انھم لا یعبدونہا فما معنی تعبیرھذا القیل بقیل الا ان یقال ان الموقدۃ قلما تخلو عن جمر وفیہ نظر بل لا تشتمل علیہ الا قریب الانتھاء، ثم ربما تکون الموقدۃ من حشیش ونحوہ ولا جمر ثمہ واللہ تعالی اعلم.

(۴) مصحف شریف.

(۵) تلوار وغیرہ ہتھیار کا سامنے ہونا مکروہ نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی کما فی الکتب الثلاثۃ وعامۃ الکتب ولفظ الامام الزیلعی انھما لا یعبدان وباعتبارھا تثبت الکراھۃ وفی استقبال المصحف تعظیمہ وقد امرنا بہ. **اقول** یہ وہی فرق نفیس ہے کہ صدر کلام میں فقیر نے گزارش کیا ولفظ البحر اما المصحف فلان فی تقدیمہ و تعظیمہ عبادہ والاستخفاف بہ کفر فانضمت ھذہ العبادۃ الی عبادۃ اخری فلا کراھۃ اھ فاحفظہ فانہ ینفعک.

(۶) تصویر صغیر پر قیاس فرما کر مستور سے بھی نفی کراہت کی کہ ظاہر نہ ہونے میں اس کے مثل ہے جیسے جیب یا بٹوے میں روپیہ یا بعض ترکی ٹوپیوں میں کہ نصاری کی بنائی ہوئی ہیں اندر کی

Marfat.com

جانب تصویر ہوتی ہے ان صورتوں میں نماز مکروہ نہیں مگر ناجائز تصویریں حفاظت سے رکھ چھوڑنا خود ہی منع ہے اگرچہ صندوق میں بند رکھے اور نہ کھولے اگرچہ وہاں نماز مکروہ نہ ہوگی محیط و خلاصہ و حلیہ و بحر میں ہے رجل فی بیدہ تصاویر وھو یؤم الناس لا تکرہ امامتہ لانہا مستورۃ بالثیاب فصار کصورۃ فی نقش خاتم و ھو غیر مستبین اھ ولفظ الخلاصۃ اذا کانت فی یدہ (وفی نسخۃ علی یدیہ) وھو یصلی لا بأس بہ لانہا مستورۃ بثیابہ وکذا لو کان علی خاتمہ اھ عزا فی الحلیۃ العبارۃ الاولی للمحیط و الخلاصۃ معا و فرق فی البحر فاحسن وقال تحت قول المحیط وھو یفید ان المستبین فی الخاتم تکرہ الصلاۃ معہ اھ

اقول العادۃ ان الخاتم لا یکون علیہا الا غیر مستبین لبیان العلۃ الجامعۃ بین نقش الخاتم المستور قال البحر ویفید انہ لا یکرہ ان یصلی ومعہ صرۃ او کیس فیہ دنانیر او دراھم فیہا صور صغار لاستتارھا اھ واعترضہ فی النہر بان عدم الکراھۃ فی الصغار غنی عن التعلیل بالاستتار بل مقتضاہ ثبوتہا اذا کانت منکشفۃ وسیأتی انہا لا تکرہ الصلاۃ لکن یکرہ کراھۃ تنزیہ جعل الصورۃ فی البیت بخبر ان الملائکۃ لا تدخل

Marfat.com

بیتا فیہ کلب اوصورۃ اھ نقلہ فی المنحۃ مقرا علیہ.

اقول وھو کما قال وکان زیادۃ الصغار وقع وفاقا فان المعھود فی الدراھم والدنانیر ھی الصغار لکن فی قولہ لکن ما قد علمت ان الصغار لا تکرہ فی البیت ایضاً کما مر تصریحہ عن الفتح وقد تظافروا علی نقل اٰثار فیھا عن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وقد قدمنا عن الامام فخر الاسلام ان امساک الصورۃ علی سبیل التعظیم ظاھراً مکروہ الخ فقید بالظاھر فغیرہ لا یؤثر کراھۃ لا فی الصلاۃ ولا فی الامساک قال البحر ویفیدہ انہ لو کان فوق الثوب الذی فیہ صورۃ ثوب ساتر لا یکرہ ان یصلی فیہ لاستتارھا بالثوب الاٰخر واللہ سبحٰنہ اعلم اھ

اقول ولا قرۃ عین فیہ لمن یمسک التصاویر فی صندوق للنظر فیھا متی شاء فانھا وان کانت مستورۃ مادامت فی الصندوق لکن یفتح ویخرجھا فتظھر فیأتی التحریم والامساک لامر ممنوع ممنوع کمن امسک امرأۃ لیفجر بھا فھو فی اثم الفجور حین لا یفجر لان الاعمال بالنیات نسأل اللہ السلامۃ بل لو امسکھا ولم یقصد النظر فیھا متی شاء کان فیہ حفظ ما

Marfat.com

فی الفساد فکان کامساک آلۃ اللھو لمن لایضرب قال
الامام الاجل قاضی خان فی فتاواہ لو امسک شیئا
من ھذہ المعازف والملاھی یکرہ ویأثم وان کان
لایستعملھا لان امساک ھذہ الاشیاء یکون للھو
عادۃ اھ

(۷) چاند سورج ستاروں درختوں کی تصویریں نماز میں سامنے ہوں تو حرج نہیں کہ مشرکین نے اگرچہ ان اشیاء کو پوجا مگر ان کی تصویروں کی عبادت نہیں کرتے سو منات اگرچہ معبد قمر تھا سوم بمعنے قمر ہے اور ناتھ بمعنے مالک مگر اس میں بت تھا جسے صورت روحانیت قمر قرار دیا تھا نہ شکل ہلالی یا قمری یا بدری کی تصویر، ردالمحتار میں درایہ شرح ہدایہ سے ہے فان قیل عبد الشمس والقمر والکواکب والشجرۃ الخضراء قلنا عبد عینہ لاتمثالہ اھ **اقول** وبہ ظھر بطلان مابحث القاری فی المرقاۃ اذ قال ماعبد من دون اللہ ولو کان من الجمادات کالشمس والقمر ینبغی ان یحرم تصویرہ اھ وھو کما تری بحث غریب ساقط لادلیل علیہ ولا اثر لہ فی کلام الائمۃ بل مخالف لاطلاقات جمیع کتب المذاھب متونا وشروحا وفتاوی واللہ الموفق ھذا ثم قال العلامۃ الکاکی فعلی ھذا ینبغی ان یکرہ استقبال عین ھذہ الاشیاء قال الشامی ای لانھا عین ماعبد بخلاف مالو صورھا

Marfat.com

واستقبل صورتها اه **اقول** تفريع عجيب و بحث غريب فالمسافرون فى القفار و البحار ربما لا يجدون ملجأ من استقبال الشمس فى العصر و القمر فيها او فى المغرب او فى العشاء ولا محيد لهم عن استقبال الكواكب فى العشاء واين يهرب المصلى فى الغياض والرياض عن استقبال شجرة خضراء بل ربما لا يجد له سترة غيرها فيلجأ اليها بحكم الشرع وروى الامام احمد وابو داؤد عن المقداد بن الاسود رضى الله تعالى عنه قال ما رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبيه الايسر والايمن ولا يصمد له صمدا **ثم** ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم انما نهى عن الصلوٰة حين تشرق الشمس وحين تستوى وحين تتدلى للغروب ولم يقيده بكونها قبالة المصلى بل ايما كانت ولو وراء ظهره ولو فى غيم غليظ وعلله بانها تكون اذ ذاك بين قرنى الشيطان لا بانها عبدت من دون الرحمٰن و لعل شدة بعدها و القمر والنجوم تغنى عن السترة فلابى داؤد عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال

Marfat.com

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى
حدكم الى غير السترة فانه يقطع صلاته الحمار
والخنزير واليهودى والمجوسى والمرآة ويجزى عنه
واذا مروا بين يديه على قذفة بحجر وللطحاوى
بكفيك اذا كانوا منك قدر رمية وفى صلاة الهندية
عن التتارخانية ان كانت القبور وراء المصلى لا يكره
فانه ان كان بينه وبين القبر مقدار ما لو كان
فى الصلوة ويمر انسان لا يكره فههنا ايضًا لا يكره اه
اما الشجر **فاقول** كونهم عبدوا نوعا او شخصا
من الشجر يستلزم كراهة الاستقبال الا الى ذلك
النوع او الشخص بخصوصه لا الى كل شجرة وليس
ذلك مثل التمثال فان الحكم متعلق بنفسه من
دون نظر الى كونه صورة ما عبد او لا كما سيأتيك
تحقيقه ان شاء الله تعالى بخلاف الاعيان فلا
يعتبر فيها الجنس بل خصوص ما عبد على وجه
عبد الا ترى الى ما مر من الفرق بين تنور فيه نار
وبين شمع وسراج او لا ترى ان النبى صلى الله تعالى
عليه وسلم كان يستتر فى صلاته براحلته ولم
يمنعه عن ذلك كونها من جنس الحيوان الذى يعبد

Marfat.com

من المشرکون نوع البقر وعبدوا شخص عجل السامری اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا وفی الفتح ان استتر بظہر جالس کان سترۃ وکذا الدابۃ واختلفوا فی القائم اھ وفیہ وفی الہندیۃ عن النہایۃ قالوا حیلۃ الراکب ان ینزل فیجعل الدابۃ بینہ وبین المصلی فتصیر ہی سترۃ فیہم اھ فالذی تحرر بما تقرر کراہۃ استقبال خصوص حیوان او شجر اخضر یعبدہ المشرکون ان نوعا فنوعا او شخصا فذلک الشخص عیناً دون غیرہ من نوعہ بشرط ان لا یکون بینہ وبین المصلی اکثر مما یؤثم المار ہذا ما ظہر لی وارجو ان یکون صوابا ان شاء اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس میں تمام مسائل سے واضح ہوا کہ تشبہ کے لئے اس شئے کا جنس ما یعبدہ المشرکون سے ہونا ضرور ہے۔

اقول اب یہاں متعدد سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل اعیان میں تو اس کے معنی ظاہر ہیں کہ خود وہی نوع یا شخص ہو جس کی عبادت مشرکین کرتے ہیں مگر تصویر میں ہرگز یہ معنی نہیں، شمس و قمر کی تصویر نہ گھر میں رکھنا مکروہ نہ نماز میں سامنے ہونے سے کراہت حالانکہ وہ معبودانِ باطل

Marfat.com

ہیں اور ہر انسان وحیوان کی تصویر رکھنا بھی حرام اور اس سے نماز بھی مکروہ حالانکہ مشرکین ان سب کی عبادت نہیں کرتے اس کا منشا کیا ہے وہ جو گذرا کہ شمس وقمر کے عین کی عبادت ہوتی ہے نہ تصویر کی یہاں بدرجہ اولیٰ وارد ہے کہ ان کے نہ عین کی عبادت ہوتی ہے نہ تصویر کی۔ اگر کہئے وہ ذی روح نہیں یہ ذی روح ہیں، ہم کہیں گے یہی تو سوال ہے کہ جب مدار عبادت پر ہے تو معبود باطل غیر ذی روح کی تصویر کیوں نہ منع و وجہ کراہت ہوئی اور ذی روح غیر معبود کی تصویر کیوں حرام وموجبِ کراہت ٹھہری ؟۔

دوم سر بریدہ وچہرہ محو کردہ کو استثناء فرمایا کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی ظاہر ہے کہ یہ نفی نفیِ امکان نہیں کہ مشرکوں کی بدعقلی سے کسی چیز کی عبادت محال کیا مستبعد بھی نہیں جب وہ صرف لنگ اور جلہری کی پوجا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ باقی بدن بھی اگر ہو اور سر نہ ہو تو کون مانع ہے بلکہ مراد نفی عادت ہے کہ تنِ بے سر کی عبادت ان کی عادت نہیں تبیین الحقائق وبحر الرائق سے گزرا لانھا لاتعبد بدون الرأس عادۃ

اب واضح سوال ہے کہ تصویر کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کے بعد جواز کیوں نہ ہوا کہ ایسے لوتھڑے کی عبادت بھی ان کی عادت نہیں بلکہ بھویں اور آنکھیں مٹا دینے پر بھی یہی سوال ہو سکتا ہے کہ اس حالت پر بھی عبادت کی عادت محل منع ہے۔ اگر کہئے بے سر وچہرہ حیات نہیں رہتی اور ان اعضاء کے بغیر ممکن ہے، ہم کہیں گے تو مدارِ حیات پر ہوا نہ عادتِ عبادت پر، ہذا خلفٌ۔ حیات کو اس لئے لیا تھا کہ اصل مناط یعنی عادۃً معبود ہونا بے حیات منتفی ہے نہ اس لئے کہ حیات ہی اصل مناط ہے کہ وہ باقی ہو تو حکم ثابت رہے اگرچہ عادتِ عبادت معدوم ہو۔

سوم کیا فرق ہے کہ زید یا مثلاً بکری کی تصویر گھر میں بے اہانت رکھنا حرام اور مانعِ

Marfat.com

ملائکہ رحمت علیہم الصلاۃ والسلام حالانکہ مشرکین نہ زید اور بکری کو پوجتے ہیں نہ ان کی تصویروں کو، اور گائے کا گھر میں بے اہانت رکھنا جائز حالانکہ وہ خود ان کی معبودۂ باطلہ ہے اور باندھنا بغرضِ اہانت نہیں بلکہ حفظ ہے اور بہت گائے بیل بے باندھے بھی رکھے جاتے ہیں۔

اگر کہئے گائے کا رکھنا دودھ کے لئے ہے اور تصویر سے کوئی غرض صحیح نہیں ہم کہیں گے غرض صحیح کے چار درجے ہیں ضرورت حاجت منفعت زینت۔ گائے اگر درجہ سوم میں ہے، لوگ تصویر کو درجہ چہارم میں رکھتے ہیں تو بے غرض یہ بھی نہ ہوئی۔ معہٰذا اور اغراض بھی تصویر میں ہوسکتی ہیں مثلاً معرکۂ جہاد کی تصویر، جس میں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا ہو کہ اس کے مشاہدہ سے مسلمانوں کی عزت کفار کی ذلت کا سماں نظر آئے گا، نعمتِ الٰہی کی یاد ہوگی ان بندگانِ خدا کی طرح دین کے لئے جانفشانی کا شوق پیدا ہوگا الی غیر ذلک من المصالح۔ حالانکہ ان نیتوں سے بھی اس کا رکھنا حرام و ناجائز ہی ہے تو واجب ہوا کہ تصویر میں "مایعبد" کے وہ معنی لئے جائیں اور ایسا مناط تجویز کیا جائے جس سے یہ سب سوالات مرتفع ہوجائیں اور تمام مسائل منع و اجازت اس پر منطبق آئیں **فاقول** وباللہ التوفیق۔ یہاں مناطِ منع نہ صورت کی عبادت ہونا ہے نہ ذوالصورۃ کی، نہ اس کی نوع نہ جنس قریب کی نہ اس کا اس حالت پر ہونا کہ ذوالصورۃ اس حال پر ہو تو زندہ رہے ان میں سے کسی وجہ پر نہ وہ سوال مرتفع ہوں نہ فروع ملتئم بلکہ مناط تصویر کا معنی وثن میں ہونا ہے جیسا کہ محقق نے فتح میں اشارہ فرمایا حیث قال کما تقدم لیس لھا حکم الوثن فلا تکرہ فی البیت ولہذا صورتِ حیوانیہ کی تخصیص ہوئی کہ غیر حیوان کی تصویر بت نہیں۔ بت ایک صورتِ حیوانیہ مضاہات خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورۃ کے لئے مرآۃ ملاحظہ ہو۔ اور شک نہیں کہ ہر حیوانی تصویر مجسم خواہ مسطح کپڑے

Marfat.com

پر ہو یا کاغذ پر، دستی ہو یا عکسی، اس معنی میں داخل ہے تو سب معنی بت میں ہیں اور بت اللہ عزّ و جل کا مبغوض ہے تو جو کچھ اُس کے معنی میں ہے اس کا بلا اہانت گھر میں رکھنا حرام اور موجب نفرت۔ ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی قدر سے بحمد اللہ تعالیٰ سب سوال حل ہو گئے۔ تصویر کو اکب تصویر حیوانی نہیں کہ معنی بت میں ہو اور تصویر کل انسان و حیوان اگرچہ مشرکین ان کی عبادت نہ کرتے ہوں معنی بت میں ہے تو مبغوض رب العزۃ ہے۔ سوال اول حل ہوا۔ تنور صورتِ حیوانی ہی نہیں اور گائے ہے مگر خود مخلوقِ رب العزۃ نہ کہ مضاہات خلق اللہ میں مرأت ملاحظہ ہونے کو بنائی ہوئی کہ مبغوضِ الٰہی ہو تو یہ بھی معنی میں بت نہیں۔ سوال چہارم حل ہوا۔ پھر صورتِ حیوانی کہا جانا اور اس کے لئے مرآۃ ملاحظہ ہونا دونوں کا مدار چہرہ پر ہے اگر چہرہ نہیں تو اسے صورتِ حیوانی نہ کہا جائے گا۔ اس پر ایک تو امین الوحی جبریل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قول گزرا کہ ان کے سر کاٹ دیجئے کہ ہیأتِ درخت پر ہو جائیں۔ دوسرے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گزرا کہ صورت سر کا نام ہے جس کے سر نہیں وہ صورت نہیں۔ تیسرے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گزرا کہ سر کاٹ دیا تو صورت نہ رہی۔ چوتھے اس پر اول دلیل ارشاد اقدس حضور پُر نور سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق ادم علیٰ صورتہ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکی النووی فی شرحہ ثلثۃ اقوال امثلہا و اعدلہا واصحہا واجملہا ان المراد اضافۃ تشریف و اختصاص کقولہ تعالیٰ ناقۃ اللہ وکما یقال فی الکعبۃ بیت اللہ ونظائرہ اھ

Marfat.com

تکریم صورت کو صرف تعظیم وجہ پر مقصور فرمایا اور مرأۃ ملاحظہ ہونے کا وجوداً اور عدماً اس پر دوران خود ظاہر چہرہ ہی سے معرفت ہوتی ہے۔ چہرہ دیکھا اور باقی بدن کپڑوں سے چھپا ہے تو کہے گا کہ میں اسے پہچانتا ہوں اور چہرہ نہ دیکھا تو نہیں کہہ سکتا اگرچہ باقی بدن دیکھا ہو ولہذا اگر عورت نے اپنا منہ کھول کر گواہوں کو دکھایا اور کہا میں لیلیٰ بنت زید ہوں اور کچھ اقرار یا عقد کیا گواہوں کو اس پر گواہی دینا جائز ہے اور انہیں اس کی زندگی بھر گواہان شناخت کی اصلاً حاجت نہیں کہ منہ دیکھ کر انہیں خود شناخت ہو گئی وہ اسے دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ یہی وہ عورت ہے جس نے ہمارے سامنے اقرار کیا اور اگر منہ کھول کر نہ دکھایا تو گواہان شناخت کے بعد بھی یہ گواہی نہیں دے سکتے کہ فلاں عورت نے یہ اقرار کیا بلکہ اتنا کہیں کہ ہمارے سامنے ایک عورت نے یہ اقرار کیا اور فلاں و فلاں شہود نے ہم سے بیان کیا کہ یہ فلاں عورت ہے۔ عالمگیری میں ہے لو کشفت المرأۃ وجھھا و قالت انا فلانۃ بنت فلان لایحتاجون الی شھود المعرفۃ فان ماتت یحتاجون الی شاھدین یشھدان انھا کانت فلانۃ بنت فلان واذا لم تسفر وجھھا وشھد شاھدان انھا فلانۃ بنت فلان لم یحل لھما ان یشھدا بذٰلک یعنی علی اقرار فلانۃ اما یجوز ان یشھدا ان امرأۃ اقرت بکذا وشھد عندنا شاھدان انھا فلانۃ بنت فلان ھکذا فی الملتقط

اسی میں فتاوے ظہیریہ سے ہے اختلف المشائخ فی جواز تحمل الشھادۃ علی المرأۃ اذا کانت متنقبۃ بعض مشائخنا قالوا لایصح

Marfat.com

التحمل عليها بدون رؤية وجهها وبعض مشائخنا توسعوا فى هٰذا وقالوا يصح عند التعريف وتعريف الواحد يكفى والمثنى احوط والىٰ هٰذا مال الشيخ الامام المعروف بخواهرزاده والى القول الاول مال الشيخ الامام شمس الاسلام الاوزندى والشيخ الامام ظهير الدين وضرب من المعقول يدل علىٰ هٰذا فانا اجمعنا علىٰ ان يجوز النظر الىٰ وجهها لتحمل الشهادة اه **قلت** فقد اجمعوا علىٰ حصول المعرفة برؤية الوجه حق جاز التحمل اجماعا وعلىٰ عدمها بعدمها حتى لم يجز التحمل عند قوم اصلا واحتيج الى التعريف عند آخرين۔

مقاصدِ اہلِ تصویر ہی کو دیکھیے جو تصویر کسی کی یادگار کے لئے بنوائیں ہرگز بے چہرہ اس پر راضی نہ ہوں گے نہ اپنے مقصود کو مفید جانیں گے اگرچہ باقی تمام بدن کی تصویر ہو اور بارہا نیم قد بلکہ صرف چہرہ پر قناعت کرتے اور اسے اپنے مقصد کے لئے کافی سمجھتے ہیں جیسا کہ مصوروں میں بکثرت دائر وسائر اور سکہ کی تصویروں سے ظاہر اور خود یہ تصویر جس سے سوال ہے اس پر شاہد کہ اسکا بنانا یادگار ہی کے لئے تھا اور نصف سینہ تک قناعت کی تو بداہۃً ثابت ہوا کہ چہرہ ہی وہ چیز ہے کہ تصویر کو معنی بت میں کرتا ہے اور صرف چہرہ ہی اس معنی کے افادہ میں کافی ہوتا ہے تو یہاں جنس مایعبد سے مراد صرف معنی بت میں ہوتا ہے اگرچہ نہ خود وہ

Marfat.com

معبود مشرکین ہو نہ اس کا ذوالصورۃ نہ وہ اس حالت پر ہو کہ مشرکین اپنی عبادت کے لئے عادۃً لازم رکھتے ہیں کہ یہ سب زوائد ہیں اور یہاں غیر ملحوظ ، یہاں صرف اس قدر درکار ہے کہ تصویر کسی صورتِ حیوانیہ کے لئے مرآۃ ملاحظہ ہو اور اس کا مدار صرف چہرہ پر ہے تو قطعاً یہ سب تصویریں معنی بت میں ہیں اور ان کا مکان میں باعزاز رکھنا ، نصب کرنا جو کھٹوں میں رکھ کر دیوار پر لگانا یا پردے یا دیوار یا کسی اونچی رہنے والی شے پر اس کا منقوش کرنا اگرچہ نیم قد یا صرف چہرہ ہو یا دیوار گیروں پر انسان یا حیوان کے چہرے لگانا یا پانی کے نل کے منہ یا لاٹھی کی بالائی شام پر کسی حیوان کا چہرہ بنوانا یا ایسی کسی بنی ہوئی چیز کو رکھنا ، استعمال کرنا سب ناجائز و حرام و مانع دخول ملائکہ رحمت علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اس مکان میں نماز یقیناً مکروہ ، پھر اگر تشبہ خاص بھی پایا جائے جیسے مصلّی کے سامنے ہونا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ قدِ آدم آئینے جن میں اتنی بڑی بڑی آدمیوں اور جانوروں کی تصویریں ہوں دیوار قبلہ میں نصب کر کے ان کی طرف نماز پڑھنے میں نہ عبادت صورت کی مشابہت ہے نہ شرع مطہر کی مخالفت حاشا ہرگز کوئی نہیں کہہ سکتا تو ثابت ہوا کہ صواب عامہ کتب ائمہ کے ساتھ ہے جن میں صرف قطع رأس و محوِ وجہ پر اکتفا فرمایا اور دیگر اعضاء کا ان پر قیاس ہرگز نہ روایۃً منقول نہ درایۃً مقبول ، لاجرم سر بریدہ میں ممانعت نہ ہوئی کہ معنی بت میں نہ رہی اور دست و پا بریدہ ناجائز ہوئی کہ معنی بت باقی ۔ سوال دوم حل ہوا ۔

اتنی چھوٹی تصویر کہ نظر میں متمیز نہ ہو مرآۃ ملاحظہ نہیں کہ آپ ہی زیر ملاحظہ نہیں یونہی مستور کہ وہ بھی خود ملاحظہ سے مہجور مرآۃ ملاحظہ ہونا تو اور دور اور معنی بت کے حصول کو یہ بھی ضرور کہ مشرکین بتوں کو اس لئے بناتے ہیں کہ ان کے آلہہ مزعومہ باطلہ کے مرآۃ ملاحظہ ہوں تو یہاں بھی وہ معنی مفقود ۔ سوال سوم حل ہوا و للہ الحمد حمدا

Marfat.com

کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا و
یرضی وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولٰنا
و اٰله وصحبه ابدا ھٰکذا ینبغی التحقیق و
اللہ تعالیٰ ولی التوفیق وقد کان یختلج فی قلبی
الکلام علیه منذ زمان وکنت ارجو ان یفتح
اللہ تعالیٰ بالحق فیھ. وان یسره المولیٰ
سبحٰنه وتعالیٰ وله الحمد۔

اقول وبه الفضل و للہ الحمد خلاف نقله
القهستانی عن المحیط فی اتخاذ الرأس ونقله عنه
فی رد المحتار ولم یذکروا فیه ترجیحا
فثبت بحمده اللہ تعالیٰ ترجیح المنع۔

اقول ثم لا یذهبن عنك ان المراد بالاتخاذ
الاقتناء کما فی قول القهستانی بعده باسطر
یکره اتخاذ الصور فی البیوت ثم قوله بعده لا یکره
اتخاذها ان صغرت اما اصطناعه فلا یجوز بحال
وان صرح علماؤنا بجواز اتخاذ الانف والسن
والاصبع من فضة لمقطوعها فان الفرق بین
ما ذکروا وبین اتخاذ الراس مما لا یخفی علیٰ بلید
فضلا عن عاقل واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

رابعًا اقول وباللہ التوفیق ایک اور نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم۔ یہاں چار صورتیں ہیں۔ اوّل تصویر کی توہین مثلاً فرش یا انداز ہونا کہ اس پر چلیں، پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ بنانا بنوانا ایسی تصویروں کا بھی حرام ہے کما فی الحلیۃ والبحر وغیرھما۔

دوم جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترکِ اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے۔ جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا زمین پر پھینک نہ دینا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال، اگر سکّہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا یہ بحال ضرورت جائز ہے جس طرح روپے میں تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کا یہاں چلتا نہیں اور اس پر سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں والضرورات تبیح المحظورات، یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ، اگر ان کی تصویریں ایسی چھوٹی ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضا ظاہر نہ ہو جیسے شرفی کہ اس کے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے اس کی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگرچہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا حالانکہ ہمیں اس کی اہانت کا حکم ہے عنایہ سے گزرا نحن امرنا باھانتھا تو ترکِ اہانت میں ترکِ حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکمِ جواز لائے۔ چاقو وغیرہ پر جو تصویریں ہوتی ہیں، اسی حکم میں داخل ہیں اگر بڑی ہوں تو انہیں مٹا دے یا کاغذ وغیرہ لگا دے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شے سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہاں

Marfat.com

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں، یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم و قابل احترام بنانا۔

چہارم صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا اسے تعظیماً بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذٰلک افعالِ تعظیم بجالانا یہ سب سے اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام و سخت کبیرہ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بُت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے اسے کوئی مسلمان کسی حال میں حلال نہیں کہہ سکتا اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو، یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں قصداً التعظیم تصویر ذی روح کی حرمتِ شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی تقیید ہے نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور بلکہ قریب ہے کہ اس کی حرمت شدیدہ اس ملّت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اس کا استحسان بلکہ استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امرِ عظیم کا خطرہ رکھتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ صورتِ مذکورہ سوال یہی صورت چہارم ہے کہ اسے تبرک کے طور پر رکھنا اس کے سبب نزول برکت جاننا اسے برزخ ٹھہرانا رب عزوجل تک وصول کا ذریعہ بنانا یہ سب وہی سخت اشد کبیرہ اور عادۃً اس حالت میں اس کے ساتھ وہی افعال تعظیم بجا لائیں گے جن کے حلال جاننے پر تجدید اسلام مناسب ہے نسأل اللہ السلامۃ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ ناواقف سمجھتے ہیں کہ حضور پُرنور سید الاسیاد امام الافراد واہب المراد باذن الجواد غوث الاقطاب والاوتاد سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اس حرکت سے خوش ہوں گے کہ ان کے صاحبزادہ کی ایسی تعظیم کی حالانکہ سب سے پہلے اس پر سخت ناراض ہونے والے سخت غضب فرمانے والے حضور اقدس

Marfat.com

ہوں گے رضی اللہ تعالےٰ عنہ ، اللہ تعالےٰ ہدایت واستقامت بخشے آمین۔

واذ قد خرجت العجالۃ فی صورۃ رسالۃ وکان ترصیفہا فی النصف الاول من شہر النور و السرور شہر ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ ناسب ان اسمیہا **عطایا القدیر فی حکم التصویر** وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و الہٖ وصحبہٖ وسلم۔ واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

تمت بالخیر

Marfat.com

مسائلِ سماع

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

مسئلہ ۔ از ریاست گلیتہ ضلع رنگ پور بنگالہ ، مرسلہ مولوی عبد اللطیف ہزاری ،

رمضان مبارک ۱۳۲۰ سنہ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل مفصلہ ذیل میں :- (۱) متصوفیۂ زمانہ جو محفل سماع و سرود مرتب کرتے ہیں ۔ جس میں راگ و رقص و مزامیر و معازف ہر قسم کے موجود رہتے ہیں اور جھاڑ و فانوس و شامیانہ فرش و دیگر تکلفات جنبیہ و اسرافات بے جا کے علاوہ اہل و نا اہل ، صالح و فاسق عالم و جاہل ہندو اور مسلمان وغیرہ کا کچھ تقید نہیں ہوتا ۔ سب کو اذن عام رہتا ہے اور اطراف و اکناف سے بذریعہ مخطوط و اشتہارات لوگوں کو بلایا جاتا ہے ۔ آیا اس کارروائی کی قرآن و حدیث یا فقہ و تصوف سے کوئی اصل اور حضرت شارع ۔ یا صحابہ یا مجتہدین و ائمہ شریعت و طریقت سے کوئی نقل قولی خواہ فعلی ثابت ہے یا نہ بر تقدیر ثانی اگر کوئی شخص اس کو مباح بلکہ مستحب اور مسنون و موجب تقرب الی اللہ سمجھ کر ہمیشہ خود بھی مرتکب رہے اور دوسروں کو بھی راغب کرے ۔ حتیٰ کہ اوس کی تحریک سے بعض مقامات میں اس فعل کا چرچا شروع ہو جائے اور ہوتا جائے تو ایسا شخص ضال مضل ٹھیرے گا یا نہیں ؟ (۲) اس فعل کا منسوب کرنا طرف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع اکابر صحابہ و تابعین و آئمہ مجتہدین و مشائخ طریقت کے نہایت درجہ کی گستاخی اور کذب علی الرسول و علیٰ اصحابہ العدول و علیٰ من بعدہم من الاکابر الفحول میں داخل ہے یا نہیں ؟ (۳) جس ملک کے لوگ محض نو مسلم اور احکام و ارکان اسلام سے نہایت بے خبر ہوں ۔ گویا ابھی تک شریعت میں اُن کی بسم اللہ بھی درست نہیں ہوئی اور بسبب قرب زمانہ جاہلیت و حدیث العہد بالاسلام ہونے اور مجاورت اقوام ہنود کے اکثر حق و باطل کی تمیز نہ رکھتے ہوں اور اعتقاداً و عملاً انواع شرک و بدعت میں گرفتار ہوں ۔ تو ایسوں کو اولاً عقائد اسلامیہ و احکامات شرعیہ کی تلقین ضرور تر ہے یا سب سے پیشتر فن موسیقی اور حقائق و

Marfat.com

دقائق تصوف ومسئلہ وحدۃ الوجود کی تعلیم مناسب ہے ؟ (۴) ہر گاہ کہ ہر مسلمان پر بقدر استطاعت امر معروف ونہی منکر عموماً اور پیر و پیشوائے قوم پر خصوصاً فرض ہے تو جس پیر کے اکثر مرید نامقید عیاش طبع نشہ خوار مونچھیں دراز ریش ندارد اور صوم وصلوٰۃ وغسل وطہارت کے مقدمے میں غائبت درجکہ ست۔ ہاں ناچ رنگ وسماع وسرود کی خدمت میں چست ہوں اور وہ کسی کی کن مکن سے غرض نہ رکھے۔ سب کو راضی رکھے اور سب سے راضی رہے پس ایسا پیر تارک فرض اور عاصی ہے یا نہیں ؟ اور وہ پیر کس قسم کا پیر کہلائے گا۔ ہدایت وارشاد کا یا ضلالت والحاد کا ؟ (۵) یہ کہنا کہ دید ہنود میں شرک نہیں، ہنود کو بالقطع مشرک کہنا صحیح نہیں۔ بتوں کو سجدہ کرنا اُن کا باعثِ کفر نہیں ہو سکتا کہ یہ تعظیمی سجدہ ہے۔ جیسے فرشتوں نے آدم کو کیا تھا۔ اور بت سے شفاعت کا امیدوار رہنا ایسا ہے۔ جیسے اہلِ اسلام کا انبیاء سے امیدوار شفاعت رہنا اور مشائخ کے اکثر اذکار وافکار ومراقبات جوگیانِ ہنود سے لئے گئے ہیں۔ اس قسم کے ہفوات ہدایت وارشاد کے باب سے ہیں۔ یا در پردہ بیخ کنی اسلام کے اسباب ہیں۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب

جوابِ سوالِ اوّل :- جھاڑ فانوس شامیانہ وغیرہ مباحات فی انفسہا محظور نہیں۔ جب تک نیتہً یا عملاً منکرِ شرعی سے منضم نہ ہوں۔ بلکہ ممکن کہ نیت محمودہ سے محلِ محمود میں محمود ہو جائیں :- فان ذلک شان المباح یتبع النیۃ حسنا وقبحا وتمحضا للاباحۃ کما نص علیہ فی البحر وغیرہ وقد بیناہ غیر مرۃ فی فتاوینا رابع ماذکر الامام حجۃ الاسلام فی احیاء العلوم من حکایت ایقاد بعض المصا الحین الف سرج فی مجلس الذکر۔ فانکرہ بعضہم۔ فقال تعالیٰ واطفؤ ما کان منہا لغیر اللہ تعالیٰ فلم یستطع اطفاء شیٔ منہا۔

Marfat.com

زینت مباح بہ نیت مباحہ مطلقاً اسراف نہیں۔ اسراف حرام ہے قال تعالیٰ ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور زینت جب تک بروجہ قبیح بہ نیت قبیحہ نہ ہو۔ حلال ہے قال تعالیٰ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ اور حلال وحرام ایک نہیں ہو سکتے ہمیں شق قلوب و تطلع غیوب و اساءت ظن کا حکم نہیں بل لحسن الظن منہا امکن واللہ سبحانہ یعلم الضمائر فی الستر الا کوئی مجلس اگر فی نفسہ منکرات شرعیہ پر مشتمل نہ ہو نہ ہی اس میں وہ باتیں ہوں۔ جو اختلافات مقاصد یا تنوع احوال سے حسن و قبح میں مختلف ہو جائیں۔ جیسے سماع مجرد کہ اہل کو مفید اور نااہل کو مضر، نہ بوجہ وقت و غموض افہام قاصرہ پر موجب فتنہ ہوں۔ جیسے حقائق وحدۃ الوجود مراتب جمع و فرق و ظہور و بطون و بروز و کمون وغیرہا مشکلات تصوف نہ تعمیم اذن بوجہ تعظیم فجار و تکریم کفار وغیر ذلک افعال و اقوال ناہنجار منجر بہ انکار ہو۔ بالجملہ حالاً و مآلاً جملہ منکرات و فتن سے خالی ہو۔ تو عموم اذن و شمول دعوت میں حرج نہیں۔ بلکہ مجلس وعظ و پند۔ بلحاظ پابندی حدود شرعیہ جس قدر عام ہو نفع تام ہو۔ مگر محفل رقص و سرود اگرچہ بفرض باطل فی نفسہ منکر نہ بھی ہوتی ہو تو یہ تعمیم اذن سے منکر و نارو اکر دیتی۔ سماع مجرد کو ائمہ محققین و علمائے عاملین و اولیائے کاملین نے نہ صرف اہل پر محدود اور نااہل پر قطعاً مسدود فرمایا ہے نہ کہ مزامیر محرمہ کہ خود منکر و حرام ہیں۔ سیدی مولانا محمد بن مبارک بن محمد علوی کرمانی مرید حضور پرنور شیخ العالم فرید الحق والدین گنج شکر و خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کتاب مستطاب سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز میفرمودند کہ چندیں چیزے باید تا سماع مباح شود۔ مُسمِع و مُستمِع و مسموع و آلۂ سماع درمیان بود یعنی گوینده مرد تمام باشد۔ کودک نباشد و عورت نباشد۔ و مستمع آنکہ می شنود۔ از یاد حق خالی نہ باشد و مسموع آنچہ بگویند فحش و مسخری نباشد۔ و آلۂ سماع مزامیر است چوں چنگ و رباب و مثل آں می باید کہ درمیان نباشد۔ ایں چنیں

Marfat.com

سماع حلال است ۔ اسی میں ہے یکے بخدمت حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض داشت کہ دریں روزہا بعضے از درویشان آستانہ دار در مجمعے کہ جنگ ورباب ومزامیر بود۔ رقص کردند۔ فرمود نیکو نہ کردہ اند، آنچہ نامشروع است۔ ناپسندیدہ است اوسی میں ہے :۔ حضرت سلطان المشائخ فرمودند۔ من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشد) خود حضور پُرنور سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ملفوظات طیبات فوائد الفواد شریف میں ہے "مزامیر حرام است" احادیث اس بارے میں "احادِ تواتر ہیں اور کچھ نہ ہو تو حدیث جلیل جمیل صحیح رجیح صحیح بخاری شریف کافی و وافی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ لیکونن فی امتی اقوام یستحلّون الحِرَ والحریر والخمر والمعازف ضرور میری اُمت میں کچھ لوگ ایسے ہونے والے ہیں کہ حلال ٹھہرائیں گے۔ عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو حدیث صحیح جلیل متصل لا مطعن فیہ سندا ولا متنا الا عند من ھوی فی ھوۃ الھوی کابن حزم ومن مشی علی وقد اخرجہ ایضاً الائمہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والاسمعیلی وابونعیم باسانید صحاح لاغبار علیھا وصححہ جماعۃ اخرون من الائمہ کما قالہ بعض الحفاظ قالہ الامام ابن حجر المکی فی کف الرعاع فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے اپنے فتاوٰی میں ثابت کیا ہے کہ ان پیروان ہوائے نفس کا حضرات اکابر چشت قدست اسرارہم کی طرف سماع مزامیر نسبت کرنا محض دروغ بے فروغ ہے۔ ان کے اعاظم اجلہ تصریح فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر افترا ہے نیز ان کے تمام تمسکات واہیہ کا ایک اجمالی جواب موضع صواب ان لفظوں میں گزارش کر دیا ہے کہ بعض جہال بدمست یا نیم مُلّا ہوس پرست یا جھوٹے صوفی، باد بدست کہ احادیث صحیحہ مرفوعۂ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ کلمے پیش کرتے ہیں۔ انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً

Marfat.com

بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے مقابل ضعیف۔ متعیّن کے آگے محتمل۔ محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول۔ کہاں حکایت فعل۔ پھر کجا محرم کی بیخ ہر طرح نہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔ مگر ہوس پرستی کا علاج کس کے پاس ہے۔ کاش گناہ کرتے اور گناہ جانتے۔ اقرار لاتے۔ یہ ڈھٹائی اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالیں اور الزام بھی ٹالیں۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالیں۔ میں نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ایسے محافل میں جتنے لوگ کثرت سے جمع کئے جائیں گے۔ اسی قدر گناہ وبال صاحب محفل وداعی پر بڑھیگا۔ حُضّار سب گنہگار اور ان سب کا گناہ گانے بجانے والوں پر اور ان سب کا بلانے والوں پر۔ بغیر اس کے کہ ان میں کسی کے اپنے گناہ میں کچھ کمی ہو۔ مثلاً دس ہزار حُضّار کا مجمع ہے۔ تو اُن میں ہر ایک پر ایک گناہ اور فرض کیجئے کہ چار قوال۔ تو اُن میں ہر ایک پر اپنا گناہ اور دس ہزار گناہ حاضرین کے یہ مجموعہ چالیس ہزار چار اور ایک اپنا۔ کل چالیس ہزار پانچ گناہ داعی و بانی پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: مَن دعی الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اٰثامھم شیئاً۔ جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے۔ جتنے اس کے بلانے پر چلیں۔ ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواہ الائمۃ احمد والستّۃ الا البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایسے محرّمات کو معاذ اللہ موجبِ قربت جاننا جہل وضلال اور پھر ان پر اصرار کبیرہ شدید الوبال اور دوسروں کو ترغیبِ اشاعتِ فاحشہ واضلال والعیاذ باللہ من سوء الحال۔ رہا رقص۔ اگر اس سے یہ متعارف ناشی مراد ہو تو مطلقاً ناجائز ہے۔ پھر اگر زنانِ فواحش کا ناشی ہے (اور متصوفۂ زمانہ سے وہ بھی بعید نہیں۔ بلکہ معہود ومعلوم ومشہود ہے) جب تو بنصوص قطعیۂ قرآنیہ حرام ہے۔ وقد ثلوناھا فی فتاوانا۔ اب اُسے مستحب وقربت جاننا تو درکنار، مباح ہی سمجھنے پر صراحۃً کفر کا الزام ہے اور اگر کتھکوں کا ناشی تثنی وتکسر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ

Marfat.com

ہے۔جب بھی حرام وموجبِ لعن ہے۔کما نطقت بہ الاحادیث وصرح بہ شرح الحدیث۔ اور اگر ایسا نہیں۔بلکہ حرکات مضطربہ ہیں کہ نہ خود موزوں نہ منکرات پر مشتمل نہ حالاً نہ مآلاً فتنے کی طرف منجر۔نہ اوس کے فاعلین اہلِ ہیات ووقار بلکہ بازاری خفیف الحرکات بے وقر تو باایں ہمہ قیود بھی اقل مرتبہ یہ کہ ایک قسم لہو ولغو ہے اور ہر لہو ولغو رد و باطل کا ادنیٰ درجہ مکروہ وناجائز طریقۂ محمدیہ اور اوس کی شرح حدیقۂ ندیہ میں ہے (الرقص وھو الحرکۃ الموزون، علی میزان نغمۃ مخصوصۃ (والاضطراب وھو الحرکۃ غیر الموزونۃ فکل) واحد منھا (من جملۃ (لعب غیر مستثنیٰ) کل لعب ابن آدم حرام الا ثلاثۃ ملاعبۃ الرجل اھلہ وتادیبہ لفرسہ ومناضلتہ لقوسہ اخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال صحیح علی شرط مسلم:: اور اگر وجد مراد ہو۔تو اگر بے اختیار ہے۔زیرِ حکم نہیں کہ سلطان نہ گیرد خراج از خراب:: بلکہ اگر شوقاً الی حضرۃ العزیز الودود جل وعلا ہے۔تو نعمتِ کبریٰ ودولتِ اعلیٰ ہے:: تا بکہ بخشند وکرا ارزانی دارند۔ اور اگر باختیار وتصنع ہو۔تو مدار نیت پر ہے۔اگر مجمع یا مرای الیہن میں اظہارِ مشیخت وجلبِ قلب کے لئے ہے۔قطعاً ریا وسمعہ ونفاق وحرام کبیر وشرک صغیر ہے اب اس کی حرمت بھی ضروری اجماعیہ ہے فقہانے اوس پر قیامت کبریٰ قائم کی ہے اور عبادت سمجھنے والے کو کافر لکھا۔طریقہ وحدیقہ میں ہے۔(یدخل فیھا) ای فی الرقص والاضطراب (ما یفعلہ بعض الصوفیۃ) الذین ینسبون انفسھم الیٰ مذھب التصوف وھم مصرون علیٰ انواع الفسوق والفجور (بل ھو اشد لانھم یفعلونہ علی اعتقاد العبادۃ فیخاف علیھم امر عظیم) وھو الکفر باستحلال الحرام قال العلامۃ ابوبکر الطوسی رحمہ (اللہ تعالیٰ۔ اما الرقص والتواجد الذی یوجب اللھو عن ذکر اللہ تعالیٰ (فاقل ما احدثہ اصحاب السامری لما اتخذ لھم

Marfat.com

عجلاً جسداً لہٗ خوار فا موا یرقصون علیہ ویتواجدون ، ای یظہرون الوجد بالفعل المحرم وھو عبادۃ غیر اللہ تعالیٰ۔ کما یفعل ھٰؤلاء ریا کلون الحشیش ویرقصون من نشاط نفوسھم بالمحرم القطعی والکبیرۃ لا عجاب ویتواجدون بالوجد الشیطانی والشھوات النفسانیۃ بین الفسقۃ المختلطین بالمردان الحسان الوجوہ علی سماع الطنابیر والزمور رفھو دین الکفار وفی التاتارخانیہ الرقص فی السماع للالات المذکورۃ بالحالۃ المزبورۃ (لا یجوز) فعلہ ولا حضورہ (وفی الذخیرۃ) انہ کبیرۃ وقال البزازی قال القرطبی حرام بالاجماع (وں أبیت فتویٰ شیخ الاسلام جلال الملۃ والدین الکیلانی ان مستحل ھذا الرقص) الموصوف بما ذکرنا من المحرمات القطعیۃ (کافر لما علم انہ حرمتہ بالاجماع اھ ملخصین وتمام تیھما۔ اور اگر خلوت وتنہائی محض میں جہاں کوئی دوسرا نہ ہو۔ بہ نیت محمودہ مثل تشبہ بہ عشاقِ والہین یا جلب حالات صالحین ہو تو ائمہ شان میں مختلف فیہ بعض ناپسند فرماتے ہیں کہ صدق و حقیقت سے بعید ہے اور راجح یہ کہ اون نیتوں کے ساتھ جائز۔ بلکہ حسن ہے۔ کہ من تشبہ بقومٍ فھو منھم۔ ؎

ان لم تکونوا مثلھم فتشبھوا ان التشبہ بالکرام فلاح ،

اور سچی نیت سے نیکوں کی حالت بنانے بنانے خدا چاہے تو واقعیت بھی مل جاتی ہے سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ إن ھذا انزل بحزن وکآبہ فاذا قرء حھوقا بکوا فان لم تبکوا فتباکوا بے شک یہ قرآن غم وکرب کے ساتھ اترا ہے اور جب اسے پڑھو۔ تو رو کو اور اگر رونا نہ آئے۔ تو رونی صورت بناؤ۔ رواہ ابن ماجۃ ومحمد بن نصر فی الصلوٰۃ والبیہقی فی الشعب۔ حدیقہ ندیہ میں بعد عبارت مذکورہ و بیانات نفیسہ

Marfat.com

ناصحہ مقبولہ ہے۔ فان طریق الوجد والتواجد الذی تعلمہ الفقراء الصادقون فی
ھذا الزمان وبعدہ کما کانوا یعلمونہ من قبل فی الزمان الماضی نور وھدایۃ
واثر توفیق من اللہ تعالیٰ وعنایۃ (الیٰ ان نقل عن حسن التنبیہ للعلامۃ النجم
الغزی انہ قال بعد ذکر الوجد والتواجد عن اکابر الائمۃ) واما من اظھر
ھذہ الاحوال تعمد للتوصل الی الدنیا ولتعتقدہ الناس ویتبرکوا بہ
فھذا من اقبح الذنوب المھلکات والمعاصی الموبقات اھ ثم قال فی
الحدیقۃ ولا شک ان التواجد وھو تکلف الوجد واظھارہ من غیر ان
یکون لہ وجد حقیقۃ فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی وھو حرام بل مطلوب
شرعًا قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنھما وانما
کان المتشبہ بقوم منھم لان تشبھہ بھم یدل علی حبہ ایاھم ورضاہ
باحوالھم وافعالھم وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان الرجل اذا رضی ھدی الرجل وعملہ فھو مثل عملہ رواہ الطبرانی من حدیث
عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (الی ان قال بعد ما اطال واطاب کما ھو
دابہ قدس سرہ) اما تکلف الوجد علی الوجہ الصحیح لاجل التشبہ بالصالحین و
لغیر ذلک من المقاصد الحسنہ فقد اشار الیہ العلامۃ الشیخ القشیری
فی اوائل رسالتہ المشھورۃ حیث قال التواجد استدعاء الوجد بضرب اختیار
ولیس لصاحبہ کمال الوجد اذ لو کان لکان واجدا وارباب التصنع اکثر علی
اظھار الصفۃ ولیست کذلک فقوم قالوا التواجد غیر مسلم لصاحبہ لما
یتضمن من التکلف ویبعد عن التحقیق وقوم قالوا انہ مسلم للفقراء المجردین
الذین ترصدوا الوجد ان ھذا المعنی لما صلھم خبر الرسول صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم ابکوا ان لم تبکوا فتباکوا اھ وفی شرعۃ الاسلام قال من السُّنۃ ان یقرأ القرآن بحزن ووجد فان القرآن نزل بحزن فان لم یکن لہ حزن، فلیتحازن اھ والحاصل ان تکلف الکمال من جملۃ الکمال من التشبہ بالاولیاء لمن لم یکن منہم امر مطلوب مرغوب فیہ علی کل حال اھ بالاختصار۔ **بالجملۃ** وجدِ صوفیائے کرام و تواجدِ طالبین صادق اصلاً محل طعن نہیں اور دربارۂ امر قلب و نیت باطن صادق و کاذب میں تمیز مشکل اور اساءت ظن حرام و باطل واللہ یعلم المفسد من المصلح ردّ المحتار میں نور العین فی اصلاح جامع الفصولین اور اوس میں علامہ تحریر ابن کمال باشا وزیر سے ہے۔ ؎

ما فی التواجد ان حقّت من حرج ولا التمایل ان اخلصت من باس

فقمت تسعیٰ علیٰ رجل وحق لمن دعاہ مولاہ ان یسعیٰ علی الرأس

الخ:۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم:

جواب سوال دوم

اُن محرّمات اباطیل کو معاذ اللہ حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف نسبت کرنا ضرور حضور میں سوء ادب اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر افترا و کذب ہے۔ وکفیٰ بہ اثمًا مبینًا انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ۝ پھر جمیع صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا نام لے دینا کیا جائے عجب۔ مشائخ طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں زیادہ مہربانی حضرات چشت پر ہے۔ اون کے ارشادات اوپر گزرے اور حضرت مولانا فخر الدین زرداری خلیفۂ حضور سیّدنا محبوبِ الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمانۂ حضور میں خود حکم حضور سے رسالۂ کشف القناع عن اصول السماع تحریر فرمایا جس میں ارشاد فرماتے ہیں: امّا سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبریٔ عن ھذہ التھمۃ وھو مجرّد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ:۔ یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہم کا سماع اس تہمتِ مزامیر سے مبرّا ہے۔ وہ تو صرف قوال کی آواز ہے۔ اون اشعار کے ساتھ کہ کمال صنع خداوندی جل وعلا پر آگاہ کریں۔ بالجملہ ائمہ عارفین وارثانِ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین ضرور ان بہتانوں سے منزہ ہیں۔ حکایاتِ بے سر و پا ورطب ویابس بے سندِ معتمد قابلِ قبول نہیں۔ نہ خلافِ بعض مذہبِ مہذب جمہور خصوصاً تصریحات جلیۂ کتبِ مذہب پر کچھ اثر ڈالے۔ ہاں خواہشِ نفسانی کی پیروی کو اخذ و تلفیق بے تحقیق کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ مغلوبین حال کے احوال افعال اقوال اعمال نہ قابلِ استناد ہیں۔ نہ لائقِ تقلید۔ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

درحقِ او شہد درحق تو سم　　درحقِ او مدح و درحق تو ذمّ
درحقِ او درد و درحقِ تو خمار　　درحقِ او نور و درحقِ تو نار!

بالفرض اگر زید بھی اپنے مغلوب الحال ہونے کا دعوےٰ کرے اور مان بھی لیا جائے تو ایک زید وارفتہ و بیخود سہی۔ یہ جو سینکڑوں ہزاروں عوام کا ہجوم و ازدحام کرایا جاتا ہے۔ کیا یہ بھی سب خدا رسیدہ مغلوب الحال ہو کر آئے ہیں۔ یا دنیا بھر سے چھانٹ، چھانٹ کر پاگل بوہرے بلائے ہیں۔ جن پر شرع کا قلم تکلیف نہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو اس مجمع تحریم اور بانی کی تاثیم میں اصلاً شک نہیں فانما علیک اثم الاریسیین

واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال سوم

بدیہیاتِ دینیہ سے ہے۔ کہ اوّلاً عقائدِ اسلام وسنت پھر احکام صلوٰۃ وطہارت وغیرہا ضروریاتِ شرعیہ سیکھنا سکھانا فرض ہے اور انہیں چھوڑ کر دوسرے کسی مستحب ولپسندیدہ علم میں بھی وقت ضائع کرنا حرام نہ کہ موسیقی کہ اوسکا ہلکا درجہ لغو و فضول اور بھاری پایہ مخزنِ آثام۔ وحدۃ الوجود وحقائق و دقائقِ تصوف جس طرح صوفیۂ صافیہ مانتے ہیں (نہ وہ کہ جسے متصوفۂ زنادقہ مانتے ہیں) ضرور حق وحقیقت ہیں۔ مگر اس میں اکثر ذوق ہے کہ ان مقاماتِ عالیہ پر وصول کے بعد

Marfat.com

منکشف ہوتا ہے۔ زبانی تعلیم و تعلّم سے تعلّق نہیں رکھتا اور بہت وہ ہے کہ عوام تو عوام آجکل کے بہت مولوی کہلانے والے بھی نہیں سمجھ سکتے اور خود وہ جو پیر و مشائخ بنتے ہیں۔ طوطے کی طرح چند لفظ یاد کر لینے کے سوا معانی کی ہوا سے بھی مس نہیں رکھتے۔ پھر کون سکھائیگا اور وہ سیکھے گا۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ ایک تو ان انگھڑ بنانے والوں کی کج فہمی کہ مطلب کچھ ہے اور سمجھے کچھ، دوسرے ان معانی کے لئے الفاظ کی نایابی کہ وہ اکثر حال ہے۔ نہ قال۔ تیسرے اوس پر طرّہ ان صاحبوں کی کج مج بیانی۔ کہ جس قدر دونوں پہلو حق و حقیقت کے سنبھالے ہوئے بیان میں لا سکتے تھے۔ یہ بتانے والے حضرات اتنے پر بھی قدرت نہیں رکھتے اور اگر کچھ قدرت ہو بھی۔ تو حفظِ دین و ایمان کی پرواہ کسے۔ چوتھے ان سب پر بالا اُن جاہلوں بے تمیزوں کی کودنی۔ جنہیں یہ حقائق و دقائق سکھائے جائیں گے۔ انہیں ابھی سیدھے سیدھے احکام سمجھنے کے لالے ہیں۔ ان متشابہات کو کون سمجھیگا۔ غرض اس کا اثر ضرور ان کا بگڑنا فتنے میں پڑنا زندیق مرتد یا ادنیٰ درجہ گمراہ بددین ہو جانا ہوگا۔ و بس۔ حدیث شریف میں ہے۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ مَا انت محدث قوماً حدیثاً لا تبلغہ عقولھم الّا کان علی بعضھم فتنہ۔ یعنی جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا۔ جس تک ان کی عقلیں نہ پہنچیں۔ تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ امام حجّۃ الاسلام محمّد غزالی پھر علّامہ مناوی شارح جامع صغیر پھر سیّدی عبد الغنی نابلسی حدیقہ میں فرماتے ہیں۔ ان العامی اذا زنی او سرق خیراً لہ من ان یتکلّم فی العلم باللہ من غیر اتقان فیقع فی الکفر من حیث لا یدری کمن یرکب لجّۃ البحر و لا یعرف السّباحۃ و مکائد الشّیطان فیما یتعلّق بالعقائد والمذاھب لا تخفی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال چہارم

امر بالمعروف و نہی عن المنکر ضرور بنصوص قاطعۂ قرآنیہ اہمّ فرائض دینیہ سے ہے اور بحالِ وجوب اس کا

Marfat.com

تارک آثم و عاصی اور ان نافرمانوں کی طرح خود بھی مستحق عذاب دُنیوی و اخروی۔ احادیث کثیرہ اس معنی پر وارد ہیں اور اہلِ سبت وغیرہم کا واقعہ خود قرآنِ عظیم میں مذکور۔ قال اللہ تعالیٰ۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون ۝ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ۝ بنی اسرائیل کے کافروں پر لعنت پڑی داؤد و عیسٰی بن مریم کی زبان سے یہ بدلہ تھا۔ ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا بُرے کام سے۔ ایک دوسرے کو منع نہ کرتے تھے۔ ضرور ان کا یہ فعل بسخت بُرا تھا۔ اصحاب سبت پر داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاء کی۔ الٰہی! انہیں لعنت کر۔ اور لوگوں کے لئے نشانی بنادے۔ بندر ہوگئے۔ اہل مائدہ پر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی دعاء کی۔ سؤر ہوگئے۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین ۝ حدیث شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔ کلا واللہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علیٰ بعض ثم لیلعنکم کما لعنھم (یوں نہیں خدا تعالیٰ کی قسم! یا تو تم ضرور امر بالمعروف کروگے (اور) ضرور نہی عن المنکر کروگے! یا تم اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتارے گا۔ جس طرح ان بنی اسرائیل پر اتاری رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ھذا مختصر: مگر یہ امر و نہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب۔ تو بحالِ عدم وجوب اس کے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دے گی۔ جیسے جب کہ اس سے کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ مرتکبین خود محکم شرع سے آگاہ اور دانستہ مرتکب گناہ ہیں اور حالت یہ ہے کہ انہیں کہنا سُننا محض بے سود ہے۔ کارگر نہ ہوگا تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصاً جب کہ کوئی امر اہم اصلاح پا رہا ہو۔ مثلاً کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے اور عقائدِ سنت سیکھنے آتے ہیں اور وہ جب حریر و پابندیٔ وضع

Marfat.com

ہیں ایسے منہمک ہیں کہ اگر اس پر اصرار کیجئے۔ تو وہ ہرگز نہ مانیں گے۔ غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے اور وہ رغبت نماز و تعلّم عقائد بھی جائے گی۔ تو ایسی حالت میں بقدرِ تیسّر او ہنیں نہایت اور باقی کے لئے انتظار وقت ہے۔ پس یہ حالت امر و نہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تدبیر وسعی ہے۔ وَاللّٰہُ یعلمُ المفسدَ من المصلح۔ واللّٰہ علیمٌ بذات الصُّدور ٥

بُستان امام فقیہ سمرقند۔ پھر محیط، پھر ہندیہ میں ہے۔ اِنّ الامر بالمعروف، اعلیٰ وُجوہہ ان کان یعلم باکبر رائیہ لو امر بالمعروف یقبلون املاک ھو ویمتنعون عن المنکر فالامر واجب علیہ ولا یسعہ ترکہ۔ ولو علم باکبر رایہ۔ انّہ لو امرھم بذٰلک۔ قذفوہ۔ وشتموہ۔ فترکُہ، افضل، ولو علم انّھم لیضربونہ ولا یصبر علیٰ ذٰلک۔ ویقع بینھم عداوۃ ویھیج منہ القتال۔ فترکہ افضل۔ ولو علم انّھم ضربوہ۔ وصبر علیٰ ذٰلک۔ ولا یثکروا احدًا۔ فلا بأس بان ینھیٰ عن ذلک وھو مجاھد۔ ولو علم انّھم لا یقبلون منہ۔ ولا یخاف منہ ضربًا ولا شتما فھو بالخیار والامر افضل۔ اگر پیری مریدی دل سے ہے۔ تو وہاں ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر و نہی مُنجر بہ ضرر ہوں۔ ظاہرًا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مُقتداؤں پر اس فرضِ اہم کی اقامت بقدرِ قُدرت ضرور لازم ہے اور اس میں اُن اتباع کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو با وصفِ قدرت و عدمِ مضرّت۔ ان کے سیاہ و سپید سے کچھ مطلب نہ رکھے۔ بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھیرائے۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکامِ شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل کے بہت آزاد متصوف یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندیٔ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورتِ امر و نہی اپنے پلاؤ قورمے یا آؤ بھگت پر خائف۔ تو یہ ضرور پیرِ غوایت ہے۔ نہ شیخِ ہدایت۔ وَاللّٰہ تعالیٰ اعلم ٭

جواب سوال پنجم

ہنود قطعًا بت پرست مشرک ہیں۔ وُہ یقینًا بتوں کو سجدۂ عبادت کرتے ہیں اور اگر یہ بالفرض نہ بھی ہو۔ تو بتوں کی ایسی

Marfat.com

تعظیم پر بھی ضرور حکمِ کُفر ہی ہے اور انہیں بارگاہِ عزت میں شفیع جاننا بھی کفر۔ اور ان سے شفاعت چاہنا بھی کُفر کہ قطعاً اجماعاً یہ اقوال و افعال کسی مسلم سے ہرگز صادر نہیں ہوتے۔ نہ کوئی مُسلمان۔ بلکہ کوئی اہلِ ملّت بُت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھتا ہے اور اس میں صراحتہً تکذیبِ قرآن و مضادّتِ رحمٰن ہے۔ شرحِ فقہ اکبر میں ہے:۔ قال ابن الھمام۔ وبالجُملۃ فقد ضمّ الیٰ تحقّق الایمان اثبات امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقاً کترک السجود للصنم وقتل نبیّ او الاستخفاف بہ۔ او بالمصحف والکعبۃ الخ اعلام لقواطع الاسلام میں امام قونوی سے ہے۔ ھٰذا الجنس قد ثبت للوالد ولو فی زمن من الازمان وشریعۃ من الشرائع فکان شبھۃ وارثۃ الکفر فاعلہ بخلاف السجود نحو الصنم او الشمس فانہ لم یرد ھو ولا مرایشابھہ فی التعظیم فی شریعۃ من الشرائع لم یکن بفاعل ذلک شبھۃ لا ضعیفۃ ولا قویۃ فکان کافرا ولا نظر لتسمیۃ الفاعل بہما المتر والشرائع بتعظیمہ بخلاف من وردت بتعظیمہ۔ شفائے شریف میں ہے: کذالک نکفر بکل فعل اجمع المسلمون علیٰ انہ لا یقصد بہ الا من کافر وان کان صاحبہ مصدقا بالاسلام مع فعلہ ذلک الفعل کالسجود للصنم او للشمس والقمر والصلیب والنار الخ اسی میں ہے:۔ کل سنۃ اللہ صرحت بنفی الربوبیۃ او الوحدانیۃ او عبادۃ احد غیر اللہ او مع اللہ فھی کفر کمقالۃ الدھریۃ والذین اشرکوا لعبادۃ الاوثان من مشرکی العرب واھل الھند والصین واھل مختصراً ادکار افکار مراقبات کا جوگیوں سے لیا جانا افترائے بے مزہ ہے اور ممکن و شاید سے کوئی کتاب آسمانی نہیں ٹھیر سکتی۔ نہ لیت ولعل سے کوئی صریح مشرک بُت پرست قوم کتابی مشرکیں ہنود کے شرک و کُفر کا منکر۔ ان اقوال مخذولہ تعظیم و شفاعتِ اصنام کا مظہر ضرور بددین گمراہ ملحد کافر ہے: العیاذ باللہ تعالیٰ۔ شفاء شریف میں ہے

Marfat.com

وبهذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من المال او وقف فیهما او شک او صحح مذهبهم وان اظهر مع ذلک الاسلام واعتقده و اعتقد ابطال کل مذهب سواه فهو کافر باظهاره ما اظهر من خلاف ذلک

عجب شانِ الٰہی ہے۔ یہی ناپاک و بے باک بات یعنی اصنام سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ ملانا پہلے ایک خبیث نے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لئے لکھی تھی کہ بت پرست بھی شفاعت خواہی اور اس کے مثل افعال بھی بتوں سے کرکے مشرک ہوئے۔ یہی باتیں یہ لوگ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کے ساتھ کرتے ہیں تو یہ اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں۔ اب یہی مردود ملعون قول دوسرے نے مشرکوں کو مسلمان ٹھیرانے کے لئے کہا کہ بتوں سے شفاعت خواہی ان کی تعظیم حتّٰی کہ انہیں سجدہ کفر نہیں کہ مسلمان بھی تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کرتے اور ان سے شفاعت مانگتے ہیں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ نسأل اللہ الغفور العافیۃ واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ عبدہ المذنب
احمد رضا خاں البریلوی عفی عنہ
بحمد المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفٰی احمد رضا خاں ۱۳۱۲ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ مرسلہ جناب محمد نظام الدین صاحب قادری برکاتی نوری رسولی محلہ کھار دار واڑ متصل بالا پیر شہر سورت۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسائل ذیل ہیں۔ مزامیر یعنی ڈھول طبلہ، سارنگی وغیرہ کے ساتھ قوالی سننا جائز ہے یا ناجائز؟ زید کہتا ہے کہ صوفیوں کو مزامیر کے ساتھ سننا جائز ہے اور بکر کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سُنت مجدد دین وملت مولٰینا شاہ احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب احکام شریعت حصہ اوّل صفحہ ۳۳ و ۳۴ پر مزامیر کے ساتھ قوالی کو حرام لکھا ہے اور حضرت نظام الدّین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب فوائد الفوائد کا بھی حوالہ دیا ہے۔ لہٰذا مزامیر کے ساتھ ہر شخص کو قوالی سننا ناجائز ہے۔ تو زید کا کہنا درست ہے؟ یا بکر کا قول صحیح ہے؟ غیر محرم عورت کو بے پردہ مرید کرنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے۔ جائز ہے۔ کسی طرح ہرج نہیں۔ پردہ سے بے ایمان لوگ مرید کیا کرتے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ مولٰینا احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتویٰ کتاب النکاح حصہ دوم صفحہ ۱۲ پر تحریر کیا ہے کہ مریدہ کو اپنے پیر کے سامنے بے پردہ آنا ناجائز ہے لہٰذا ناجائز ہے۔ تو زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا قول صحیح ہے؟

قادری سلسلے کا مرید چشتیہ میں طالب ہو سکتا ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے۔ فقیر کو اختیار ہے۔ قادری سلسلے کے مرید کو چشتیہ میں طالب کر سکتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ حضرت باہو علیہ الرحمہ رسالہ تیغ برہنہ صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں کہ اگر قادری طریقے کا مرید کسی دوسرے طریقہ میں چلا جائے تو خواہ بانصیب ہی ہو تو بھی بے نصیب اور مردود ہو جاتا ہے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ امام اہلسنت مولٰینا احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۳۷ پر تحریر کرتے ہیں کہ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں کسی سلسلہ کا آئے

Marfat.com

اس سے بیعت لے لیتا ہوں۔ سوائے غلامانِ قادری کے کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کی طرف کوئی نہیں آتا۔ لہٰذا ان بزرگوں کے فرمانے سے قادری سلسلے کا مُرید کسی دُوسرے سلسلے میں طالب نہیں ہو سکتا تو شریعتِ مطہرہ کے فوائق تحریر فرمائیے کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا قول درست ہے؟ بیّنوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب

بکر کا قول صواب و صحیح ہے اور قولِ زید محض باطل و قبیح و فضیح بکر مصیب و مثاب زید بے قید مستوجبِ غضب و مبتلائے قہر و عتاب۔ گرفتارِ عذاب ہے کہ وہ بے علم فتویٰ دیتا ہے اور بے علم فتویٰ دینا حرام حرام ہے۔ قال تعالیٰ وَلَا تقف مالیس لک بہٖ علم۔ انّ السّمع والبصر والفُؤاد کُلّ اولٰئک کان عنہُ مسئولاً ہ و قال عزمن قائل سبحانہ وتعالیٰ شانہ لاتقولوا لِمَا تصف السنتکم الکذب ھٰذا حلال وھٰذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب الآیۃ وقال تعالیٰ ام کنتم شھداء اذ وصّٰکم اللہ بھٰذا فمَن اظلم ممّن افتریٰ علی اللہ کذبا لیضلّ الناس بغیر علمہ الآیہ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ من افتی بغیر علم لعنتہُ ملٰئکۃ السمٰوٰت والارض۔ مزامیر جنھیں مٹانے کے لئے حضور پر نور نبی اکرم سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے کما فی الحدیث مطلقاً حرام ہیں نہ صوفی کو حلال۔ نہ غیر صوفی کو۔ مزامیر نہ ہونا شرطِ اباحتِ سماع ہے جن کے لئے سماع حلال و مباح ہے۔ مجرّد سماع چار قسم ہے۔ حلال۔ حرام۔ مکروہ و مباح۔ اگر صاحب وجد کا میلان جانبِ حق اکثر و بیشتر ہے اوسے مباح ہے اور اگر میل بمجاز زائد ہے۔ تو اسے مکروہ ہے اور جو بالکل مجاز کی طرف مائل ہو تو اوس کے لئے حرام اور جو بالکلیہ جانبِ حق مائل اور مجاز سے یکسر منقطع ہو اس کے لئے حلال ہے۔ بعض متصوفہ خصوصاً مریدانِ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نے یہ ظلم ڈھایا اور نیا ستم برپا کیا ہے کہ زبردستی مزامیر کے جواز

Marfat.com

کا باطل دعویٰ کر لیا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ چشتی ہو جائے۔ اسے مزامیر حلال۔ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العلیّ العظیم۔ گویا چشتیوں کی شریعت اور ہے۔ اور سلاسل کی شریعت اور والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس لئے مناسب کہ ہم حضور پُرنور سیدنا سلطان المشائخ نظام الحق والشریعۃ والطریقۃ والدین محبوب الٰہی قدس سرّہ العزیز کے ملفوظات کریمہ سیر الاولیاء سے جس کے جامع حضور کے مرید و خلیفہ حضرت امیر خورد مولینا سیّد کرمانی قدّس سرّہ النورانی ہیں۔ ثبوت حُرمت پیش کریں۔ اس وقت اگر وطن سے دُور اور کتب سے مہجور نہ ہوتا۔ تو اور بھی بعض سادات حضرات چشتیت سے ثبوت پیش کر سکتا۔ خصوصاً لطائفِ اشرفی۔ مگر منصف کے لئے یہ بھی کافی اور ہٹ دھرم کو دفتر بھی نادانی۔ حضور سلطان المشائخ سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں" سماع بر چہار قسم است۔ حلال و حرام مکروہ و مباح۔ اگر صاحب را میل بسوئے حق بیشتر است آں مباح است۔ واگر میل بمجاز بیشتر است مکروہ است واگر میل بکلی بطرفِ مجاز است آں حرام است۔ واگر میل بکلی بطرفِ حق است آں حلال است" اس کے بعد اس پر تفریع کرتے ہوئے فرماتے ہیں "پس می باید کہ صاحب ایں کار حلال و حرام و مکروہ و مباح بشناسد" پھر فرماتے ہیں کہ اباحتِ سماع کے لئے چند چیزیں درکار مُسمِع، مستمِع، مَسْمُوع و آلۂ سماع۔ مُسمِع یعنی قوال۔ پورا مرد ہو۔ امرد نہ ہو۔ عورت نہ ہو۔ مُستمِع سننے والا۔ یادِ خدا سے خالی نہ ہو۔ مَسْمُوع وہ چیز جو گائی جائے۔ فحش و مسخری نہ ہو اور آلۂ سماع مزامیر جیسے چنگ و رباب وغیرہ۔ اس سے مجلس پاک ہو۔ ارشاد فرماتے ہیں چندیں چیز می باید۔ تا سماع مباح شود۔ مُسمِع و مستمِع و مسمُوع و آلۂ سماع۔ یعنی گوینده مرد تمام باشد۔ کودک نباشد و عورت نباشد۔ و مُستمِع آنکہ می شنود۔ از یادِ حق خالی نباشد۔ و مسمُوع آنچہ بگویند۔ فحش و مسخرگی نباشد۔ و آلۂ سماع مزامیر است چوں چنگ و رباب و مثلِ آں می باید۔ کہ درمیان نباشد۔ اینچنیں سماع حلال است و سماع صوتے است موزوں چرا حرام باشد"۔

Marfat.com

صوفیوں کو خصوصاً چشتیوں کو حلتِ مزامیر کی باطل دستاویزیں دینے والے آنکھیں پھاڑ کر دیکھیں کہ حضور سلطان المشائخ سید الصوفیہ سردار چشتیاں نے کہیں صوفیوں، چشتیوں کا حکم علیٰحدہ بیان کیا۔ کہ سماع کی اباحت کے جو یہ شرطیں ہیں۔ وہ غیر صوفیہ کے لئے ہیں اور چشتیوں صوفیوں کو آزادی ہے۔ ادن کے لئے مطلقاً حلال ہے اور یہ بھی بتائیں کہ صوفیوں کو مزامیر ہی حلال ہیں یا عورت و امرد کا گانا سننا بھی۔ فرق کیا ہے کہ ایک شے جو اوروں کے لئے شرطِ اباحت تھی۔ ان کے حق میں نہ ہو اور دوسری ان کے حق میں بھی ہو اور اوروں کے لئے بھی۔ جو علّت صوفیوں کے لئے جواز کی ہوگی۔ وہ مزامیر کے علاوہ عورت و امرد کی آواز کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ پھر وجہ فرق کیا ہے؟ اللہ اکبر! چشتیت کا دعویٰ اور حضور سلطان المشائخ کے خلاف باطل فتویٰ۔ آج کل کے متصوفہ کا تو ذکر کیا۔ حضور سلطان المشائخ کے زمانہ کے بعض آستانہ وار درویش جب اس بلا میں مبتلا ہوئے۔ تو حضور میں شکایت گذری۔ جو سیر الاولیاء شریف میں یوں مذکور ہے:۔ "بخدمت حضرت سلطان المشائخ عرض داشت۔ کہ دریں روزہا بعض از درویشاں آستانہ دار در مجمعے کہ چنگ و رباب و مزامیر بود، رقص کردند، فرمودند کہ نکردہ اند۔ آنچہ نامشروع است ناپسندیدہ است" یعنی ایک صاحب نے خدمت سلطان المشائخ قدس سرہ میں گزارش کی۔ کہ بعض وہ درویش جو آستانہ دار ہیں۔ انہوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ و رباب و مزامیر تھے۔ رقص کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اچھا نہ کیا۔ کہ جو چیز نامشروع ہے۔ ناپسندیدہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ اور کوئی نقص درکار ہے۔ آنکھیں چیر کر دیکھو۔ کہ حضور سلطان المشائخ کس کو ناجائز فرما رہے ہیں۔ مزامیر و چنگ و رباب کو۔ اور خوب آنکھیں مَل مَل کر دیکھو۔ کس کے لئے ناجائز فرما رہے ہیں۔ صوفیوں ہی کے لئے تو۔ اسی پر بس نہیں۔ اللہ عز جلالہ، کی ہزاراں ہزار رحمتیں اور کروڑہا کروڑ برکتیں روح پُرفتوح حضور سلطان المشائخ پر ہوں کہ ان متصوفہ کے لئے

Marfat.com

بالکل جائے۔ دم زدن باقی اوران کے عذر مقبوح و مذبوح کی کوئی رگ پھڑکتی نہ چھوڑی۔ اسی سیر الاولیاء شریف میں ہے "بعدازاں یکے گفت۔ چوں ایں طائفہ ازاں مقام بیرون آمدند بالیشان گفتند۔ کہ شما چہ کردید در آں جمع مزامیر بود۔ سماع چگونہ شنیدید و رقص کردید الیشاں جواب دادند۔ کہ ماچناں مستغرق سماع بودیم کہ ندانستیم کہ اینجا مزامیر ہست یا نہ۔ حضرت سلطان المشائخ فرمود۔ ایں جواب ہم چیزے نیست۔ ایں سخن در ہمہ معصیتہا بیاید" یعنی بعد اس کے حضور کی خدمت میں شکایت گزری اور حضور نے اس کا وہ جواب فرمایا۔ ایک صاحب نے ان کا یہ عذر گذارش کیا کہ جب وہ طائفہ صوفیہ اس جگہ سے باہر آیا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ ایسے مجمع میں جہاں مزامیر تھے۔ تم نے سماع کیسے سنا؟ اور کیوں کر رقص کیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم سماع میں ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں خبر ہی نہیں تھی۔ کہ یہاں مزامیر ہیں یا نہیں۔ حضور سلطان المشائخ نے ارشاد فرمایا۔ یہ جواب بھی کچھ نہیں کہ یہ عذر باطل تو تمام معصیتوں پر ہوسکتا ہے یعنی آدمی شراب پیئے اور کہدے مجھے خبر ہی نہ تھی۔ کہ یہ شراب ہے یا شربت۔ ماں کے ساتھ زنا کرے اور کہدے میں تو ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ معلوم ہی نہ کر سکا کہ یہ ماں ہے یا بیوی۔ ولاحول ولاقوۃ الاّ باللہ العلیّ العظیم۔ نیز اسی سیر الاولیاء میں ہے کہ حضور سلطان المشائخ کی مجلس شریف میں کسی نے حضور سے عرض کی کہ فلاں موضع میں اس وقت حضور کے مریدوں کا مجمع ہے۔ اس میں مزامیر و محرمات ہیں۔ فرمایا میں منع کرچکا ہوں کہ مزامیر و محرمات درمیان نہ ہوں۔ انہوں نے اچھا نہیں کیا اور اس بارے میں بہت غلو فرمایا۔ یہاں تک ارشاد کیا کہ اگر جماعت ہو رہی ہو اور جماعت میں عورتیں بھی ہوں اور امام کو سہو ہو تو مرد تو سبحان اللہ کہہ کر امام کو سہو سے آگاہ کرے اور اگر عورت سہو پر وقوف پائے تو وہ تسبیح نہ کہے کہ اس کی آواز غیر محرموں کو سننا جائز نہیں۔ لپشتِ دست کفِ دست پر مارے اور ہتھیلی پر

Marfat.com

ہتھیلی نہ مارے کہ تالی ملاہی سے ہے۔ یہاں تک ملاہی و امثالِ ملاہی سے پرہیز دارد ہے تو سماع میں بطریقِ اولےٰ ملاہی سے کچھ نہ ہونا چاہیئے۔ جب دستک میں اس قدر احتیاط ہے تو سماع میں مزامیر بطریقِ اولیٰ ممنوع ہیں۔ عبارت سیر الاولیاء یہ ہے۔

"در مجلسِ حضرت سلطان المشائخ شخصے تقریر کرد۔ کہ اکنوں در موضع فلاں یارانِ شما جمعیتے کردہ اند۔ و مزامیر و محرمات درمیان است۔ حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ من منع کردہ ام۔ کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشد۔ نیکو نہ کردہ اند۔ و دریں باب بسیار غلو کرد۔ تا بحدے کہ گفت۔ کہ اگر امامے در نماز باشد۔ و جماعتے کہ در عقبِ او مقتدی شوند۔ و در آں جماعت عورات ہم باشند۔ پس اگر امام را سہو اُفتد۔ مردانے کہ اقتداء کردہ باشند یکے تسبیح اعلام دہد۔ بگوید سُبحان اللہ نہ گوید۔ زیرا کہ نشاید آواز آں شنودن۔ پس چہ کُند۔ او پُشتِ دست برکفِ دست زند۔ و کفِ دست برکفِ دست نزند کہ آں بلہوے ماند۔ تا ایں غایت از ملاہی و امثالِ آں، بہ ہیز آمدہ است۔ پس در سماع مزامیر بطریقِ اولےٰ منع است"، آنکھیں کھولو۔ دیکھو۔ تم کہاں جا رہے ہو۔ ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

کیا اب بھی جواز مزامیر کا بے سرا راگ گائے جاؤ گے؟ کیا اب بھی وہی بے وقت کی راگنی الاپے جاؤ گے۔ حضور سلطان المشائخ کے فرمانِ ذی شان کے آگے سرِ تسلیم جھکاؤ اور اپنے غلط و باطل کہے پر پشیمان ہو اور شرماؤ۔ کیا حضور نے مزامیر کو ناجائز، حرام ممنوع و معصیت نہ فرمایا۔ کیا حضور نے ان کا معصیت ہونا غیر صوفیہ کے ساتھ خاص فرما دیا۔ کیا خود صوفیہ کے لئے بار بار نہ فرمایا کہ میں منع کر چکا ہوں۔ انہوں نے برا کیا۔ نامشروع کام کیا۔ معصیت کی۔ پھر یارب! اب وہ کون سے صوفی ہیں۔ جو حضور سُلطان المشائخ کے مریدوں سے بھی آگے ہیں اور ہوں بھی۔ تو علی الاطلاق یہ کہنا کہ صوفیوں کے لئے مزامیر حلال ہیں کیونکہ بر محل ہوگا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ہاں جو مکلف نہیں۔

Marfat.com

یا مضطر ہیں۔ ان کے احکام ہمیشہ مکلف و مختار سے جدا ہیں۔ احکام اضطرار اور ہیں۔ احکام اختیار اور۔ وہ ایک مزا میر کیا ہر امر میں علیحدہ ہیں۔ پھر کیا کوئی یوں کہہ سکتا ہے کہ سور کا گوشت حلال ہے۔ حالانکہ خود قرآن عظیم میں مضطر کا استثناء فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ موجود ہے۔ غیر مکلف پر تو احکام شرعیہ کا اجراء ہی نہیں۔ کہ عقل شرط التکلیف ہے اور وہ اوس میں مفقود ہے۔ رہا مضطر۔ اوسے اوسی وقت اور اتنے ہی کی جس سے وہ نقصان عظیم سے محفوظ رہ سکے۔ رخصت ہے۔ بعض اجلہ اکابر جو چنگ سنتے تھے۔ اوسے کبیرہ فرماتے ہیں۔ اسی سیر الاولیاء میں ہے "مولینا برہان الدین بلخی را باد فور علم کمال صلاحیت ہم بودہ است۔ چنانکہ بارہا گفتے۔ کہ خدائے عزوجل مرا از ہیچ کبیرہ نخواند پرسید آنگاہ حضرت سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود۔ کہ ایں ہم گفتی۔ مگر یکے از کبیرہ از وے پرسیدند کہ آں کبیرہ کدام است، گفت سماع چنگ۔ کہ چنگ بسیار شنیدہ ام"۔ یہ مولینا برہان الدین بلخی اون اکابر سے ہیں۔ جن کے فضل کے شاہد عدل حضور سلطان المشائخ قدس سرہ ہیں اور جن کے علامہ عصر ہوتے اور ایسے عظیم درجہ پانے کی پیشگوئی حضور امام العصر برہان الملۃ والدین صاحب ہدایہ مرغینانی قدس اللہ سرہ النورانی نے فرمائی کہ شاہان زمان ان کے در پر حاضر ہوں گے اور بار نہ پائیں گے۔ اسی سیر الاولیاء میں ہے "سخن در بزرگی مولینا برہان الدین بلخی اُفتاد۔ فرمود۔ کہ برہان الدین حکایت کرد کہ من خورد بودم تقریباً پنج شش سالہ کم و بیش برابر پدر خود در راہے مے رفتم۔ مولینا برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا شد۔ پدر من از وے تحاشی کرد، و در کوچہ دیگر رفت۔ مرا برجائے گذاشت۔ چوں کوکبۂ مولانا برہان الدین نزدیک رسید من بہ پیش رفتم۔ و سلام کردم۔ در من تیز بدید ایں سخن تیز بگفت۔ کہ من دریں کودک نور علم مے بینم۔ من ایں سخن شنیدم۔ پیش رکابے او روان شدم۔ باز مولینا برہان الدین بر زبان مبارک ایں لفظ راند۔ کہ مرا خدائے تعالیٰ چنیں مے گوید۔ کہ ایں کودک در روزگار خود

Marfat.com

علامۂ عصر خواہد شد۔ مولٰنا برہان الدین مے گوید کہ من ایں چنیں شنیدم۔ و ہمچناں من پیش مے رفتم۔ باز مولٰنا برہان الدین مرغینانی فرمود۔ کہ خدائے تعالیٰ مرا چنیں می گوید کہ ایں کودک چناں بزرگ شود۔ کہ بادشاہاں بردرِ او بیایند۔ و بار نیابند" ایسے عالی مرتبت جلیل القدر بزرگ علامۂ روزگار باوجود اس کے خود استماع فرماتے۔ مگر اسے کبیرہ ہی فرماتے۔ اون کے یہ کلماتِ طیبہ کہ "خدائے عزّ وجلّ مرا از ہیچ کبیرہ نخواہد پرسید" اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وہ ایسے حال میں ہیں۔ کہ زیرِ قلم تکلیف ہی نہیں۔ نیز آگے ان کا یہ ارشاد کہ "ایں ساعت ہم بشنوم اگر باشد"۔ اس کے بعد بھی بے وقت کی وہی شہنائی رہے گی۔ کہ صوفیوں کو مزامیر حلال ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ و علمہ جلّ مجدہ اتمّ واحکم۔ فوائد الفؤاد شریف ملفوظات حضور سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غالباً مرتبہ حضرت مولٰنا فخر الدین زرادی خلیفۂ حضور سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارت دیکھ کر بھی جس کی یہ حالت ہے۔ تو ایسے شخص سے کیا امید کہ سیر الاولیاء شریف کی یہ عبارت دیکھ کر اپنی غلطی تسلیم کرے گا۔ مگر مولےٰ عزّ وجلّ کے فضل وکرم سے ہر آن امید ہے۔ ؎

اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار　　نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار

شاید اب وقتِ ہدایت آ گیا ہو اور یہ ثواب اس فقیر کے حصّہ کا ہو۔ واللہ عندہ حُسن الثواب۔ والیہ المرجع والمآب۔ و ہو تعالیٰ اعلم بالصّواب۔

نمبر ۲: وہ خود بے ایمان ہے۔ جو حکم شرع کو بے ایمانی اور اس پر عامل کو بے ایمان بتاتا ہے۔ بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔ جس کا اللہ و رسول نے حکم فرمایا۔ جلّ جلالہٗ۔ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بیشک پیر مرید کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے بڑھ کر امّت کا پیر کون ہوگا۔ وہ یقیناً الوالرّوح ہوتا ہے اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا۔ تو چاہئے تھا کہ نبی سے اس

Marfat.com

کی اُمت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کون پیر ہوگا۔ پھر حضور نے اپنی اُمتی بیبیوں سے نکاح فرمایا یا نہیں کیا معاذ اللہ جن کے محرم تھے اون سے نکاح فرمایا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سبع سنابل شریف میں حضرت قطبِ فلک ہدایت و مرکزِ دائرۂ ولایت سند المحققین سید العلماء العاملین میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں "باید دانست کہ در جہاں نہ ہمچو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پیرے پیدا شُد۔ و نہ ہمچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنّا" جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہوئے۔ تو حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرید کی بیٹی۔ ان جہال بے خود کے نزدیک معاذ اللہ پوتی۔ اور پوتی سے نکاح حرام۔ وَلَا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ جہل بد بلا سے محفوظ رکھے۔ احمق لفظ مُنہ سے نکال دیتے ہیں اور اس کے نتیجۂ بد کا لحاظ نہیں کرتے۔ فقیر اس مسئلہ پر ذرا اور تفصیل کرتا۔ اگر ضرورت سمجھتا مگر چونکہ السواد الاعظم میں اس کا کافی جواب چھپ چکا ہے۔ اس لئے اسی پر اقتصار کرتا ہے۔ سمجھنے والا اسی سے سمجھ سکتا ہے اور بدعقل بے سمجھ کے لئے دفتر بے کار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر ۳:۔ جہاں تک فقیر سمجھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بیعت جب ایک جامع شروط کے ہاتھ پر کرے۔ پھر دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر سکتا۔ کہ جو ایک کے ہاتھ بک چکا۔ اس کا غلام ہو چکا۔ جب تک آزاد نہ ہو۔ حلقۂ غلامی نکال نہ دے۔ دوسرا اس سے بیعت نہیں لے سکتا۔ یہ دوسرے کے ہاتھ بک نہیں سکتا۔ پریشان نظر در بدر پھرتا اور ذلیل و خوار ہوتا۔ دُر دُر سُنتا اور کہیں سے فیضیاب نہیں ہو سکتا۔ جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کرے اور پھر پریشان نظری کرے۔ وہ محمودی کا کتا ہے۔ نہ گھر کا۔ نہ گھاٹ کا۔ اور جو ایک کا ہو رہے۔ وہ ضرور فیضیاب ہوتا ہے۔ اگر پیر جامع شروط ہو۔ اگرچہ صاحب فیض نہ ہو۔ کہ اوس سلسلہ میں جو صاحب

Marfat.com

فیض ہوگا۔ اُس کی اُس پر نظرِ کرم ہوگی اور وہ اس پر فیض ڈالے گا۔ بعض اکابر کے شاہدات اس کے شاہد ہیں۔ طلبِ فیض میں حرج نہیں اور یہ بلا نکیر تمام سلاسل میں جاری ہے۔ خود اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ باوجودیکہ قادری تھے اور سلاسل سے بھی فیضیاب تھے۔ چشتی، سہروردی، نقشبند وغیرہ سلاسل کی بھی حضور پُرفتوح کو اجازت تھی۔ یہ اجازت کیا فیض نہیں۔ مگر "یک در بگیر و محکم بگیر"۔ پر عمل کرنے والے۔ انہیں[1] بظاہر کہیں سے ملے۔ وہ یقین یہی کرتے ہیں۔ کہ مجھے اوسی دَر سے ملا ہے۔ جس سے میں منسلک ہوں۔ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ میں آپ نے تین قلندروں کی حکایت ملاحظہ فرمائی ہوگی، جو خدمتِ حضور پُرنور سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک مُردار بیل کھا کر حاضر ہوئے تھے! لہٰذا اسے مریدی کہتے ہیں۔ فیض یقیناً حضور سلطان المشائخ سے پایا۔ مگر پیر کے قربان ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اگر پیر کی نظرِ کرم نہ ہوتی۔ تو حضرت سلطان المشائخ کیوں نظرِ رحم فرماتے اور فیض عطا کرتے۔ یہ ہے "در یک در گیر۔ و محکم گیر" حضرت سلطان باہو قدس سرہ کا مطلب تو واضح ہے کہ جو اس سلسلۂ عالیہ کو ترک کرے اور دوسرا سلسلہ از روئے بیعت اختیار کرے اور حضرت ہادی بن مسافر کے ارشاد میں غالباً بیعت سے مراد بیعت ارادت نہیں یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی طلبِ فیض کے لئے آئے۔ میں ہر ایک کو فیض عطا کرتا ہوں۔ مگر جو قادری ہو کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کے پاس کون آتا ہے۔ یا یہ کہ کسی سلسلہ کا مرید اپنی بیعت

---

[1] :- اور حضور سیدنا و ہادینا و ماوانا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کے زمانہ کے اولیائے کرام۔ مشائخ عظام اور اہلبیتہ پاک حضور اغوث الانام کے بعد اب تک جس قدر حضرات شیوخ فخام ہوئے۔ ان میں کون سا ہے جو حضور سے مستفیض نہیں، لہٰذا قادری ہو یا نہ ہو۔ استفاضہ سب قادری ہیں۔ مگر کونسی کشت پر برسا نہیں جلالیترا۔ تو جس کسی سے فیض پائے۔ وہ فیض قادریت ہی ہے۔ والحمد للہ سبحانہ و تعالیٰ مشانہ ۔ ۱۲ منہ غفرلہ۔

Marfat.com

توڑ کر آئے۔ میں اوس سے بیعت لے لیتا ہوں۔ مگر قادریوں کو بیعت نہیں کرتا کہ وہ پریشان نظر نہیں ہوتے کہ وہ جانتے ہیں کہ حضورِ غوث اعظم بحر ہیں اور اور نہر۔ اور اوروں کے مرید جو پریشان نظر ہوتے ہیں۔ اپنے پیر پر کامل اعتقاد اور پورا اعتماد نہیں رکھتے۔ وہ اگر بیعت توڑ کر آتے ہیں تو میں بیعت لے لیتا ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وھذہ
مَاعندی والعلم بالحق عند ربی
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا القادری غفرلہ

صح الجواب،
خادم العلم والعلماء
محمد حسنین رضا خان

ذلک کذلک
محمد اسمٰعیل محمود آبادی حنفی
ریاست جلال آباد ضلع فیروزپور

لقد اصاب المجیب
رحم الٰہی قادری
رضوی۔ غفرلہ،۔

Marfat.com

مصطفےٰ رضا خاں قادری
آل الرحمٰن محمد عرف
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر ابرار حسن صدیقی تلہری
عفی اللہ تعالیٰ عن ذنبہ الجلی والخفی

اصاب المجیب واجاد
عبدالعزیز عفی عنہ قادری
رضوی مدرس مدرسہ اہل سنت

للہ درّ المجیب
فقیر سردار علی غفرلہٗ

الجواب صحیح
ابوالقمر محمد نور الہدیٰ عفی عنہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر احسان علی مظفرپوری
مدرس منظر اسلام بریلوی ۹ ذیقعدہ ۴۶ھ

مکتبہ حامدیہ ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com

خُدا شوق دے تو مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

جواہر البحار اوّل (اردو)	امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ	۵۱/۰۰
" " دوم "	" " "	۶۳/۰۰
جامع کرامات اولیاء اردو جلد اوّل "	" "	۷۵/۰۰
رسائل رضویہ (اوّل)	امام احمد رضا خاں "	۶۰/۰۰
رسائل رضویہ دوم	" " "	۶۶/۰۰
شہادت نواسۂ سید الابرار	مولوی عبد السلام رضوی	۹۰/۰۰
علم خیر الانام	مولوی عبد السلام رضوی	۴۵/۰۰
دیوبندی مذہب	مولانا غلام مہر علی صاحب چشتیاں	۷۵/-
فضائل درود و سلام ترجمہ سعادت دارین	امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ	زیر طبع
خون کے آنسو	علامہ مشتاق احمد نظامی	۳۶/۰۰
حدائق بخشش اعلیٰ کاغذ	امام احمد رضا خاں بریلوی	۴۵/۰
گیارھویں شریف	صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی	۴/۵۰
مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید نقشبندی	۱۸/۰۰
تسکین الخواطر	علامہ احمد سعید کاظمی	۱۵/۰۰
بیان الارکان	علامہ ریاض احمد صمدانی	۵۱
نجد سے سہارنپور تک	مولانا کامل سہسرامی	۵/۲۵

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ • لاہور

Marfat.com

Marfat.com